فتاویٰ مفتی محمود

جلد یازدہم

فقیہہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

فتاویٰ مفتی محمود

جلد یازدہم

فقیہِ ملت مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔



متصل مسجد پائیلٹ ہائی سکول، وحدت روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۵۴۲۷۹۰۱-۲

Fatawa Mufti Mahmood Vol.11
By
Maulana Mufti Mahmood
ISBN : 978-969-8793-74-6

قانونی مشیر : سیّد طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ضابطہ

نام کتاب	:	فتاویٰ مفتی محمود (جلد یازدہم)
سالِ اشاعت	:	نومبر ۲۰۰۸ء
ناشر	:	محمد ریاض درانی
بہ اہتمام	:	محمد بلال درانی
سرورق	:	جمیل حسین
کمپوزنگ	:	التمش مبین
		جمعیۃ کمپوزنگ سنٹر' اُردو بازار' لاہور
مطبع	:	اشتیاق اے مشتاق پریس' لاہور
قیمت	:	-/200 روپے

فہرست

شعبہ سیاسیات

لڑکوں کو اپنے وفات یافتہ والد کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے
جس شخص کے کپڑے ناپاک تھے لیکن لوگوں نے جبراً نماز کے لیے آگے کر دیا ہو تو اب کیا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ
(۱) مسمی دلدار فوت ہو گیا ہے اور اپنے پیچھے زید اور بکر کو چھوڑا اور یہ دونوں بھائی قربانی کرتے ہیں گوشت کا ایک حصہ اپنے والد کی طرف سے اور ایک ایک حصہ اپنی طرف سے اور تیسرا حصہ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ قربانی ان کے والد کی طرف سے ہو جائے گی یا نہیں۔
سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ کل تین حصے قربانی کے کرتے ہیں ایک ایک حصہ اپنی طرف سے اور ایک حصہ باپ کی طرف سے قربانی کرتے ہیں۔
(۲) ایک شخص مسمی اللہ ڈوایا جس کے کپڑے ناپاک ہیں اس کو مجبوراً امامت کے لیے کھڑا کر دیا گیا وہ امامت کرا سکتا ہے یا نہیں۔

عبدالرؤف متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

(۱) اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لیے قربانی کرے تو یہ جائز ہے۔ اور اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ قربانی کے گوشت کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کر دے۔ خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ بہرحال صورت مسئولہ میں یہ طریقہ جائز ہے۔
(۲) ناپاک کپڑوں میں امامت درست نہیں۔ امام کو صاف طور پر بتانا چاہیے کہ میرے کپڑے ناپاک ہیں۔ ایسے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ جس کے کپڑے ناپاک ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ محرم ۱۳۹۲ھ

یزید اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو جہنمی کہنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کچھ اصحاب کا خیال ہے کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ اور جن

لوگوں نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کی وہ تمام لوگ (جہنمی) ہیں ۔ آپ اس بارے میں واضح فرمادیں کہ اسلام کے اندر یزید کے جہنمی ہونے کی کوئی دلیل ہے اور اس کے ساتھیوں کے جہنمی ہونے کی کوئی دلیل ہے ۔

رزاق ٹیکس محلہ شریف پورہ بیرون دولت گیٹ ملتان

﴿ج﴾

یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہنا درست نہیں ۔ کیونکہ یزید کے کفر کا حال معلوم نہیں اس لیے کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

صبح صادق سے ایک گھنٹہ قبل لوگوں کو جگانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص صبح صادق سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے گلیوں میں چکر لگاتا ہوا لوگوں کو ایسی آوازیں دیتا ہے مسلمانو ! اٹھو نماز کا وقت ہونے والا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ۔

محمد صدیق بیرون پاک گیٹ محلہ جنڈی ڈیرہ ملتان

﴿ج﴾

صبح صادق سے پہلے نہ اٹھائے اس لیے کہ اس وقت لوگ صلوٰۃ فجر کے مکلف نہیں تو بلا وجہ لوگوں کے آرام میں خلل نہ ڈالے ۔ صبح صادق سے پہلے تو اذان بھی درست نہیں ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

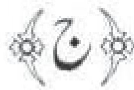
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ

اگر کتے نے سیال گھی میں منہ ڈال دیا ہو تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے

﴿س﴾

چہ میفر مایند حاملان دین مصطفوی اندریں مسئلہ کہ سگے اندرون خانہ رفت کتخدائے ہم صدائے افتادن چیزے شنیدہ اندرون رفت ۔ وسگ صدائے پائش شنیدہ بیرون دوید ۔ مالک را خیال پیدا شد کہ شاید در روغن زرد کہ تقریباً ہژدہ آثار درآں اطاق نہادہ بود ۔ سگے دہن انداختہ باشد ۔ لیکن روغن منجمد نہ بود کہ اثرے پدید شدے ۔ بعد ازاں روغن سہ بار دو آب گرمے شستہ شدہ است اکنوں فتوی چیست ۔ آیا این روغن خوردنی است یا نہ ۔ بینوا توجروا



اولاً در دہن انداختن سگ شکے است۔ حرفے نیست وشک مستلزم ثانیاً روغن از دسہ بارشستہ شدہ است۔ چنانکہ در کتب فقہ صورت پاک کردنش جبریت نیست مذکور است۔ لہٰذا این چنیں روغن بلا شک وشبہ باید خورد۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۰ رجب ۱۳۷۸ھ

کیا عورتوں کو کوٹ پہننا جائز ہے



بخدمت جناب مفتی صاحب دام ظلکم۔ سلام مسنون قبول بعد ازیں عرض ہے کہ عورتوں کیواسطے کوٹ پہننا جائز ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

حافظ عبدالقیوم نئی بلڈنگ چینوٹی طارق آباد لائل پور شہر



اگر کوٹ میں تشبہ بالرجال کی صورت نہ ہو مثلاً عورتوں کا مخصوص کوٹ ہو جس کی وجہ سے وہ مردوں کے کوٹ سے ممتاز ہو سکتا ہے تو اس کا پہننا جائز ہے ورنہ بوجہ تشبہ بالرجال کے جائز نہ ہو گا یہ جاننا ضروری ہے چونکہ آج کل جدید طرز کی فاسقات عورتیں ہی اکثر کوٹ پہنتی ہیں۔ اگر چہ ان کا کوٹ مردوں کے کوٹ سے ممتاز ہوتا ہے لیکن پھر بھی لباس فسق سے اجتناب کرتے ہوئے اس کو نہ پہننا ہی اولیٰ اور اقرب الی التقویٰ ہو گا۔ واللہ اعلم

محمود عفی اللہ عنہ

والد اگر چہ باطل پرست بیٹے کا ساتھ دیتا ہو لیکن دوسرے بیٹے کو باپ کے حقوق میں کمی نہ کرنا چاہیے



کیا فرماتے ہیں علماء شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو بھائی ہیں۔ چھوٹا متعصب بریلوی خیالات کا ہے اور برملا دیوبندی بزرگان دین کو کافر کہتا ہے اور بڑا بھائی دیوبندی عقائد کا ہے اور ان کا باپ چھوٹے بھائی کی حمایت کرتا ہے اور اُسے سب وشتم سے نہیں روکتا۔ بڑا بھائی یہ چاہتا ہے کہ میں باپ سے الگ ہو جاؤں تا کہ اس قسم کے قبیح کلام کی سماع سے بچ جاؤں اور باپ کی خدمت بدستور کرتا رہوں لیکن باپ الگ ہونے کی اجازت نہیں دیتا تو کیا وہ والد کے تحت الحکم برے عقائد سے سمع خراشی کرتا رہے اور بھائی و باپ کی عقائد میں

مخالفت سہتا رہے یا الگ ہو کر باپ کی خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دے۔ اسے کون سی صورت اختیار کرنی چاہیے۔ بینواتوجروا

المستفتی بندہ احمد بخش شجاع آبادی

﴿ج﴾

اگر باپ چھوٹے بھائی کی حمایت کرتا ہے تو بڑے بھائی کو باپ کی اجازت کے بغیر بھی ان سے الگ ہونے کی اجازت ہے لیکن وہ باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک میں کوتاہی نہ کرے۔ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق الحدیث۔ واللہ اعلم

محمود عفی اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

پہلا بچہ تین ماہ کا ہو اور دوبارہ حمل ہو جائے کیا اس صورت میں اسقاط حمل جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عورت کا تین ماہ کا بچہ ہے دو ماہ سے پھر اسے حمل ہے اس ضمن میں اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس بارے میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر عزیزی میں سورۃ تکویر کی آیت واذا المؤؤدة سئلت میں اسقاط کے جواز میں تفصیلاً ذکر فرماتے ہیں۔

احمد بخش بلوچ وفقر ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ملتان ڈویژن ملتان

﴿ج﴾

بعض روایات کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حمل چار ماہ گزرنے سے پہلے ساقط کر دینا ادویہ سے درست ہے۔ کما فی الحاشیة علی الهدایه ص ۲۹۲ ج ۲ اما فی زماننا یجوز وان استبان الخلق وعلیه الفتوی۔ پس صورت مسئولہ میں اگر ضرورت شدیدہ ہے اور مدت حمل کم ہے یعنی حمل کو صرف دو ماہ گزرے ہیں تو اس حالت میں ساقط کرنا حمل کا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد اسحاق غفر اللہ لہ

بحالت مجبوری ڈاکٹر کو ستر دکھانا جائز ہے، عورتوں کے سامان زیب و زینت کی تجارت جائز ہے جس چیز کی تجارت پر حکومت نے پابندی عائد کی ہو اگرچہ فی نفسہ جائز ہے لیکن بچنا اولیٰ ہے

﴿س﴾

گرامی خدمت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد گزارش یہ ہے کہ تین مسئلہ کے

استفتاء کی بحکومت ضرورت ہے۔ لہٰذا عرض کر رہا ہوں احقر العباد عبدالروف متعلم مدرسہ اشرفیہ شکار پور نمبر ا

استفتاء اس مسئلہ میں علماء دین اور شرع متین کیا فرماتے ہیں کہ

(۱) جب کوئی بواسیر والی بیماری یا اور کوئی ایسی بیماری ہو جو کہ اس کا دوا کرنا سوا عورت غلیظہ کے دیکھنے کے نہیں ہوتا۔ حکیم کو عورت غلیظہ کے دیکھنے میں اور دوا کرنے میں شرع شریف میں اجازت ہے یا نہیں۔

(۲) تجارت سرخی اور مستورات کے زنانہ والی وغیرہ ایسی چیز جو زنانہ سنگار کی چیزیں ہیں شرع شریف میں یہ تجارت جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی چیز کی تجارت کو حکومت ممنوع قرار دے تو اس چیز کی تجارت کرنا جائز ہوگا یا نہ اور وہ بندہ باغی شمار ہوگا یا نہ۔

﴿ج﴾

(۱) بحالت مجبوری صرف قدر ضرورت کو حکیم دیکھ سکتا ہے اور بس اس سے تجاوز جائز نہیں۔

(۲) جائز ہے۔

(۳) فی نفسہ اگرچہ جائز ہے لیکن حکومت کے انتظام میں اس کا تعاون کرنا چاہیے اور اپنے نفس کو ذلیل ہونے سے بچانا بھی اس پر فرض ہے۔ اگر پکڑا گیا تو ذلیل ہوگا۔ اس لیے اس سے احتراز کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

۳ ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ

اگر ایک بھائی نے معاملہ میں اپنا وعدہ پورا کیا ہو دوسرے پر بھی ایفائے عہد لازم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کی حویلی استعمال اراضی میں بکر نے خالد کے نام کرائی۔ بعد نام کرانے کے عارضی طور پر بکر نے زید سے سات صد روپیہ کی تحریر کروالی اور خرچہ استعمال کا تین صد روپیہ وصول کرلیا۔ اس شرط پر کروائی کہ جب زمین کا قبضہ حکومت نے دیا تو اس وقت سات صد روپیہ ادا کریں گے اور وعدہ کیا بکر نے زید کے ساتھ اگر تمہارے پسند پلاٹ نہ آیا تو مربعہ نمبر ۵۶ کے پہلے قلعہ سے تین کنال گیارہ مرلہ اور باقی زمین چالیس مربعہ سے پوری کریں گے۔ کل رقبہ زید کا گیارہ کنال گیارہ مرلہ ہے پہلے تو بکر نے زید سے یہ دھوکہ کیا کہ مربعہ چھپن میں دو جگہ پلاٹ بنوایا۔ دوسرا یہ دھوکہ کیا کہ سات صد والی تحریر کے نیچے لکیر کھینچ کر تین صد روپیہ مشین کپڑے والی کی خود بکر نے تحریر لکھ دی۔ تیسرا یہ دھوکہ کیا کہ کیے ہوئے وعدہ سے پھر گیا۔ یہ زید بکر وغیرہ

حقیقی بھائی ہیں۔اگر بکر زید کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو توڑے تو ان پر شرعی مواخذہ ہوگا یا زید بکر کے توڑے ہوئے عہد پر حویلی کی لکھ پڑھ سے انکار کر جائے۔ تو ان پر شرعاً مواخذہ ہوگا یا نہیں۔بینوا توجروا

عبدالصمد ساکن کوٹلی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

زید بکر اور خالد کا آپس میں جو معاملہ رضامندی سے طے ہوا تھا اس کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔اگر بکر معاہدہ کے مطابق زید کو اپنا حق نہیں دے رہا تو زید اپنا حق وصول کرنے کا شرعاً مجاز ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ

وصیت کی مذکورہ صورت میں وارثوں پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ زید مثلاً بمرض موت خود وصیت کرتا ہے کہ میری وفات کے بعد میرے مال سے فی اللہ کچھ مال صدقہ کریں پس زید کی وفات کے بعد زید کو اولاد صغیر موجود ہیں اور مال بھی قرضہ سے زیادہ ہے۔کیا وصیت شخص موصوف کی نافذ ہوگی یا نہیں۔اگر ہوگی تو کب ہوگی۔

اگر ایک علاقہ جس میں پانچ سو خانہ بدوش رہتے ہیں کیا ان پر صلوٰۃ عیدین وصلوٰۃ جمعہ لازم ہے یا نہیں۔

السائل شاہ محمد بلوچستان

﴿ج﴾

علی القول المفتی بہ صورت مسئولہ میں ایک درہم شرعی کا صدقہ کرنا واجب ہے اور بس بحر الرائق ص ۳۰۸ ج ۸ اور عالمگیری ص ۱۰۵ ج ۶۔جمعہ کی نماز اس قسم کی جگہ میں ادا نہیں ہوتی اور نماز عید بھی۔بحر الرائق ص ۱۵۹ ج ۱ واللہ اعلم

مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۹ ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ

طلباء کے لیے لوگوں سے چندہ اور روٹی مانگنا، چھان بورہ کو استاد کا اپنے کام میں لانا



کیا فرماتے ہیں علماء دین و حامی شرع متین کہ ہمارے ملک میں مدارس عربیہ دیہات کے اکثر علماء کرام مسجد میں یا کسی جھونپڑی میں درس قران مجید وحدیث شریف جاری کرتے ہیں چونکہ طلباء کرام کی روٹی و کپڑے و کتابیں و سردی کے لحاف وغیرہ کی کفالت خود مدرسین بنفس نفیس طاقت وقوت نہیں رکھ سکتے اسی لیے اپنے احباب کو اس کار خیر میں ہمراہ کرتے ہیں۔ غرباء مدرسہ کی امداد روٹیوں سے کرتے ہیں۔ ایک دن یا دونوں وقت طلباء کو روٹی دیا کرتے ہیں کوئی اس نیت سے کہ طالب علم ہیں مسافر ہیں قرآن وفقہ وحدیث پڑھنے والے ہیں اور بعض اپنے باپ ماں بھائی وغیرہ کے روح پاک کو ثواب بخشنے کی غرض سے دیتے ہیں۔ کوئی نذر غیر اللہ و نیاز غیر اللہ نہیں ہوتی اور جو دولت مند ہوتے ہیں وہ پیسہ سے امداد کرتے ہیں جس سے مسافرین کے کپڑے، کتابیں، صابن، تیل، مٹی، مطالعہ وغیرہ کے لیے کیا کرتے ہیں اور کبھی شاذ و نادر ایسا موقع بھی ہوتا ہے کہ طلباء کو کسی جگہ سے روٹی کی دعوت وغیرہ آ جاتی ہے اور روٹیاں طلباء کی سابق بچ جاتی ہے۔ مسافر کا گھر وہی استاد کا گھر ہے روٹیاں فارغ شدہ استاد کے گھر بھیج دیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے کام میں لاتے ہیں شہری مدارس میں بھی مدرسہ سے خرچ طلباء روٹیاں لے کر مدرسہ میں اسباق پڑھتے ہیں۔ کیا مدرسین کا لوگوں سے طلباء کے لیے نان لینا اور چندہ کر کے طلباء کی کفالت کرنا اور طلباء کا بچی ہوئی روٹیاں وغیرہ استاد کے گھر بھیجنا اور استادوں کا ان روٹیوں کو اپنے کام میں لینا جائز ہے یا نہ۔ بینوا توجروا



مدرسین یا کوئی اور غریب طلباء کے لیے چندہ مانگ سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فقراء ومہاجرین رضی اللہ عنہم کے لیے مانگنا ثابت ہے۔ روٹی وغیرہ جو طلباء کو دی جاتی ہے وہ طلبہ کی ملکیت ہو جاتی ہیں اگرچہ طلباء پر صدقہ کیا جاتا ہے لیکن طلبہ اگر اپنی مرضی سے بغیر کسی جبر کے بشرطیکہ وہ عاقل وبالغ ہوں استاد کو وہ بچی ہوئی روٹی دیں تو استاد کے لیے لینا جائز ہے۔ لک صدقة ولنا هدیةً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے۔ البتہ نابالغ بچوں کی ملکیت شدہ روٹی استاد نہیں لے سکتا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس زمین کوٹھیکہ پر پانی دیا گیا ہواس میں عشر ہے یا نصف عشر، مرہونہ زمین سے فائدہ اُٹھانا، نصف پر پالے ہوئے جانور کی قربانی کرنا، ایصال ثواب کے لیے ختم قران پر اُجرت لینا جو دنبہ کسی سے جرمانہ میں وصول کیا جائے کیا اس کا کھانا جائز ہے، انجکشن مصلح للبدن ہے تو پھر مفسد صوم کیوں نہیں



کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) ایک زمین کوٹھیکہ پر پانی لگانے سے عشر ہے یا نہیں یعنی اپنا پانی نہیں ہو اور کسی اور سے پانی ٹھیکہ پر لے لے۔

(۲) زمین مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جائز ہے تو اس پر عشر ہے یا نہیں اور رہن میں وہ زمین لیتے ہیں جو کہ اچھی فصل کے قابل ہو اور فصل کے ناقابل زمین کو نہیں لیتے۔

(۳) ایک جانور کو کسی نے دوسرے کو پالنے کے لیے دیا تھا اور پالنے والے کو کہا کہ فروخت کرنے کے وقت راس المال کے سوا نصف نفع تیرا اور نصف میرا ہوگا۔ اب اس پالنے والے نے اس جانور کو اپنے نام پر کر دیا یعنی بیع کر دیا۔ اب اس جانور پر ضمیمہ جائز ہے یا ناجائز یعنی (اجارہ فاسدہ پر دیا تھا) اصلاح الاسلام تصنیف اشرف علی تھانوی صاحب میں اور بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ اس پر اضحیہ ناجائز ہے۔ اب اس کی دلیل وجہ ارسال فرمادیں۔

(۴) ختم قرآن یعنی ایصال ثواب پر رقم لینا بغیر تعیین اجرت ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ ختم کرنے کے بعد رقم دیتے ہیں بغیر تعیین کے۔

(۵) ہمارے ملک میں کسی پر فائر کرنے سے کچھ بطریق صلح لگا دیتے ہیں۔ جس میں ہمارے ملک میں دبنہ دے دیتے ہیں۔ اب اس دنبہ کا کھانا جائز ہے یا ناجائز۔

وانما یفسد بالدواء لوصول ما یصلح للبدن الی الباطن (مستخصلص اول کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم ومالا یفسد) یصلح للبدن توانجکشن بھی ہے۔ اس پر روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

ڈیرہ ڈویژن تحصیل وضلع بنوں مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم میرا خیل



(۱) اگر زمین عشری ہے اور ٹھیکہ پر پانی خرید کر سیراب کی جاتی ہے تو اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہوگا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۳۲۸ ج ۲ (و) یجب (نصفه فی مسقی غرب) ای دلو کبیر (ودالية) ای دولاب لکثر المؤنة وفی کتب الشافعية او سقاه بماء اشتراه وقوا عدنا لا تأباه. وقال الشامی تحته (قوله وقواعدنا لا تأباه) كذا نقله الباقانی فی شرح الملتقى عن شيخه البهنسی لان العلة فی العدول عن العشر الى نصفه فی مستقی غرب دالية هی زيادة الكلفة كما علمت وهی موجودة فی شراء الماء ولعلهم لم يذكر واذلك لان المعتمد عندنا ان شراء الشرب لا يصح وقيل ان تعارفوه صح الخ

(۲) زمین مرہونہ پر فائدہ اٹھانا ناجائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۴۸۲ ج ۶ (کتاب الرهن) (لا انتفاع به مطلقاً) لا باستخدام ولا سكنى ولا لبس ولا اجارة ولا اعارة سواء كان من مرتهن او راهن (الا باذن) كل للآخر وقيل لا يحل للمرتهن لانه رباً وقيل ان شرطه كان ربا والالاوقال الشامی تحته بعد ما اطال قال ط قلت والغالب من احوال الناس انهم انما يريدون عند الدفع الانتفاع ولولاه لما اعطاه الدراهم وهذا بمنزلة الشرط لان المعروف كالمشروط وهو مما يعين المنع والله تعالیٰ اعلم ۔اور جب اس سے نفع لینا ناجائز ہوا لہٰذا مرتہن جو حاصل اس زمین سے حاصل کرے گا وہ منافع غصب کہلائیں گے اور یہ سارے محاصل مرتہن ہی کے مملوک ہوں گے لیکن ملک خبیث کے ساتھ اور اس تمام کا تصدق کرنا سواء قدر تخم کے اس کے ذمہ واجب ہوگا۔ نیز مرتہن راہن کے لیے نقصان زمین کا ضامن بھی ٹھہرے گا۔ مرتہن کے ان محاصل پر عشر واجب نہ ہوگا بلکہ بوجہ ملک خبیث ہونے کے سب کا تصدق اس کے ذمہ ضروری ہوگا۔

كما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار (كتاب الغصب) ص ۱۹۴ ج ۶ ولوزرعها يعتبر العرف فان اقتسموا الغلة انصافا او ارباعاً اعتبر والا فالخارج للزارع وعليه اجر مثل الارض واما فی الوقف فتجب الحصة او الاجر بكل حال فصولين وقال الشامی تحته وفی مزارعة البزازية بعد نقله مامر عن الذخيرة قال القاضی وعندی انها ان معدة لها وحصة العامل معلومة عند اهل تلك الناحية جاز استحساناً وان فقد احدهما لا يجوز وينظر الى العادة اذا لم يقربانه زرعها لنفسه قبل الزراعة او بعدها او كان ممن لايأخذها مزارعة ويانف من ذلك فحينئذ تكون غصبا والخارج له وعليه نقصان الارض

وكذا لوزرعها بتاويل الخ

وفى البزازية علىٰ هامش العالمگيرية ص ۸۶ ج۴ (باب المصرف) ولو بلغ المال الخبيث نصاباً او يجب فيه الزكاة لان الكل واجب التصدق۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) واضح رہے کہ یہ عقد اجارہ گو فاسد ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ایسی صورت میں پرورش کنندہ کو جانور کا مالک گھاس وغیرہ کی قیمت اور اجر مثل پرورش ادا کرے گا اور جانور سارے کا سارا مالک کا ہوگا اور مالک اس کی بیع ہر وقت کر سکتا ہے اور اس سے خریدنے والے شخص کو اس جانور کی قربانی جائز ہے لیکن اگر یہ پرورش کنندہ اس جانور کو اپنے نام پر لے بدیں طور کے مطابق اجارہ فاسدہ نصف جانور کو اجرت شمار کر کے پہلے اور نصف اخر مالک سے خرید لے اور دونوں ایسا کرنے پر رضامند ہو جائیں تو ایسا کرنا ناجائز ہے اور جو نصف جانور اس کو اجرت میں دیا گیا ہے وہ اس کا مملوک ملک خبیث کے ساتھ بن جائے گا اور اس کے لیے طیب نہ رہے گا۔ اب اگر کوئی تیسرا شخص اس جانور کو اس شخص سے خرید لے اور اس سے قربانی کرنا چاہے تو اس کے متعلق مولانا تھانوی صاحب اصلاح الرسوم کے آخر میں نیز بہشتی زیور ص ۵۴ ج ۳ پر اور مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب نے فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۶۷-۱۶۸ ج ۱-۲ پر تصریح کر دی ہے کہ اس مشتری کی قربانی اس جانور سے درست نہیں ہے۔ اس کی دلیل بھی ان حضرات نے انہیں مقامات پر ذکر کی ہے وہیں دیکھ لیں لیکن مجھ ناقص عقل والے کو ان کی دلیل سمجھ میں نہیں آتی۔ میری ناقص سمجھ میں تو آتا ہے کہ صورت مسئولہ میں پرورش کنندہ سے خریدنے والے کی قربانی اس جانور پر درست ہونی چاہیے۔ کیونکہ پرورش کنندہ پورے جانور کا مالک بن گیا ہے۔ نصف حصے کو تو وہ مالک سے خرید چکا ہے اور بقایا نصف اجرت میں لے چکا ہے گو یہ اجارہ فاسدہ ہے اور اس میں اجر مثل اور قیمت گھاس اس کو ملنی چاہیے تھی لیکن جب اجرت وہی دی گئی جو متعین تھی اور مالک نے رضامندی سے دی گو ناجائز کیا ہے لیکن پھر بھی اس نصف کا پرورش کنندہ مالک بن جائے گا۔ اگرچہ ملک خبیث کے ساتھ ہو اور ملک خبیث کی صورت میں جیسے کہ بیع فاسد میں ہوتا ہے جب اس کو فروخت کر لیا جائے تو گو فروخت کرنا مکروہ ہے لیکن پھر بھی بتصریح فقہاء کرام مشتری کے لیے اس کا استعمال کرنا طیب اور حلال ہے اور وہ ملک صحیح کے ساتھ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ لہٰذا قربانی درست ہونے میں کون سا امر مانع ہے۔ کما قال فی البحر الرائق ص ۹۵ ج۶ ثم اعلم ان المشترى فاسداً لا يطيب للمشترى ويطيب لمن انتقل الملك منه اليه بكون الثانى ملكه بعقد صحيح بخلاف المشترى الاول فانه يحل له التصرف فيه ولا بطيب له لانه ملكه بعقد فاسد۔

وقال فى الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۹۸ ج۵ بخلاف البيع الفاسد فانه لا

یطیب له لفساد عقده ویطیب للمشتری منه لصحة عقده وقال الشامی تحته بخلاف المشتری شراء فاسداً اذا باعه من غیره بیعاً صحیحاً فان الثانی لا یؤمر بالردو ان کان البائع ماموراً به لان الموجب للرد قد زال بیعه لان وجوب الرد بفساد البیع حکمه مقصور علے ملک المشتری وقد زال ملکه بالبیع من غیره کذا فی شرغ السیر الکبیر للسرخسی من الباب الخامس بعدالمأته ۔اجارہ فاسدہ بھی اس حکم میں بیع فاسد جیسا ہے۔بہر حال معاملہ پیچیدہ ہے۔ محض ہماری ناقص رائے پر اعتماد نہ کر لینا چاہیے دیگر معتمد علماء سے استفسار کر کے عمل کر لینا چاہیے۔هذا ما عند نا ولعل عندغیرنا احسن من هذاواللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۴) یہ المعروف کالمشروط کے تحت آتا ہے۔لہٰذا ناجائز ہے۔کما هو مصرح فی کتاب الاجارة من الشامیة والفتاویٰ الرشیدیة وغیرهما فانظره۔

(۵) واضح رہے کہ اگر محض فائرنگ ہوئی ہے کوئی زخم وغیرہ نہیں ہوا ہے یا زخم ہوا ہے لیکن وہ اچھا ہو گیا ہے اور اس کا کوئی نشان باقی نہیں رہ گیا ہے تو ایسی صورت میں صلح کے اندر کوئی مال یا دنبہ وغیرہ لینا ناجائز ہے۔دنبہ وغیرہ کو اپنے مالک پر رد کرنا ضروری ہے اور اس کا کھانا نیز اس سے انتفاع لینا درست نہیں ہے۔

ہاں اگر دنبہ وہ لوگ مانگتے نہیں ہیں اور نہ صلح مقرر ہوئی ہے صرف محبت بڑھانے کی خاطر اگر بطور دعوت یا صحبت کے دے دیتے ہیں مشروط نہیں ہے تو درست ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔کماهو الظاهر

قال فی العالمگیریة ص ۲۶۱ ج۴ جرح رجلاً عمدا فصالحه منه لا یخلوا ما ان برأ او مات منها فان صالحه من الجراحة او من الضربة او من الشجة او من القطع او من الید او من الجنایة لا غیر جاز الصلح ان برأ بحیث بقی له اثر وان بری بحیث لم یبق له اثر بطل الصلح الخ

(۶) واضح رہے کہ جو چیز مصلح للبدن ہو وہ مفسد تو ضرور ہے لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ بذریعہ منافذ اصلیہ مثلاً منہ، ناک، حلق، کان، دبر، فرج یا بذریعہ منافذ عارضیہ مثلاً جراحۃ جائفۃ جراحۃ آمۃ کے جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچ جائے۔تب مفسد ہے اگر دوا یا غذا جوف بطن یا جوف دماغ میں بذریعہ مسامات پہنچ جائے تو مفسد نہیں ہے۔انجکشن گو مصلح ہے لیکن چونکہ اس کے ذریعہ دوا بذریعہ مسامات جوف بطن یا جوف دماغ میں پہنچتی ہے لہٰذا مفسد صوم نہیں ہے۔

(۶) کما قال فی البرجندی شرح مختصر الوقایه ص ۲۱۷ ج ۱ او وصل دواء الی

جوفه وهو داخل تنور البدن او دماغه الی ان قال من غير المسام هی المنافذ الضيقة فی البدن وهی من عبارات الاطباء اخدت من سم الخياط وهو ثقبه واحترز بذلک عما اذا مسخ ظاهر الجلد بدهن ونحوه ووصل الی الجوف من تلک المنافذ فانه لا يفيد۔

وقال القهستانی فی جامع الرموز ص ۳۶۱ ج ۱ او وصل دواء الی جوفه او دماغه وجوف الانسان بطنه من غير المسام فلو وصل شئی منها الی الجوف لم يفسد بلا خلاف لکن ينبغی ان يکون مکروهًا علی الخلاف قياسا علی صب الماء علی البدن کما يأتی۔

وفی المبسوط ص ۶۷ ج ۳ (کتاب الصوم) وان وصل عين الکحل الی باطنه وذلک من قبل المسام لا من قبل المسالک اذ ليس من العين الی الحق مسلک فهو نظير الصائم يشرع فی الماء فيحد برودة الماء فی کبده وذلک لا يضره وعلی هذا اذا دهن الصائم شار به۔

متخلص کی عبارت ان کے منافی نہیں ہے بلکہ مراد اس کی یہ ہے کہ وانما يفسد بالدواء لوصول ما يصلح للبدن الی الباطن (ای بطريق المنافذ) لا المسام۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جھٹکے سے ذبح شدہ جانور کا حکم، بوقت ذبح جانور کا سر الگ نہ کرنا چاہیے، ذبح کے لیے لٹاتے وقت اگر قربانی کے جانور کو چوٹ لگ جائے تو قربانی جائز ہے، جانور کو ذبح کی تکلیف سے بچانے کے لیے بیہوش کرنا، قرآن کریم کو تلاوت سے پہلے چومنا، نمازوں میں سورتیں ترتیب سے پڑھنے کا ثبوت کیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اگر کوئی مسلمان بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور کو جھٹکے کی طرح ذبح کرے کہ سر یک دم کٹ جائے تو وہ گوشت حلال ہوگا یا حرام۔

(۲) ذبح کرتے ہوئے سارا سر یک دم کاٹا جائے اس کی وجہ فقہاء نے کیا لکھی ہے۔ حرام مغز نہیں کاٹنا

چاہیے اس کی صراحت کسی نے لکھی ہو تو وہ عبارت درکار ہے اور اس کی علت بھی مل جائے تو بہت فائدہ ہوگا۔

(۳) قربانی کے جانور کو لٹاتے ہوئے اگر ٹانگ ٹوٹ جائے اور یہ واقعہ ذبح کرنے سے متصل پہلے رونما ہو تو اس کی قربانی جائز ہوگی اس پر جزئیہ مطلوب ہے۔

(۴) قربانی کا جانور اگر ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کر لیا جائے تاکہ اسے ذبح کی تکلیف زیادہ محسوس نہ ہو تو بے ہوشی جانور میں عیب شمار ہوگی یا نہیں۔ اس پر جزئیہ مطلوب ہے۔

(۵) قرآن پاک کو تلاوت سے پہلے چومنا کیسا ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل بھی نقل کیا ہے۔ اس کی اصل عبارت اور پھر شامی یا بحرالرائق سے اس کی تحقیق درکار ہے۔

(۶) نمازوں میں سورتیں ترتیب سے پڑھی جائیں۔ اس کے لیے فتح القدیر اور شامی وغیرہ کی عبارات اور اس ترتیب کا حکم مع اختلاف مطلوب ہے۔

﴿ج﴾

(۱) گوشت کھانا حلال ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اگر دیگر شرائط ذبح سارے کے سارے موجود ہوں۔ کما قال فی القدوری ومن بلغ بالسکین النخاع او قطع الرأس کره له ذلک وتوکل ذبیحته۔ وفی البدائع ص ۶۰ ج۵ فان نخع او سلخ قبل ان تبرد فلا بأس باکلها لوجود الذبح بشرائطه۔

(۲) ذبح کرتے وقت سارا سر یک دم کاٹنا مکروہ ہے۔ نیز حرام مغز تک چھری کا پہنچانا بھی مکروہ ہے۔ حدیث میں اس سے نہی آئی ہے۔ فقہاء نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ بلاضرورت جانور کو اس سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے اور حدیث میں ذبیحہ کے ساتھ احسان کرنے اور اس کو راحت پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کما قال فی البدائع ص ۶۰ ج۵ لان السنة فی ذبح الحیوان ما کان اسهل علی الحیوان واقرب الی راحته والاصل فیه مارویناعن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان الله تعالیٰ عزشانه کتب الاحسان علی کل شئی فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ویرح ذبیحته الخ

وفیها ایضاً ص ۶۰ ج۵ (ومنها) الاکتفاء بقطع الاوداج ولا یبلغ به النخاع وهو العرق الابیض الذی یکون فی عظم الرقبة ولا یبان الرأس ولو فعل ذلک یکره لما فیه من زیادة ایلام من غیر حاجة الیها وفی الحدیث الا لا تنخعوا الذبیحة والنخع القتل الشدید حتی یبلغ النخاع. وهکذا فی العالمگیریة ص۳۱۹ ج۵

وفی شرح الوقایة ص ۳۴ ج ۴ و (کره) ذبحها من قفاها والنخع ای الذبح الشدید حتی یبلغ النخاع وهو بالفارسیة حرامغز وفی الهدایة ص ۴۲۲ جلد ۴ من بلغ بالسکین النخاع او قطع الرأس کره له ذلک وتوکل ذبیحته وفی بعض النسخ قطع مکان بلغ والنخاع عرق ابیض فی عظم الرقبه اما الکراهة فلما روی عن النبی علیه السلام انه نهی ان تنخع الشاة اذا ذبحت و تفسیر ما ذکرناه وقیل معناه ان یمدرأسه حتی یظهر مذبحه وقبل ان یکسر عنقه قبل ان یسکن من الضطراب وکل ذلک مکروه وهذا لان فی جمیع ذلک وفی قطع الرأس زیادة تعذیب الحیوان بلا فائدة وهو منهی عنه الخ

(۳) ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔ کما قال فی الهدایة ص ۴۳۲ ج ۴ ولو اضجعها فاضطربت فانکسر رجلها فذبحها اجزاه استحساناً عندنا خلافا لزفر والشافعی رحمهما الله لان حالة الذبح ومقدماته ملحقة بالذبح فکانه حصل به اعتبار او حکما وکذا لو انقلبت فی هذه الحالة فانفلتت ثم اخذت من فوره وکذا بعد فوره عند محمد خلا فا لابی یوسف لانه حصل بمقدمات الذبح

وفی البدائع ص ۷۶ ج۵ ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علے مکانها اجزاه وکذلک اذا انقلبت منه الشفرة فاصابت عینها فذهبت والقیاس ان لایجوز الخ وهکذا فی العالمگیریة ص ۲۹۹ ج۵ وهکذا فی الدر المختار مع شرحه الشامی ص ۳۲۵ ج۶.

(۴) ایسی صورت میں اگر کوئی اور عیب فاحش مانع نہ پایا جائے ظاہر ہے کہ صرف بے ہوش کر دینے کے بعد ذبح کر لینے سے قربانی ہو جائے گی اور گوشت بھی حلال ہوگا کیونکہ یہ فعل کسی شرط حلت کے منافی نہیں ہے اور جانور میں ذبح سے قبل حیات بھی موجود ہے اور عیب بھی فاحش نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بے ہوشی کا اثر تو تھوڑی دیر کے بعد زائل ہو جاتا ہوگا اور عیب فاحش مانع ہے۔ جواز قربانی سے نہ عیب یسیر وقلیل کما قال فی الفتاویٰ العالمگیریة ص ۲۹۷ ج۵ (واما صفته) فهو ان یکون سلیما من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع باقی جانور کو بے ہوش کر کے ذبح کرنا فعل غیر شرع ہے۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں امداد الفتاوی ص ۶۰۶ ج ۳ دوسرا کلام یہ ہے کہ خود یہ فعل جائز ہے یا نہیں سو اس میں تفصیل یہ ہے کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ اس آلہ سے اس جانور کے کسی حصہ پر ضرب لگائی جاتی ہے یا کسی نشہ آور چیز سے اس کو بے ہوش کیا جاتا ہے جیسا کہ سائل نے اس میں تردد ظاہر کیا ہے

اورغالب طریق ثانی ہے سواگر ایسا ہے تو یہ فعل حرام ہے۔اما الطریق الاول فلما فی ردالمختار مکروھات الذبائح الی ان قال اوراگر یہ دونوں طریقے نہیں بلکہ کسی مباح طریقہ سے اس جانور کے حاسہ کو معطل کردیا جاتا ہے تو وہ بھی دووجہ سے ناجائز ہے۔اول اس وجہ سے الخ

(۵) قرآن پاک کا چومنا جائز ہے۔طحطاوی ہمارے پاس نہیں ہے تاکہ اس کی عبارت نقل کی جائے۔ ہاں درمختار اورشامی کی عبارت درج کی جاتی ہے۔قال فی الدرالمختار مع شرحه الشامی ص ۳۸۴ ج۲ وفی القنية فی باب ما يتعلق بالمقابر تقبيل المصحف قيل بدعة لكن روی عن عمر رضی الله عنه انه كان ياخذ المصحف كل غداة ويقبله ويقول عهد ربی و منشور ربی عزوجل وكان عثمان رضی الله عنه يقبل المصحف ويمسحه علی وجهه. وقال الشامی تحته (قوله و منشور ربی) قال فی القاموس المنشور الرجل المنتشر الامر وما كان غير مختوم من كتب السلطان والمراد كتاب ربی ففيه تجريد عن بعض المعنی ط

امدادالفتاویٰ ص ۶۱ ج ۴ پرمولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ قرآن شریف کو بوسہ دینے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشادفرماتے ہیں ضروری نہیں لیکن ادب واحترام کا طریق ہے اور جائز ہے۔

(۶) نمازوں میں سورتوں کو پڑھنے کے کئی طریقے ہیں۔کچھ اولیٰ ہیں کچھ جائز ہیں اور کچھ مکروہ ہیں۔نہ معلوم آپ کو کون سی صورت کا حکم مع اختلاف دریافت کرنا مقصود ہے۔ویسے تمام صورتوں کا ذکر کرنا اوران کو قید تحریر میں بیک وقت لانا بڑا مشکل ہے۔کچھ صورتیں مع احکام لکھی جاتی ہیں۔دوسورتوں کو ایک ہی رکعت میں پڑھنا خلاف اولیٰ ہے ویسے جائز ہے۔ان دوسورتوں کو ایک رکعت میں پڑھنا جن میں ایک یا متعدد سورتیں فاصل ہوں مکروہ ہے۔دورکعتوں میں ایسی دوسورتوں کو پڑھنا جن میں ایک صورت فاصل ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے اگر ایک سورت طویل فاصل ہو تو مکروہ نہیں ہے اور ایک سورۃ قصیر فاصل ہو تو مکروہ ہے۔اس سے زائد سورتیں فاصل ہوں تو بالاتفاق مکروہ نہیں ہے۔

كما قال فی فتح القدير ص ۲۹۹ ج ۱ ولو جمع بين سورتين فی ركعة لا ينبغی ان يفعل ولو فعل لا بأس به والانتقال من آية من سورة الی آية من سورة اخری او من هذه السورة بينهما آيات مكروه وكذا الجمع بين سورتين بينهما سور اوسورة فی ركعة اما فی الركعتين فان كان بينهما سور او سورتان لا يكره وان كان سورة قيل يكره وقيل ان كانت طويلة لا يكره كما اذا كانت سورتان قيصرتان۔

ایک رکعت میں ایک سورت پڑھ لی جائے یا ایک ہی رکعت میں دوسورتوں کو اس طرح پڑھ لیا جائے تو

مکروہ ہے۔ کما قال فی فتح القدیر ص ۲۹۹ ج ۱ وان قرأ فی رکعة سورة وفی الثانیة ما فوقها او فعل ذلک فی رکعة فهو مکروه۔

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ محرم ۱۳۸۶ھ
الاجوبۃ کلھا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص کے ورثاء میں ایک بیوی دو بیٹیاں تین بھائی ہوں ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، جامع مسجد کے قریب چھوٹی مسجد میں جمعہ جاری کرنا، رات کو سپیکر پر شبینہ پڑھنا بنک یا ڈاک خانہ میں مسجد یا مدرسہ کی رقم رکھنا، نکاح خواں تصویر بنوانا نہیں چاہتا لیکن مجبوراً ویڈیو میں اس کی تصویر آ جاتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) میرا بھائی عبدالعزیز فوت ہوگیا ہے اور اس کے ترکہ میں ایک مکان ہے جس کے وارث حسب ذیل ہیں۔
عبدالعزیز کی پہلی بیوی میں سے ایک لڑکی عائشہ بی بی اور ایک لڑکا عبدالحق تھا جس میں سے اس وقت عائشہ بی بی خود موجود ہے اور عبدالحق اس کی زندگی میں فوت ہوگیا تھا۔ البتہ اس کی ایک لڑکی ہے یعنی عبدالحق کی جو اس وقت شادی شدہ ہے۔ نیز تین بھائی، اللہ بخش، خدا حسن، محمد رمضان اس وقت موجود ہے اور ایک بھائی لعل محمد جو کئی سال پہلے عبدالعزیز سے فوت ہوگیا ہے۔ لعل محمد اس کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں موجود ہیں ان میں سے شرعاً کون کون حقدار ہیں۔

اپنی زندگی میں عبدالعزیز اپنی دوسری بیوی کو آدھی قیمت مکان کی دینے کے لیے تیار تھا اور وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنی دوسری بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔ اس لیے اس کو زیادہ دیتا ہوں تو کیا اسی طرح آدھی قیمت مکان اس کی موجودہ بیوی کو دے دی جائے یا کہ نہیں۔ باقی تمام ورثاء کو صحیح صحیح حصہ دیا جائے۔

چونکہ محمد رمضان نے اپنے بھائی سے اس کی زندگی میں مکان خرید کر لیا تھا لیکن پھر بھی اب محمد رمضان یہ چاہتا ہے کہ میں اس کو شرعی طور پر تقسیم کروں تا کہ خدا کے نزدیک گرفت نہ آئے۔

(۲) ایک مسجد میں ۸۰/ ۸۵ سال سے بدستور جمعہ نماز ادا ہو رہی ہے اور وہ بڑی اور جامع مسجد قدیمی ہے۔ قریب ہی ایک اور مسجد ہے جو چھوٹی بھی ہے اور جمعہ بھی اس میں کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب کچھ دنوں سے اس میں جمعہ ہونا شروع ہوگیا ہے جس کی وجہ سے اس پہلی مسجد میں اب نمازی نہیں رہے۔ صرف مسافر اور چند محلے کے آدمی آتے ہیں اور مسجد بے رونق ہوگئی ہے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔ کیا اس بڑی مسجد میں جمعہ بند کر سکتے

ہیں یا کہ نہیں۔ کیا دوسری مسجد والے شرعی طور پر مسجد ضرار کے حکم میں ہے کہ نہیں وہ لوگ مجرم ہیں کہ نہیں جو صرف جمعہ کی وجہ سے قوم میں باہمی تفرقہ ڈال رہے ہیں۔

(۳) یہ جورات کو لوگ شبینہ پڑھتے ہیں اور لاؤڈ سپیکر استعمال کرتے ہیں جس میں قرآن پڑھنا یا سننا ضروری ہے تو جو لوگ رات کو اپنی بیویوں سے ہم بستری کرتے ہیں وہ اسی حالت میں بامر مجبوری قرآن پاک سنتے ہیں کیا یہ جرم نہیں ہے اگر ہے تو کیا ان کو روکا جائے یا کہ نہیں۔ اگر روکتے ہیں تو وہ لوگ لڑتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ علماء نے اجازت دی ہے کیا یہ صحیح ہے۔ صبح کو درس قرآن بھی لاؤڈ سپیکر پر ہوتے ہیں حالانکہ لوگ اس وقت بیت الخلاء میں اکثر جاتے ہیں اور وہیں ان کے کانوں میں قرآن پاک کی آواز آتی ہے تو کیا اس میں پڑھنے والے یا سننے والے کو کوئی گناہ ہے۔

(۴) بینک یا ڈاک خانہ میں مدرسہ یا مسجد یا کسی اور کاروبار کی رقم رکھنا جائز ہے کہ نہیں۔ جبکہ اس رقم سے سودی کاروبار ہوتا ہے جو کہ نص قطعی سے حرام ہے۔

(۵) ایک آدمی جان بوجھ کر فوٹو نہیں کھچواتا لیکن غیر اختیاری اور چپکے سے اس کا فوٹو اتار لیا جاتا ہے باوجود اس کے منع کرنے کے بھی منع نہیں ہوتے جیسا کہ شادی وغیرہ میں ہوتا ہے۔ خاص کر نکاح خوان تو اس میں ضرور پھنستا ہے تو اس صورت میں کیا وہ مجرم ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) متوفی عبدالعزیز کا کل ترکہ بہتر حصے ہو کر تفصیل مذکورہ کے مطابق موجودہ ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ عبدالعزیز کا لڑکا جو اس سے پہلے فوت ہو گیا ہے اس کی لڑکی اپنے دادا کے ترکہ سے حصہ نہیں پائے گی۔ اسی طرح عبدالعزیز کا بھائی لعل محمد جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہے اس کی اولاد بھی اپنے چچا کے ترکہ میں حقدار نہیں ہیں۔ عبدالعزیز کی دوسری گھر والی صرف اپنے حصہ کی حقدار ہے۔ زائد حصہ جو اس کا خاوند اس کو دینا چاہتا ہے وہ لینے کی حقدار نہیں ہے۔ وہ مکان یا اس کی قیمت مندرجہ بالا طریق کے مطابق تقسیم کی جائے۔

(۲) جمعہ کی نماز بند کرنا امام اور اہل محلّہ کی رضامندی پر موقوف ہے۔ جمعہ کی نماز جاری رکھنا چاہیں تو بھی جائز ہے۔ دوسری مسجد کو مسجد ضرار کا حکم دینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

(۳) شبینہ لاؤڈ سپیکر پر پڑھنا اسی طرح درس قرآن بلاضرورت شدیدہ جبکہ درس دہندہ کی آواز بغیر لاؤڈ سپیکر کے سنائی دیتی ہو لاؤڈ سپیکر پر دینا یہ دونوں اعمال زمانہ سلف صالحین میں نہیں ہیں ان دونوں کو بند کر دینا چاہیے۔

(۴) بلا ضرورت شدیدہ کے بنک میں رقم نہ رکھی جائے اور سخت ضرورت کی حالت میں کرنٹ کھاتہ میں رکھنے کی گنجائش ہے۔

(۵) فوٹو کھنچوانا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ جمادی الثانیہ ۱۴۰۰ھ

جس زمین کو نہری پانی دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر، ران وغیرہ جو ستر ہیں ان کو ہاتھ لگانا یا کسی سے مالش کروانا، کیا استاد کا بچوں کو مارنا اور زدوکوب کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زمین نہری آبپاشی کی پیداوار پر عشر واجب ہے یا بیسواں حصہ ہے۔

(۲) گھٹنوں سے اوپر زیر ناف کو ہاتھ لگانا بنیت ثواب کیسا ہے۔ جو کہ ہم بطور تبرک روز برائے آسائش مہمان کرتے ہیں یا اکثر صاحب اقتدار لوگ یا عالمان وقت کو ہاتھوں پاؤں کو مالش کرتے ہوئے کپڑوں کے اوپر سے واقعہ ہاتھ ہو وہ اعضاء جو کہ عورت میں شمار کیا گیا ہے درست ہے یا نہیں۔

(۳) یہ کہ ہم تو جتنا قادر بر خویش ہیں وہاں تک استاذ کی قدر کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں اب بات یہ ہے کہ کس حد تک استاذ حکمران ہو سکتا ہے۔ مثلاً تربیت بچوں کے لیے زدوکوب وحکمران ہونا از وجہ دینی یا دنیاوی جس میں ان بچوں کو فائدہ ہو درست ہے یا نہیں۔

احقر حافظ محمد مدرس درجہ قرآن عبدالخالق برادر آٹو سٹور لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) نہری زمین کی پیداوار پر عشر و نصف عشر دونوں واجب ہیں۔ یعنی اگر بارش کے پانی سے کھیتی کو سیراب کیا تو دسواں حصہ اور اگر چاہی یا نہری پانی سے سیراب کیا ہے تو بیسواں حصہ عشر واجب ہے۔ کیونکہ نہری پانی کا معاوضہ دینا ہوتا ہے۔

(۲) نابالغ اور بے ریش لڑکوں سے بدن دبوانا جہاں موضع تہمت ہو یا موقع تہمت نہ ہو بلکہ خوش شہوۃ ہو ہر دو صورتوں میں ناجائز ہے اور جوان آدمی سے بدن دبوانا گھٹنوں تک بلا اختلاف جائز ہے اوپر اختلاف ہے

احتیاط ترک میں ہے۔ عالمگیری ص ۳۲۷ ج ۵ باب الثامن من الکراھیة

ضرورت کے وقت دفع شرارت کے لیے قدر مناسب ضرب تادیب کے لیے جائز ہے۔ ان قیود کے خلاف انتقام لینے کے لیے یا سخت غصہ میں مارنا جائز نہیں یا اندازہ سے زائد زدوکوب بھی جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، سودی کاروبار کرنے والے شخص سے تجارت کی غرض سے رقم قرض لینا، نقد اور ادھار کی قیمت میں کمی بیشی کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ

(۱) بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور بعض حضرات جائز قرار دیتے ہیں اور جواز دینے کے لیے سبب خمس الخمس بیان کرتے ہیں اور حضرت طحاوی کا قول ہے اور صاحب درمختار کا بھی جواز کا قول ہے اس مسئلے کا بنا بر تفصیل مع حوالہ جات کتب معتبرہ جواب دیجیے اور اس مسئلہ میں ہمارے علاقہ میں بہت زیادہ فساد کا خطرہ ہے۔

(۲) زید کا کوئی رشتہ دار سود کا کاروبار کرتا ہے اور زید اپنے بھائی سود خوار سے بطور قرض کچھ رقم لے کر تجارت کرتا ہے کیا زید کے لیے یہ رقم جو اپنے بھائی سے بطور قرضہ لی ہے حرام ہے یا حلال ہے اور کیا زید کو یہ مال کسی طریقہ سے بھی حلال ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) ایک چیز ہے جس کی قیمت ایک روپیہ ہے اور اس چیز کو نقد میں ایک روپیہ دیتا ہے اور ادھار پر دو روپیہ کیا یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اس میں کوئی شبہ سود کا تو نہ ہوگا۔

﴿ج﴾

(۱) تفصیل حوالہ جات کا فی الحال وقت نہیں ہے۔ البتہ قول مفتی بہ اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مال اوساخ (میل کچیل) اور گندگی کی قسم سے ہے۔ بنو ہاشم بوجہ قرابت نبویہ کے محترم ومکرم ہیں۔ لہٰذا ان کو ہدایا و دیگر تحفہ وتحائف سے مالا مال کیا جائے۔ عینہ الشارع مسلم فقیر غیر ہاشمی ولا مولاہ اس میں صاف تصریح ہے کہ زکوٰۃ اس فقیر کو دی جائے جو ہاشمی نہ ہو اور ہاشمی کا آزاد شدہ غلام بھی نہ ہو۔

(۲) زید کسی حلال کمائی والے شخص سے قرض لے کر کاروبار کرے پھر اپنے بھائی کو کہے کہ تم میری طرف سے قرضہ ادا کرو۔ پھر اپنے بھائی کو خود قرضہ ادا کر دے اپنی کمائی سے اور اپنے بھائی کو سودی کاروبار سے روکنا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا۔

(۳) جائز ہے۔ ہدایہ کتاب البیوع میں تحریر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا ماں باپ کے نافرمان اور بے حرمتی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے

﴿س﴾

چہ میفرمایند علماء دین وشرع متین اندریں مسئلہ کہ زید والدین خود را بسیار بے حرمتی میکند حتیٰ کہ میگوید کہ دوزخ مرا از احسان والدین منظور وقبول است و پدرش قرآن شریف بہ پیش اونہادہ کہ از نافرمانئے والدین توبہ کن وبسیار نصیحت کرد لیکن آن دوام میکند و دروغ با پدر و مادر میگوید و مال ایشان بہ مکر وفریب میخورد وسخن زوجہ خود میشنود و دید زوجہ قبول میکند لہذا مرقوم است کہ عندالشرع شریف حکم چنیں شخص چیست ونماز بہ پس او جائز است یا نہ بینوا من کتب المعتبرہ وتوجروا۔

مولوی عبدالعزیز صاحب ضلع بنوں

﴿ج﴾

بعد از شرک عقوق و نافرمانی والدین بزرگ ترین گناہ است در حدیث است حضور صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وشهادة الزور (رواه مسلم) وايضا سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكبائر فقال الشرك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين (رواه ايضا مسلم مشكوة شريف ص ۱۷) درقران کریم توحید واحسان والدین را باہم امر کردہ وارد است۔

وقضى ربك ان لا تعبدوا الا اياه وبالوالدين احساناً الاية نیز والدین را کلمہ اف کہ موجب ملال والدین است گفتن بنص قطعی حرام است ولا تقل لهما اف الاية پس بے عزتی وبے حرمتی والدین چگونہ جائز باشد ودریں جملہ کہ دوزخ مرا از احسان والدین منظور نعوذ باللہ خوف امر عظیم است اعاذنا اللہ من تلک الخرافات وپس ایں چنیں کس نماز مکروہ تحریمی است وامامت او جائز نیست۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بالغہ لڑکی کا اس پرفتن دور میں بغیر محرم کے ہاسٹل میں رہنا قطعاً جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین الی یوم الدین صورت دریں مسئلہ کہ مسمی زید خطیب و امام جامع مسجد ہے۔ اس کی ایک لڑکی جس نے مڈل تک اپنے شہر کہروڑ پکا کے زنانہ سکول میں تعلیم حاصل کی ہے۔ لڑکی کی عمر سولہ سال سے زائد ہی ہے۔ اس وقت تک لڑکی غیر منکوحہ ہے لڑکی مذکورہ کو مزید تعلیم دلانے کی خاطر خطیب صاحب مذکور ضلع شہر مظفر گڑھ کے نارمل سکول میں داخل کروانا چاہتے تھے تو پہلے اس سے کہ وہ لڑکی مذکورہ کو داخل کراتے ایک استفتاء ایک مفتی صاحب کی خدمت میں خطیب صاحب موصوف نے ارسال کیا جس کا جواب حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جو دیا اس کی نقل درج ذیل ہے۔ آج کل کا ماحول سخت فساد زدہ ہے دل گواہ نہیں رہتا کہ اس طرح بالغہ لڑکی ہوسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کرے۔ پھر اتنی مزید تعلیم کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بہر حال اگر آپ کو اطمینان ہو تو والدہ یا خاوند کے ساتھ رہتے ہوئے پوری حفاظت کے ساتھ تعلیم دلائی جائے۔ فقط دستخط مفتی صاحب زید مذکور نے فتویٰ حاصل کرنے کے بعد اپنی لڑکی کو مظفر گڑھ کے سکول میں اکیلا داخل کر دیا ہے۔ خاوند کی تخصیص تو اس لیے نہیں رہی کہ لڑکی ابھی تک غیر منکوحہ ہے۔ سکول کے منتظمین والدہ یا اور کسی کو ساتھ رہنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ اس لیے لڑکی مذکورہ اکیلی ایک دوسرے شہر میں ہوسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ لڑکی مذکورہ کا والد کہتا ہے کہ ایسے سکولوں میں پردہ کا مکمل انتظام ہوتا ہے۔ کیا لڑکی کو اس طرح تعلیم دلانا ایک خطیب و امام مسجد کے شایان شان ہے یا نہیں۔ جواز وعدم جواز سے باخبر فرمایا جائے۔ کیا اگر دوسرے لوگ امام صاحب کو قابل تقلید سمجھ کر اپنی اولاد بالغہ کو پڑھانا شروع کر دیں تو ان کے لیے امام صاحب کا فعل قابل تقلید ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیا ایسے امام صاحب کے سامنے تعظیماً کھڑے ہونا یا پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

المستفتی حبیب احمد کان اللہ لہ

﴿ج﴾

بالغہ لڑکی کا موجودہ ماحول میں اجنبی مقام میں بغیر کسی محرم کی معیت کے ہوسٹل میں رہنا یقیناً ناجائز اور موجب فتنہ ہے۔ اس سے بچنا واجب ہے اور ترک واجب معصیت ہے۔ معصیت کے روکنے پر قادر ہونے کے باوجود سکوت اور تسامح بلکہ اس معصیت میں اس سے تعاون کرنا اور اس معصیت کا سبب بننا اور اس پر خود آمادہ کرنا فسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی امامت اور خطابت جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ شوال ۱۳۷۴ھ

خاندانی منصوبہ بندی اوراسقاط حمل سے متعلق مکمل تحقیق



چہ میگویند علماء دین وشرع متین درجواز وعدم جواز این مسئلہ یعنی تنظیم پیداشت خانوادہ کہ درعرف شما خاندانی منصوبہ بندی گفتہ میشود۔

دراین جا علماء اختلاف دارند یک گروہ کہ ازخزانہ دولت پرورش کردہ میشوند فتوی صادرکردہ اند مادامیکہ چار ماہ ازحمل نگذشتہ یاعدت چہار ماہ زن میتواند قرص منصوبہ بندی استعمال کند بعداز چار ماہ استعمال ادویہ درست نہ باشد وہمیں طبقہ علماء می فرمایند کہ درشریعت عزل جائز است وطبقہ دیگر علماء استعمال قرصہا وادویہ را بارادہ اینکہ انقطاع حبل شود قطعا بلاقید حرام قرار دادہ اند بینوا توجروا۔

ایران زاہدان خیابان گوربند مولانا محمد غیاث اللہ مدرسہ دارالعلوم اشاعت التوحید



خاندانی منصوبہ بندی سرے سے اسلامی تعلیمات اور ایمانی مقتضیات کے خلاف ہے۔ اسلام نے نسل کے بڑھانے کی ترغیب دی ہے جس سے مسلمان کی تعداد بڑھے گی اور اجتماعی اقتصادی اور جنگی وغیرہ اعتبارات سے ان کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تزوجو الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیمة رواہ ابو داؤد والنسائی مشکوٰۃ ص ۲۶۷ یعنی پیار ومحبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو۔ کیونکہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے۔ عن معقل بن یسار ان رجلاً جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأة ذات جمال و حب وانها لا تلد افاتز وجها قال لاثم اتاه الثانية فنهاه ثم اتاه الثالثة فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم (ابوداؤد ص ۲۸۰) معقل بن یسار کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک شریف خاندان کی ایک حسین عورت ملتی ہے جو بچے نہیں جنتی۔ کیا میں اس کے ساتھ نکاح کروں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر دوسری مرتبہ وہ شخص آیا پھر آپ نے روکا۔ پھر تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا پیار ومحبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ اسی طرح قاہرہ میں جو عالم اسلام کے علماء کی دوسری کانفرنس مئی ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوئی تھی تو اس کانفرنس میں عالم اسلام کے علماء نے شرعی تحقیق کے بعد متفقہ طور پر ضبط ولادت کے متعلق ایک قرارداد پاس کی تھی۔ جس کے چند دفعات درج ذیل ہیں۔

ان الاسلام ترغب فی زیادة النسل وتکثیره لان کثرة النسل تقوی الامة الاسلامیة اجتماعیا واقتصادیا وحربیاً وتزیدها عزة و منعة اسلام نے نسل بڑھانے کی ترغیب دی ہے کیونکہ کثرت نسل امت اسلامیہ کو اجتماعی اقتصادی اور جنگی لحاظ سے قوت بخشتی ہے اوراس کی عزت وشوکت کو بڑھاتی ہے۔

اذا کانت هناک ضرورة شخصیة تحتم تنظیم النسل فللزوجین ان یتصرفا طبقا لما تقتضیه الضرورة و تقدیر هذه الضرورة متروک لضمیر الفرد ودینه۔

جب کسی کو شخصی طور پر ضبط ولادت کی سخت ضرورت پیش ہو جائے تو ایسی صورت میں میاں بیوی بقدر ضرورت یہ تصرف کرسکتے ہیں لیکن اس ضرورت کا معیار اس شخص کا اپنا ضمیر اوراس کا اپنا دین ہے۔

لا یصح شرعا وضع قوانین تجبر الناس علی تحدید النسل بای وجه من الوجوه شریعت میں ایسے قوانین جاری کرنا جس کے ذریعہ سے لوگوں کو کسی بھی طریقہ پر ضبط دلالت پر مجبور کیا جائے۔ جائز نہیں ہے۔

ویسے آج کل جو جدید طریقے اور مانعات حمل ادویہ وغیرہ استعمال ہو رہے ہیں ان کے متعلق درج ذیل تفصیل ہے۔

اگر اس قسم کی مانع حمل چیز ہو یا اپریشن وغیرہ ہو جس کی وجہ سے عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے یا مرد میں حمل ٹھہرانے کی صلاحیت وقابلیت ختم ہو جائے تو یہ تو بالاتفاق شرعا حرام ہے۔ جیسا کہ مرد کا خصی کرنا حرام ہے۔ بخاری شریف ص ۷۵۹ ج ۲ کی حدیث ہے۔ سمعت سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لا ختیصا یعنی جناب نبی کریم نے عثمان بن مظعون کو اہل وعیال سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے روکا۔ اگر اس کو اس کی اجازت مل جاتی تو ہم خصی بن جاتے۔ فتح الباری میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ خصی بننے سے نسل کم ہوتی تو مسلمان تھوڑے ہو جاتے اور کافر زیادہ ہو جاتے تو یہ بعثت محمدی علی صاحبہا الف الف تحیۃ کے مقصود کے خلاف ہو جائے۔ کما قال فی الفتح والحکمة فی منعهم من الاختصاء ارادة تکثیر الغسل فیقل المسلمون بانقطاعه ویکثر الکفار فهو خلاف المقصود من البعثة المحمدیة اور فتاوٰی عالمگیریہ ص ۳۵۷ ج ۵ پر ہے۔ خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق۔

اور اگر اس قسم کا مانع حمل طریقہ یا دوا ہو جس کے ذریعہ سے نطفہ رحم تک پہنچ جانے کے بعد یا خون ستر یا گوشت کا لوتھڑا بن جانے کے بعد اس کو ضائع کر دیا جائے اور اس کو ساقط کیا جائے تو یہ بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے اور سخت ضرورت کی وجہ سے بھی اس وقت اس کا اسقاط جائز ہوتا ہے کہ ابھی حمل پر ایک سو بیس دن نہ گزرے ہوں ورنہ اتنی مدت کے بعد اس کا اسقاط ہرگز جائز نہیں ہے اور وہ سخت ضرورت مثلاً ایسی ہوگی کہ اس

عورت کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور اس کے حمل ٹھہر جانے سے اس کا دودھ خشک ہوتا ہے اور بچے کا والد دودھ پلانے والی کا انتظام بالکل نہیں کر سکتا اور نہ کسی دوسری چیز پر بچے کی پرورش ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ حمل ہونے کی صورت میں بچے کی ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں ایک سو بیس دن سے قبل اس کا اسقاط شرعاً جائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار ص ۴۲۹ ج ۶ ویکرہ ان تسعیٰ لا سقاط حملها وجاز بعذر حیث لا یتصور. قال الشامی (تحت قوله ویکرہ الخ) ای مطلقا قبل التصور وبعده علی ما اختاره فی الخانیة کما قد مناه قبیل الاستبراء وقال الا انها لا تأثم ائم القتل (قوله وجاز لعذر) کاصنعة اذا ظهر بها الحبل وانقطع لبنها ولیس لابی الصبی مایستأجر به الظئر ویخاف هلاک الولد قالوا یباح لها ان تعالج فی استنزال الدم مادام الحمل مضغة او علقة ولم یخلق له عضو وقدروا تلک المدة قدر عشرین یوما وجاز لانه لیس بآدمی وفیه صیانة الآدمی

اور اگر مانع حمل اس قسم کا ہے کہ جس کے استعمال سے مادہ منویہ رحم کے اندر سرے سے پہنچتا ہی نہیں ہے تو اس کا استعمال اگر چہ میاں بیوی کی رضامندی کے ساتھ جائز ہے لیکن وہ ان کی انفرادی اور شخصی رائے پر موقوف ہے اس کا قانون بنانا یا اس کا پروپیگنڈہ کرنا اور اس کے فوائد وغیرہ بتانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جس کی قدرے تفصیل ابتدا میں گزر گئی ہے اور اس خالق نے جس کو پیدا کرنا ہے وہ اس ممانعت کے استعمال کے باوجود پیدا ہو کر رہے گا۔ جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ لہٰذا آج کل سرکاری سطح پر ضبط ولادت کا جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور جس پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے اور ہزاروں اور لاکھوں ملازم اس خدمت میں مامور ہیں یہ سب شرعاً ناجائز ہیں اور عقلاً فضول و بے سود ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور راہ حق پر گامزن فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۵ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ

بچے کے ختنے کروانے کے موقع پر لوگوں کی دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ختنہ کے اوپر دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ برادری کی شکل میں یا عام دعوت۔

حاجی فیض بخش کہروڑ پکا فیض آباد تحصیل لودھراں ضلع ملتان

﴿ج﴾

مروجہ طریقہ سے ان رسوم کے ساتھ ختنہ کی دعوت کرنا خطوط بھیج کر بلانا اور جمع کرنا بالکل خلاف سنت ہے۔ مسند احمد میں حسن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو کسی نے ختنہ میں بلایا۔ آپ نے تشریف لے جانے سے انکار فرمایا آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے جواب دیا کہ ہم لوگ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کبھی ختنہ میں نہ جاتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں جس امر کا اعلان اور اہتمام ضروری نہیں اس کے لیے لوگوں کو جمع کرنا بلانا خلاف سنت ہے۔ اس میں اور بہت سی رسمیں آ گئی ہیں۔ ان کے لیے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح الرسوم میں ان مفاسد کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں کہ غرض ان خرافات و معاصی کو موقوف کرنا چاہیے۔ جب بچہ میں قوت برداشت دیکھی جائے چپکے سے نائی کو بلا کر ختنہ کرا دیں۔ جب اچھا ہو جائے غسل کرا دیں اگر گنجائش ہے اور بار بھی نہ ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت و نمود اور طعن اور بدنامی کا بھی خیال نہ ہو شکریہ میں دو چار اعزہ و احباب یا مساکین کو ماحضر کھلا دے۔ اللہ اللہ خیر صلا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سات ماہ کی کمیٹی میرے نام دوسرے ماہ نکل آئی اب زکوٰۃ ساری رقم کی ادا کروں یا واجب الادا رقم منہا کر کے، زکوٰۃ سے متعلق متعدد سوال و جواب، شادی سے متعلق متعدد مسائل بچوں کے سر پر سے سرخ مرچ اتار کر آگ میں ڈالنا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور بڑا گوشت کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) میں نے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار کمیٹی ڈالی ہوئی ہے۔ ابھی صرف ۲۰۰ روپیہ ادا کیے ہیں لیکن کمیٹی جو کہ ۷۰۰ روپے کی ہے میرے نام کی نکل آئی ہے یعنی ۷۰۰ روپیہ میں سے میں نے صرف ۲۰۰ روپیہ ادا کیے ہیں اور ۵۰۰ روپے ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے ادا کرنے ہیں لیکن ۷۰۰ روپے وصول کر لیے ہیں کیا مجھے ۲۰۰ روپے پر زکوٰۃ دینی پڑے گی یا پورے ۷۰۰ پر۔

(۲) ایک کمیٹی جو کہ ۲۰۰ روپے کی ہے میں ۱۰ روپے مہینہ کے حساب سے ڈالتا ہوں ابھی صرف دس کمیٹیاں ادا کی ہیں یعنی ۱۰۰ روپیہ کمیٹی والوں کے پاس جمع ہوا ہے اور کمیٹی میری آج تک نہیں نکلی۔ کیا مجھے ۱۰۰

روپے کی جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

(۳) میں نے ۳۰۰ روپے کے قریب دو شخصوں سے قرض لینا ہے عرصہ دو سال کے قریب ہو گیا ہے۔ دینے والے انکاری تو نہیں لیکن دیتے نہیں مجھے اس رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

(۴) زیور جتنا گھر میں ہو کس صورت یعنی صد تک اس میں سے کوئی چیز کسی صورت میں زکوٰۃ سے مستثنیٰ بھی ہوتی ہے یا نہیں۔

(۵) زکوٰۃ رجب المرجب کے مہینہ میں ادا کرنی افضل ہے یا صرف عورتوں والی بات ہے۔ زکوٰۃ کے بہترین مصارف کیا ہیں۔

(۶) گھر کے اندر علاوہ زیور کے اور کسی چیز پر بھی زکوٰۃ دینی فرض ہے۔ مثلاً گھر کا فالتو سامان جو استعمال میں نہ آتا ہو۔ فرنیچر، کپڑے وغیرہ جو کہ فالتو ہوں۔

(۷) گائے بھینس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں شادی کے اوپر لڑکے والوں کی طرف سے تو کوئی بدعت نہیں کی گئی لیکن لڑکی والوں نے اپنی مرضی سے باجا بغیر لڑکے والوں کے صلاح کے اپنے دنیاوی وقار کے لیے بجایا ہے۔ بعد میں لڑکے والوں نے اپنی بے عزتی کی وجہ سے باجا کا خرچہ خود دے دیا ہو کیا اس میں لڑکے والوں پر کوئی شرعی بوجھ ہے اور نکاح درست ہوگیا یا نہیں۔

(۹) عورت کو بچہ بچی حمل میں ٹھہر جانے کے بعد کتنے مہینے تک مرد سے ہم بستر ہونا درست ہے۔

(۱۰) عورت کو بچہ بچی ہو گیا لیکن بیس دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا ہو کیا خون بند ہونے پر عورت نہا کر پاک ہوسکتی ہے۔ نماز پڑھ سکتی ہے یا اسے ضرور چالیس دن انتظار کرنا ہوگا۔

(۱۱) میرے چھوٹے بھائی نے اپنی مرضی سے شادی کر لی اور شادی ہونے سے پہلے اس عورت سے اس کے ناجائز تعلقات تھے اور اس میں سے ایک حرام بچہ بھی ہوا جو پتہ نہیں کیسے مر گیا۔ اب دونوں کی شادی ہو چکی ہے لیکن عرصہ دو سال سے جب سے مجھے پتہ چلا میں ناراض ہوں۔ کیا میری ناراضگی شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(۱۲) جب کوئی بچہ زیادہ رونے لگ جائے تو عموماً عورتیں اس کے سر پر سے سرخ مرچ کا چکر دے کر آگ میں پھینک دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اگر کسی کی نذر لگی ہوگی تو جاتی رہے گی۔ کیا یہ شرعاً درست ہے یا نہ۔

(۱۳) بریلوی امام جب کہ دیوبندی امام والی مسجد گھر سے دور ہو کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں لیکن امام کٹر قسم کا بریلوی نہیں ہے۔

(۱۴) ڈاڑھی منڈوانا اور بال انگریزی رکھنا کتنا اور کیا گناہ ہے۔ نماز اور دوسرے شرعی فرائض پر ان کا کیا اثر ہے۔

(۱۵) بڑا گوشت جیسا کہ پاکستان میں بہت زیادہ کھایا جاتا ہے شرعاً درست ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

المستفتی محمد صدیق کلرک بحالیات نزد عیدگاہ ملتان چھاؤنی



(۱) صرف ۲۰۰ کی۔

(۲) دینی ہوگی۔

(۳) جب وصول ہوگی تو اس وقت گزشتہ سالوں کی بھی ادا کریں۔قبل وصول ہونے کے واجب نہیں۔

(۴) نصاب پر پہنچ جانے کے بعد کوئی چیز مستثنیٰ نہیں۔

(۵) ہر وقت ادا ہوسکتی ہے۔ رمضان شریف میں زیادہ ثواب ہوگا رجب کی تخصیص شریعت میں نہیں ہے۔بہترین مصارف وہ دیندار مساکین ہیں جو سوال نہ کریں۔ بالخصوص اگر قریبی رشتہ دار یا طالب العلم ہوں۔

(۶) زیورات نقدی مال تجارت کے بغیر گھریلو سامان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۷) گائے ضرورت سے زیادہ جو اکثر سال باہر چرتی ہوں تیس تک پہنچ جائیں تو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

(۸) نکاح درست ہے اور باجہ بجانے کا گناہ بھی لڑکے والوں کو نہیں ہے لیکن تعاون علے الاثم کے گناہ سے نہیں بچ سکتے۔

(۹) حمل کے زمانہ میں کسی وقت بھی ہم بستر ہونا شرعاً ناجائز نہیں ہر وقت درست ہے۔

(۱۰) صرف خون بند ہونے پر پاک ہوجاتی ہے۔فوراً نہا کر نماز پڑھے اس سے ہم بستری بھی جائز ہے۔ چالیس دن تو آخری حد ہے۔اگر اس وقت تک خون بند نہ بھی ہو تو بھی نہا کر نماز پڑھنی ضروری ہے۔ پہلے خون بند ہوجائے تو اس وقت سے پاک ہوگی۔

(۱۱) ان کے اس قبیح فعل پر ناراض ہونا چاہیے۔البتہ اگر وہ تائب ہوجائے اور پشیمانی کا اظہار علانیہ کرے اور آپ یہ سمجھیں کہ میرے تعلق رکھنے سے آئندہ وہ برے راستہ پر چلنے سے رک سکتا ہے تو آپ ان سے تعلق جوڑ سکتے ہیں۔

(۱۲) شرعاً اس کا کوئی ثبوت نہیں عورتوں کی ایجاد ہے۔

(۱۳) اگر عقاید زیادہ خراب نہ ہوں مثلاً بشریت انبیاء علیہم السلام کا منکر نہ ہو۔تو نماز جائز ہے لیکن دائماً نماز کسی متبع سنت نبویہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پڑھنی چاہیے۔

(۱۴) گناہ ہے۔اس عمل سے فاسق ہوجاتا ہے توبہ کرنا لازم ہے۔اس کی شہادت شرعاً مردود ہے لیکن فرائض ان کے ادا ہوجاتے ہیں۔

(۱۵) درست ہے۔واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۳ رجب ۱۳۷۸ھ

شہداء کی قبروں اور وضو کی جگہ کو ویران کر کے وہاں شیطانی کھیل کھیلنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین بروئے قرآن مجید و شرع شریف محمدیہ کے در بارہ اس مسئلہ کے کہ امت محمدیہ میں سے سید علماء شہداء عربیہ کی قبور کو اگر کوئی گرادے اور قبور والی جگہوں پر غیر شرع شیطانی کام کرنا شروع کر دے تو شرع شریف محمدیہ میں اس کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

قبور گرانے والے متذکرہ بالا کی مدد کے لیے دوسرے آدمی جو اس کی مدد کریں ان مدد کرنے والوں کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ مسجد کے احاطہ کے اندر جائے نماز رکوع وسجود والی جگہ کوٹھہ خانقاہ پختہ جائے خواندان قرآن مجید والی پاک جگہوں کے اندر اگر کوئی آدمی غیر شرع شیطانی کام مثلاً ڈھول باجے کے تالی پر فاحشہ مردوں عورتوں کے ناچ گانے وزنا کاریاں وغیرہ کرنے شروع کردیں تو ان کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

مسجد کے احاطہ کے اندر چاہ آبنوشی پختہ بمعہ تالاب (حوض آپ پختہ) برائے وضو سازی کے ان اسلامی نشانات کو لوگ منہدم کردیں اور ان اسلامی نشانات والی جگہوں پر غیر شرعی شیطانی کام کرنے شروع کردیں تو ان کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ان تمام خلاف شرع امور کے لیے کوئی حد شرعی مقرر نہیں ہے۔ سوا زنا کے کہ جب چار گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس کی حد مقرر ہے۔ **کما هو مفصل فی کتب الفقه**۔

البتہ حکومت وقت ان فواحش پر حسب حالات مناسب سزا دے سکتی ہے جسے تعزیر کہتے ہیں اور سیاسی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ اگر حکومت توجہ نہ دے تو اہل اسلام مل جل کر اتفاق کے ذریعہ ان کاموں کو ایسے طریق سے ختم کرائیں کہ فتنہ وفساد برپا نہ ہو۔ حکمت عملی کو اختیار کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۳ صفر ۱۳۹۳ھ

چونگی ادا کیے بغیر مال بازار میں لانا
جس شخص کی بچیاں شرعی پردہ نہ کرتی ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ آج کل شہروں میں چونگی لینے کا جو سسٹم ہے اگر کوئی

شخص بغیر چونگی دیے اگر مال بازار میں لائے بیچے تو کیا اس پر مجرم ہے یا نہ۔

(۲) اگر کوئی امام صاحب گھر میں شرعی پردہ بچیوں کو نہیں دیتا یعنی بیوی کو پردہ شرعی پر مجبور نہیں کرتا کیا اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنا درست ہے یا نہ۔

نظام الدین مدرسہ قاسم العلوم نزد صحبت سرائے سبی بلوچستان

﴿ج﴾

(۱) جائز ہے اور ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲) ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے مع الکراہۃ اس لیے اگر کوئی اس سے اچھا دیندار آدمی امامت کے لیے مل جائے تو بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جمعہ اور عیدین پڑھانے والے خطیب کو قربانی کی کھالیں دینا مسجد کے درختوں اور دیگر وقف امور سے متعلق ایک مفصل نوٹ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اگر قربانی کے چمڑے ایک ایسے آدمی کو دیے جائیں جو کہ عید پڑھاتا ہے اور جمعہ پڑھاتا ہے مستحق قربانی کے چمڑے لینے کا ہے اس کو اور تنخواہ نہیں دی جاتی اگر وہ عید اور جمعہ نہ پڑھاتا تو اس کو وہ چمڑے نہ دیے جائے تو ان کو دینا جائز ہے کہ نہیں اگر جائز نہیں تو کیا قربانی کامل ہوگی کہ ناقص۔

(۲) مسجد کے وقف شدہ مال سے کتابیں وقف کی نیت سے نہ تملیک تملک کی نیت سے خریدنا جائز ہے کہ نہیں اس نیت سے خرید لی گئی ہیں کہ مسجد میں پڑھیں گے وراثت نہیں چلے گی۔

(۳) مسجد کے وقف شدہ مال کو مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ جا کر بہترین مصارف میں خرچ کرنا جائز ہے کہ نہیں یا کوئی وہاں پر کوئی ایسا مصرف ہے کہ جا کر خرچ کر دیا جائے۔

(۴) مسجد کے آموں کو جو آدمی بیچتا ہے دلالی پر کچھ آم لیتا ہے۔ دس آنے سیر

(۵) مسجد میں ایک آم ہے بونے والے کی نیت کا پتہ نہیں ہے۔ آیا اس کے پیسے امام مسجد جو کہ بغیر تنخواہ کے نماز پڑھاتا ہے اس کو دیے جائیں یا مسجد پر خرچ کیے جائیں یا طلباء پر خرچ کرے کون سا مصرف جائز ہے۔

(۶) ان گزشتہ پانچ صورتوں میں وہ پیسے اگر امام کو دیے گئے ہیں اور ناجائز ہیں تو کیا یہ قرض ہے یا کہ آئندہ احتیاط کریں۔ جس سے کتابیں خریدی ہیں یا عرب شریف میں کسی بہترین مصرف میں خرچ کیا ہے تو کیا

اس پر بھی قرض ہے کہ نہیں اس طرح دلالی کرنے والا۔

(۷) دریا برد مسجد کے کمرے ہمارے ہاں بن رہے ہیں یہ جائز ہیں کہ نہیں یا دوسری مسجد پر سامان کو خرچ کریں جو کچھ کمرہ بن چکا ہے اس کو اگر مسجد پر خرچ کریں کہ اب کمرے توڑنے کی ضرورت نہیں وہ کمرہ مدرس یا طلبا یا دکان کرایہ پر دے کر پیش طلباء یا مدرس یا مسجد پر خرچ کریں۔ان میں سے کوئی صورت جواز کی نکل سکتی ہے یا نہیں۔

(۸) بکر اندکر اس کے دو پستان جس طرح کہ بکری کے ہوتے ہیں کیا اس کے دودھ کو استعمال کر سکتے ہیں حلال ہے کہ حرام۔

(۹) گزشتہ جو سات مسائل گزرے ہیں یہ اگر وہاں نہ جائز ہورہے ہوں تو کیا اختلاف کے پیدا ہونے کی وجہ سے خاموش رہنا چاہیے یا روکنا چاہیے۔ کیونکہ بعض آدمی کہتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرو۔ روکنے سے تو اختلاف ہوگا۔جھگڑا ہوگا مسلمان ایسے یا اس کے علاوہ حرام کاموں کو دیکھتا رہے اور خاموش رہے کیا ایمان اس بات کا مقتضی ہے۔

(۱۰) کسی عالم کی قبر مدرسہ کی وقف جگہ میں بنا کر اس پر چاروں طرف کھڑے آدمی کے کندھے کے برابر خوبصورت پختہ دیوار اور دروازہ لگانا بغیر چھت کے باجازت مجلس شوریٰ مدرسہ جائز ہے یا نہیں۔ یہ چاردیواری قبر سے اتنی ہٹ کر ہو کہ ایک طرف دو اور ایک طرف ایک قبر اور بھی بن سکے اور دو طرفین ایسی ہوں کہ مزید قبر نہ بن سکے۔

﴿ج﴾

(۱) صورت مذکورہ میں قربانی ناقص ہے اگر امام ہوتا تو نہ دیتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ امامت کے عوض میں دیتے ہیں نہ کہ غریب ہونے کی وجہ ہے ورنہ علت غربت تو اس وقت بھی موجود ہے جبکہ جمعہ وعید نہ پڑھاتا۔معلوم ہوا کہ غربت بہانہ ہے۔اپنی طرف سے اس کو تنخواہ نہیں دینا چاہیے چمڑا قربانی دے کر اس کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔اب قربانی والے ان چمڑوں کی قیمت اپنی طرف سے غرباء مساکین پر خرچ کریں۔

ہوالمصوب

ایسے امام کو قربانی کے چمڑے دینے جائز ہیں۔بشرطیکہ قربانی کے چمڑے تنخواہ میں نہ دیے جائیں۔مثلاً وہ امامت بلا مقرر کردہ تنخواہ کے کرتا ہو یا تنخواہ مقرر سے زائد لوگ قربانی کے چمڑے اسے دے دیں۔اگرچہ لوگ اس کو قربانی کے چمڑے امام ہونے کی وجہ سے ہی دیں تب بھی دینا درست ہے اور لوگوں کی قربانی ادا ہوگی۔ہاں اگر امام بنتے وقت وہ قربانی کی کھالوں کو باقاعدہ امامت کی اجرت مقرر کر چکا تھا اور لوگوں نے اس کے ساتھ عقد اجارہ کر لیا تھا تو ایسی صورت میں قربانی کے چمڑے دینے جائز نہ ہوں گے یا مثلاً اس کی تنخواہ ماہانہ یک صد روپیہ مقرر تھی اور عید کے موقعہ پر اس کی تنخواہ یک صد روپے کی عوض اس کو قربانی کے چمڑے دیے گئے تب بھی دینا

درست نہ ہوگا۔

کما قال فی الدر المختار (باب المصرف) دفع الزکاة الی صبیان اقاربه برسم عید او الی مبشر او مهدی الباکورة جاز الا اذانص علی التعویض۔

وقال الشامی تحته. (او مهدی الباکورة) هی الثمرة التی تدرک اولا قاموس قیده فی التتار خانیة بالتی لا تساوی شیئاً و مفهومه انها لولها قیمة لم یصح عن الزکاة ثم رأیت طر ذکر مثله وزاد الا ان ینزل المهدی منزلة الواهب اه ای لانه لم یقصد بها اخذ العوض وانما جعلها وسیلة للصدقه فهو متبرع بما دفع ولذا لا یعد ما یأخذه عوضا عنها بل صدقة لکن الآخذ لو لم یعطه شیئاً لا یرضی بترکها له فلا یحل له اخذها والذی یظهر انه لونوی بما دفع الزکاة صحت نیته ولا تبقی ذمته مشغولة بقدر قیمتها او اکثر اذ کان لها قیمة لان المهدی وصل الی غرضه من الهدیة سواء کان ما اخذه زکاة او صدقة نافلة ویکون حینئذر اضیاً بترک الهدیة فلیتأمل اھ(ص ۳۵۶ ج ۲) اگر کسی شخص نے اپنے کسی عمل کو حصول زکاۃ، فطرانہ، چرم قربانی وغیرہ وسیلہ اور ذریعہ بنایا ہو تو اس کو زکاۃ فطرانہ چرم قربانی وغیرہ دیے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کو دینا تو کوئی ان کے ذمہ واجب نہیں ہے۔

(۲) اگر واقف نے کتابوں کی خاطر بھی کچھ حصہ وقف کیا ہو تو کتابیں اس سے خرید سکتے ہیں ورنہ نہیں اور اگر مسجد کی ضروریات کے لیے چندہ کیا گیا ہے تو اس چندہ کی رقم سے باجازت چندہ دہندگان کتابیں برائے وقف خریدی جاسکتی ہیں۔

(۳) مسجد اگر آباد ہے تو اس کے وقف شدہ مال کو کسی دوسرے کار خیر میں صرف کرنا ناجائز ہے۔ ہاں اگر مسجد غیر آباد ہوگئی ہو آبادی مسجد کے پاس سے چلی گئی ہو تو ایسی صورت میں اس کے اوقاف کسی دوسری مسجد پر خرچ کیے جاسکتے ہیں اس کو بھی کسی دوسرے کار خیر میں صرف نہیں کرسکتے۔

کما قال فی العالمگیریة ص ۴۷۷ ج ۲ سئل شمس الائمة الحلوانی عن مسجد او حوض خرب ولا یحتاج الیه لتفرق الناس هل للقاضی ان یصرف او قافه الی مسجد آخر او حوض آخر قال نعم ولو لم یتفرق الناس ولکن استغنی الحوض عن العمارة وهناک مسجد محتاج الی العمارة او علی العکس هل یجوز للقاضی صرف وقف ما استغنی عن العمارة الی عمارة ماهو متحاج الی العمارة قال لا کذا فی المحیط۔

(۴) دلالی کی اجرت لینی جائز ہے۔ معلومیت اجرت شرط ہے۔ کذا فی امداد الفتاویٰ ص ۲۹۷ ج ۳۔

(۵) مسجد میں درخت آم کے پھلوں کی قیمت مسجد پر خرچ کی جائے گی۔ مسجد میں لگایا ہوا درخت مسجد پر وقف شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اس درخت کے بونے والے کی نیت معلوم نہ ہوتو اسکے محاصل بھی دیگر اوقاف مسجد کی طرح مسجد پر ہی صرف کیے جائیں گے۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۴۷۴ ج ۲ واذا غرض شجرا فی المسجد فالشجر للمسجد۔ وفیها ایضا ص ۴۷۷ ج ۲ سئل نجم الدین عن رجل غرس تالة فی مسجد فکبرت بعد سنین فاراد متولی المسجد ان یصرف هذه الشجرة الی عمارة بئر فی هذه السکة والغارس یقول هی لی فانی ما وقفتها علے المسجد قال الظاهر ان الغارس جعلها للمسجد فلا یجوز صرفها الی البئر ولا یجوز للغارس صرفها الی حاجة نفسه کذافی المحیط. فی فتاویٰ سمرقند مسجد فیه شجرة تفاح یباح للقوم ان یفطروا بهذا التفاح قال الصدر الشهید رحمه الله تعالیٰ المختارانه لا یباح کذا فی الذخیرة۔

(۶) جن صورتوں میں اوپر لکھ دیا گیا ہے کہ امام کو اس میں سے دینا ناجائز ہے ان صورتوں میں دینے والے متولی پر ضمان آتا ہے۔ امام پر یہ قرضہ شمار ہوگا یا عرب شریف میں کسی دوسرے مصرف پر خرچ کیا گیا ہے تو اس صورت میں بھی متولی خرچ کرنے والے پر اس کا ضمان آئے گا۔ باقی دلالی کی اجرت لینی جائز ہے۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۴۶۲ ج۲ ولو اشتری القیم بغلة المسجد ثوبا وذفع الی المساکین لایجوز وعلیه ضمان ما نقد من مال الوقف کذا فی فتاویٰ قاضیٰ خان۔

(۷) یہ صورت سمجھ میں نہیں آئی۔

(۸) اگر یہ غنم باقاعدہ پستان رکھتا ہے جس سے دودھ بھی آتا ہے حتیٰ کہ اس کے استعمال کرنے کے متعلق فتویٰ حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو اس کو مذکر بکرا کس بنا پر کہہ رہے ہیں اگر یہ خنثیٰ ہو یعنی اس کا آلہ بھی ہو اور فرج بھی ہو اور دیگر علامات سے مذکر ومونث میں سے ایک جانب کو ترجیح حاصل نہ ہوئی ہوتب دودھ آنا بشرطیکہ بکری کے دودھ کے مشابہ ہو اس کے مونث بکری ہونے کی ترجیح ہے اور یہ غنم خنثیٰ مونث کہلائے گا اور اس کا دودھ پینا درست ہوگا ورنہ نہیں۔ کما قال فی الدرالمختار فی الرضاع مع شرحه ردالمحتار ص ۴۱۹ ج۳ لا (لبن رجل) ومشکل الا اذا قال النساء انه لا یکون علے غزارته الاللمرأة والا لا (جوهرة) وقال فی الدرالمختار علے هامش الشامی ص ۷۲۷ ج ۲ (کتاب الخنثی) وان ظهرله ثدی او لبن او حاض اوحبل اوا مکن وطؤه فامرأة الخ

(۹) جن صورتوں کو ناجائز لکھا گیا ہے ان صورتوں میں خاموش نہ رہنا چاہیے کیونکہ منکر کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کما فی الحدیث من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان او کما قال۔

(۱۰) مدرسہ کے لیے وقف شدہ زمین میں میت کو دفنانا ناجائز ہے۔ ہاں اگر واقف نے تصریح کردی ہو کہ اس میں مدرسہ کے علماء یا طلباء وغیرہ دفنائے جائیں اور اس کے لیے بطور گورستان جگہ مختص کی ہے تو اس میں دفن کرنا درست ہے۔ بدون تصریح واقف مدرسہ کی مجلس شوریٰ کی اجازت سے مدرسہ کے لیے وقف شدہ زمین میں کسی میت کو اگر چہ وہ عالم فاضل ہو بھی دفنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جس مصرف کے لیے کوئی زمین وقف ہوگئی ہو اس کو کسی دوسری غرض کے لیے استعمال میں لانا درست نہیں ہے۔ مثلاً قبرستان کو مسجد بنالینا یا بالعکس وغیرہ وغیرہ ولان شرط الواقف کنص الشارع وقال فی العالمگیریة ص ۴۵۳ ج ۲ سئل القاضی الامام شمس الائمة محمود الاوز جندی عمن مسجد لم یبق له قوم وخرب ماحوله واستغنی الناس عنه هل یجوز جعله مقبرة قال لاوسئل هو ایضا عن المقبرة فی القری اذا اندرست ولم یبق فیها اثر الموتی لا العظم ولا غیره هل یجوز زرعها واستغلالها قال لا ولها حکم المقبرة کذا فی المحیط۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

الاجوبہ کلھا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

نافرمان بیٹا سخت گناہ گار ہے باپ کے مال پر سے ناجائز قبضہ ختم کرے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرا ایک لڑکا میرا سخت مخالف ہے ہر وقت مجھے تنگ کرتا ہے اور میرے مال پر ناجائز قبضہ کرلیا ہے۔ ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال ایسا شخص سخت گنہگار اور عاصی ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ والدین کی نافرمانی نہ کرے اور والدین کی مخالفت ترک کردے۔ والدین کی اطاعت فرض ہے اور نافرمانی کرنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ قرآن مجید میں والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ والد کے مال پر ناجائز قبضہ کرنا جائز نہیں اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا مال اپنے والد صاحب کو واپس کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس کا ختنہ بچپن میں نہ کرایا گیا ہو کیا بڑھاپے میں ضروری ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک لڑکا بالغ ہوا ہے لیکن اس کے والدین نے اس کا ختنہ نہیں کرایا۔ اب یہ شخص بڑھاپے کو پہنچ چکا ہے۔ اس وقت تقریباً اس کی عمر ستر سال ہے۔ اب شریعت کے اندر اس کا کیا حکم ہے۔

(۱) کیا اس کی اولاد وحلالی ہے یا حرامی۔

(۲) کیا اس کی گزشتہ نمازیں ہوئی ہیں یا نہیں۔

(۳) جب یہ شخص مرجائے تو اس کا نماز جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں۔

(۴) اب اگر یہ شخص ختنہ کرانا چاہے تو کس طرح کرائے خود کرے یا غیر سے کرائے۔

(۵) کیا اس کے اوپر کوئی کفارہ لازم آتا ہے یا نہیں۔

خدا بخش صاحب ملتان شہر

﴿ج﴾

(۱) اس شخص کی اولاد حلالی ہے۔

(۲) نمازیں اس کی درست ہیں کوئی شبہ نہ کیا جائے۔

(۳) نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔

(۴) بلوغ کے بعد ختنہ میں شرط یہ ہے کہ وہ اس کا متحمل بھی ہو ورنہ چھوڑ دیا جائے۔ پس اگر یہ شخص اس کا متحمل ہے تو اگر خود کر سکتا ہے تو خود کرے ورنہ کسی اور سے ختنہ کرائے اور اس ضرورت سے اس کے بدن کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا حسب خرید ہدایہ وخانیہ وغیرہما جائز ہے۔ وقیل فی ختان الکبیر اذا امکنہ ان یختن نفسہ فعل والالم یفعل الا ان لایمکنہ النکاح او شراء الجاریۃ والظاھر فی الکبیر انہ یختن ای یختن غیرہ (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء ص ۳۸۲ ج۶) وایضا فیہ کشیخ اسلم وقال اھل النظر لا یطیق الختان ترک

(۵) کوئی کفارہ لازم نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

بلا ثبوت شرعی کسی کو گناہ میں متہم کرنا بہت بڑا گناہ ہے

مدارس کے عرف کے مطابق مدرس تمام سال کی تنخواہ کا حقدار ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک دینی مدرسہ میں ایک حافظ صاحب تقریباً آج سے پونے چار ماہ بغرض تدریس مدرسہ میں آئے۔ مدرسہ کے سابق مدرس چار ماہ کی تعطیل پر چلے گئے تھے تو حافظ صاحب چند دن کے بعد جبکہ مدرسہ کے مہتمم جو کہ عالم ہیں اور تبلیغی جماعت کے فرد ہیں۔ ملتان ساہیوال کسی کام کے سلسلہ میں کچھ دنوں کے لیے چلے گئے تو حافظ صاحب نے کچھ آدمیوں کو بتلایا کہ بچے مجھے کہتے ہیں کہ مہتمم صاحب ہم سے برا فعل کرتے ہیں ان حضرات نے حافظ صاحب کو خاموش رہنے کی تلقین کی کیونکہ اس میں مدرسہ اور دین کا سخت نقصان ہے۔ ہم تحقیق کریں گے مہتمم صاحب کی واپسی پر مہتمم صاحب سے تحقیق کی گئی اور ان حضرات کو تسلی ہوگئی۔ مہتمم نے دکھ کے طور پر حافظ صاحب کو کہا آپ نے بلا دیکھے ایک بہت بڑے فتنے کو شروع کر دیا۔ میں نیک ہوں یا بد میرے حال کو معلوم ہے آپ نے خواہ مخواہ پیچھے پڑ کر دین کو نقصان پہنچایا تو حافظ صاحب نے کہا جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ حلفیہ عہد ہے آپ معاف کریں میری طرف سے کسی قسم کی آپ کو شکایت نہ ہوگی۔ ان دنوں مہتمم صاحب اکثر جماعت میں رہ گئے یا اپنے شیخ کی خدمت میں تقریباً ایک ماہ بعد مدرسہ واپسی ہوئی۔ حافظ صاحب نے شام کی نماز پڑھائی نماز قرأت میں معنوی ادل بدل کی وجہ سے فاسد ہوگئی تو کہا گیا نماز لوٹاؤ ساتھ ہی یہ مسئلہ بیان ہوا کہ جس آدمی کی نمازیں باقاعدہ ہوں اور ترتیب قائم ہو تو جب تک وہ قضا نہ پڑھ لے ادا بھی نہیں ہوتی ہاں ادا کی نماز کا بھی وقت تنگ ہو تو ادا پہلے پھر اس پر حافظ صاحب نے کہا یہ مسئلہ میں نے کبھی نہیں سنا اس کو بہشتی زیور سے مسئلہ دکھایا گیا تو کہا یہ کتابوں میں لکھے ہوئے مسائل پر کون عمل کرے۔ اللہ غفور ہے مہتمم صاحب پھر کسی کام کو باہر چلے گئے تو حافظ صاحب نے ایک بکری خریدی بعد میں اس کو تدریس والے کمرے میں باندھنا شروع کیا اور عوام سے چارہ مانگنا شروع کیا کبھی دودھ سبزی دی جانے لگی اس پر لوگوں نے مہتمم کو شکوہ دیا کہ اب مدرسہ کے مہتمم صاحب نے حافظ صاحب کے سامنے تحریری ضوابط پیش کیے تو حافظ صاحب برہم ہو گئے کہ تم نے میرے نکالنے کی سازش کی ہے۔ میں کسی پابندی کو برداشت نہیں کر سکتا مجھے اگر نکالا گیا تو میں وہ طریق اختیار کر سکتا ہوں کہ بچہ مدرسہ میں ایک نہ رہے اور مدرسہ کو نقصان پہنچے۔ اس پر دوسرے دن ممبران مدرسہ نے مدرسہ کو تعطیلات کر دیں اور حافظ صاحب کو فارغ کر دیا۔ حافظ صاحب نے قریب ہی بستی میں مصلیٰ سنانا شروع کیا اور اعلانیہ مہتمم صاحب کے بارے میں پروپیگنڈا شروع کر دیا جو فقرہ خط کشیدہ ہے اس کا عوام میں یہ معنی پہنایا کہ مہتمم نے میرے سامنے اپنی بدکاری کا خود اقرار کیا ہے مسجد میں بیٹھ کر قسمیں کھائیں کہ واقعی سچ ہے بچے

گھر میں پہنچے تو والدین نے بچوں سے تحقیق کی انہوں نے کہا کہ حافظ صاحب ہمیں بہکاتے رہے ہیں تو مختلف والدین نے بچوں کو ساتھ لے کر مختلف جمعہ کے مواقع پر عوام کے سامنے مسجد میں مہتمم کی طرف سے صفائی پیش کر دی۔ ایک صاحب جو کہ چار ماہ کے لیے تبلیغ میں گئے ہوئے تھے اس کے بچوں کو خصوصی طور پر مطعون کیا جب وہ واپس آئے تو حافظ صاحب نے ایک شریف عادل آدمی کو بتایا کہ صاحب مذکور جب آئے تو اسے معلوم ہوا کہ مہتمم نے اس کے بچوں سے ایسا ایسا ظلم کیا ہے تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ حالانکہ اس کو جب اس فتنہ کی خبر ہوئی تو اس نے اپنے بچوں سے تحقیق کی تو وہ بچوں کو ساتھ لے کر جمعۃ الوداع کے موقع پر عوام کے سامنے مسجد میں مہتمم کی صفائی پیش کر دی۔ چند دن قبل ایک شریف عادل آدمی سے حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میری تنخواہ ۶۵ روپے ماہوار ہے۔ مہتمم کو کہو کہ ۷۰ روپے کر دیں اس کے دوسرے دن ممبران نے حافظ صاحب کو فارغ کر دیا مگر ۲۷ رمضان کو جب اس نائب مہتمم سے مہتمم کی عدم موجودگی میں اپنا ڈھائی ماہ کا تقریباً حساب بے باک کروانا چاہا تو اپنی تنخواہ ستر روپے بتائی ۲۷ رمضان کو وہاں سے فارغ ہو کر جب اپنی پیدائشی بستی میں آیا تو وہاں مسجد میں قسمیں کھا کھا کر پھر مہتمم کو مطعون کیا اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے میری رمضان شریف کی تنخواہ دبا لی ہے میں ہر جگہ مطعون کروں گا اس پروپیگنڈا سے طبقہ علماء اور جماعت کی بظاہر کافی بدنامی ہوئی ہے اور ابھی تک وہ کر رہا ہے اور کہا ہے کہ نائب مہتمم نے مجھے چٹ لکھ دی تھی کہ ہم آپ کو رمضان شریف کی تنخواہ دیں گے مگر مہتمم انکاری ہے اور حافظ کے پاس چٹ موجود نہیں۔ مہتمم اسی جگہ کا اصل باشندہ ہے اس کی تقریباً ۳۳ سال عمر ہے اس سے قبل آج تک اس کے بارے میں شک شبہ والی بات نہیں سنی گئی۔

صورت مذکورہ پر ذیل مسئلہ کے جوابات مرقوم فرمائیں۔

(۱) عندالشرع مہتمم کتنا مجرم ہے اور اس کی کیا سزا ہے۔

(۲) خط کشیدہ جملے سے کیا مہتمم کی طرف سے اپنے جرم کا اعتراف بنتا ہے۔

(۳) کیا حافظ صاحب تہمت کی حد سے سزاوار ہیں اور وہ کتنی ہے شرعی سزا قانون نہ ہونے کی وجہ اور سزا کی کیا صورت ہے۔

(۴) یہ پروپیگنڈا کتنا بڑا جرم ہے اور کیا سزا ہے۔

(۵) اس کا مسجد میں بیٹھ کر قسمیں کھانا اور عوام کو شبہات میں ڈالنا اس کا کیا ردعمل ہے۔

(۶) جو اس کی باتیں سن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔

(۷) عوام مسلمانوں کو حافظ صاحب سے قطع تعلقی ضروری ہے یا نہیں اور جو اُس کی تحریک کے بازو ہیں ان سے تعلق کیسا رکھنا چاہیے۔

(۸) حافظ صاحب کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے کے لیے کیا اس کی توبہ ضروری ہے اگر ضروری ہے فقط

یہی کافی ہے کہ آئندہ خاموش رہ جائے یاجہاں جہاں وہ آگ لگا چکے ہیں وہاں اقرار کریں کہ میں نے بلاشرعی تحقیق کے پروپیگنڈا کیا ہے۔

(۹) فتویٰ معلوم ہوجانے کے بعد بھی اگر کوئی خاموش نہ ہوتو شرعاً کیا کیا جائے۔

(۱۰) رمضان شریف کی تنخواہ کیا حافظ صاحب کولینی آتی ہے۔

(۱۱) اگر حافظ صاحب اپنی آنکھوں سے کچھ دیکھ بھی لیتے تو کیاان کے لیے ستر افضل آتا یاافشا۔

(۱۲) بعض احباب کا خیال ہے کہ اگر چہ رمضان شریف کی تنخواہ کا اس کا بالکل حق نہ ہولیکن مدرسہ کے فنڈ کے علاوہ اگراس کواپنی حبیب سے چندہ کر کے دے دیں تو شاید وہ فتنہ پردازی نہ کرے۔تو کیا یہ رقم دینا جائز ہے۔

سائل انجمن مدرسہ عربیہ موضع فگن ڈاک خانہ وتحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ



(۱،۲) جب تک شرعی گواہوں سے الزام ثابت نہ ہو مہتمم مدرسہ کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔مہتمم کے کشیدہ الفاظ کواقرار واعتراف جرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۳،۴،۵) بر تقدیر صحت سوال حافظ صاحب اس فتنہ پردازی کی وجہ سے سخت گنہگار ہیں ان پر توبہ و استغفار لازم ہے۔جن لوگوں پر غلط الزامات لگائے ہیں اوران کی اشاعت کی ہےان سے بھی معافی مانگیں۔سزا جاری کرنا حکومت کا کام ہےعوام کوئی سزا جاری کرنے کا مجاز نہیں۔

(۶) ان لوگوں کوبھی گذشتہ سے استغفاراورآئندہ احتیاط لازم ہے۔

(۷) اگر فتنہ پردازی کے باوجود فہمائش سے باز نہ آئیں توان سے قطع تعلق جائز بلکہ ضروری ہے۔

(۸) توبہ اعلانیہ بہتر ہے بلکہ ضروری ہے کہ جہاں جہاں برائی کا افشا کیا ہےاس کی صفائی کریں۔

(۹) اس کے حق میں دعا کی جائے۔

(۱۰) بقاعدہ عرف مدارس عربیہ تمام سال کام کرنے والا رمضان کی تنخواہ کا مستحق ہوتا ہےلیکن دو ماہ چند دن کام کرنے اور پھرایسی حرکات کے ارتکاب کی بناپر خارج ہونے والا رمضان کی تنخواہ کا حقدار نہیں۔

(۱۱) ستر

(۱۲) جائز ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ عبدالستار عفی اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان
الاجوبۃ صحیحۃ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی قاسم العلوم ملتان
۱۲شوال ۱۳۹۶ھ
الاجوبۃ صحیحۃ محمود عفی اللہ عنہ
مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سگریٹ اور حقہ پینے والے کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱،۲) سگریٹ یا حقہ پیتا جا رہا ہے اس سے السلام علیکم لینا کیا کار خیر ہے یا کہ نہیں اور اسی حالت میں کیا وہ درود وظائف یا تلاوت قرآن شریف کرسکتا ہے۔

(۳) دھواں کھانا، جو بھی ہو کیسا ہے۔

چوہدری خوشی محمد جھنگ روڈ شہر بھکر ضلع میانوالی

﴿ج﴾

(۱،۲،۳) حقہ پینا، تمباکو کھانا مکروہ تنزیہہ ہے۔ اگر بو آوے ورنہ کچھ حرج نہیں۔ حقہ کی وجہ سے کوئی عبادت رد نہیں ہوتی۔ حقہ نوش کی نماز اور درود سب مقبول ہوتا ہے البتہ اس حقہ کی بو کا ازالہ نہ کرنا اور منہ میں رکھنا مکروہ ہے اور اس بدبو کے ساتھ اگر درود و وظائف پڑھے گا۔ تو گنہگار ہوگا اور بدبو کے ساتھ مسجد میں آنا بھی درست نہیں۔ کذا فی فتاوی رشیدیہ ص ۵۵۰۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۹ جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ

چار ماہ سے قبل اسقاط حمل بلا ضرورت شدیدہ مکروہ اور بعد میں قتل کے مترادف ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے پاس بعض ایسی مریض عورتیں آتی ہیں جو کہ شادی شدہ ہوتی ہیں ان کے پاس ۵/۶ ماہ یا سال کا بچہ ہوتا ہے اس کے بعد پھر حمل ٹھہر جاتا ہے۔ ایسی عورتیں آ کر تنگ کرتی ہیں کہ حمل گرا دیا جائے ایسی عورتیں واقعی صحیح بات کرتی ہیں اور مجبور بھی ہوتی ہیں لیکن ہم ناجائز تصور کرتے ہوئے یہ کام نہیں کرتے مندرجہ ذیل مسئلہ کی بابت فتویٰ دے کر مشکور فرمائیں۔

(۱) آیا ہم شادی شدہ عورت کا جائز حمل ۲ یا ۴ ماہ والا گرا سکتے ہیں یا نہیں (خاوند اور بیوی کی رضامندی کے ساتھ)۔

(۲) ناجائز حمل (زنا کاری) کے بارے میں بھی گرانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔ بعض دفعہ ایسے

آدمی تشریف لاتے ہیں جونہایت معزز اور عزت دار قسم کے ہوتے ہیں ان کی اولاد نا جائز حمل کرا لیتی ہے تو پھر ہمیں سخت مجبور کیا جاتا ہے بعض دفعہ ہم بھی اس آدمی کی عزت کا لحاظ رکھتے ہوئے دل چاہتا ہے کہ حمل گرا دیں لیکن پھر خدا سے ڈر لگتا ہے۔ حمل گرانے کی سزا کیا ہوگی۔

مولوی میڈیکوز فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

حمل کا اسقاط چار ماہ گزرنے سے پہلے یعنی جب تک روح نہ آئے حکم قتل نفس میں نہیں لیکن بلا ضرورت مکروہ ہے اور بعذر وقت ضرورت شدیدہ جائز اور بعد نفخ روح حرام وکبیرہ وقتل نفس ذکیہ فی الدر المختار ص ۴۲۹ ج ۶ ویکره ان تسعی لا سقاط حملها وجاز بعذر حیث لا یتصور۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

شب معراج، شب برأت وغیرہ میں چراغاں کرنا نا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض حضرات مثلاً شب برات، شب معراج اور لیلۃ القدر وغیرہ میں چراغاں کو ضروری سمجھتے ہیں از روئے شرع مسجدوں میں ان راتوں کے اندر چراغاں کرنا یا کرانا جائز ہے یا نا جائز۔ مدلل ومفصل بحوالہ کتب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مولوی محمد سلیمان صاحب مسجد کرم علی ستھر اگلی شاہی بازار حیدر آباد سندھ

﴿ج﴾

چراغاں کرنا ان راتوں میں ضروری نہیں بلکہ اسراف اور فضول خرچی ہے اور بدعت ہے احتراز کرنا لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۴ رمضان ۱۳۹۴ھ

خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں کے بال کا استعمال جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بندہ پینٹری کا کام کرتا ہے اس کے لیے کچھ جانوروں کے بالوں

کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان جانوروں کے بالوں کے علاوہ کسی جانور کے بال کام نہیں دیتے۔ وہ جانوروں کے نام بتاتا ہوں نول، چوہا، جوکہ بھورے پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ دوسرا گلہری اور تیسرا بلی کیا ان جانوروں کے بال انسان استعمال کرسکتا ہے یا نہیں۔ بعض اوقات قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ تحریر کرنی پڑتی ہیں اس کے متعلق مسئلہ وضاحت سے بتائیں اور خنزیر کے علاوہ کوئی جانور بتائیں جس کے بال انسان استعمال کرسکے۔

قاری محمد شریف صاحب

﴿ج﴾

انسان کے بال (کرامت وشرافت کی وجہ سے) اور خنزیر کے بالوں کے علاوہ دیگر جانوروں کے بالوں کا استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

والدین کی نافرمانی اوران کو گالی دینا فسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ محمد افضل خان ولد ہدایت خان ساکن ٹینکی یونین چک ہامہ تھانہ چناری تحصیل دوٹیاں ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے۔

مسمی مذکور اپنے والد اور چچا حقیقی اور تمام قرابت والے جو ہیں ان کو ناجائز گالیاں ماں بہن دادی وغیرہ کی دیتا ہے اور ہر وقت نافرمانی اور بداعمالی میں مبتلا رہتا ہے اور ہمیشہ کے واسطے لغو کلامی اپنا معمول بنا رکھا ہے۔ گزشتہ سال مولوی نذیر دین صاحب نے بھی اس شکایت کی تحقیقات کی اور مسمی مذکور کے ساتھ لوگوں کا سلام کلام بند کردیا تھا اور معافی تلافی ہوئی مگر مسمی مذکور باز نہیں آتا۔ اس سال پھر مولوی محمد الیاس صاحب فیادی کے پاس بھی درخواست موجود ہے۔ اب استدعا ہے اور انہوں نے بھی مسمی مذکور کو کافی سمجھایا مگر پھر اُسی طرح ناجائز حرکات پر ہر وقت ہے اب استدعا ہے کہ ایسے نافرمان انسان کے متعلق صحیح طور پر دلیل کے ساتھ لکھ کر واپس فرمایا جائے تاکہ بستی ہذا کے لوگوں کو برت برتاؤ سے رکاوٹ ہوسکے اور والدین کے نافرمان کو جو حد شرعی ہو وہ لگائی جائے۔ وضاحت کے ساتھ۔

محمد شفیع صاحب مقام بستی جلو سہوڑا ک خانہ جتوئی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

والدین کی نافرمانی سخت گناہ ہے اور گالی دینا فسق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں والدین کی اطاعت کا

حکم دیا ہے۔ والدین کی نافرمانی کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی بھی ہے۔ پس اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالائے اور والدین کی اطاعت کرے اور دیگر مسلمان اس کو حکمت عملی کے ساتھ سمجھائیں اور برائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اگر وہ سمجھانے کے باوجود والدین کی نافرمانی کرتا ہے تو والدین کو چاہیے کہ اس سے علیحدہ رہیں اور اس کو راہ راست پر لانے کی کوشش جاری رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۴ محرم ۱۳۹۴ھ

جس کے پسماندگان میں تین بیٹے ایک والد دو بہنیں اور ایک بھائی ہو تو تقسیم کیسے ہوگی جس عورت سے نکاح کیا ہو اس کی پوتی سے نکاح حرام ہے، جس مل یا فیکٹری میں بڑی ڈاڑھی والا شخص نہ ملے کیا چھوٹی ڈاڑھی والا جماعت کرا سکتا ہے، کسی کمپنی کو سرمایہ منافع پر دینا



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) بکر کی عورت فوت ہوگئی ہے۔ تین لڑکے نابالغ رہ گئے ہیں۔ مرحومہ کے نام کچھ جائیداد اور زیورات وغیرہ ملکیت میں ہیں۔ اس کے والدین میں سے ماں دو بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ شریعت محمدی کے مطابق اس کے بچوں اور خاوند، بھائی اور ماں کو وراثت دی جائے کتنا کتنا حصہ آئے گا۔

(۲) بکر نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ نکاح کرنے سے قبل اس عورت کے ایک دو بچے پیدا ہو گئے یعنی ولد الزنا ہیں۔ ایک لڑکی ان ہی دو بچوں سے جوان ہے یہ لڑکی نماز وغیرہ کی پابند ہے اور عقیدہ بھی اچھا رکھتی ہے کیا اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

(۳) ہم ایک ٹکسٹائل میں ملازم ہیں۔ ہماری مل کے اندر آٹھ گھنٹے ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ڈیوٹی کے اندر اپنے افسروں کی اجازت سے دو وقت کی نماز یعنی فجر اور ظہر ہم جماعت سے ادا کرتے ہیں بکر جماعت کرواتا ہے۔ صلوٰۃ وصوم کا اچھی طرح پابند ہے۔ قرآن شریف بھی بالکل اچھا اور صحیح پڑھتا ہے ایک اور بھی ہے لیکن داڑھی اس کی مشت سے کم ہے اور کوئی جماعت نہیں کرواتا اگر بکر جماعت نہ کرائے تو سارے مزدور بھائی اکیلے نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ بکر اس نیت سے جماعت کرواتا ہے کہ ہماری دو وقت کی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو۔ صرف ثواب کی خاطر کیا ایسے ماحول میں بکر کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں۔

(۴) بکر اپنا سرمایہ کسی کمپنی کو مقرر شدہ منافع پر دیتا ہے۔ اس کی نیت یہ ہے کہ اگر اس سال کمپنی کو نقصان ہوا تو اس صورت میں منافع نہ لوں گا لیکن اس ڈر سے کمپنی کا اعلان نہیں کرتا کیونکہ حساب کتاب تو انہی کے پاس ہے۔ ہر سال مجھے نقصان ہی نقصان دکھا کر میرا منافع کھا جائیں گے۔ بینوا توجروا

حافظ عبداللہ خان اسماعیل پور ضلع میانوالی

﴿ج﴾

(۱) صورت مسئولہ میں اس عورت کی کل جائیداد منقولہ بعد از دفن وادائے دیون ووصیت جائزہ اگر ہو چھتیس حصص کر کے نو حصے خاوند کو چھ حصے والدہ کو سات سات حصے ہر ایک لڑکے کو ملیں گے۔ بہن بھائی محروم ہیں۔

(۲) بکر کے علاوہ اور مرد کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح جائز ہے۔

(۳) کسی صالح دیندار اور متقی شخص کو جو مسائل نماز کو جانتا ہو اور اس کی داڑھی سنت کے مطابق ہو امام مقرر کر دیں اور اب امام مقرر کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ یہاں فیکٹریوں میں باقاعدہ امام مقرر کیے گئے ہیں۔ نماز کا مسئلہ بہت اہم ہے اس میں تساہل نہ کریں لیکن اگر ایسی صورت پیش آ جائے کہ اور امام نہ مل سکے تو بکر کے پیچھے پڑھ لیں تنہا نہ پڑھیں۔

(۴) اس سوال کی پوری وضاحت کر کے جواب حاصل کریں۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

لکی کمیٹی ڈالنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مروجہ کمیٹی بایں صورت کہ مثلاً دس آدمی مل کر باہم ایک ایک سو روپے جمع کرتے ہیں بعدہ بذریعہ قرعہ اندازی ایک شخص کو دے دیتے ہیں۔ یہ کمیٹی چند شرائط سے مشروط ہوتی ہے۔

(۱) یہ کہ رقم ہر اس شخص کو بذریعہ قرعہ اندازی دی جائے گی جو مدت معینہ کے ہر ماہ یک صد روپیہ ادا کرے گا۔

(۲) کسی شخص کا قرعہ نہ نکلنے کی صورت میں قبل از مدت معینہ اپنی ادا کردہ رقم واپس لینے کا حق حاصل نہ ہو گا۔

(۳) ہر شخص اس شرط پر دوسروں کو روپیہ بصورت قرض ادا کرتا ہے کہ آئندہ وہ بھی اس کو روپیہ قرض دیں گے۔ قابل دریافت امر یہ ہے کہ جس شخص کو پہلے ہی ماہ میں یک صد روپیہ ادا کرنے کے بعد ایک ہزار روپیہ مل

جا تا ہے اور دوسری مرتبہ دوسرا شخص دوسری قسط ادا کر کے بھی دوصد روپیہ دینے کے بعد ایک ہزار روپیہ وصول کرتا ہے علے ہذا القیاس نواں آدمی نوصد روپیہ ادا کرنے کے بعد ایک ہزار روپیہ حاصل کرتا ہے اور دسواں آدمی اپنی ہی رقم دس ماہ میں ادا کر کے واپس لے لیتا ہے تو اس صورت میں ہر نو اشخاص نے ہر ماہ اقساط ادا کر کے زائد رقم حاصل کی مگر موخر الذکر آدمی کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آیا یہ صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ مع الشرط الاول شرع میں قرض کی ایسی کوئی صورت موجود ہے کہ مستقرض کچھ روپیہ ادا کر کے مقرضین سے قرض حاصل کرے اور نیز اس میں مستقرض اور مقرض قبل از قرعہ اندازی متعین بھی نہ ہو بلکہ ہر شخص ہر ماہ میں حصول رقم کا خواہشمند ہونے کی وجہ سے مستقرض اور قسط ادا کرنے کی وجہ سے مقرض ہے۔ نیز شرط ثانی سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ مقرض کو قبل از مدت معینہ روپیہ واپس لینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ حالانکہ شرع میں مقرض کو ہر وقت مطالبہ کا حق حاصل ہے اس لیے کہ قرض میں مہلت رکھنا ممنوع ہے اور بشرط ثالث سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مقرض اس شرط پر قرض دیتا ہے کہ آئندہ اس سے نفع حاصل کرے۔ آیا قرض پہ نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

کمیٹی کی مذکورہ صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ نفی واثبات کی ہر دو صورتوں کو قرآن وسنت وفقہاء کرام کی عبارات سے مبرہن فرمادیں۔ بینوا توجروا

المستفتی محمد حنیف عفا اللہ عنہ محلّہ اتفاق پورہ نزد چنگی ملتان شہر



کمیٹی بصورت مذکورہ ناجائز ہے بدو وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے اندر قرض کی تاجیل کو لازمی قرار دیا جاتا ہے یعنی اگر کمیٹی کے ارکان میں سے کوئی رکن اپنی ادا کردہ رقم جو کہ قرض ہے مدت معینہ سے قبل وصول کرنا چاہے تو اس کو حسب اصول کمیٹی مروجہ وہ رقم نہیں دیا جایا کرتی حالانکہ شرعاً تاجیل قرض لازم نہیں ہوا کرتی جب بھی مقرض واپس کرنا چاہے تو شرعاً وہ واپس لے سکتا ہے۔ اگر چہ اجل مقرر کر بھی چکا ہو۔ تو چونکہ ضوابط کمیٹی مروجہ میں التزام مالا یلزم شرعاً لازم آرہا ہے اور اس میں تغیر حکم شرع ہے اس لیے کمیٹی ناجائز ہوگی۔ **کما قال فی التنویر ولزم تاجیل کل دین الا القرض** ۔ دوسری یہ کہ کمیٹی مروجہ میں مقرض اس قرض سے نفع مشروط حاصل کرتا ہے اور کل قرض جر نفعا حرام ۔ فقہاء کا ضابطہ ہے۔ کمیٹی مروجہ میں نفع ظاہر ہے کہ مشروط ہے اگر چہ متردد ہے۔ قرعہ نکلنے کی صورت میں نفع یعنی قرضہ اس کو مل جاتا ہے اور نہ نکلنے کی صورت میں نفع نہیں ملتا ہے۔ بہر حال مشروط ضرور ہے اگر چہ ملنا متردد ہے اور جو نفع قرض میں مشروط ہو یا متعارف ہو وہ ناجائز ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا یہ عقد بھی ناجائز شمار ہوگا۔ **کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمختار ص ۱۶۶ ج۵ وفی الخلاصة القرض بالشرط حرام والشرط لغو بان یقرض علے ان یکتب بہ الی بلد کذا لیوفی دینہ وفی الاشباہ کل قرض جر نفعا حرام فکرہ للمرتھن سکنی المرھونة باذن الراھن. وفیہ**

وقالوا اذا لم تكن المنفعة مشروطة ولا متعارفة فلا بأس وفی الشامية ص ٦٣ ج٦ وفی الخانية رجل استقرض دراهم واسكن المقرض فی داره قالوا يحب اجر المثل علے المقرض لان المستقرض انما اسكنه فی داره...... الی ان يرد عليه الدراهم اه وهذه كثيرة الوقوع ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

قرآنی آیات کو تعویذ میں لکھ کر اس پر اجرت لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک آدمی کلام اللہ کو تعویذ کی صورت میں لکھ کر اس پر اجرت لیتا ہے یا دم کر کے اس پر پیسے لیتا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں ۔ بینوا توجروا

شیر علی ضلع روب بلوچستان

﴿ج﴾

ایصال ثواب کے لیے اگر قرآن کو پڑھا جائے تو اس پر اجرت لینا جائز نہیں ۔ البتہ کسی بیمار کے لیے اگر بطور تعویذ کے پڑھا اور لکھا جائے تو اس پر اجرت لینا جائز ہے ۔ ملاحظہ ہو باب ما جاء فی علی التعویذ (ترمذی) باب کیف الرقی وابوداؤد ص ۵۴۳ ۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح نائب مفتی بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ قاسم العلوم ملتان
۴ رجب ۱۳۹۸ھ

ریٹائرمنٹ کے وقت پراویڈنٹ فنڈ وصول کرنا

اگر استاد کرسی پر بیٹھا ہو اور درسی کتابیں نیچے پڑی ہوں کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل بورڈ کے محکمے کے ملازمین میں سے فی روپیہ بورڈ پراویڈنٹ کاٹتی ہے ۔ پھر فی روپیہ اپنی طرف سے دیتی ہے اور یہ رقم اس کے نام سے بورڈ اپنے ہاں جمع رکھتی ہے ۔ اس رقم کو پھر بورڈ کسی بنک میں یا بصورت ہونگ سرٹیفکیٹ یا کسی تجارتی ادارے کو دے دیتی

ہے جس سے سود ملتا ہے اور وہ بھی سال کے بعد اسی رقم میں جمع کر دیا جاتا ہے کہ مبلغ ۲ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ سائل کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس میں کتنی رقم سود کی ہے کیونکہ سائل کو یہ رقم اس کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے وقت یک دم ملتی ہے اس کے جواز اور عدم جواز کی تصریح فرما دیں۔

(۲) دوسرے مدارس کی درسی کتابوں میں آیات قرآنی یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی کتابوں میں لکھا ہوتا ہے۔ استاد صاحبان کرسیوں پر اوپر بیٹھے ہوتے ہیں اس کے متعلق شرعی کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

(۱) یہ رقم لینی جائز ہے لینے والے کے لیے حرام نہیں ہے۔

(۲) اگرچہ فی نفسہ خلاف ادب ہے لیکن عرف اور عموم ہونے کی وجہ سے جواز کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی ناجائز بات کی یقین دہانی نہیں کرانی چاہیے اگرچہ وعدہ کیا ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں جبکہ دارا مل میں اچھے عہدہ پر عرصہ دراز سے سروس کر رہا ہے اب دارا کی مزید ترقی اور عہدہ ملنے کا حق بنتا ہے۔ دارا نے اپنا حق طلب کیا ہے جس کا جواب اس کو ان کے افسران بالا سے یہ ملا کہ دارا اپنی شرط کو نرم کرے تو اسے ترقی کا عہدہ دے دیتے ہیں۔ دارا کی شرط یہ ہے وہ کہتا ہے کہ جہاں رشوت دینے کا کام ہوگا میں یہ کام بالکل نہیں کروں گا۔ یہ کام آپ چاہے کسی اور سے لے لیں مجھے اس شرط پر عہدہ لینا منظور نہیں۔ اس کے افسران بالا نے جواب دیا کہ یہ کام ہماری اپنی ذات کی بات نہیں یا آپ کی ذات کا نہیں یہ تو مل مالکوں کے لیے ہمیں کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر مل کا کام نہیں ہو سکتا۔ دارا کہتا ہے کہ مجھ سے ناجائز کام کی تصدیق یا یقین دہانی لے کر ترقی دیں تو میں ایسا عہدہ ہرگز قبول نہیں کرتا یہ میری آخرت کا معاملہ ہے میں اسے کیسے قبول کروں۔ کیا مجبوری کی بنا پر اسے اپنی شرط نرم کر کے عہدہ سنبھال لینا جائز ہے یا نہیں۔

احمد بخش احسان پور تحصیل کوٹ ادو

﴿ج﴾

رشوت لینا دینا جائز نہیں اور کسی ناجائز کام کی یقین دہانی کرنا درست نہیں۔ اگر وعدہ کر دے تو اس کا ایفا کرنا درست نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عارضی طور پر جو مکان دیا گیا ہو اس کا واپس کرنا واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو ان بچوں کے دادا نے عارضی طور پر رحم کھاتے ہوئے ان بچوں کو ایک مکان دے دیا۔ آخر کسی تنازع کی وجہ سے اس مالک مکان کے مطالبہ پر اس عورت نے انکار کر دیا۔ آیا اس مکان کا شرعی رو کے اعتبار سے کون حقدار ہوگا۔

(۲) ایک شخص نے کسی سے دو تولہ سونا جبکہ اس کی قیمت ۲۲ روپے فی تولہ تھی قرض لیا اب سونا کی قیمت صد روپیہ تولہ ہے تو آیا اس شخص کو کون سی قیمت لازم ہوگی۔

﴿ج﴾

(۱) عورت کا مکان پر قابض رہنا جائز نہیں۔ مکان مالک کے حوالہ کرنا لازم ہے۔

(۲) اس شخص پر دو تولہ سونا واپس کرنا لازم ہے اس میں کمی وبیشی کا اعتبار نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے اُسے جائداد سے عاق ومحروم کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اپنی اولاد میں سے بڑے لڑکے کو فسق اور نافرمانی کی وجہ سے اپنی جائیداد سے محروم کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ۔

حافظ محمد حنیف معرفت مولانا منیر احمد خطیب جامع مسجد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

﴿ج﴾

باپ کو یہ اختیار ہے کہ اپنی زندگی میں بحالت صحت کل جائیداد اپنے چھوٹے لڑکے اور لڑکی کو ہبہ کر دے۔ بڑے بیٹے کو کچھ حق دعویٰ نہیں پہنچتا۔ صحت تقسیم کے لیے ہر حصہ کا جدا کرنا اور بالغین کا قبضہ بھی کرا دینا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ شرعی سے مثلاً نافرمانی وایذا رسائی وفسق وظلم وغیرہ سے بڑے لڑکے کو بے حق کیا تو گناہ بھی نہ ہوگا۔ رجل وهب فی صحته کل المال للولد جاز فی القضاء ویکون آثما فیما صنع. کذا فی

فتاویٰ قاضی خان وان کان فی ولده فاسق لا ینبغی ان یعطیه اکثر من قوته کیلا یصیر معیناً فی المعصیة کذا فی خزانة المفتین ولو کان ولده فاسقا واراد ان یصرف ماله الی وجوه الخیر ویحرمه عن المیراث هذا من ترکه کذا فی الخلاصه (عالمگیری ص۳۹۱ ج۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ شوال ۱۳۹۸ھ

جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں نے اپنا مکان ایک شخص محمد مرزا کو کرایہ پر دیا ہے۔ کافی عرصہ سے مکان خالی کرانے کی کوشش کر رہا ہوں خالی نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ قرآن پاک کی قسم کھا کر کہا کہ میں تین ماہ مہلت کے بعد خالی کردوں گا لیکن پھر بھی خالی نہیں کیا۔ لہٰذا ایک عامل صاحب اپنے عمل کلام پاک کے تعویذ سے مکان خالی کرا رہے ہیں۔ کیا شریعت کے اعتبار سے یہ جائز ہے یا نہیں۔

محمد عاقل جلیل آباد کالونی ملتان

﴿ج﴾

جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جبکہ اس شخص کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو جائز ہے۔ اس طرح اپنے مکان کو خالی کرانے کے لیے عمل کرنا تعویذ لکھنا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

محکمہ ٹیلیفون کے ملازمین سے مل کر چوری کرنا ملک وملت سے خیانت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنے گھر میں ٹیلیفون لگوا رکھا ہے اور محکمہ ٹیلیفون کے متعلقہ ملازمین سے ساز باز کر کے حکومت کی مقررہ اجرت کے بغیر ٹیلیفون کو استعمال کر کے حکومت پاکستان کی چوری کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو کیا وہ شخص عنداللہ مجرم ہوگا اور آخرت میں حقوق العباد میں خیانت تصور ہوگی اور اگر توبہ کرے تو کیا سابقہ چوری معاف ہو جائے گی۔ جب کہ اس کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہو۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

یہ بہت بڑی خیانت ہے۔ وہ ساری سابقہ اجرت بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس جرم کی معافی بھی مانگے۔محض توبہ کر لینا کافی نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک سے وصول شدہ سود کی رقم بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام کرانا، امام کا سورہ فاتحہ کا مغرب کی پہلی رکعت میں آہستہ اور تیسری رکعت میں جہراً پڑھنا، گوشت سے اگر کتا کھا گیا ہو تو باقی کیسے صاف کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) بینک سے وصول شدہ سود کی رقم کسی افسر کو بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام مثلاً انتقال اراضی خرید کردہ وغیرہ کرا سکتا ہے کیونکہ سود کا روپیہ جائز ضروریات میں تو صرف نہیں ہو سکتا اور حلال کمائی سے رشوت دینا بھی جائز نہیں۔حرام آمدنی راہ حرام پر خرچ ہوگی اور اس سے ایک جائز کام جو رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا ہو گیا۔

(۲) امام نے مغرب کی پہلی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ سراً پڑھی اور تیسری رکعت میں جہراً پڑھ دی۔کیا نماز میں کوئی خلل تو نہیں آتا جبکہ سجدہ سہو بھی کر لیا گیا اور اگر دوسری نمازوں میں ایسا ہو جائے تو کیا آخری رکعتوں میں جہراً پڑھنا ضروری ہے یا نہ۔مثلاً فرض یا واجب۔

(۳) نماز میں جو شخص صرف تشہد میں قبل سلام آکر شریک ہو تو تکبیرات میں اصل ترتیب باقی رکھے یا بالعکس۔

(۴) گوشت تازہ سے کچھ کتا کھا گیا اور کچھ اٹھا لے گیا بقایا خلط ملط ہو گیا کیا دھو کر استعمال کر سکتے ہیں اور دھونے کی کیا صورت ہوگی۔ایک بار یا تین بار اور نچوڑنا وغیرہ واضح فرمایا جائے۔

رحیم بخش معلوم عربی مڈل سکول تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) بینک سے وصول شدہ روپیہ کو فقراء و مساکین میں بغیر نیت ثواب کے تقسیم کریں۔اس سے رشوت دے کر جائز کام نکالنا بھی درست نہیں ہے۔

(۲) اس صورت میں سجدہ سہوادا کرنے سے نماز ادا ہو گئی۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کو جہراً پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

(۳) یہ سوال سمجھ نہیں آتا۔ تفصیل سے لکھ کر جواب حاصل کریں۔

(۴) اس گوشت کو دھوئے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور تین بار دھونے سے یہ گوشت پاک ہو جائے گا۔ دھونے کی صورت یہ ہے کہ اس پر پانی ڈال دیا جائے اور جب قطرات ختم ہو جائیں پھر دوبارہ پانی اس پر بہایا جائے۔

تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد یہ گوشت پاک تصور ہوگا۔ ہر مرتبہ میں گوشت کو دبا کر پانی کے قطرات ختم کیے جائیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس عطر یا سینٹ میں الکحل ملی ہوئی ہو اس کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آج کل جو عطر یا سینٹ استعمال کیا جاتا ہے سننے میں آیا ہے کہ ان میں اسپرٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو کیا اسپرٹ شرعاً پاک ہے۔ ہاں جن خوشبوؤں میں اس کی ملاوٹ ہے یا دوسری چیزوں میں اس کا استعمال تو ان خوشبوؤں اور چیزوں کا شرعاً استعمال جائز ہے یا نہیں دراصل میں نے اکثر افراد سے سنا ہے کہ سینٹ میں شراب ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کے لگانے سے نماز نہیں ہوگی۔ پہلے تو یقین نہیں آتا تھا لیکن بطور احتیاط اس کا استعمال نہیں کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن گھر میں سینٹ کی کچھ شیشیاں دیکھیں جن میں ایک پر لکھا ہوا تھا فری فرام الکوحل۔ الکوحل شراب کا کیمیائی نام ہے اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سینٹ میں ہوتی ہے ورنہ دوسری بوتلوں کی طرح اس پر لکھا ہونا ضروری نہیں تھا لیکن ضروری اس لیے تھا کہ اس میں شراب ملی ہوئی نہیں تھی اور دوسروں میں تھی۔ یہ دو سوالوں کی عبارت ہے جو آپ کے سامنے پیش کر دی اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بہشتی زیور حصہ نہم ص ۱۰۲ طبی جو ہر ضمیمہ ثانیہ میں ہے ڈاکٹری کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپرٹ تیز قسم کی شراب ہے جو شراب کو معطر کرنے سے تیار ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں۔ مثلاً آلو، بیر، جو، گیہوں وغیرہ کی اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً انگور، سیب، انار، منقی وغیرہ کی الخ اور حاشیہ میں ہے۔ اسپرٹ کی تحقیق یہ ہے کہ اسپرٹ بہت تیز شراب ہے گویا شراب کا جوہر ہے۔ بوجہ تیزی کوئی اس کو پی نہیں سکتا اور اشد ضرورت کے وقت اس کے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتے ہیں تو شراب کا کام دیتی ہے۔ مفصل بحث متن اور حاشیہ میں ملاحظہ ہو۔



سینٹ سے بھی زیادہ اہم قلم کی روشنائی اور اس سے بھی زیادہ قابل توجہ دواؤں کا مسئلہ ہے۔ ایلوپیتھی کی دواؤں میں الکحل بکثرت استعمال ہو رہا ہے اور ہومیوپیتھی کا تو مدار الکحل پر ہے اس اہمیت کے پیش نظر بندہ نے اس کی طرف خصوصی توجہ کی اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تحقیق کی فرمائش کی۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ عام استعمال ہونے والا الکحل انگور یا کھجور سے نہیں بنتا بلکہ گنے یا چیڑ کی لکڑی سے بنتا ہے۔ علاوہ ازیں گنے سے الکحل بنانے میں تو خمیر اٹھایا جاتا ہے مگر چیڑ کی لکڑی سے کشید کیا جاتا ہے خمیر نہیں اُٹھایا جاتا اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتا ہے۔

انگور یا کھجور کی شراب صرف پینے کی غرض سے ممکن ہے کہ بہت اونچے طبقے کے لیے بنائی جاتی ہے یہ بھی محض احتمال کے درجہ میں ہے یقین نہیں۔ البتہ اس کا یقین ہے کہ پینے کے سوا باقی سب ضروریات میں انگور یا کھجور کا الکحل نہیں ہوتا لہٰذا یہ نجس نہیں اور بغرض تداوی قدر مسکر سے کم اس کا استعمال بھی جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد مفتی اشرف المدارس ناظم آباد کراچی

مال مسروقہ کا مصرف شریعت کی نظر میں کیا ہے، لڑکی کے رشتے پر روپے لینا



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک آدمی سارق تھا اب اس نے توبہ کر لی۔ اس کے ہاں کچھ مسروقہ مال ہے تو اس مسروقہ مال کو شریعت محمدیہ اس سارق کو کہاں خرچ کرنے کا حکم فرماتی ہے۔

(۲) ایک آدمی اپنی صاحبزادی کی شادی کر چکا ہے مگر شرط یہ لگاتا ہے کہ اس کے بدلے میں مجھے پانچ ہزار روپیہ دے دیں یا یہ کہتا ہے کہ میری لڑکی کے بدلے میں لینے والا اپنی لڑکی یا بہن یعنی متبادل رشتہ ضرور دے۔ اس میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا



(۱) مال مسروقہ اور ہر قسم کے مال حرام کا حکم یہ ہے کہ مالک پر رد کیا جائے۔ **قال فی الهداية كتاب الكفالة ص ۱۲۳ ج ۳ فيكون سبيله التصدق فی رواية و يرده فی رواية لان الخبث لحقه**

وهذا اصح اھ

اگر مالک معلوم نہ ہوسکے تو مالک کی طرف سے فقراء پر صدقہ کیا جائے۔ قال فی الھندیة والسبیل فی المعاصی ردھا وذلک ھھنا برد الماخوذ ان تمکن من ردہ بان عرف صاحبہ وبالتصدق به ان لم یعرفه لیصل الیه نفع ماله ان کان لا یصل الیه عین ماله اھ

(۲) عورت کے عوض میں رقم حاصل کرنا ناجائز ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اللہ تعالیٰ ثلاثة انا خصمھم یوم القیمة رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعطه اجرہ رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۲۵۶۔

وٹہ سٹہ کرنا اگر جانبین سے ہر ایک لڑکی کا علیحدہ علیحدہ مہر مقرر ہو جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

دوران ماہواری عورت کے ساتھ خلاف فطرت فعل کرنا حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک عورت کو ماہانہ حیض آیا ہوا ہے شوہر خود دوسرے راستہ کو استعمال کرسکتا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

اپنی بیوی سے دوسرے راستہ یعنی دبر سے لواطت کرنا حرام اور ناجائز ہے اور حیض اور غیر حالتِ حیض ہر وقت میں یہ فعل ناجائز ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا ینظر اللہ عزوجل الی رجل اتی رجلاً او امراۃ فی دبرھا رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۳۱۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عورت کا زیور جب نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، قبر پر پتھر یا طاق عدد گھڑے رکھنا سر کے چاروں طرف بال چھوڑ کر صرف درمیان سے منڈوانا

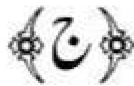
﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) عورت کے زیورات پر زکوۃ ہوگی یا نہ جبکہ وہ بھی تو حاجت اصلیہ سے خارج نہیں۔ کیونکہ اس کے اپنے پہننے کے ہیں۔

(۲) قبر پہ پتھروں کے رکھنے کا رواج ہے (جیسے پنجاب میں گھڑے رکھتے ہیں) یہ کہا جاتا ہے کہ پتھر طاق رکھے جائیں جفت رکھنا درست نہیں۔ مثلاً پانچ یا سات یا نو رکھے جائیں۔ یہ کس حد تک درست ہے۔

(۳) سر کے چاروں طرف بال رہنے دینا درمیان سے منڈوانا کس حد تک جائز ہیں جبکہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو ناجائز وحرام قرار دیا ہے۔ مگر ایک مولوی نے کہا ہے کہ عالمگیری میں اس طرح کرنے کو جائز کہا گیا ہے کیا یہ درست ہے یا نہ۔ بینوا توجروا



(۱) سونے چاندی کے پہننے کے زیورات جب نصاب تک پہنچ جائیں تو ان پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ زیور کے طور پر پہننا حاجات اصلیہ میں سے نہیں ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۲۹۸ (واللازم) مبتدأ (فی مضروب کل) منهما (ومعموله ولو تبرا او حلیا مطلقا) مباح الاستعمال اولا و لو للتجمل والنفقة لا نهما خلقا اثمانا فیز کیهما کیف کانا الخ

(۲) پتھر اگر مٹی بٹھانے کے لیے اور قبر کی حفاظت کے لیے رکھ دیے جائیں تو یہ جائز ہے لیکن اس کی کوئی تعداد چونکہ ثابت نہیں ہے لہٰذا کوئی خاص عدد کو مختص کرنا درست نہیں ہے۔ جتنے پتھروں سے ضرورت پوری ہو سکے اس سے زائد پتھر رکھنے اچھا نہیں ہے۔ کما قال فی ردالمحتار ص ۲۳۶ ج ۲ لکن نظر صاحب الحلیة فی هذا التعلیل وقال وروی عن محمد انه لابأس بذلک ویؤیده ماروی الشافعی وغیره عن جعفر بن محمد عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رش علے قبر ابنه ابراهیم ووضع علیه حصاء وهو مرسل صحیح. فتحمل الکراهة علے الزیادة الفاحشة اوعدمها علے القلیلة المبلغة له مقدار شبر او ما فوقه قلیلاً۔

(۳) اس طرح مکروہ ہے کما قال فی العالمگیریة ص ۳۵۷ ج۵ ویکره القزع وهو ان یحلق البعض ویترک البعض قطعا مقدار ثلاثة اصابع کذا فی الغرائب۔

فتاویٰ رشیدہ ص ۵۷۶ پر ہے۔ پان سر میں رکھوانا یعنی کچھ سر بیچ میں سے منڈوانا باقی بال رکھ لینا درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے کی امامت مکروہ ہے اور امداد الفتاویٰ ص ۲۲۳ ج ۴ پر ہے۔ فلما روی عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی صبیا قد حلق بعض رأسه وترک بعضه فنهاهم عن ذلک وقال احلقوا کله او اترکوا کله (رواه مسلم) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سندھ کی زمینوں میں عشر ہے یا خراج، عشر مالک اور مزارع دونوں پر ہوتا ہے یا ایک پر، جو زمین ٹھیکے پر دی گئی ہے اُس کا عشر کس پر واجب ہوگا، سرکاری آبیانہ وغیرہ دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا، عشر کی رقم امام مسجد کو تنخواہ میں دینا، شیعہ سنی کے مخلوط جنازے پڑھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) علاقہ سندھ کی زمینیں جو کہ انگریز عملداری میں یا بعد میں حکومت پاکستان سے خریدی گئی ہیں ان زمینوں کی پیداوار میں شرعی طور پر عشر واجب ہے یا نہ۔ کیونکہ قدیم تاریخی واقعات سے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ زمینیں عشری ہیں یا خراجی۔

(۲) اگر یہ زمینیں عشری ہیں تو کیا مالک اور مزارع دونوں پر عشر ہے یا صرف مالک پر۔

(۳) اگر مالک اپنی زمین کسی دوسرے آدمی کو مبلغ پچاس روپے یا کم وبیش فی ایکڑ کے حساب سے ٹھیکہ پر دے دیتا ہے اور اپنی مجموعہ رقم یکمشت بالصورت قسط وصول کر لیتا ہے ٹھیکہ والی زمین کا عشر مالک زمین پر ہے یا ٹھیکہ لینے والے پر ہے۔ حالانکہ ٹھیکہ لینے والا سرکاری معاملہ اور آبیانہ اور پانی کے کم وبیش کا تاوان بھی ادا کرتا ہے۔ کیا یہ سرکاری معاملہ اور آبیانہ وغیرہ ٹھیکہ لینے والے پر ہے یا مالک زمین پر۔

(۴) جن زمینوں میں عشر ہے تو کیا ان کا سرکاری طور پر معاملہ اور آبیانہ ادا کرنے پر عشر ادا ہو جاتا ہے اور کیا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے یا الگ عشر وغیرہ ادا کرنا پڑے گا۔

(۵) اگر عشر واجب ہے تو کیا معاملہ وآبیانہ ادا کرنے کے بعد کی آمدنی میں عشر ہوگا یا مجموعہ آمدنی کا۔

(۶) عشر کی رقم وغیرہ بصورت تنخواہ امام مسجد وغیرہ ادا ہو سکتی ہے یا نہ۔

(۷) سنی یا شیعہ میت کا مخلوط جنازہ جائز ہے یا نہ۔ یا یکے بعد دیگرے الگ الگ فریقین اپنے اپنے امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں یا نہ۔ بینوا توجروا

مولوی میاں محمد گوٹھ ٹیڑی والی ضلع نواب شاہ

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ پاکستان کی وہ زمینیں جو اس وقت مسلمانوں کی ملک ہیں اور ان کے پاس مسلمانوں ہی سے پہنچی ہیں ارثا و شراء وھلم جرا وہ زمینیں عشری ہیں اور جو درمیان میں کوئی کافر مالک ہوگیا تھا وہ عشری نہ رہی اور جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو اور اس وقت مسلمانوں کے پاس ہیں پھر سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں سے حاصل

ہوئی ہے۔ بدلیل الاستصحاب پس وہ بھی عشری ہوں گی۔ (امداد الفتاویٰ میوب ج ۲ ص ۵۹) مگر یہ حکم ان زمینوں کا ہے جو عرصہ دراز سے نسلاً بعد نسل مملوکہ چلی آتی ہیں اور اس کے علاوہ کچھ اور قسم کے اراضی بھی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کی اراضی جو مسلمانوں کو دی گئیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے نہروں کے ذریعہ نو آباد اراضی جو مسلمانوں کو ملیں۔ حکومت برطانیہ کے وقت مسلمان ریاستوں کی طرف سے مسلمانوں کو ملنے والی اراضی یہ تینوں قسمیں عشری ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل یا بعد مسلمانوں نے حکومت پاکستان کی اجازت سے بذات خود ذرائع آبپاشی مہیا کر کے جو اراضی آباد کیں یہ عشری یا خراجی ہونے میں قرب، وجوار کی اراضی کے تابع ہوں گی اگر قرب وجوار میں دونوں کی اراضی ہوں تو یہ نو آباد اراضی عشری ہوں گی (احسن الفتاویٰ ص ۳۱۹)

(۲) والعشر علی الموجر کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی وبقولهما ناخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة (درمختار ص ۳۳۴ ج ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر زمین کرایہ پر ہے تو بہ قول مفتی کاشتکار پر ہے اور اگر بٹائی پر ہے اور تخم بھی کاشتکار کا ہے تو زمیندار اور کاشتکار دونوں پر اپنے حصہ کی قدر سے ہے۔

(۳) معلوم ہو کہ اگر موجر پوری اجرت لے اور مستاجر کے پاس بہت کم بچے تو عشر موجر کے ذمہ ہوگا اور اگر موجر اجرت کم لے اور مستاجر کے پاس زیادہ بچے تو مستاجر کے ذمہ ہے۔ موجودہ زمانہ میں عموماً اجرت کم لی جاتی ہے۔ مستاجر کی آمدنی زیادہ ہوتی ہے اس لیے وجوب عشر مستاجر پر ہوگا۔ ہاں اگر کسی جگہ پوری اجرت لی جائے جس میں زمیندار عشر بخوبی ادا کرسکتا ہو تو اس وقت وجوب عشر علے الموجر پر فتویٰ ہوگا۔ (درمختار)

(۴) صورت مسئولہ میں اجرت اور پیداوار کی نسبت معلوم نہیں اس لیے حکم میں تعیین نہیں کی جاسکتی۔

(۵) سرکاری ٹیکس سے عشر ساقط نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ حکومت کی جانب سے انکم ٹیکس وغیرہ وصول کرنے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی عشر عبادت ہے جس کا ادا کرنا لازمی ہے۔

بلا وضع مصارف کل پیداوار پر عشر واجب ہے۔ **قال فی شرح التنویر بلا رفع مؤن ای کلف الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحهم بالعشر فی کل الخارج ص ۳۲۸ ج ۲** ۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابتداءً جتنی پیداوار ہو اس میں سے عشر واجب ہے۔ ٹیکس وضع کر کے باقی سے نہیں۔

(۶) امام مسجد یا مؤذن وغیرہ اگرچہ مسکین ہو تب بھی اسے تنخواہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں۔ **قال فی الهندیة ولو نوی الزکوٰۃ بما یدفع المعلم الی الخلیفة ولو یستاجره ان کان الخلیفة بحال لو**

لم یدفعه یعلم الصبیان ایضا اجزاہ والافلا. وکذا ما یدفعه الی الخدم من الرجال او النساء فی الاعیاد وغیرھا بنیة الزکوۃ کذا فی معراج الدرایة ص۱۹۰ ج۱۔ وفی الکنز الزکوۃ ھی تملیک المال بغیر عوض الخ۔

(۷) شیعہ کا وہ فرقہ جو سب شیخین نہ کرے اور اصحاب کو برا نہ کہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک کے قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کی جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے لیکن پاکستان کے شیعہ ایسے نہیں ہیں۔ اس لیے مطلقاً سنی اور شیعہ کا جنازہ ضروری ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدارس اسلامیہ میں زکوۃ صدقات وغیرہ جمع ہوتے ہیں کیا مہمان خانہ پر خرچ کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) آج کل جو مدارس اسلامیہ میں چندہ جمع ہو رہا ہے۔ مثلاً زکوۃ، عشر، فطرانہ، صدقات تو کیا اس کا مصرف خاص تعلیم ہے یا جیسے کوئی مہمان مدرسہ میں آ جاتا ہے تو اس کو بھی روٹی دینے کی اجازت ہے۔

(۲) مہتمم مدرسہ کو اجازت ہے کہ مدرسہ کا سامان مثلاً دیگ یا بسترہ عاریۃً متعلمین میں سے کسی کو دے سکتا ہے یا نہ۔ بلکہ اجرت لینی ضروری ہے۔ اگر مہمان کا حق نہیں ہے اور نہ مدرسہ کے سامان کے عاریۃ دینے کا تو ناظم مدرسہ کو شرعاً اس سے احتیاط کے تدارک کی کیا صورت ہے۔

(۳) دوسرے مدرسہ کا طالب علم مہمان ہو کر مدرسہ میں کچھ وقت رہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مساجد کے اوقاف کا کیا حکم ہے مثلاً تعمیری سامان جیسے تختے، سیڑھی، لکڑی عاریۃ کسی دوسری مسجد میں یا کسی دوسرے کے مکان میں استعمال کے طور پر دیا جا سکتا ہے یا نہ۔ پھر اجرت یا غیر اجرت کا فرق ہے یا نہ۔

(۴) کچھ وقت کے لیے مسجد کی چٹائی وغیرہ کو عید کی نماز پڑھنے کے لیے باہر لائی جا سکتی ہے یا نہ۔

(۵) مسجد کی بجلی طالب علم مطالعہ وغیرہ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں یا نہ۔

(۶) مسجد کا پرانا سامان فروخت کر کے اس کی رقم اسی مسجد میں خرچ کی جائے تو کیا یہ فروخت صحیح ہوگا یا نہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) زکوۃ اور فطرانہ کا مصرف تو خاص فقراء ہیں۔ اغنیاء کو اس میں سے دینا اگرچہ طالب علم ہی ہو جائز نہیں

ہے۔ ہاں اگر اس پر حیلہ تملیک کا کیا جائے اور اسی طرح دوسرے صدقات تو جیسا کہ اس کو مدرسہ کی جمیع ضروریات پر خرچ کرنا جائز ہے اسی طرح چندہ دہندگان کی اجازت سے خواہ وہ اجازت صراحۃً ہو یا دلالۃً مدرسہ کے مہمانوں پر بھی اس میں سے خرچ کرنا جائز ہے اور اگر چندہ دہندگان کی نیت یہ ہو یا انہوں نے صراحت کر دی ہو کہ اس مال کو محض مدرسہ کی بنیادی ضروریات تعمیر، خرید کتب، ضروریات طلبہ، تنخواہ مدرسین پر ہی خرچ کیا جائے مہمانوں کی خدمت اس سے ہرگز نہ کی جائے تب مہمانوں پر خرچ کرنا جائز ہوگا اور اگر چندہ دہندگان مدرسہ کے مہتمم یا شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑتے ہیں تو جیسے مہتمم یا شوریٰ فیصلہ کرے اسی کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا۔ معروف یہ ہے کہ چندہ دہندگان کی طرف سے مدرسہ کے مہمانوں پر بقدر مناسب خرچ کرنے کی اجازت ہوا کرتی ہے۔

اگر کسی نے دیگ یا بسترہ وغیرہ وقف کیا ہو تب تو اس کی شرط کے مطابق عمل ہوگا۔ اگر اس نے کوئی شرط لگائی ہو ورنہ تو جو عرف ہوگا اسی کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا اور اگر دیگ وغیرہ مدرسہ کے عام چندوں سے خریدے گئے ہیں تب اس میں چندہ دہندگان کی اجازت صراحۃً یا دلالۃً (خواہ یہ اجازت اجارہ پر دینے کی ہو یا عاریۃً پر دینے کی) سے حسب اجازت عمل کرنا جائز ہوگا اور اگر انہوں نے مہتمم مدرسہ کی مجلس شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑا ہو تو اس میں ان کے فیصلے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(۲) جائز و ناجائز کی تفصیل اوپر گزر گئی ناجائز ہونے کی صورت میں ناظم مدرسہ کو بے احتیاطی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ عدم احتیاطی کی صورت میں گناہ کے ساتھ ساتھ اس پر نقصان کا ضمان آئے گا۔

(۳) مدرسہ کے مہتمم اور شوریٰ کی اجازت سے اس کو مہمان بنایا جا سکتا ہے۔ اگر واقف نے اسی مدرسہ کی ضروریات کے لیے یعنی اسی مسجد میں استعمال لانے کے لیے وقف کر دیا ہے یا مسجد کے متفرق چندے سے اسی مسجد میں استعمال لانے کی خاطر یہ سامان خریدا جا چکا ہے تب تو اس کو کسی دوسری مسجد میں یا کسی دوسرے مکان میں استعمال میں لانا نہ عاریۃً جائز ہوگا اور نہ اجارہ سے۔ ہاں اگر واقف نے خاص اسی مسجد میں استعمال کے لیے وقف نہیں کیا ہے بلکہ اس طرح کہ اس مسجد کے کام بھی آئے گا اور دوسرے لوگوں کے کام بھی آئے گا اور ان کو عاریۃً دیا یا اجارہ کے ساتھ تو جیسے اس نے شرط لگائی ہوگی اسی کے مطابق عمل کرنا درست ہوگا۔ اسی طرح اگر مسجد کے عمومی چندہ سے یہ سامان خریدا گیا ہو تو چندہ دہندگان یا متولی مسجد یا کمیٹی مسجد کی مرضی کے مطابق اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔ **لقول الفقهاء شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع۔**

(۴) اگر چٹائی دینے والے نے اسی مسجد میں استعمال کرنے کی غرض سے چٹائی دی ہو تب تو مسجد سے باہر اس کو استعمال میں لانا درست نہ ہوگا ورنہ تو درست ہوگا۔ ظاہر یہ ہے کہ عید نماز پڑھنے کے لیے بیرون مسجد

استعمال کرنے کی اجازت دلالۃً ہوا کرتی ہے اس غرض سے اس کا استعمال جائز ہو جائے گا۔

(۵) اگر اس بجلی کا انتظام نماز پڑھنے اور طالب علموں کے مطالعہ کرنے دونوں کے لیے کیا گیا ہو تب تو طالب علم مسجد کی بجلی ہر وقت استعمال میں لا سکتے ہیں اور اگر بجلی کا انتظام صرف نماز کے لیے ہو تب جب تک وہ بجلی نماز کے لیے جلتی ہو اور عرفاً بجلی نماز کے لیے جلائی رکھی جاتی ہو اس وقت تک طالب علم مطالعہ کر سکتے ہیں اور بجلی کی روشنی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت کے گزرنے کے بعد بجلی نہیں جلا سکتے ہیں۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۴۵۹ ج ۲ وان اراد انسان ان یدرس الکتاب بسراج المسجد ان کان سراج المسجد موضوعا فی المسجد للصلاة قیل لا بأس به وان کان موضوعا فی المسجد لا للصلاة بان فرغ القوم من صلاتهم وذهبوا الی بیوتهم وبقی السراج فی المسجد قالوا لا بأس بان یدرس به الی ثلث اللیل وفیما زاد علی الثلث لایکون له حق التدریس کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔

(۶) اگر مسجد کو اس سامان کی ضرورت بالکل نہ رہے تب یہ سامان سامان دینے والے کا ملک ہوگا اور اگر وہ فوت ہو گیا ہو تو اس کے وارثوں کا ملک ہو جاتا ہے۔ تب وہ سامان ان کی اجازت سے وہ رقم اس مسجد پر صرف کی جا سکتی ہے اور اگر سامان دینے والے کا علم نہ ہو تو مسجد والے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت اس مسجد پر خرچ کر سکتے ہیں۔ کما قال فی البحر الرائق ص ۲۵۲ ج۵ وان بلی ذلک کان له ان یبیع ویشتری بثمنه حصیرا آخر وکذا لو اشتریٰ حشیشا او قندیلا للمسجد فوقع الاستغناء عنه کان ذالک له ان کان حیا ولو رثته ان کان میتا وعند ابی یوسف یباع ذلک ویصرف ثمنه الی حوائج المسجد فان استغنی عنه هذا المسجد حول الی مسجد آخر والفتویٰ علی قول محمد فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جن مہاجرین نے جھوٹے کلیم پاکستان میں داخل کر کے جائیدادیں وصول کیں ہیں ان کا کیا حکم ہے جو شخص غلط بیانی سے کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گیا ہو کیا اُس کی آمدنی سے حج زکوٰۃ جائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) اکثر مہاجرین نے یہاں آ کر جھوٹے کلیم داخل کر کے جائیدادیں حاصل کر لی ہیں اور اب ان کا اہل

ثروت میں شمار ہوتا ہے اور وہ اپنی حاصل شدہ آمدنی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور فریضہ حج انجام دیتے ہیں کیا ایسے اشخاص پر زکوٰۃ وحج واجب ہے اور ان کی یہ عبادت بارگاہ خداوندی میں قابل قبول ہیں۔

(۲) ایک شخص نے جو کسی اعلیٰ قابلیت کا حامل نہیں ہے پاکستان میں آکر خود کو اس قابلیت کا حامل کر کے سرکاری ملازمت حاصل کر لی اور اس کی تنخواہ کی رقم بس اتنا اندازہ کر لیں کہ اب وہ صاحب نصاب ہو گیا۔ کیا یہ شخص اگر اس پسماندہ رقم سے فریضہ حج وزکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگا یا مردود۔

﴿ج﴾

جبکہ مہاجرین نے اپنے استحقاق سے زیادہ یعنی جھوٹے کلیم داخل کر کے جائیدادیں حاصل کر لی ہیں تو گویا انہوں نے حلال وحرام دونوں قسم کے مال کو خلط کیا ہے اور امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ مال حرام کو اپنے مال حلال میں ملا دینے سے کل کی زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ وہ حلال مال اس قدر ہو کہ اس مال حرام کا معاوضہ ادا کر کے باقی بقدر نصاب بچے اور اگر اکثر مال حرام ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اس مال حرام کا کل صدقہ کرنا (بصورت عذر مالکوں کو لوٹانے کے) لازم ہے اگر حلال مال اس قدر ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے تو اس کو علیحدہ کر کے اس سے حج کر لے یہ درست ہے ورنہ حدیث شریف سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال حرام سے کی ہوئی عبادت بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔ اگر چہ فریضہ ذمہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔ **ولو خلط السلطان المال المغصوب بما له ملكه فتجب الزكوٰة فيه ويورث عنه لان الخلط استهلاک اذا لم يكن تميزه عند ابى حنيفة وقوله ارفق اذ قلما يحلو مال عن غصب وهذا اذا كان له مال غيرما استهلكه منفصل عنه يوفى دينه والا فله زكوة كما لو كان الكل خبيثا كما فى النهر (درمختارص ۲۹۱ ج ۲) فى القنية لو كان الخبيث نصابا لاتلزمه الزكوٰة لان الكل واجب التصدق عليه ولا يفيد ايجاب التصدق ببعضه (ردالمختار ص ۲۹۱ ج ۲) ويجتهد فى تحصيل نفقه حلال فانه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد فى الحديث مع انه يسقط الفرض عنه معها الخ (ردالمختار ص ۴۵۶) مطلب فى من حج بمال حرام)**

(۲) یہ شخص اگر چہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا لیکن جب کہ یہ شخص حکومت کا مفوضہ کام سرانجام دے رہا ہے تو اس کا مال طیب شمار ہوگا اور ذمہ حج وزکوٰۃ وغیرہ فرائض مالیہ بشروط فرض ہوں گے باقی اس کے اعمال کا بارگاہ الٰہی میں مقبولیت، اور عدم مقبولیت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حررہ محمد انور شاہ غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

مکان بنوانے کے لیے رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں
کیا حلال جانور کے کپورے جائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام اس مسئلہ کے متعلق کہ

(۱) ایک شخص بے روزگار ہے اور اس کا اپنی رہائش کے لیے کوئی مکان نہیں ہے۔ صرف مکان کی زمین ہے اور وہ مکان بنوانے کے لیے پیسے جمع کرتا ہے کیا سال گزرنے پر ان پیسوں پر جو کہ مکان بنوانے کے لیے جمع کیے گئے ہیں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ آپ بطور فتویٰ جواب مرحمت فرمائیں۔

(۲) کپورے کسی حلال جانور کے حلال ہیں یا حرام ہیں۔ یہ ہوٹلوں میں عام پکائے جاتے ہیں اور لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ بحوالہ کتب فقہ یا احادیث جواب مرحمت فرمائیں۔

السائل محمد عظیم مرید کے ضلع شیخوپورہ

﴿ج﴾

(۱) مکان تعمیر کرنے کی غرض سے جو رقم جمع کر رہا ہے اگر یہ جمع کی ہوئی رقم بقدر نصاب ہے تو سال گزرنے پر اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

(۲) کپورے کا کھانا حرام ہے۔ **قال فی الکنز فی مسائل شتی و کرہ (تحریما) من الشاۃ الحیاء والخصیۃ والغدہ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکرو نخاع الصلب انتہٰی** ص ۴۳۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ صفر ۱۳۹۰ھ

جی پی فنڈ وصول کرنے اور اس پر وجوب زکوٰۃ کی کیا صورت ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک صاحب کو ریٹائرمنٹ کے بعد جی پی فنڈ کی رقم ملی ہے جس میں اس کی اپنی جمع کردہ کے علاوہ تقریباً گیارہ سو روپے سود کے ہیں۔ کیا وہ اس زائد رقم کو اپنے مصرف میں لا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اپنے مصرف

میں نہیں لاسکتا تو اس کا خرچ کرنے کا طریقہ بتادیا جائے تا کہ وہ بری الذمہ ہو جائے۔

(۲) اسی جی پی فنڈ کی رقم کی زکوۃ اس نے پہلے نہیں دی۔ کیونکہ رقم گورنمنٹ کے پاس تھی۔ اب جب رقم وصول کر چکا تو اس کی زکوۃ کیسے دے گا۔ اب جب سال گزر جائے یا سالہائے سابقہ کی بھی زکوۃ دینی پڑے گی۔ بینوا توجروا

مہتمم دارالسلام سرحد پشاور بیرون آسیا گیٹ پشاور

﴿ج﴾

(۱) جی پی فنڈ کی صورت میں جو رقم ملتی ہے یعنی تنخواہ کا کوئی جز وضع کرا دینا اور پھر یک مشت وصول کر لینا اگرچہ اس کے ساتھ سود کے نام سے کچھ رقم ملے یہ سب جائز ہے اور سود نہیں ہے۔ اس لیے کہ تنخواہ کا جو جزو وصول نہیں ہوا وہ اس ملازم کی ملک میں داخل نہیں ہوا پس وہ رقم زائد اس کی مملوک شئی سے منتفع ہونے پر نہیں دی گئی بلکہ تبرع ابتدائی ہے۔ گو گورنمنٹ اس کو اپنی اصطلاح میں سود کہے **کذا فی امداد الفتاویٰ ص ۱۴۸ ج۳ وفتاویٰ دارالعلوم جدید ص ۱۳۳ ج ۲**

(۲) اس جی پی فنڈ کی صورت میں جو رقم ہوتی ہے اس کی زکوۃ گزشتہ برسوں کی واجب نہیں ہوتی۔ آئندہ کو بعد وصول کے جب سال بھر نصاب پر گزر جائے گا اس وقت زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ **وعند قبض مائتين مع حولان الحول بعده اى بعد القبض من دين ضعيف وهو بدل غير مال كمهر ودية و بدل كتابة۔ الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار باب زكوٰة المال ص ۳۰۶ ج ۲**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یکم محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا جائز ہے یا نہیں

مدارس میں جو صدقات، زکوۃ کی رقم آتی ہے تملیک کی کیا صورت ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) بنک میں بمد امانت روپیہ رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ مدرسوں میں جو زکوۃ اور فطرانہ کی رقم آتی ہے اس کی تملیک ضروری ہے یا نہیں اور مہتمم صاحب کی حیثیت مدرسہ میں امین کی ہے یا قاضی کی۔

(۲) مہتمم صاحب مدرسہ کی رقم تاجروں کو بطور قرض دے سکتا ہے یا نہیں یا خود اس رقم سے تجارت کر سکتا

ہے یا نہیں جبکہ وہ نفع خود اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کرے یا نفع مقرر کرے یا نہ کرے یا ویسے تجارت کے لیے بطور قرض دے یہ ساری صورتیں جائز ہیں یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) اگر کوئی ایسا امین شخص ملتا ہو جس کے پاس رقم کے ضیاع کا خطرہ نہ ہو تو پھر بنک میں رقم رکھنا جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا امین شخص نہیں ہے جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکے تو پھر اس صورت کسی تحت بنک میں روپیہ رکھنا جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی رقم ''کرنٹ اکاؤنٹ'' میں جمع کر لیں اس لیے کہ اس میں سود نہیں ملتا۔ زکوٰۃ اور دیگر صدقات واجبہ میں تملیک ضروری ہے اور مہتمم کی حیثیت امین کی ہے۔

(۲) مجلس انتظامیہ کے مشورہ اور اجازت سے خود بھی مدرسہ کے فنڈ سے قرض لے سکتا ہے اور دو ممبروں کو بطور قرض دے سکتا ہے لیکن قرض کی صورت میں نفع مقرر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی کو مضاربت وغیرہ کے طور پر دے تو نفع مقرر کرنا جائز ہے لیکن وہ نفع مدرسہ کی ملکیت ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مال زکوٰۃ اور بنک سے حاصل شدہ منافع کو مسجد پر خرچ کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے عمر کو زکوٰۃ کا مال دیا عمر نے مال زکوٰۃ کو مسجد کے برآمدے پر صرف کرتا ہے یا برآمدہ پر ایک مکان تعمیر کراتا ہے جہاں کہ وضو کیا جاتا ہے کیا مال زکوٰۃ لگانا اور برآمدے پر مکان تعمیر کرانا جائز ہے۔

(۲) زید نے بیس ہزار روپیہ بنک میں جمع کرایا اس کے منافع وصول کر کے مسجد کے برآمدہ یا ایک مکان بنانے کے لیے وہی رقم صرف کرتا ہے۔ آیا یہی رقم اس مکان پر لگ سکتی ہے یا نہیں لگ سکتی۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

(۱) زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ کسی محتاج کو اس کا مالک بنایا جائے۔ اس وجہ سے فقہاء لکھتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر میں بھی زکوٰۃ کا صرف کرنا درست نہیں۔ البتہ اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ پہلے کسی مستحق کو زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے اور وہ پھر ایسی رقم کو مسجد یا برآمدہ وغیرہ کے تعمیر کے لیے بطور صدقہ دے دے تو پھر اس سے مسجد کا برآمدہ یا مکان وغیرہ بنانا جائز ہے۔ اس لیے کہ وہ روپیہ اب زکوٰۃ کا باقی نہ رہا۔ بلکہ کسی شخص معین کی ملکیت میں داخل ہو گیا۔ زکوٰۃ حیلہ کے وقت ادا ہو چکی۔ کما فی الشامیۃ کتاب الزکوٰۃ ص ۲۷۱ ج

۲ حیلة التکفین بها التصدق علی فقیر ثم هو یکفن فیکون ثواب لهما و کذا فی تعمیر المسجد اھ۔

(۲) سود کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے اور بنک سے سود لینا قطعاً حرام ہے۔ اس لیے زید وہ سودی رقم بنک سے وصول نہ کرے اور اگر لاعلمی سے وصول کر چکا ہے تو اس کو کسی مسکین کو دے دے لیکن دیتے وقت ثواب کی نیت ہرگز نہ کرے ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ بلکہ اس ارادے سے کسی مسکین کو دے دے کہ یہ ایک حرام مال ہے، اس کو اپنے آپ سے دفعہ کرتا ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر کسی شخص نے کسی کے پاس ۲۰۰۰ روپے امانت رکھتے ہوئے مرنے کے بعد خرچ کرنے کی وصیت کی ہو تو اب کیا حکم ہے، کیا عدالت کے ذریعہ تنسیخ نکاح درست ہے

جس شخص کو پنشن کی رقم ریٹائرمنٹ کے ایک سال بعد مل گئی ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

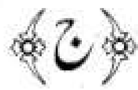
کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کا بکر کے ہاں بطور امان مبلغ دو ہزار روپے رکھے ہوئے تھے۔ زید نے وصیت کی تھی کہ اگر میں مر جاؤں تو مبلغ دو ہزار روپے تعمیر مسجد یا کھدوائی کنواں میں بوجہ اللہ صرف کر دینا اب زید مر گیا ہے مکمل تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ زید کی مذکورہ بالا رقم کے علاوہ مبلغ ایک ہزار روپیہ کی زمین بھی موجود ہے۔ نیز جدی وارث بھی زندہ ہیں۔ وصیت ثلث حصہ کل جائیداد میں نافذ ہوگی یا محض اسی نقد رقم میں جس کی اس نے وصیت کر رکھی تھی۔

(۲) تنسیخ کا شرعی حکم کیا ہے اور اس سے کون سی طلاق واقع ہوگی سرکاری عدالتوں میں جو یک طرفہ کارروائی کی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔

(۳) زید ڈسٹرکٹ بورڈ کے زیر اہتمام سکولز کا ٹیچر۔ رہا ڈسٹرکٹ بورڈ کا قانون تھا کہ پنشن کسی ٹیچر کو نہیں ملتی تھی۔ زید کو سکول سے فارغ ہوئے تقریباً چھ سات سال ہونے والے ہیں مگر جب ملک نور خان گورنر مقرر ہوئے تو انہوں نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ٹیچرز کو پنشن دینے کا حکم دے دیا۔ اب زید کو تاریخ فراغت سے لے کر آج تک مکمل سات سال کی پنشن مل گئی۔ اب فرمائیں کہ زکوٰۃ سالم سات سال کی ادا کرنی پڑے گی جبکہ پنشن کی رقم کالمعدوم تھی کسی کو خبر نہیں تھی کہ اس طرح کا آرڈر بھی ہوتا ہے یا جس تاریخ کو رقم ملی تھی اس کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔ بینوا توجروا

احسان الحق تونسوی عفی عنہ امام جامع مسجد گلی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان



(۱) وصیت ثلث جمیع مابقی بعد از تجہیز وتکفین وادائے دیون میں نافذ ہوتی ہے۔یعنی اگر دو ہزار روپے جمیع ماقبی بعد از تجہیز وتکفین وادائے دیون کا ثلث ہو یا ثلث سے کم تو پورے دو ہزار روپے کی وصیت نافذ ہوگی اور اگر دو ہزار جمیع ماقبی کے ثلث سے زیادہ ہیں تو اگر ورثا اس وصیت پر راضی ہوں پھر بھی مال کی وصیت صحیح ہوگی اور اگر ورثا راضی نہیں تو صرف ثلث جمیع ماقبی بعد از تجہیز وتکفین وغیرہ کی مقدار وصیت جاری ہوگی۔ثلث سے زائد وصیت کا شرعاً اعتبار نہ ہوگا۔

(۲) تنسیخ نکاح کی متعدد وجوہ اور صورتیں ہیں ہر صورت کی علیحدہ علیحدہ شرائط ہیں۔اگر ان شرائط کی پوری طرح پابندی کی جائے تو بعض صورتوں میں یک طرفہ ڈگری بھی قابل عمل ہو سکتی ہے سوال میں چونکہ کوئی شق متعین نہیں اس لیے کسی ایک شق کو اختیار کر کے جواب دینا مشکل ہے۔

(۳) یہ رقم شرعاً عطیہ شمار ہوگی اور عطیہ پر عدم وجوب زکوٰۃ سنین ماضیہ کا ظاہر ہے۔لہٰذا اس کی زکوٰۃ گزشتہ برسوں کی واجب نہیں ہوتی۔آئندہ کو بعد وصولی کے جب سال بھر نصاب پر گزر جائے گا اس وقت زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

”میرے گھر سے نکل جا تجھے طلاق ہے طلاق و عورت تو ابھی تک میرے گھر میں ہے“ ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوگی، ایک دیوانہ نابالغ لڑکے نے اگر حلال جانور سے برا فعل کیا ہو تو اب کیا حکم ہے، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو دفن کرنا زیادہ افضل ہے، دینی مدرسے کی ضرورت سے زائد قرآن کریم وکتب کو بیچ کر اُس کی رقم صرف کرنا، جو رقم صرف قرآن کریم یا دینی کتب کے لیے دی جائے جبکہ اُن کی ضرورت نہ ہو تو کسی اور مصرف پر صرف ہو سکتی ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک شخص نے کسی دنیوی کاروبار پر سخت غصہ میں آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ میرے گھر سے نکل جا تجھے

طلاق ہے۔اس کے بعد کہا طلاق عورت اب تک تو بیٹھی ہے جاتی کیوں نہیں اور اس کے بعد کہا تو جاتی نہیں کاغذ دے تو لکھ دوں اور طلاق دینے والا حلفاً کہتا ہے کہ لفظ ''نکل جا'' کہتے وقت میری نیت طلاق دینے کی نہ تھی۔ بلکہ ابتدا ہی سے طلاق دینے کا ارادہ نہ تھا بس سخت غصہ ہی کی وجہ سے بے اختیار مجھ سے ایک ''تجھے طلاق ہے'' کا لفظ نکل گیا تو اس صورت میں شرع محمدی کے مطابق کون سی طلاق واقع ہوگی۔رجعی یا بائنہ یا مغلظہ۔

(۲) ایک لڑکا دیوانہ صغیر عمر تقریباً ۱۰/۱۱ سال ایک بھینس دودھ دینے والی سے ناجائز فعل کر رہا تھا کہ ناگہاں اس پر ایک شخص آ گیا اور دیکھا بس میں بھی ایک شخص دیکھنے والا گواہ ہے اور کوئی گواہ نہیں اور لڑکے کے دیوانہ ہونے کی وجہ سے اس کو اقرار یا انکار کی سمجھ ہی نہیں ہے۔اپنے خیال سے باتیں کرتا ہے جس سے اقرار یا انکار کی کوئی بات ہی سمجھ نہیں آتی۔تو اس صورت میں شرع محمدی کے مطابق لڑکے اور بھینس پر کیا حکم جاری ہوگا۔

(۳) جب قرآن مجید بالکل بوسیدہ ہو جائے اور پڑھنے کے بالکل قابل نہیں رہے اور اسی طرح کتب تفاسیر واحادیث وفقہ ودیگر کتب علوم شرعیہ بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہ رہیں تو ان کا کیا حکم ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ ان کو جلا کر خاکستر کو قبرستان میں دفن کیا جائے یا بلا جلائے کے دفن کیا جائے یا مساجد کے بنیاد کے نیچے رکھا جائے۔ یہ باتیں کس حد تک صحیح ہیں غرض اگر دفن کرنا جلائے یا بلا جلائے صحیح ہے۔ان جگہوں میں یا کہیں اور جگہیں بھی ہیں اور دفن کرنے کی صورت کیا ہوگی کہ کسی پاک کپڑہ میں لپیٹ کر دفن کیا جائے کہ مٹی کا دباؤ ان پر پڑے تو بھی کوئی حرج اور بے ادبی نہ ہوگی یا کسی پاک برتن یا صندوقچہ میں بند کر کے دفن کیا جائے تا کہ مٹی کا دباؤ اور وزن ان پر نہ پڑے کون سا طریقہ جائز یا بہتر ہوگا۔غرض اگر ان مشہور طریقوں کے علاوہ اگر کوئی اور طریقہ بھی ہو ان سے بھی مطلع فرمادیں تا کہ بے ادبی سے بچا جائے۔

(۴) کچھ لوگ مدرسہ میں پڑھنے کے لیے صدقہ قرآن مجید دے جاتے ہیں۔حالانکہ پہلے ہی سے بہت قرآن مجید موجود ہیں اور پڑھنے سے زائد ہیں اور اسی طرح باقی کتب علوم شرعیہ جو ضرورت سے زائد دی جاتی ہیں تو کیا ان قرآن مجید اور کتب زائد کو فروخت کر کے ان کی رقم مصارف مدارس میں خرچ کی جا سکتی ہے یا ابتداء سے فروخت ہی نہ کیے جائیں بلکہ مدرسہ کے علاوہ اور لوگوں کو پڑھنے کے لیے دیے جائیں۔حالانکہ دینے والا خاص اسی مدرسہ کو دیتا ہے۔غرض اس صورت سے یہ ہے کہ جو طریقہ جائز اور افضل ہو اس سے مطلع فرمادیں۔

(۵) بعض رقمیں خاص دینی کتب اور خاص قرآن مجید لینے کے لیے دی جاتی ہیں۔تا کہ اس رقم سے قرآن مجید یا کتب دینیہ لے کر مدرسہ میں پڑھے جائیں۔حالانکہ قرآن مجید اور ان کتب کی مدرسہ میں کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔تو کیا اس رقم کو بلا اجازت مالک کے ان کی معین کردہ کتابوں کے علاوہ دوسری دینی کتب مدرسہ کے لیے خرید کرنے میں صرف کر سکتے ہیں یا کہ کسی اور مصارف مدرسہ میں اور اگر مالک سے اجازت لی

جاتی ہے تو ناراض ہوتا ہے یا اجازت نہیں دیتا تو اس صورت میں بھی جو طریقہ جائز یا ناجائز ہو یا بہتر تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا



(۱) لفظ نکل جانا کنایات طلاق کی پہلی قسم میں سے ہے جس میں احتمال رد جواب کا ہوتا ہے اور پہلی قسم سے وقوع طلاق تینوں حالتوں رضا، غضب، مذاکرۂ طلاق میں نیت پر موقوف ہوتا ہے۔ نیت کرے تو طلاق واقع شمار ہوتی ہے اور نہ کرے تو واقع شمار نہیں ہوتی اور نیت کرنے نہ کرنے میں مرد کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ حلف اٹھالے کہ میں نے ان الفاظ سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق ان الفاظ سے واقع شمار نہ ہوگی۔ ہاں "تجھے طلاق ہے" کے الفاظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ **کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمختار ص ۳۰۰ ج ۲ ففی حالة الرضا ای غیر الغضب والمذاکرة (تتوقف الاقسام) الثلاثة تاثیرا (علی نیة) للاحتمال والقول له بمینیه فی عدم النیة ویکفی تحلیفها له فی منزله فان ابی رفعته للحاکم فان نکل فرق بینهما مجتبیٰ (وفی الغضب) توقف (الاولان) ان نوی وقع والا لا۔**

(۲) لڑکا چونکہ نابالغ بھی ہے اور دیوانہ بھی ہے لہٰذا اس کے اس فعل کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ ویسے بھی اگر کوئی بالغ کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے تو اس کا دودھ اور گوشت شرعاً حرام نہیں ہو جاتا۔ ہاں اس بدفعلی کی یادگار کو ختم کرنے کے لیے اس جانور کو ذبح کر کے دفنانا مستحب ہوتا ہے اور مرد کو تعزیر دی جاتی ہے۔ صورت مسئولہ میں بھینس کا دودھ پی سکتے ہیں اور اس کے گوشت کو بھی بعد از ذبح کھا سکتے ہیں اور اس کا اقرار کا بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔ لہٰذا اس پر تعزیر بھی نہ ہوگی۔ **کما قال فی الهدایة ص ۴۹۷ ج ۲ والذی یروی انه تذبح البهیمة وتحرق فذلک لقطع التحدث به ولیس بواجب۔**

(۳) ایسے متبرک اوراق کو کسی پاک وصاف کپڑے میں لپیٹا جائے اور کسی ایسی جگہ جس کے اوپر لوگوں کا گزر نہ ہو مثلاً قبرستان وغیرہ میں لحد کھود کر اس میں دفنائے جائیں یہی طریقہ افضل ہے اور ان کا جلانا نادرست ہے۔ **کما قال فی العالمگیریة ص ۳۲۳ ج ۵ المصحف اذا صار خلقا لا یقرأ منه ویخاف ان یضیع یجعل فی خرقة طاهرة ویدفن ودفنه اولی من وضعه موضعا یخاف ان یقع علیه النجاسة او نحو ذلک ویلحد له لانه لو شق و دفن یحتاج الی اهالة التراب علیه وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقه سقف بحیث لا یصل التراب الیه فهو حسن ایضا کذا فی الغرائب المصحف اذا صار خلقا و تعذرت القراة منه لا یحرق بالنار اشار الشیبانی الی**

هذا فی السیر الکبیر وبہ ناخذ کذا فی الذخیرۃ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) چونکہ یہ قرآن مجید اور یہ کتب شرعیہ مدرسہ میں وقف کر کے دیے جاتے ہیں لہٰذا ان کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔اسی طرح مدرسہ میں رہنے والوں کے علاوہ دوسروں کو دینا بھی ناجائز ہے۔ کما قال فی ردالمختار ص ۳۶۵ ج۴ لکن فی القنیة سبل مصحفاً فی مسجد بعینہ للقراءۃ لیس لہ بعد ذلک ان یدفعہ الی آخر من غیر اھل تلک المحلة للقراءۃ وھذا یوافق القول الاول لا ما ذکر فی موضع آخر اھ

وفی الدرالمختار مع شرحہ ردالمختار ص ۳۶۵ ج۴ فان وقفھا علی مستحقی وقفہ لم یجز نقلھا وان علی طلبة العلم وجعل مقرھا فی خزانتہ التی فی مکان کذا ففی جواز النقل تردد نھر شامی نے اس کے تحت نقل کرنے کے عدم جواز کی تائید کر کی ہے۔فلینظر

(۵) اسی طرح جن کتابوں کی خرید کے لیے متعین کر کے کسی شخص نے رقم دی ہے اس کو اس کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے مصرف پر خرچ کرنا اور اسی طرح دوسری کتابیں اس رقم سے اس کی اجازت کے بغیر خریدنا ناجائز ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مسبوق اگر سجدہ سہو کے کرتے ہوئے امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے

وَاٰتُوا الزَّکوٰۃ اور وَاٰتوا الزکوٰۃ میں کیا فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل لکھے ہوئے سوالات کے بارے میں کہ:

(۱) ایک مسبوق ہے جو کہ ایک یا دو رکعت امام سے رہ گیا ہو اور امام پر سجدہ سہواً واجب ہو گیا ہو۔اس کے شریک ہونے سے قبل یا بعد میں اب لوگ مسبوق امام کے ساتھ سلام سہوا پھیریں تو آیا نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہ۔اور اگر عمداً پھیریں تو پھر کیا حکم ہے۔

(۲) قرآن شریف میں ہر جگہ پر اٰتُوا الزکوٰۃ آیا ہے اور ایک جگہ پر اٰتُوْ الزکوٰۃ آیا ہے۔اس میں کیا فرق ہے تحریر فرما دیں۔

﴿ج﴾

(۱) مسبوق اگر سہواً امام کے ساتھ سلام پھیر دے اگر قبل امام یا مع الامام سلام پھیرا ہو تو نماز بلا سجدہ سہو

جائز اور درست ہے۔ مگر معیت حقیقۃً دشوار ہے اور شاذ و نادر ہے اس لیے عموماً وجوب سجدہ سہو کا حکم کیا جاتا ہے اور اگر بعد امام سلام پھیرا تو بلا سجدہ سہو اعادہ لازم ہے اور اگر قصداً سلام پھیرا تو ہر صورت میں نماز فاسد ہوگی۔

ولو سلم ساهیا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا درالمختار ۵۹۹ ج ۱ قوله لزمه السهو لانه منفرد فی هذه الحالة قوله والا لا ای وان سلم معه او قبله لا یلزمه لانه مقتد فی هاتین الحالتین وفی شرح المنية عن المحيط ان سلم فی الاولی لسلامه فلا سهو علیه لانه مقتد به وبعده یلزم لانه منفرد اھ ثم قال فعلی هذا یراد بالمعية حقیقتها وهو نادر الوقوع اه قلت یشیر الی ان الغالب لزوم السجود لان الاغلب عدم المعية وهذا مما یغفل عنه کثیر من الناس فلیتنبه وفی الفتح ص ۲۸۰ ج ۱ ومن تکلم فی الصلوٰة عامدا او ساهیا بطلت صلوته قوله بخلاف السلام ساهیا لانه من الاذکار فیعتبر ذکرا فی حالة النسیان وکلاما فی حالة التعمد لما فیه من کاف الخطاب وفی شرح العناية علی الهدایه علی هامش فتح القدیر (قوله من الاذکار) اذ المتشهد یسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو اسم من اسماء الله تعالی وانما اخذحکم الکلام بکاف الخطاب وانما یتحقق معنی الخطاب فیه عند القصد فاذا کان ناسیا الحقناه بالاذکار واذا کان عامدا الحقناه بالکلام عملا بالشبهین بخلاف الکلام فانه ینا فی الصلوٰة علی کل حال فکان مبطلالها۔

(۲) وآتُوا الزکوٰۃ و آتَوا الزکوٰۃ میں فرق اس بنا پر ہے کہ پہلی شکل میں آتُوا باب افعال سے صیغہ امر ہے پس اجتماع ساکنین علے ضرورہ (واو مدہ اور زاء الزکوٰۃ) کی بنا پر اول ساکن (واوَ مدہ) حذف ہوگئی اور آتُوا الزکوٰۃ سے اٰتُو الزکوٰۃ بن گیا۔

اور دوسری صورۃ میں آتَوا باب افعال (ایتاء) سے صیغہ ماضی ہے۔ جو اصل میں ایتو اتھا پھر یا کو بقاعدہ باع الف سے بدل کر التقاء ساکنین کی وجہ سے الف مدہ کو گرا دیا۔ پس اٰتَو رہ گیا پھر اتوا الزکوٰۃ ہیں۔ واؤ لین اور زاء میں التقاء ساکنین علے غیر حدہ ہوگیا۔ اول کی مثال بناء علیہ صرفی وتجویدی۔ عربی واولیٰ قواعد کی رو سے ساکن اول (واو لین) پر حرکت ضمہ آ گئی جس سے اٰتَو الزکوٰۃ ہوگیا۔

اول کی مثال واقیمو الصلوٰۃ۔ جابو الصخر۔ قولوا اشهد وغیرہ کی طرح اور ثانی کی لولو الادبار اشترو الضللة۔ راوا العذاب کی طرح ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔

کتاب نوادر الوصول شرح الوصول ص ۲۰۴ و ص ۲۰۷ مطبوعه مطبع مجتبائی وفوائد مکية وتسهيل القواعد ونهاية القول المفيد ص ۲۰۳ وکتاب النشر الکبیر ص ۱۴۳ ج ۲۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر کسی کو صدقہ فطر کی رقم دے کر ایک خاص شخص کو دینے کے لیے کہا لیکن وہ موصیٰ لہ فوت ہو گیا تو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے عمرو کو صدقۃ الفطر دیا کہ یہ صدقہ میری خالہ کو دے دینا جو کہ بیوہ تھی اور عمرو نے لے کر اپنے پاس رکھ لیا اس خیال پر کہ جب موقع ملے گا تو دے دوں گا یا سستی کی وجہ سے نہ دے سکا۔ اتفاق سے مائی بیوہ مر گئی۔ وہ صدقہ بھی خرچ ہو گیا اور اس کی اولاد نہیں ہے۔ آیا اب اس صدقہ کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

(۲) ایک شخص یعنی زید عمرو سے ادھار پر کھانے وغیرہ کی چیزیں لیتا رہا اور زید نے عمرو کو کچھ قرضہ ادا کر دیا۔ اتفاق سے عمرو کہیں چلا گیا اور زید کو اس کا پتہ نہ چلا۔ اب زید کے دل میں آیا کہ وہ قرضہ دینا چاہیے لیکن عمرو کا بھی پتہ نہیں اور عمرو کے ورثاء کو بھی نہیں جانتا۔ تو اب اس کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) زید کا صدقہ فطر ادا نہ ہوا دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ عمرو پر لازم ہے کہ اتنی مقدار زید کو واپس کر دے۔ جتنا وہ لے چکا ہے۔

(۲) اولاً تو عمرو اور اس کے ورثاء کو ہر ممکن تلاش کیا جائے اور ان کو قرضہ ادا کر دیا جائے لیکن اگر عمرو یا ان کے ورثاء کا کہیں پتہ نہیں چلتا تو عمرو کی طرف سے قرض کی مقدار کی رقم صدقہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ جمادی الاولی ۱۳۹۵ھ

کیا کسی خاص مہینے کو مثل رجب وغیرہ زکوٰۃ نکالنے کے لیے متعین کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل میں کہ احقر کی رائے ہے کہ ماہ رجب کو لوگوں نے جو زکوٰۃ کا مہینہ مقرر کر لیا ہے یہ درست نہیں۔ کیونکہ اللہ نے زکوٰۃ کا مہینہ کوئی مقرر نہیں کیا ہے یہ اضافہ فی الدین ہے۔ سب کی رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زکوٰۃ کے لیے حولان حول مقرر ہے جبکہ عامۃ الناس نے اس مہینہ میں زکوٰۃ کا حساب استوار کر لیا ہے اور عرصہ دراز سے اس ماہ میں زکوٰۃ دیتے آئے ہیں تو مقرر کر لینا بدعت نہیں اور کوئی مضائقہ نہیں ان دونوں میں کون حق پر ہے۔

سائل سہیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

﴿ج﴾

دیکھنا یہ ہے کہ اگر رجب کے مہینہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کو دیگر مہینوں سے زیادہ موجب ثواب خیال کیا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں وہ افضیلت نہیں پائی جاتی جو اس رجب کے مہینہ میں ہے پھر تو احداث فی الدین اور بدعت ہے اور اگر رجب میں زکوٰۃ ادا کرنا فقط انتظامی معاملہ ہے یہ عقیدہ قطعاً نہیں ہے کہ دوسرے مہینوں میں ادا کرنا ناجائز یا کم ثواب کا موجب ہے تو یہ بدعت ہرگز نہیں ہے اور غالباً لوگوں کا یہ تعین دوسری قسم سے ہے پہلی سے نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا عورت کی کمزوری کی وجہ سے اسقاط حمل جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ عورت نہایت کمزور ہے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ کا حمل ہے اس کی کمزوری کی بنا پر اسقاط حمل کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس عورت کا تین ماہ کا شیر خوار بچہ بھی ہے۔ علاوہ ازیں میاں بیوی دونوں اسقاط پر رضامند ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی فرمائیے کہ تین ماہ سے قبل اسقاط جائز ہے۔

محمد شریف ولد واحد بخش محلہ ٹبی شبیر خان لوہاری گیٹ ملتان

﴿ج﴾

اس سلسلہ میں ماہر اور دیندار ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ اگر ضرورت شدیدہ ہو تو چار ماہ گزرنے سے پہلے اسقاط کرنا اودیہ سے درست ہے۔ **کما فی الشامی ص ۴۲۹ ج ۶ قالوا یباح لها ان تعالج فی استنزال الدم مادام الحمل مضغة او علقة ولم یخلق له عضو وقدروا تلک المدة بمائة و عشرین یوماً وجاز لانه لیس بآدمي وفیه صیانة الادمی خانیه (شامی کتاب الحظر والاباحه)** ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ عورت حاملہ بھی رہے گی اور دودھ پلاتی رہے گی تو اس کے زیادہ کمزور ہو جانے اور مختلف امراض پیدا ہونے کا ظن غالب ہے یا بچہ کے لیے دودھ کا انتظام نہ ہو سکتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ
الجواب صحیح محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ

اگر بیوی نے تماشا دیکھنے سے سچی توبہ کی ہوتو اس کو آباد رکھنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں پیر بھی ہوں۔خلافت بھی ملی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈھول تماشا سے منع کیا ہوا ہے۔اب میں نے ان کو باہر نکال دیا اب معافی مانگنا چاہتی ہے لہٰذا معافی ہوسکتی ہے۔

سید بختیار احمد

﴿ج﴾

یہ عورت توبہ تائب ہو جائے اور آئندہ کے لیے اس قسم کی مجالس میں ہرگز شریک نہ ہو اس کو گھر میں آباد کرنا درست اور جائز ہے۔**التائب من الذنب کمن لا ذنب له الحدیث**۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۴ صفر ۱۳۹۵ھ

جو شخص اپنے گھر سے ۴۰/۵۰ میل دور ہو تو نماز قصر کرے یا پوری پڑھے، کیا قربانی کے لیے خریدی گئی گائے تبدیل کی جاسکتی ہے، بنک سے قرضہ لینے والے کا گواہ بننا، گھر میں جاندار کی تصویر لگانا، چرم قربانی کی رقم لوگوں کو دینا

﴿س﴾

(۱) جبکہ ایک شخص سفر میں ہے اور اپنے گھر سے چالیس پچاس میل دور ہے تو اس کو نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔نیت نماز، کل رکعتیں، پانچ وقت کی الگ الگ یا ایک ساتھ۔جبکہ اس شخص کا قیام ۱۰/۱۵ یوم کا کسی جگہ ہو تو اس کو اس صورت میں نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔

(۲) ایک شخص نے ایک گائے قربانی کے لیے خرید کی۔بعد میں وہ گائے حاملہ نکلی تو کیا اس گائے کو قربان کرنا چاہیے یا تبدیل کرلی جائے۔

(۳) بنک سے کوئی شخص قرضہ لیتا ہے اس کی تصدیق یا گواہی کرنا گناہ ہے یا نہیں۔

(۴) قربانی والی گائے کا چرم فروخت کرکے اس کی قیمت مختلف آدمیوں کو جو کہ حقدار ہوں دے دی جائے تو گناہ تو نہیں۔

(۵) اپنے گھر میں اپنی تصویر یا دوسری تصویریں نصب ہیں تو اس جگہ نماز ہوسکتی ہے۔

شیخ بشیر احمد علی جان تحصیل وضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) جو شخص گھر سے اڑتالیس میل یا اس سے دور جانے کے ارادہ سے گھر سے نکلے وہ شرعاً مسافر ہے اور اس کو چار کی جگہ دو رکعت فرض ادا کرنا چاہیے اور مغرب کی نماز تین رکعت ادا کرے اور نیت میں زبان سے کوئی قید سفر وغیرہ کی لگانا ضروری نہیں۔ اول سے نیت کرے کہ مثلاً دو رکعت ظہر کی ادا کرتا ہوں بس یہی کافی ہے اگر زبان سے کہہ دے تو بہتر ہے ضروری نہیں۔ جہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ کرے پوری نماز پڑھے۔

(۲) اگر اس شخص پر قربانی واجب ہے تو اس گائے کی قیمت کا اندازہ کر کے اس سے دوسری گائے خرید لے۔ اگر قیمت میں دوسری گائے سے کم ہو تو کمی کی مقدار رقم صدقہ کر دے۔

(۳) سودی کاروبار کی کتابت، تصدیق گواہی سب منع ہے۔

(۴) قیمت چرم قربانی کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا ہے یعنی فقراء کو ملک کر دے۔

(۵) نمازی کے سامنے یا اس کے برابر میں یا اس کے سر کے اوپر اگر تصاویر نصب ہیں تو نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۲ شوال ۱۳۹۴ھ

غلطی سے نکاح پر نکاح پڑھانے والے کے پیچھے نماز کا حکم، ایک درس کا چندہ دوسرے پر خرچ کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک حافظ صاحب کو درس قرآن مجید کے لیے لایا گیا جس کی مبلغ ساٹھ روپے تنخواہ بھی مقرر کی گئی۔ نیز مدرسہ کا کچھ فنڈ جمع تھا جس سے اس مدرسہ کا کام چلتا رہا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اس حافظ صاحب نے ایک نکاح کے اوپر نکاح پڑھا دیا اور اس کو بتلا دیا تھا کہ اس کے وارثوں نے جعلی پرچہ تنسیخ نکاح کا دکھا کر نکاح پڑھوالیا اور اس حافظ نے نکاح پڑھ دیا۔ اب آیا اس حافظ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہ اور اس باقی ماندہ چندہ سے مدرسے سے کوئی اور شاخ بن سکتی ہیں یا نہ اور اسکا چندہ دوسرے مدرسہ پر لگ سکتا ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

ھو المصوب

اگر فی الواقع حافظ مذکور نے غیر کی منکوحہ کا نکاح بلا طلاق شوہر اور جان بوجھ کر دوسرے شخص سے پڑھ دیا ہے تو وہ فاسق ہے۔ مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا ہے لہٰذا نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور وہ حافظ لائق امامت کے نہیں ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے۔ ویکرہ امامة عبد الخ و فاسق (درمختار) فاسق من الفسق وھو

الخروج عن الاستقامة ولعل المراد بر من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزانی واكل الربی ونحو ذلک الخ وفی المعراج قال اصحابنا لا ينبغی ان يقتدی بالفاسق الخ اما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان تقديمه للاماهة تعظيمهم وقد وجب عليهم اهانته شرعاً الخ

بل شی فی شرح المنية علی ان كراهة تقديم كراهة تحريم لما ذكرنا (ردالمختار باب الامامۃ ص ۱۳ ج ۱)۔

چندہ جس مدرسہ کے لیے کیا گیا ہے اس چندہ سے کوئی اور مدرسہ قائم کرنا یا اس چندہ کو کسی اور مدرسہ میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ فی السوال تینوں صورتوں میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا لیکن یہ افعال ناجائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص اپنی منکوحہ بیوی کے منہ میں انتشار کے وقت اپنا عضو تناسل دے دیتا ہے اور پھر منکوحہ بیوی کے منہ میں اس کو انزال ہو جاتا ہے اب اس کے لیے کیا حکم ہے۔ نکاح میں کچھ فرق پڑتا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے تعزیری کیا حکم ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی زوجہ سے وطی فی الدبر کرتا ہے۔ کیا اس کے نکاح میں کچھ فرق پڑتا ہے کہ نہیں اسلام نے ایسے شخص کے لیے کیا تعزیر رکھی ہے۔

(۳) ایک شخص اپنی بیوی کا بوسہ لیتے ہوئے اس کا دودھ قصداً یا بغیر ارادے کے اس کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

تینوں صورتوں میں نکاح میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ البتہ یہ افعال سخت قبیح ہیں۔ دودھ پینا حرام ہے، وطی فی الدبر حرام ہے لیکن نکاح قائم ہے۔ استغفار کرے کوئی صدقہ کردے جو نفس پر شاق ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۹ شعبان ۱۳۹۵ھ

حاملہ من الزنا سے نکاح کر کے اس کا اسقاط حمل کرانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری شادی ہوئے تقریباً ۵ مہینے ہو گئے ہیں لیکن میری بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ میری بیوی کو زنا سے حمل ہو چکا تھا۔ شادی کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ میں نے حمل گروا دیا۔ ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق سات ماہ سے وہ حاملہ تھی۔ شادی سے پہلے اس کا کسی سے بھی نکاح نہیں تھا۔ کیا میرے اس عمل سے مجھے بھی سزا ملے گی۔ کیا میرا پہلا نکاح رہ گیا یا دوسرا نکاح کرنا پڑے گا۔

محمد سلیم پولیس وائرلیس سٹاف قربان لائن لاہور کینٹ

﴿ج﴾

حاملہ عورت (جو زنا سے حاملہ ہو چکی ہو) کا نکاح جائز ہے۔ مگر خاوند کو تا وضع حمل جماع کرنا جائز نہیں۔ اب چونکہ حمل گرا چکا ہے آپ کے لیے جماع کرنا بھی جائز ہے اور نکاح ٹھیک ہے۔ دوبارہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عورت کے تعلقات تمہارے ساتھ ٹھیک ہیں تو اس کو آباد رکھیں اور لوگوں کو اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہر انسان خطاوار ہے پردہ پوشی سے کام لیں۔ البتہ حمل چار ماہ سے قبل گرانا جائز ہوتا ہے کیونکہ اس میں روح نہیں ہوتی چار ماہ کے بعد روح پڑ جاتی ہے۔ اس کا گرانا جائز نہیں۔ مگر آپ نے لاعلمی میں گرایا ہے اس لیے جرم کچھ ہلکا ہو گیا۔ اس کے لیے استغفار کرتے رہیں۔ نکاح میں کوئی نقص نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۹ شعبان ۱۳۹۵ھ

جو مرد قبیح حرکات کا عادی ہو اس کی بیوی عدالت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرا نکاح مختار احمد صدیقی (کراچی) سے بالعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر عند الطلب از خود ۱۹۶۸ء کو لاہور میں ہوا۔ تقریباً پہلے چار سالوں میں دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد منصوبہ بندی کے افعال سے یا شیطانیت کے اثر سے آیۃ حرث لکم الخ کا حوالہ دے کر مجھے لواطت پر مجبور کیا گیا۔ ناقابل برداشت تکلیف کی فریاد پر ایک بار قرآن پاک کی قسم کھا کر تحریری عہد کیا کہ آئندہ یہ حرکت نہیں کی جائے گی۔ مگر زبردستی بدفعلی کی گئی تو وہ تحریر میرے بکس سے نکال لی گئی جب اس خلاف فطرت حرکت کی وجہ سے میں مختلف غور وغوض میں مبتلا ہو گئی تو مجھے نان ونفقہ سے تنگ رکھا گیا اور

میکے چلے جانے پر مجبور کیا گیا۔ چنانچہ میں اپنے بھائی کے ساتھ دونوں بچوں کو لے کر میکے چلی آئی ہوں جس کو ایک سال ہو گیا اس عرصہ میں نہ مجھے کوئی خرچ بھیجا نہ میری خبر لی۔ میں خدائے واحد پر تمام انبیاء پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کر رہی ہوں۔ چونکہ میں سمجھتی ہوں کہ میرا اکراہ اور فاعل کی لواطت کی وجہ سے میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔

﴿ج﴾

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من اتى امرأته فی دبر رواه احمد و ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذی یاتی امراته فی دبر هالا ینظر الله الهم رواه فی شرح السنة مشکوٰة ص ۲۷۶ ان احادیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی سے لواطت کرنے والے پر لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتے۔ بہرحال اسلام میں کوئی اباحت نہیں بلکہ یہ فعل حرام اور گناہ ہے اور اس فعل سے اگر خاوند باز نہ آئے تو بیوی کے لیے خاوند سے الگ رہنا بھی جائز ہے لیکن لواطت کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہوتا پس خاوند پر لازم ہے کہ وہ شرعی حدود کے اندر رہ کر بیوی کو آباد کرے یا طلاق دے دے۔ اگر وہ شرعی طریقہ سے آباد نہ کرے اور طلاق بھی نہ دے تو یہ خاوند متعنت شمار ہوگا اور تعنت کی بنا پر عورت عدالت سے نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے بغیر نکاح گھر میں عورت بٹھا رکھی ہے
نکاح نہ کرنے کی صورت میں لوگوں کو اس سے بائیکاٹ کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو عرصہ تقریباً دس سال سے بغیر نکاح اپنے گھر میں آباد کیا ہے اگر اسے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ نکاح کر تو یہ جواب دیتا ہے کہ مجھے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ اسی اثنا میں اس کی والدہ فوت ہو گئی اور اس سے اس کے بڑے بھائی نے اس کے متعلق کہا کہ تو نے یہ عورت بغیر نکاح کے بٹھا رکھی ہے یا تو اس فعل شنیع سے توبہ کر اور اس عورت کو گھر سے نکال دے ورنہ تو جنازہ میں شامل نہ ہو۔ ہم جنازہ پڑھیں گے۔ تو شخص مذکور یعنی جس نے عورت بغیر نکاح کے بٹھائی ہوئی ہے اپنے بڑے بھائی سے کہا کہ میں تم کافروں کو جنازہ میں شامل نہیں ہونے دوں گا گویا کہ وہ اس جرم کو

جائز سمجھتا ہے اور جو اسے روک ٹوک کرتا ہے اسے دائرہ اسلام سے خارج کہتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق شرعاً کیا فیصلہ ہے اور جو اس کے ساتھ غیرت نہ کرے بلکہ اس کی معاونت کرے تو شرعاً ان آدمیوں پر کیا سزا ہے۔ بینوا توجروا

حکیم محمد اسماعیل خان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

﴿ج﴾

اس شخص کے الفاظ اور عمل شرعی لحاظ سے انتہائی سخت ہیں اور کفر کا خوف ہے لیکن مقامی طور پر معتمد علیہ عالم اس کو سمجھائیں کہ وہ عورت کو چھوڑ دے۔ یا شرعی طریقہ سے اس کے ساتھ نکاح کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ تائب ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

''لَقَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَ كِتَابٌ مُبِيْنٌ'' کی روشنی میں حضور کی بشریت کا انکار کرنا

﴿س﴾

حضور علیہ السلام بشر ہیں یا نور۔ حضور علیہ السلام کی بشریت سے انکار کرنا کیسا ہے۔ حضور علیہ السلام کے نور ہونے پر لَقَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَ كِتَابٌ مُبِيْنٌ کی آیت پیش کرتے ہیں اس کا کیا جواب ہے۔ جواب عقلیہ ونقلیہ قران وحدیث واسلاف کے اقوال کی روشنی میں علمی حیثیت سے دیں کیونکہ اس مسئلہ کی بحث کافی طوالت پکڑ چکی ہے۔ آیت بالا کا مفہوم کیا ہے لفظ نور سے کیا مراد ہے۔

المستفتی مولوی محمد حیات وہاڑی منڈی ضلع ملتان

﴿ج﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے لڑکے تھے اور حضرت آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ خاندان قریش کے معزز رکن تھے۔ آپ کے ابن آدم انسان بشر ہونے میں شبہ نہیں۔ آپ کی بشریت محسوس تھی درحقیقت کفار کا عقیدہ روز اول سے یہی چلا آ رہا تھا کہ وہ بشریت اور نبوت کو آپس میں ضدیں سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دونوں امور ایک محل میں جمع نہیں ہو سکتے اور آسمانی وحی نے روز اول سے اس کی تردید کی ہے اور صاف اعلان کیا ہے کہ یہ دونوں امور ایک شخص میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اس بناء پر قرآن وسنت کا قطعی اور واضح مسئلہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور بشر کی جنس میں سب سے افضل اعلیٰ اور برتر ہیں بلکہ ملائکہ اور دیگر تمام مخلوقات سے اشرف اور اکرم ہیں۔ کفر کے مذکورہ عقیدہ کے تحت انبیاء علیہم السلام کو بشر مان کر ان کی نبوت سے انکار دونوں عقیدے کفر ہیں اسلامی عقیدہ صرف یہ ہے کہ آپ بیک وقت بشر بلکہ سید البشر بھی ہیں اور نبی افضل

الانبیاء بھی ہیں۔ نیز آپ پر بشر کا اطلاق کرنا جائز ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں **کان بشر من البشر** (ترمذی وشمائل ترمذی) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور علیہ السلام کی معاونت کر کے کفار قریش سے للکار کر کہتے ہیں۔ **اتقتلون رجلاً یقول ربی الله** (صحیح بخاری جلد۲)

حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ **هما المران اقتوی بهما** (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) بخاری جلد ا ص ۱۷۲ مرء اور رجل کا اطلاق نور پر نہیں ہوتا۔ ایک یہودی نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا۔ **الذی اصطفیٰ موسیٰ علی البشر** تو اس وقت ایک صحابی نے لفظ بشر کے عموم وشمول سے یہ سمجھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فوقیت دے رہے ہیں۔ فوراً اس نے یہودی سے پوچھا اے خبیث علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ (صحیح بخاری ص ۳۲۵)۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام آپ پر بشر کا اطلاق کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر آپ کو بشر مان کر کوئی صرف اطلاق نہیں کرے گا تو باوجودیکہ یہ اطلاق جائز ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے پھر بھی اطلاق نہ کرنے والے کو کافر یا فاسق نہ کہا جائے گا۔ آیت **لقد جاء کم** کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض اس سے وحی الٰہی اور قرآن مراد لیتے ہیں اور عطف کتاب مبین کو عطف تفسیری کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اس سے نور ہدایت کا مراد ہے آپ نے تمام عالم ظلمات میں ہدایت کا نور پھیلایا اس لیے آپ پر نور کا اطلاق بلاشبہ جائز ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ حقیقت بشریہ سے الگ ہی کسی دوسری جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکی کے رشتے کا وعدہ کر کے اس سے پھر جانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہندہ جب پیدا ہوئی تو اس کی پھوپھی نے اس کو روبرو والدین کے گانا ہاتھ پر بطور نشان باندھا کہ یہ میرے لڑکے عبدالرشید کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ نکاح کروں گی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہندہ مائی نے پھر اپنے بھائی مسمی محمد ایوب کو کہا کہ اس کا نکاح کر دو۔ اس نے کہا یہ عبدالرشید کی چیز ہے۔ خود اس کو نکاح کروں گا۔ اس طرح ٹال مٹول کرتا رہا۔ آخر محمد ایوب امام مسجد کے لڑکے کی شادی کے دن مقرر ہوئے تو محمد ایوب مذکور نے اپنے بہنوئی محمود کو کہا کہ تم نے شامل شادی ہونا ہے اس نے انکار کر دیا کہ جب تک میرے لڑکے عبدالرشید کا نکاح کر کے نہ دو گے ہم شامل نہیں ہوتے۔ تو وہ چک کے دو تین معزز آدمی لے آیا کہ شادی میں شامل ہو جاؤ بعد میں نکاح کر دوں گا۔ مگر محمود نے انکار کر دیا کہ تم نکاح کر کے نہ دو گے تو اس پر روبرو معززین سے کہا کہ ضرور کر دوں گا تو معززین نے کہا کہ یہ ہمارا امام مسجد ہے ہمارے روبرو اقرار کرتا ہے انکار نہیں کرے گا۔ تو اس کی بہنوئی اور ہمشیرہ دونوں شادی میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد محمد ایوب کے گھر اس کا

بہنوئی محمود اور اس کی ہمشیرہ موجود تھے تو محمود نے محمد ایوب کی بیوی کو کہا کہ تم میری ہمشیرہ ہو تم اگر میرے لڑکے عبدالرشید کو لڑکی نکاح کروا دو تو ہو سکتا ہے کیونکہ محمد ایوب سے نہیں ہو سکتا۔ تم سے اور لڑکے سے ڈرتا ہے۔ اس نے اقرار کیا کہ دوں گی تو اس پر محمد ایوب نے بیوی کو کہا کہ لا الہ کی بات سمجھی اس نے کہا کہ سمجھ گئی۔ تو اس پر محمد ایوب کے بہنوئی نے کہا کہ ہاتھ کھڑے کرو تو محمد ایوب مذکور کی بیوی نے ہاتھ کھڑے کیے محمد ایوب نے ہاتھ کھڑے نہیں کیے۔ مگر مجلس میں موجود تھا تو محمد ایوب کے بہنوئی کو اس کی بیوی یعنی محمد ایوب کی ہمشیرہ نے کہا کہ اب مٹھائی تقسیم کرواؤ تو محمد ایوب کے بہنوئی نے ایک روپیہ محمد ایوب کی بیوی کو دیا اس نے اپنے چھوٹے لڑکے کو مٹھائی کے لیے دیا۔ وہ کھجوریں لے آیا تقسیم کی گئیں اس کے بعد نکاح کر کے نہ دیا اور ایک دو دن کے بعد محمد ایوب کے پھوپھی زاد بھائی نے کہا کہ تم لڑکی نہیں دیتے اس طرح جھوٹا وعدہ کرتے ہو تو اس نے کہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں اس کلمے سے محروم ہوں خدا کا بندہ نہیں ہوں حضور کی امت نہیں ہوں اگر جھوٹ کہوں۔ ضرور نکاح کر دوں گا۔ میرا لڑکا نوکری سے آنے والا ہے اس کے ساتھ مشورہ کر کے نکاح کر دوں گا۔ ناراض نہ ہو تو اس کے پھوپھی زاد بھائی نے کہا کہ اگر وہ انکاری ہو جائے تو پھر تو اس نے جواب دیا کہ اگر وہ مان جائے ورنہ جبراً اس کی رضامندی کے بغیر اس کو ڈنڈا مار کر کے نکاح کر دوں گا۔ چنانچہ اس کا لڑکا چھٹی کاٹ کر چلا گیا اور نکاح کر کے میرے سے سچا نہ ہو۔ اب علماء سے استفسار ہے کہ نکاح تو نہیں ہوا مگر کئی بار اقرار کیا کہ نکاح کر دوں گا بلکہ دو دفعہ مقررہ وعدہ کیا کہ نکاح کے بعد نکاح کر دوں گا اور کیا اور دوسرا کہ لڑکا آنے والا ہے اس نے نہ مانا تو پھر بھی جبراً ڈنڈا کے ذریعہ نکاح کر دوں گا۔ کیا اس پر عہد وفا کرنا لازم ہے یا نہیں اور ایسے جھوٹے امام مسجد کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

شفیق الاحد ضلع ساہیوال



حتی الامکان ایفائے عہد ضروری ہے۔ احادیث میں خلاف وعدہ کی سخت مذمت وارد ہے اور وعدہ خلافی کرنا مکروہ تنزیہی شدیدہ ہے۔ چنانچہ امام نووی اذکار ص ۱۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ **وقد اجمع العلماء علی ان من وعد انسانا شیئا لیس بمنھی عنه فینبغی ان یفی بوعده وھل ذلک واجب او مستحب فیه خلاف بینھم ذھب الشافعی وابو حنیفة والجمھور الی انه مستحب فلو ترکه فاته الفضل وارتکب المکروہ کراھة تنزیھة شدیدة ولا لکن لایاثم ثم وذھب جماعة الی انه واجب** (بحوالہ امداد الفتاویٰ ص ۴۶۹ ج ۴) اس کی امامت درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ صفر ۱۳۹۰ھ

عشر اور کھالوں کی رقم سے مسجد کے لیے لاؤڈ سپیکر اور دیگر اشیاء خریدنا۔

جس چک میں اہل تشیع کا ایک ہی گھر ہو کیا اس گھر کے کسی فرد کی نماز جنازہ سنی امام پڑھا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص اپنی زمین کی پیداوار سے جو عشر ہوتا ہے اپنی زمین کا نکال کر تلاوت کلام پاک اور خطبہ جمعہ کے واسطے مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگواتا ہے اور قربانی کی کھالیں بھی جمع کر کے مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگوانا جائز ہے یا نہیں اور قربانی کی کھالیں مسجد کی کسی ضرورت میں آ سکتی ہیں یا نہیں۔ مثلاً نلکا بنوانا یا حجرا بنوانا۔

(۲) ایک چک میں کم از کم ستر گھر مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے اور ایک گھر اہل شیعہ کا ہے اور اہل شیعہ کا نماز جنازہ اہل سنت والجماعت کا امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں اور اہل سنت والجماعت کے تمام کاروبار اہل شیعہ سے ہیں۔ مثلاً خیر خیرات، رسم قل خوانی شادی، غمی اغیرہ وغیرہ اور نماز جنازہ دو دفعہ ہوا ہے پہلے سنی مولوی صاحب نے جماعت کرائی اور بعد میں شیعہ نے جماعت کرائی ہے اور شیعہ مذہب والوں نے سنی امام کی اقتداء کی ہے۔ برائے مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ کا جواب تفصیل سے دے دیں۔

مولوی احمد بخش امام مسجد چک کروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) زکوٰۃ وعشر وصدقہ وغیرہ صدقات واجبہ میں یہ شرط ہے کہ تملیک فقراء ہو یعنی محتاجوں کو اس کا مالک بنا دیا جائے اور اگر تملیک فقراء نہ ہوگی تو زکوٰۃ وعشر وغیرہ ادا نہیں ہوتے۔ مسجد اور اس کی جملہ ضروریات وقف ہوتی ہیں کسی کی ملک نہیں ہوتی۔ اس لیے زکوٰۃ وعشر وغیرہ صدقات واجبہ کو مسجد کی تعمیر ومرمت و دیگر ضروریات میں صرف کرنا درست نہیں اس میں تملیک فقراء ضروری ہے۔ **ویشترط ان یکون الصرف تملیکاً لا اباحۃ ولا یصرف الی بناء نحو مسجد** الخ **الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار باب المصرف ص ۳۴۴ ج ۲**

(۲) شیعہ اگر امور دین میں سے کسی ضروری امر کا منکر نہیں اور عقائد اس کے درست ہیں تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ شوال ۱۳۹۳ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۱ شوال ۱۳۹۳ھ

دو بھائیوں کا مشترک مال اگر نصاب کو پہنچتا ہو اور علیحدہ علیحدہ نہ پہنچتا ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے

سود سے بچنے کے لیے اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھنی چاہیے۔

﴿س﴾

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید بکر دونوں سگے بھائی ہیں اور دونوں کی بالغ اولاد بھی موجود ہے۔ دونوں کی جائیداد غیر تقسیم شدہ ہے۔ اگر ان دونوں کی جائیداد ایک کی جائیداد تصور کی جائے تو زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے اور اگر موجود جائیداد میں سے ہر ایک کو اور ان کی اولاد کو حصہ دیا جائے تو اتنا مال ہر ایک کو نہیں آتا کہ ہر ایک پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ شرع شریف میں ایسے مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

(۲) زید اپنا مال یعنی روپیہ اور چاندی سونا چوروں کے خوف سے بنک میں داخل کراتا ہے اور ان کا سود نہیں لیتا لیکن وہ بنک سودی کاروبار پر رہا ہے۔ کیا ایسے بنک میں اپنی رقم وغیرہ حفاظت کی غرض سے جمع کرانی جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ایسی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جبکہ ہر ایک بھائی کی ملکیت مقدار نصاب کو نہیں پہنچتی۔

(۲) زید کو چاہیے کہ اپنا مال کرنٹ اکاؤنٹ یعنی چالت کھاتہ میں جمع کرائیں۔ جس پر سود نہیں ملتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں عید الفطر کے چاند کی رویت کے لیے دو آدمیوں کی شہادت کافی ہے

مدرسہ کا طالب علم اگر مالک نصاب نہ ہو تو مصرف زکوٰۃ ہے۔ رمضان میں ٹیکہ لگوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ

(۱) دو شخصوں نے عید الفطر کا چاند دیکھا جبکہ علت آسمان پر تھی۔ کیا دو شخصوں کی شہادت سے اس حالت میں عید کرانا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) ایک مسکین طالب علم ہے۔ خود دینی کتابیں پڑھتا ہے اور دوسرے طلباء کو دینی اور سکول کی کتابیں

پڑھاتا ہے۔ کیا یہ طالب علم زکوٰۃ کا مصرف ہے یانہیں۔

(۳) اگر ڈاکٹر رمضان شریف کے روزہ دار کو ٹیکہ لگائے تو روزہ دار کا روزہ ٹوٹتا ہے یانہیں۔

﴿ج﴾

(۱) ہلال عیدین میں بحالت علت شہادت بشرائطھا ہونا ضروری ہے یعنی کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ایسی ہوں جو دیندار ہوں اور شہر کے حاکم یا جماعت مجاز کے سامنے باقاعدہ شہادت ادا کریں۔ وشرط للفطر مع العلة والعدالة نصاب الشهادة (درمختار) ای علی الاموال وهو رجلان اورجل امرأتان (ردالمحتار کتاب الصوم) ص ۳۸۶ ج ۲ بس بحالت علت دو شخصوں کی شہادت سے جو شرعاً معتبر ہوں افطار کرنا اورعید [illegible] ہے۔

(۲) طالب علم مصرف زکوٰۃ ہے۔ بشرطیکہ وہ مالک نصاب نہ ہوں، سید نہ ہوں، اگر نابالغ ہے تو اس کے والدین صاحب نصاب اور غنی نہ ہوں۔ بالغ کے لیے تو ماں باپ کا غنی ہونا مانع ہے۔ جبکہ وہ خود فقیر ہو۔ مصرف الزكوٰة الخ هو فقير وهو من له ادنیٰ شئی الخ ومسكين الخ درمختار ولا الی غنی يملک قدر نصاب. فارغ عن حاجته الاصلية من ای مال كان الخ ولا الی طفله بخلاف ولده الكبير (درمختار باب المصرف ص ۳۳۹ تا ۳۵۰ ج ۲)

(۳) ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزہ اُس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے ٹیکہ میں دوا بذریعہ منفذ نہیں پہنچتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے۔ اس لیے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قال فی شرح التنوير او اكتحل او دهن او جتحم وان وجد طعمه فی حلقه وفی الشامية لان الموجود فی خلقه اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی بطنه انه لا يفطر (شامی باب مايفسد الصوم ص ۳۹۵ ج ۲) وفی بدائع الصنائع وما وصل الی الجوف او الی الدماغ من المخارق الاصلية كالانف والاذن والدبر الخ فسد صومه الخ واما ماوصل الی الجوف اوالی الدماغ من غير المخارق الاصلية بان داوی الجائفة والآمة فان داوا ها بدواء يا لبس لا يفسد لانه لم يصل الی الجووف ولا الی الدماغ اھ ص ۹۳ ج ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

وجوب زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ سے متعلق متعدد مسائل

﴿س﴾ زکوٰۃ کے متعلق آپ کی بھیجی ہوئی معلومات بہت اہم ہیں۔ میں نے دوسرے اور تیسرے نصاب کا اس لیے پوچھا تھا کہ اسلامی تعلیمات نامی کتاب کے حصہ ہشتم میں یہ لکھا ہوا پایا۔ سونا چاندی کے نصاب میں پورا پانچواں حصہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ دینی پڑتی ہے مگر اس سے کم بڑھے تو اس زیادتی پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مثلاً چاندی ساڑھے باون تولہ پر ساڑھے دس تولہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی مگر دو چار یا دس تولہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی نہ معلوم یہ کس بناء پر لکھا گیا ہے۔

خواجہ محمد انور روائیں مغلپورہ لاہور

﴿ج﴾ اسلامی تعلیمات نامی کتاب احقر کی نظر سے نہیں گزری۔ نہ معلوم اس نے کس بنا پر لکھ دیا ہے۔ بہر حال مسئلہ یہی ہے کہ ساڑھے باون تولہ پر جو کچھ بڑھ جائے اس میں چالیسواں حصہ واجب ہے۔ یہ نہیں کہ ساڑھے باون کے بعد پانچویں حصے تک کی زیادتی کی زکوٰۃ معاف ہے۔

﴿س﴾ مولانا آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اتنے نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خط میں واجب کی تکرار دو تین دفعہ ہوئی ہے کیا زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ۳۲ جگہ آیا ہے۔ زکوٰۃ فرض ہے اور اس کی فرضیت ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔ عمل میں فرض اور واجب دونوں برابر ہیں اور دونوں کا کرنا ضروری ہے۔ اس لیے فتاویٰ میں فرض کے لیے عام طور پر واجب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے فرضیت میں شبہ نہ کیا جائے۔

﴿س﴾ آپ کے فتویٰ کے مطابق میں نے اپنے کل روپیہ کا حساب رمضان المبارک تک کر کے زکوٰۃ کی رقم کا تعین کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈال کر مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

جس رقم کا میں نے تعین کر لیا ہے۔ کیا وہ بنک میں پڑی رہے اور میں وقتاً فوقتاً رقم بنک سے نکال کر خرچ کروں۔ حتیٰ کہ کل رقم بانٹ دی جائے یا ضروری ہے کہ ساری رقم علیحدہ نکال کر رکھ لی جائے۔ اس رقم کی زکوٰۃ کی نیت کر لی ہے۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے۔ یعنی مالک بنانا ایسے شخص کا جو مالک نصاب نہ ہو لازم ہے۔ بنک میں تعین کافی نہیں۔ نکالنے کے بعد بوقت ادائیگی نیت زکوٰۃ ضروری ہے لیکن اگر بنک سے نکال کر علیحدہ زکوٰۃ کی رقم رکھ دی تو پھر بوقت ادائیگی نیت ضروری نہ ہوگی۔

﴿س﴾ اس رقم سے کچھ رقم دو تین بیوہ عورتوں کو ہر ماہ دینے کے لیے رکھ لی ہے۔ کچھ دوائیاں خرید لی جائیں یہ ان پر استعمال کرر ہا ہوں۔ گاہے گاہے جب ان کو ضرورت ہو اور خرید کر دوں گا۔ کیا یہ شرعی حساب سے صحیح ہے۔

﴿ج﴾ یہ قاعدہ ہر وقت ملحوظ رہے کہ زکوٰۃ میں ایسے شخص کو جو مالک نصاب نہ ہو مالک بنانا ضروری ہے پس اگر دوائی خرید کر ان کی ملکیت کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

﴿س﴾ تھوڑی تھوڑی رقم مندرجہ ذیل جگہوں پر بھیجنا چاہتا ہوں۔

ہمارے محلّہ میں ایک دلعزیز سوسائٹی ہے جو ایک ہسپتال چلا رہی ہے۔ جہاں غربا کو مفت یا کم قیمت پر دوا دی جاتی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور، کسی دینی مدرسہ میں جہاں دینی علم حاصل کرنے والے طالب علم ہوں، جماعت اسلامی ایک گشتی شفاخانہ چلا رہی ہے اس کو زکوٰۃ بھیجنا مناسب ہے یا نہیں۔ یہ اس لیے پوچھا ہے کہ جماعت اسلامی ایک سیاسی جماعت ہے۔

﴿ج﴾ واضح رہے کہ زکوٰۃ کا مال محتاجوں کی ملک میں بلا کسی معاوضہ کے جانا ضروری ہے۔ پس جو سوسائٹی یا انجمن یا جماعت والے اس کا اہتمام کریں کہ زکوٰۃ کا مال زکوٰۃ کے مصرف میں خرچ کریں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے لیکن اگر اس کا اہتمام نہ ہو جیسے عام طور پر ایسی سوسائٹی، گشتی شفاخانوں میں اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات بھی زکوٰۃ کے مال سے پورے کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ اس لیے کہ تنخواہوں، کرایوں اور متفرق اخراجات میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ مدارس اسلامیہ میں جو زکوٰۃ کا روپیہ آتا ہے وہ خاص طلبہ مساکین کی خوراک و پوشاک میں صرف ہوتا ہے۔ کسی مدرس و ملازم کی تنخواہ میں دینا یا تعمیر وغیرہ میں صرف کرنا اس کا درست نہیں ہے۔

﴿س﴾ کیا یہ ضروری ہے کہ جس کو رقم دی جائے اسے بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ کی ہے یا کیا بغیر بتائے بھی دے جا سکتی ہے۔ چونکہ بعض لوگ خوددار اور صابر ہوتے ہیں اور باوجود تنگی کے زکوٰۃ شاید قبول نہ کریں۔ مثلاً ہماری مسجد کے مولانا صاحب کو بہت قلیل تنخواہ ملتی ہے مگر صابر قسم کے آدمی ہیں ان کو نقد یا کپڑے لے کر دیں یہ بتائے بغیر کہ یہ زکوٰۃ کے ہیں تو کیسا رہے گا۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ کی اطلاع فقیر مسکین کو دینا ضروری نہیں۔

﴿س﴾ زکوٰۃ کی رقم نقد دینا احسن ہے یا کوئی چیز لے کر دینا جیسے کپڑے دوائیاں وغیرہ یا پھر عید پر غریب

بچوں کو کپڑے وغیرہ۔

﴿ج﴾ نقد رقم دینا اولیٰ ہے اس لیے کہ اس سے محتاج ہر قسم کی حاجت پوری کر سکتا ہے۔ ویسے حسب حال کپڑے یا رضائی خرید کر دینا بھی احسن ہے۔

﴿س﴾ اس سلسلہ میں کوئی اور مناسب حکم، شخص یا جگہ ہو جس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے تو وہ بھی لکھ دیں۔

﴿ج﴾ آپ خود مصارف زکوٰۃ میں زکوٰۃ خرچ کر دیں یا جس پر آپ کا اعتماد ہو اس کو وکیل بنا دیں اور رقم زکوٰۃ اس کے حوالہ کر دیں وہ آپ کی طرف سے خرچ کر دیں گے۔ زکوٰۃ اپنے غریب رشتے داروں پر (اصول و فروع کے علاوہ) خرچ کر دیں۔ دینی ادارے تقریباً ہر شہر میں موجود ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۱ رجب ۱۳۹۱ھ

دو شریکوں میں سے جب ایک نے کسی کی چوری کی ہے تو ایک ہی ضامن ہوگا
مزنیہ کی لڑکی سے نکاح ہرگز جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مثلاً ایک شخص زید کی چوری ہوئی۔ زید کے بیٹے بکر کو کسی دوسرے شخص خالد نے کہا کہ تم اور ہم دونوں مل کر کوئی کام کریں۔ یعنی تجارت کریں وہ شخص بکر جس کی عمر تقریباً ۱۸ سال ہوگی اس کے کہنے پر آ گیا اور اس نے خالد کو کہا کہ تم رات میں میرے گھر آ جائیں زیورات ہٹی میں ہیں نکال کر کہیں جائیں گے۔ رات کے وقت وہ خالد اس کے گھر آ گیا اور اس نے آ کر ہٹی کا جندرہ توڑ کر زیورات اٹھا لیے پھر اس بکر کو ساتھ لے جا کر مفرور ہو گیا۔ گیارہ دن بعد بکر واپس گھر آ گیا اور اپنے ہوش و حواس میں درست نہیں تھا اور خالد وہیں چھپا رہا۔ وہ مال زیورات بھی اس نے بیچ دیے اور خود بخود خرد برد کر گیا۔ خالد پہلے سے بدمعاش تھا۔ صرف اسی نے بکر کو دھوکا دیا کہ تجارت مل کر کریں گے وہ اس کے اس دھوکے میں آ گیا۔ بیچارے بکر کو کچھ حصہ زیورات سے نہیں دیا۔ سوائے بائیس روپے کے زیورات تقریباً آٹھ سو کے تھے۔ سب کھا گیا ہے بکر بیچارہ سادہ سا تھا وہ پھندہ میں آ گیا۔ اس صورت میں وہ زیورات کی قیمت دیتے ہیں۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ وہ زیورات کی قیمت خالد پر واجب ہوگی یا دونوں پر اب خود خالد نے بھی تسلیم کر لیا کہ میں نے صرف بائیس روپے بکر کو دیے ہیں جواب بالدلائل عنایت فرما دیں۔

(۲) ایک شخص زید نے ایک عورت ہندہ کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے زنا کیا پھر اس نے اس عورت ہندہ کی لڑکی حقیقی کے ساتھ شادی کرلی ہے۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ کیا وہ عورت ہندہ کی لڑکی اس کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں اور نکاح ٹھیک ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک نہیں تو کیا طلاق کی ضرورت ہوگی یا خود بخود طلاق ہوگئی۔ اب اس شخص نے شادی سے پہلے توبہ بھی کرلی تھی۔ اب بھی روتا ہے کہ غلطی ہوگئی ہے۔ بہت ارمانی ہے اس شخص کے عوض ان کی دو ہمشیرگان کا نکاح اس شخص کے طلاق دینے سے ان کی دو ہمشیرگان کو بلا کر طلاق مل جائے گی یا نہ۔ آدمی بڑا پریشان ہے کیا صورت ہونی چاہیے تاکہ باعزت طریقہ سے زندگی بسر کر سکے۔

﴿ج﴾ (۱) اگر خالد نے جندرہ توڑ کر پیٹی سے زیورات نکال لیے ہیں اور اٹھا کر لے گیا ہے تب تو اس کا ضامن خالد ہی ہے بکر ضامن نہیں ہوگا کیونکہ (پیٹی وغیرہ) سے اس نے خود زیورات نہیں نکالے ہیں صرف خالد کا ساتھ ہی دیا ہے اور اس سے اس پر ضمان نہیں آئے گا اور اگر بکر نے جندرہ توڑ کر زیورات اٹھائے ہیں تب بکر ضامن ہے اور اگر دونوں نے ہاتھ داخل کر کے زیورات نکالے ہیں تب دونوں ضامن ہیں۔

(۲) مزنیہ کی لڑکی کے ساتھ ہرگز نکاح جائز نہیں ہے۔ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس شخص کے اوپر لازم ہے کہ اس عورت کو اپنے سے فوراً علیحدہ کردے طلاق دینے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہہ دے میں نے اسے جدا کیا یا چھوڑ دیا یا علیحدہ کردیا ہے وغیرہ اور تب یہ عورت عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔ اس کی وجہ سے اگر اس کی دو ہمشیروں کو طلاق ملے یا نہ ملے اس پر اس عورت کو علیحدہ کرنا از حد ضروری ہے۔ فوراً ہی علیحدہ کردے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ محرم ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عشر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک جیسے ہیں یا کچھ فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) عشر کے مصارف بھی مثل زکوٰۃ کے ہیں یا کچھ مختلف اس کے لیے بھی تملیک شرط ہے یا بغیر کسی حیلہ کے مسجد کی تعمیر میں بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔ جواب باحوالہ جات عنایت فرمائیں۔

(۲) ایک شخص کی نماز جنازہ کئی جگہ پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں یا ایک شخص کی نماز جنازہ ایک جگہ متعدد مرتبہ پڑھنا کیسا ہے۔ مشہور ہے کہ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ایک جگہ ستر مرتبہ پڑھی گئی۔ اس طرح

پر کہ چار پائی سامنے رکھی تھی اور دوسرے شہداء احد کا جنازہ ایک مرتبہ پڑھ کر سامنے سے اٹھا لیا جاتا تھا حضرت امیر حمزہ کا جنازہ سامنے ہی رہا۔ جس وقت تک سب شہداء کا جنازہ نہ اٹھایا گیا یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہے یا ویسے غلط ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

معرفت پوسٹ ماسٹر حبیب اللہ صاحب فاروق احمد خطیب جامع مسجد



(۱) عشر میں بھی تملیک شرط ہے۔ بغیر تملیک ادا صحیح نہیں ہے۔ **قال فی البحر الرائق ص ۲۳۷ ج ۲ (باب العشر) وامار کنه فالتملیک کالزکاة وفی العالمگیریة ص ۱۸۵ ج ۱ (الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار) ورکنه التملیک وشرط ادائه ما مر فی الزکاة**

(۲) ایک شخص کی نماز جنازہ متعدد بار پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ایک ہی جگہ ہو یا متعدد جگہ ہاں اگر ولی اقرب کی عدم موجودگی میں کسی غیر مستحق شخص نے نماز جنازہ پڑھا دی مثلاً سلطان قاضی امام الحیؒ کے علاوہ کسی اور شخص نے پڑھا دی تب ولی کو دوبارہ پڑھنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ثابت ہے۔ فتح القدیر ص ۴۷۵ ج ۱ سے دارقطنی، حاکم وغیرہ محدثین کے حوالہ جات ذکر کیے ہیں۔ **قال فی العالمگیریة ص ۱۶۳ ج ۱ ولا یصلی علی میت الامرة واحدة والتنفل بصلاة الجنازة غیر مشروع کذا فی الایضاح ولا یعید الولی ان صلی الامام الاعظم او السلطان او الوالی او القاضی او امام الحی لان هؤلاء اولی منه وان کان غیر هوء لاء له ان یعید کذا فی الخلاصة الخ وفی البحر الرائق ص ۱۸۱ ج ۲ والتنفل بها غیر مشروع الا لمن له الحق وهو الولی عند تقدم الا جنبی ان قلنا ان اعادة الولی نفل والافلا استثناء وفی البدائع ص ۳۲۵ ج ۱ وبعضهم اولوا ذالک بانه کان یؤتی بواحد واحد فیصلی علیه رسول صلی الله علیه وسلم وحمزة رضی الله عنه بین یدیه فظن الراوی انه کان یصلی علی حمزة فی کل مرة فروی انه صلی علیه سبعین صلاة ویحتمل انه کان ذالک حسب الروایة وکان مخصوصاً بتلک الکرامة**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۷ محرم ۱۳۸۵ھ

وجوب زکوٰۃ کے لیے مال کی کتنی مقدار شرط ہے، مسجد کی بجلی کوئی پڑوسی استعمال کرسکتا ہے ٹول ٹیکس اور محصول وغیرہ جائز ہے یا نہیں، امامت وغیرہ پر اجرت، ذخیرہ اندوزی اور شرح منافع سے متعلق متعدد مسائل

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) بندہ کے پاس اکتوبر ۱۹۷٦ء کی ۸ تاریخ کو تین ہزار روپیہ آیا جن میں سے شادی پر کچھ خرچ ہوا۔ کچھ اور آئے اسی طرح سے سال میں خرچ بھی ہوتے رہے اور آتے بھی رہے اب اس وقت سال ہونے والا ہے۔ میرے پاس کم از کم کتنی رقم ہونی چاہیے جس پر زکوٰۃ فرض ہو۔

(۲) کتنی رقم جمع ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۳) کیا مسجد کی بجلی مسجد کے پڑوسی استعمال کرسکتے ہیں جبکہ وہ بل بھی ادا کرنے پر رضامند ہوں۔

(۴) گورنمنٹ ٹیکس اور محصول چونگی وصول کرتی ہے۔ ٹول ٹیکس وغیرہ شرعاً جائز ہے یا نہ۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے محصول بچالیتا ہے یا ٹیکس سے بچ جاتا ہے تو گنہگار تو نہیں۔

(۵) قرآن سنانے یا سننے کے پیسے لینا کیسا ہے

(٦) کیا امامت کی تنخواہ مقرر کرکے امامت کرانا جائز ہے

(۷) کھانے پینے کی اشیاء مثلاً گڑ، کھانڈ، گندم یا اور کوئی چیز خرید کر رکھنا اس لیے کہ جب مہنگی ہوں گی تو بیچوں گا جائز ہے یا نہ۔

(۸) شریعت میں منافع کی کیا حد ہے۔ چاہے جتنا لے مثلاً ۵ روپے کی چیز دس میں بیچے یا کوئی حد ہے۔

﴿ج﴾

(۱) ۸/ اکتوبر ۱۹۷٦ء کو آپ صاحب نصاب ہو چکے ہیں۔ ۸/ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو آپ کو اس کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ جبکہ آپ کے پاس ۸/ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو مقدار نصاب رقم موجود ہو۔

(۲) نصاب کی مقدار ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے۔ سال کے درمیان کمی بیشی کا اعتبار نہیں ہے۔

(۳) جائز ہے۔

(۴) گنہگار نہیں ہوگا۔

(۵) جائز نہیں ہے۔

(۶) امامت کی تنخواہ جائز ہے۔

(۷) جائز ہے۔

(۸) اس کے لیے کوئی حد اور نہیں ہے۔ متبایعین کی رضا مندی پر موقوف ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی قاسم العلوم ملتان

جو امام قرآن میں مفسد صلوٰۃ غلطیاں کرتا ہو اس کو فوراً الگ کر دیا جائے۔

جس شخص کو عشر و زکوٰۃ وغیرہ تقسیم کرنے کے لیے وکیل بنایا گیا ہو کیا وہ خود استعمال کر سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک امام مسجد جو فن قرأت سے ناواقف اور علم صرف ونحو سے عاری ہے۔ بعض دفعہ غلطیاں کرتا ہے۔ مثلاً مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ کی بجائے مِمَّا رَزَقُنٰهُمْ اور فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ کی بجائے فَعَزَّزْنَ بِثَالِثٍ اور لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ کی بجائے لَوْ اَنْزَلْنَ هٰذَا الْقُرْآن پڑھتا رہتا ہے۔ یعنی صرف ونحو کی ناواقفیت کی بنا پر صیغہ جمع متکلم کو صیغہ جمع مؤنث غائب پڑھتا ہے اور اس طرح سے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی بجائے رَبِّ الْعَالَمِنَّ الرَّحْمٰنِ الرَّحِمْ پڑھتا ہے۔ یعنی رب العالمین میں ''ی'' کو نہیں پڑھتا اور ''ن'' بالتشدید پڑھتا ہے۔ زید ان وجوہ کی بنا پر امام موصوف کی اقتداء نماز میں نہیں کرتا ہے اگر کہیں اقتداء کرنی پڑ جائے تو نماز کا اعادہ کر لیتا ہے اور بوجہ فساد امت کے اس کا اظہار بھی نہیں کرتا۔ براہ کرم مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ جس میں مقتدا اور مقتدی دونوں کے لیے حکم ہو۔

(۲) زید کو کسی نے اپنی زکوٰۃ وعشر کا وکیل بنایا کیا زید بحالت وکالت اس زکوٰۃ وعشر کو اپنے مصرف میں لا سکتا ہے یا اپنے لڑکے کے مصرف میں جو علم دین سیکھ رہا ہے۔ لا سکتا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) صورت مسئولہ میں جن غلطیوں کا ذکر کیا ہے یہ غلطیاں مفسد معنی ہیں اس میں نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اس امام کو فوراً امامت سے الگ کر دیا جائے۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس امام پر پردہ ڈالنا اور لوگوں کو نماز کے فساد سے مطلع نہ کرنا گناہ ہے۔

(۲) وکیل کو مؤکل کی زکوٰۃ وعشر اپنے مصرف میں لانا اور خود رکھ لینا جائز نہیں ۔ مگر جبکہ اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ جہاں چاہے صرف کرے ۔ وکیل مؤکل کی زکوٰۃ وعشر کو مؤکل کے اصول وفروع کو نہیں دے سکتا اور اپنے اصول وفروع فقراء کو دے سکتا ہے کما فی الدر المختار ص ۲۶۹ ج ۲ وللوکیل ان یدفع لولده الفقر وزوجته لا لنفسه الا اذا قال ربها ضعها حیث شئت اھ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ایک بھائی کا قربانی سے بچنے کے لیے اپنا مال دوسرے بھائی کو ہبہ کرنا، نقدی نہ ہو اور زمین زیادہ ہو کیا قربانی واجب ہوگی، مردے کو نہلاتے وقت اس کا سر کس طرف ہونا چاہیے کیا یہ بات درست ہے کہ شادی ہونے کے بعد بھی لڑکی کا صدقۂ فطر باپ کے ذمہ واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) دو بھائی (دین محمد، فقیر محمد) صاحب نصاب ہیں کہ ہر ایک پر اضحیہ واجب ہے ۔ ایک بھائی دوسرے سے اس کا مال ہبہ کرالیتا ہے ۔ تاکہ ایک قربانی کرنی پڑے ۔ دوسری قربانی سے بچ جائیں ۔ کیا یہ درست ہے یا نہ ۔

(۲) ایک شخص کی زمین (آباد یا غیر آباد) موجود ہے اور اس کے پاس نقدی وغیرہ کچھ نہیں کہ ان کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ فرض، اضحیہ وصدقۂ فطر واجب ہو اگر زمین کی قیمت لگائی جائے تو وجوب اضحیہ وصدقۂ فطر ہو جاتا ہے ۔ کیا یہ صرف زمین کی وجہ سے نصاب کا مالک ہوگا یا نہیں ۔

(۳) مردے کو نہلاتے وقت اس کا سر کس طرف اور پاؤں کس طرف ہونے چاہئیں ۔ کیا اس کا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف درست ہیں یا نہیں ۔

(۴) لڑکی کی شادی کے بعد اس کا صدقۂ فطر والد کے ذمہ واجب ہوتا ہے یہ درست ہے یا غلط ہے ۔ کس کے ذمہ ہے ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) اگر دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر سے قبل ایک بھائی دوسرے بھائی سے مال ھبہ یا قبضہ شرعیہ کرالیوے اور یہ دوسرا بھائی دسویں ذی الحجہ کے طلوعِ فجر سے لے کر کے تا آخر ایام عید الاضحیٰ فقیر رہے تو اس پر اضحیہ واجب نہ ہوگا ۔ اضحیہ کے وجوب سے بچنے کے لیے یہ تدبیر وحیلہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے ۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۳۹۱ ج ۶ قال الخصاف رحمہ اللہ

کره بعض اصحابنا رحمهم الله تعالیٰ الحیلة فی اسقاط الزکوٰة ورخص فیها بعضهم قال الشیخ الامام الاجل شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالیٰ الذی کرهها محمد بن الحسن رحمه الله والذی رخص فیها ابو یوسف رحمه الله تعالی فقد ذکر الخصاف رحمه الله تعالیٰ الحیلة فی اسقاط الزکاة واراد به المنع عن الوجوب لا الاسقاط بعد الوجوب و مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ اخذ وابقول محمد رحمه الله تعالیٰ دفعاً للضرر عن الفقراء الخ کتاب الحیل فصل فی الزکاة لہٰذاایسا حیلہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

واضح رہے کہ اضحیہ وصدقۂ فطر اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو کسی نصاب یا اس کی مقدار کا مالک ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ اضحیہ اور صدقۂ فطر کے وجوب کے لیے نصاب کا نامی ہونا ضروری نہیں ہے۔

(۲) صورت مسئولہ میں، اگر اس شخص کی زمین اتنی ہے کہ اس کے محاصل سے اس کے سال کے اخراجات ہی بمشکل پورے ہوتے ہیں یا اس سے بھی کم ہے تب تو یہ زمیں حاجات اصلیہ میں سے ہے اور محض اس زمین کی ملکیت کی وجہ سے اس شخص پر اضحیہ اور صدقۂ فطر واجب نہیں ہوگا اور اگر زمین اتنی ہے کہ اس کے اخراجات اس زمین سے کم محاصل سے پورے ہوتے ہیں اور بقایا زمین کی قیمت نصاب کے برابر ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ۲۰۰ کنال زمین ہے اس میں ۱۵۰ کنال کے محاصل سے اس کے اخراجات پورے ہوجاتے ہیں اور بقایا ۵۰ کنال کی قیمت نصاب کے برابر ہے تو ایسے شخص پر مجرداً اس زمین کی ملکیت کی وجہ سے اضحیہ اور صدقہ وفطر واجب ہوگا۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۱۹۱ ج ۱ (الباب الثامن من صدقة الفطر) وهی واجبة علی الحر المسلم المالک لمقدار النصاب فاضلاً عن حوائجه الاصلیة کذا فی الاختیار شرح المختار ولا یعتبر فیه وصف النماء ویتعلق بهذا النصاب وجوب الاضحیة ووجوب نفقة الاقارب هکذا فی فتاویٰ قاضی خان وفیها ایضا ص ۲۳۱ ج ۱ (کتاب المناسک) وان کان صاحب ضیعة ان کان له من الضیاع مالو باع مقدار مایکفی الزاد والراحلة ذاهبًا وجائیا ونفقة عیاله و اولاده ویبقی له من الضیعة قدر ما یعیش بغلة الباقی یفترض علیه الحج والافلا۔

(۳) اس میں بعض کا قول ہے کہ نہلاتے وقت ایسا رکھا جائے جیسا کہ قبر میں رکھا جاتا ہے یعنی دائیں کروٹ پر لٹا کر قبلہ رو ہو اور بعض کا قول ہے کہ سر مشرق کی طرف اور پاؤں قبلہ کی طرف ہوں جیسا کہ حالت مرض میں نماز اشارہ کے ساتھ پڑھنے کی حالت میں ہوتا ہے لیکن زیادہ صحیح سب سے یہ ہے کہ جیسے سہل ہو ویسے نہلاتے وقت رکھا جائے۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار ج ۲ ص ۱۹۵ (ویوضع) کمامات (کماتیسر) فی الاصح. وفی العالمگیریة ص ۱۵۸ ج ۱ وکیفیة الوضع عند بعض

اصحابنا الوضع طولاً كما فی حالة المرض اذا اراد الصلوة بایماء ومنهم من اختار الوضع کما یوضع فی القبر والاصح انه یوضع کما تیسر کذا فی الظهیریة

(۴) یہ بات غلط ہے بلکہ لڑکی اگر خود نصاب کی مالکہ ہے تو اس کے ذمہ خود صدقۂ فطر کی ادائیگی واجب ہے نہ اس کے والد پر اور نہ اس کے شوہر پر ہے اور اگر نصاب کی مالکہ نہیں ہے فقیرہ ہے تو اس کا صدقۂ فطر کسی کے ذمہ بھی واجب نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۴ محرم ۱۳۸۷ھ

دس میل کے اندر اندر بعض لوگ کاروبار کے سلسلہ میں کئی کئی جگہ پھرتے ہیں یہ مقیم ہیں یا مسافر گھاس میں عشر ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) یہاں پر کئی ساتھی ملتان کا کپڑا بیچا کرتے ہیں۔ ان کا ایک مکان یہاں رہائش کے لیے ہے۔ آٹھ دس دن اسی علاقہ میں پھیری لگانے کے بعد واپس اسی مکان میں آ جاتے ہیں۔ یہ لوگ دس میل کے اندر اندر کپڑا بیچتے ہیں۔ کبھی چار دن میں کبھی پانچ کبھی آٹھ دن اور کبھی دس دن بھی باہر لگا آتے ہیں۔ آپ براہ کرم ان کے متعلق فتویٰ لکھیں کہ یہ لوگ جو کہ ملتان کے علاقہ کے رہنے والے کبھی علاقہ میں کپڑا بیچا کرتے ہیں یہ نماز چار فرض پڑھیں یا کہ دو فرض پڑھا کریں۔ یہ لوگ اس وقت دو فرض پڑھتے ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد واپس جواب سے سرفراز فرما دیں۔

(۲) دوسرا یہ کہ گھاس کے لیے عشر کے بارے میں فرما دیں کہ لوسن، برسیم، چری، باجرہ، مکئی وغیرہ کا عشر ہے کہ نہیں۔ اگر ہے تو اس کی ادائیگی کے لیے تحریر فرما دیں۔

بمعرفت منظور احمد دکاندار فضل الدین تحصیل خان پور

﴿ج﴾

(۱) قصر کے لیے تین منزل یعنی تین دن کا سفر ہونا ضروری ہے اور بعض فقہاء نے منازل کے عوض فراسخ اور میل سے تحریر فرمایا ہے۔ اس میں تین قول ہیں بعض نے ۲۱ فرسخ یعنی ۶۳ میل بعض نے ۱۸ فرسخ یعنی ۵۴ میل اور بعض نے ۱۵ فرسخ یعنی ۴۵ میل مقرر کیے ہیں اور مفتی بر قول ثانی یا ثالث ہے۔ قال فی الشامی ثم

اختلفوا فقيل احد و عشرون وقيل ثمانية عشر وقيل خمسة عشر والفتویٰ علی الثانی لانه الاوسط وفی المجتبی فتویٰ ائمة خوارزم علی الثالث (ردالمحتار باب صلوۃ المسافر ص۱۲۳ ج۲)

لہٰذا یہ لوگ اگر ۴۸ میل سے کم مثلاً دس میل کے اندر اندر سفر کرتے ہیں اور پورا سفر ۴۸ میل سے کم ہے تو ان کے لیے قصر کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وہ چار رکعت پوری پڑھ لیا کریں۔ بشرطیکہ انہوں نے ایک ایک دفعہ ایک ہی جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کیا ہو اور اگر سرے سے ۱۵ یوم کا ارادہ ایک جگہ ٹھہرنے کا نہیں کیا تو پھر ہمیشہ مسافر ہوں گے۔

(۲) گھاس میں عندالاحناف عشر واجب ہے۔ جبکہ گھاس ہی کی غرض سے کاشت کیا گیا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کا کوئی حق دبایا ہو اور وہ ترک سکونت کر کے چلے گئے ہوں اب ادائیگی کی کیا صورت ہوگی، پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کسی آدمی نے ہندو، مشرک یا کافر شخص کا حق بذریعہ چوری یا خیانت دبایا ہوا ہے۔ وہ لوگ بوجہ ترک سکونت چلے گئے ہیں۔ اس کی زندگی یا رہائش معلوم نہیں ہو سکتی۔ اندریں حالات وہ شخص ادائیگی حقوق العباد کیونکر ادا کر سکے۔ مفصل تحریر فرمادیں کہ کوئی بخشش کی صورت ہو سکے۔

(۲) کیا پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی بموجب فقہ حنفیہ واضح فرمایا جائے۔

حبیب اللہ مبشر چک نمبر ۴۶ R

﴿ج﴾

(۱) پہلے تو ضروری ہے کہ صاحب حق کو تلاش کرے اور جہاں جہاں سے اس کے معلوم ہونے کی توقع ہو سکے وہاں سے اس کا یا اس کے وارثوں کا پتہ لگالیا جائے۔ اگر کوئی پتہ چل گیا تو صاحب حق کو اس کا حق پہنچا دیوے یا اس سے معاف کرالیوے اور اگر اس کے ملنے سے مایوسی ہو جائے تو اسے بیت المال (سرکاری خزانہ) میں داخل کر دیا جائے۔ جس کو حکومت مسلمانوں کے رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کرے اور اگر سرکاری طور پر اس قسم کا انتظام موجود نہ ہو تو وہ خود کسی رفاہی کام پر خرچ کردے اور اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگے اور توبہ استغفار بھی

کرے۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۲۹۰ ج۲ (کتاب اللقطة) کل لقطة یعلم انها کانت لذمی لا ینبغی ان یتصدق ولکن یصرف الی بیت المال لنوائب المسلمین کذا فی السراجیةوکذا فی العالمگیریة ایضا ص ۲۳۴ ج۲ (الفصل الثانی فی دخول الحربی فی دارالسلام) فان رجع الحربی المستامن الی دارالحرب وترک ودیعة عند مسلم او ذمی او دینا علیهما حل دمه بالعود الی دارالحرب وما کان فی ایدی المسلمین اوا لذمیین من ماله فهو باق علے ما کان علیه حرام التناول فان اسر او ظهر علیهم فقتل سقط دینه وصارت ودیعته فیأ ولوکان له رهن فعند ابی یوسف رحمه الله تعالیٰ یأخذه المرتهن بدینه وقال محمد رحمه الله تعالیٰ یباع ویو فی بثمنه الدین والفاضل لبیت المال کذافی التبیین وان قتل ولم یظهر علے الدار فالقرض والودیعة لورثته وکذا لک اذا مات الخ

(۲) پاکستان کی وہ زمینیں جواس وقت مسلمانوں کی ملک ہیں اوران کے پاس مسلمانوں ہی سے پہنچی ہیں ارثا او شراء وهلم جرا وہ زمینیں عشری ہیں اور جو درمیان میں کوئی کافر مالک ہوگیا تھا وعشری نہ رہی اور جس کا حال کچھ معلوم نہ ہواوراس وقت مسلمانوں کے پاس ہے پھر سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں ہی سے حاصل ہوئی ہے۔ بدلیل الاستصحاب پس وہ بھی عشری ہوگی۔ (امدادالفتاویٰ ج ۲ ص ۵۹) مگر یہ حکم ان زمینوں کا ہے جوعرصہ دراز سے نسل بعد نسل مملوکہ چلی آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اوراقسام کی اراضی بھی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کی اراضی جو مسلمانوں کو دی گئی، حکومت پاکستان کی طرف سے نہروں کے ذریعہ نوآباداراضی جو مسلمانوں کو ملیں، حکومت برطانیہ کے وقت میں مسلمان ریاستوں کی طرف سے مسلمانوں کو ملنے والی اراضی، یہ تینوں قسمیں عشری ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل یا بعد مسلمانوں نے حکومت پاکستان کی اجازت سے بذات خود ذرائع آبپاشی مہیا کر کے جو اراضی آباد کیں یہ عشری یا خراجی ہونے میں قرب وجوار کی اراضی کے تابع ہوں گی۔ اگر قرب وجوار میں دونوں قسم کی اراضی ہوں تو یہ نوآباد اراضی عشری ہوں گی الخ (احسن الفتاویٰ ص ۳۸۱ ج ۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دودھ پلانے والی کے بیٹے کے لیے رضاعی بہن کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل، جس کے پاس چند بکریاں، سونا چاندی ہوں کیا بوقت زکوٰۃ سب کو جمع کیا جائے گا، جس کے پاس ضرورت کے لیے ناکافی زمین، باغ اور رہائشی مکان ہو اس پر قربانی واجب ہوگی، کیا قربانی کے جانور کو اُدھار پر لینا اور گوشت ذبح کے بعد تقسیم کرنا، کیا ادائیگی زکوٰۃ کے وقت سونا چاندی کو نقدی کے ساتھ ملایا جائے گا، کچھ پھل فروخت کرنا اور مالک کا اپنے لیے چند من کی شرط لگانا، چکی والا اگر گندم ہی سے اجرت کی کٹوتی کرے تو یہ جائز ہے یا نہیں، ایک ہزار روپے کے عوض زمین رہن رکھوا کر بیس روپے سالانہ فصل کے عوض مجرا کرنا، کیا زمین اور زمین کا مقررہ پانی ایک دوسرے کے بغیر فروخت ہو سکتے ہیں، اگر بیج، زمین، بیل وغیرہ مالک کی زمین اور مزارع کی صرف محنت ہو کیا جائز ہے، عام انجکشن اور رگ کے انجکشن میں کچھ فرق ہے یا نہیں، ٹیوب ویل اور بورنگ والی زمین میں عشر یا نصف عشر واجب ہوگا، حرمت مصاہرت کے اسباب، یہ جو مشہور ہے کہ ''اگر حق مہر دینے کا ارادہ نہ ہو تو مباشرت زنا تصور ہوگی'' کیا درست ہے، چھ آدمیوں نے قربانی کے لیے بیل خریدا ساتواں نہ ملا تو حصص کی تقسیم کیسے ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کہ:

(۱) زید کی بیوی مسماۃ ہندہ سے زینب پیدا ہوئی اور زید کے بھائی عمرو کی بیوی مسماۃ سارہ سے ہاجرہ پیدا ہوئی۔ ہاجرہ نے زینب کے ساتھ اس کی والدہ ہندہ کا دودھ پیا۔ لہٰذا اب ہاجرہ کے بھائی خالد کو اس کی رضاعی بہن زینب نکاح میں آ سکتی ہے یا نہ اور زینب کے بھائی ولید کو ہاجرہ کی بہن نسبی کلثوم نکاح میں آ سکتی ہے یا نہ۔

(۲) حاملہ مطلقہ کی عدۃ وضع حمل سے ہوگی یا ثلثۃ قروء سے۔

(۳) کسی شخص کے پاس مثلاً پانچ چھ بکریاں ہیں اور چند تولے نصاب سے کم سونا اور چاندی ہے تو کیا ان تینوں چیزوں کی قیمت کو جمع کر کے کسی ایک چیز کا نصاب بنا کر زکوٰۃ واجب ہوگی جو کہ آج کل ان اشیاء کی قیمت بڑھ چڑھ کر ہے یا جمع نہ کیا جائے گا اور زکوٰۃ سے بری الذمہ ہوگا۔

(۴) کوئی شخص مکان رہائش اور باغ اور کچھ زمیندارہ رکھتا ہے۔ آمد کے لحاظ سے تو باغ سالانہ مثلاً ہزار

روپیہ اور غلہ گندم زمین سالانہ خرچ سے کم دیتی ہے مگر زمین کی اس پیداوار یا باغ کی فصل سے پورا اس کا گزارا نہیں ہوتا یا ہوتا تو ہے تو کیا اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہ۔ اگر اس باغ اور زمین کی قیمت کو دیکھا جائے تو ہزاروں روپے بنتے ہیں۔ قیمت وجوب قربانی کے لیے معتبر ہے یا نہ۔

(۵) آج کل عام دستور ہے کہ ایک شخص گائے یا بیل لیتا ہے بمعہ چند اشخاص کے کہ عید قربانی آنے والی ہے۔ قربانی کے لیے کوئی گائے، بیل خریدنا چاہیے۔ سہام وغیرہ کوئی مقرر نہیں کرتا اور بعد میں حصہ شامل کرتے ہیں تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے یا کہ بوقت خرید سب شرکاء کی موجودگی یا ان کی وکالت شرط ہے۔ نیز یہ بھی دستور ہے کہ قیمت گائے بیل کی ادا نہیں کی جاتی۔ بعد میں کئی ماہ یا سال کے بعد رقم ادا کرتے ہیں تو اس صورت میں قربانی صحیح ہوگی یا نہ۔ یعنی صحت قربانی کے لیے ادائیگی قیمت مبیع قبل از ذبح شرط ہے یا نہ۔

(۶) اگر کوئی شخص نقدی کے لحاظ سے تو صاحب نصاب ہے مزید برآں وہ مختلف اشیاء مثلاً دو چار بکری چند تولہ سونا اور چند تولہ چاندی بھی رکھتا ہے۔ تو کیا اس صورت میں بھی ان کی قیمت کر کے نصاب نقدی کے ساتھ ملایا جائے گا۔

(۷) میوہ دار باغ مثلاً سیب یا انار یا کھجور و آم وغیرہ کی بیع وشراء کس وقت ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب درخت پھول سے نکل کر میوہ دانہ پکڑ لے تب صحیح ہے واقعی اس طرح ہے یا کہ میوہ کے بننے تک انتظار کیا جائے۔ عام معمول ہے کہ میوہ دار جب دانہ پکڑ لیتا ہے یعنی اپریل مئی میں خرید وفروخت شروع ہو جاتی ہے تو یہ اکتوبر نومبر تک سلسلہ چلا جاتا ہے۔ کیا میوہ کا اس مدت تک درخت پر رہنا شرعاً صحیح ہے یا نہ۔ نیز یہ بھی درست ہے کہ باغ سے مثلاً مالک دو یا تین من مشتری سے لینا ٹھہرا لیتا ہے۔ تو کیا یہ طریقہ درست ہے یا نہ۔

(۸) پن چکی پر غلہ گندم وغیرہ کی پسائی مثلاً من کے پیچھے دو سیر لیتے ہیں۔ یہ درست ہے یا کہ رقم لی جائے۔ گندم کی کٹائی جو کہ عام طور پر پنجاب میں مروج ہے کہ کاٹنے والے کو اس کی کٹائی کا بیسواں حصہ دیا جائے یہ طریقہ کار صحیح ہے یا کس طرح شرعاً کیا جائے۔

(۹) زید نے بکر سے کچھ زمین مثلاً ایک ہزار روپیہ پر رہن کی ہے۔ مگر ساتھ ہی حیلہ رکھا ہے کہ بیس روپے سالانہ اس زمین کی فصل کے عوض میں مبلغ ہزار روپے سے مجرا کیا جائے گا۔ لہٰذا اس صورت میں یہ حیلہ شرعاً درست ہے یا نہ۔ حالانکہ یہ زمین بصورت اجارہ سالانہ اس رقم بیس پر کسی بھی صورت میں نہ دیتا۔ نیز رہن لینے والے پر اس ہزار روپیہ یا جو اس سے سالانہ مجرا قرار پائی ہے۔ زکوۃ ہوگی یا نہ۔ راہن اور مرتھن کے لیے زکوۃ یا عشر کا شرعاً کیا حکم ہے۔ اور اجارہ کی صورت میں عشر اجیر پر ہوگا یا متاجر پر۔

(۱۰) یہاں علاقہ زیارت میں زمین علیحدہ فروخت ہوتی ہے اور پانی علیحدہ فروخت کرنے کا آباؤ اجداد

سے رواج ہے نہ پانی زمین کے تابع ہے نہ زمین پانی کے آیا یہ شرعاً درست ہے یا نہ۔یعنی پانی بغیر زمین کے علیحدہ شرعاً فروخت ہوسکتا ہے یا نہ۔ نیز پانی بھی زمین کی طرح مذکورہ بالا صورت میں جب رہن کرتے ہیں مجرائی کچھ مقرر کی جائے۔ یہ درست ہے یا نہ اور یہ رقم جو زمین یا پانی کے عوض میں ہوگی ہر دو صورت میں زکوٰۃ کس پر ہوگی۔

(۱۱) مزارعت بارانی زمین کی اگر زمین وتخم و بیل ایک شخص کے ہوں اور مزارع کی محض اپنے ہاتھ کی مزدوری ہو تو کیا درست ہے یا نہ۔ نیز مزارعت میں جو صورتیں ناجائز ہوں تحریر فرمادیں تاکہ ان طریقوں سے احتراز کیا جائے۔

(۱۲) انجکشن باقی بدن یا رگ میں لگانے کا فرق ہے یا نہ اور انجکشن لگانا مفسد صوم ہے یا نہ۔بعض علماء ہر دو صورت میں مفسد بتلاتے ہیں اور بعض عدم افساد ہر دو کا فرماتے ہیں اور بعض رگ والا مفسد اور علاوہ رگ کے غیر مفسد بتلاتے ہیں لہٰذا از راہ کرم مفصل واضح فرمادیں۔

(۱۳) آج کل چونکہ ٹیوب ویل یا بوئرنگ کا عام رواج ہو رہا ہے لہٰذا عشر کا کیا حکم ہے۔ دسواں ہوگا یا بیسواں۔اسی طرح کاریز چشمہ کے حکم میں ہے یا کہ کنویں کے حکم میں ہے۔عشر کے لحاظ سے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے مفصل مدلل ممنون فرمائیں۔

(۱۴) حرمت مصاہرت کے اسباب کیا ہیں۔اگر علاوہ فرج غلیظ کے نظر بالشہوہ یا لمس یا قبلہ وبغلگیری ہو تو کیا حرمت مصاہرت قائم ہوگی یا نہ۔

(۱۵) عام مشہور ہے کہ اگر حق مہر دینے کا عزم نہ ہو کہ نہ مہر دوں گا اور نہ کوئی مجھ سے وصول کرے گا تو اس صورت میں مجامعت زنا میں شمار ہوگی۔واقعی اس کا ثبوت کہیں حدیث یا فقہ میں ہے یا کہ من گھڑت مسئلہ ہے۔

(۱۶) قربانی کے لیے شرکاء نے ایک بیل خریدا۔ساتواں آدمی نہیں ملتا اور قیمت سب نے علی السویہ ادا کی۔اب تقسیم حصص کے وقت کیا کیا جائے۔ساتواں حصہ مساوی طور پر تقسیم کریں یا کہ مساکین پر بانٹ دیں۔

﴿ج﴾

(۱) خالد کے نکاح میں زینب آسکتی ہے کیونکہ زینت خالد کی نسبی بہن ہاجرہ کی رضاعی بہن ہے۔اسی طرح ولید کے نکاح میں کلثوم آسکتی ہے۔کیونکہ کلثوم ولید کی رضاعی بہن ہاجرہ کی نسبی بہن ہے۔ **كما قال في الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار ص ۲۱۷ ج ۳ كتاب الرضاع (وتحل اخت اخيه رضاعا) يصح اتصاله بالمضاف كان يكون له اخ نسبي له اخت رضاعية وبالمضاف اليه كان يكون لا خيه رضا عا اخت نسبا وبهما وهو ظاهر. وكذا (نسبا) بان يكون لاخيه لابيه**

اخت لام فهو متصل بهما لا باحدهما للزوم التکرار کما لا یخفی۔

(۲) حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے۔ کما قال تعالیٰ و اولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن الآیة. (الطلاق پ ۲۸) وفی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار ص ۵۱۱ ج ۳ کتاب العدة (وفی) حق (الحامل) مطلقا والوامة او کتابیة او من زنابان تزوج حبلی من زنا ودخل ثم مات او طلقها تعتد بالوضع جواهر الفتاویٰ (وضع) جمیع (حملها) وقال الشامی تحته. (قوله مطلقا) ای سواء کان عن طلاق او وفاة او متارکة او وطئ بشبهة نهر۔

(۳) بکریوں کی قیمت لگا کر سونے چاندی کے ساتھ جمع نہیں کی جائے گی۔ بکریاں خود اگر نصاب (۴۰) تک پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں اور چاندی سونے میں سے ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ قیمت لگا کر جمع کیا جائے گا۔ اگر دونوں کی قیمت ملا کر چاندی یا سونے کے نصاب تک پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار باب زکاة المال ص ۳۰۳ ج ۲ (و) یضم (الذهب الی الفضة) وعکسه بجامع الثمنیة (قیمة) وقالا بالاجزاء (ولا تجب) الزکاة عندنا (فی نصاب) مشترک (من سائمة) ومال تجارة الخ۔

(۴) اس شخص پر قربانی واجب نہ ہوگی۔ قربانی اس شخص پر واجب ہوتی ہے جو حاجات اصلیہ سے زائد قدر نصاب کا مالک ہو۔ اگر ایک شخص کی زمین سے اتنی آمد ہوتی ہو جو اس کے لیے سال بھر کے لیے کافی نہ ہوتی ہو تو اس پر قربانی واجب نہ ہوگی یا کافی تو ہو جاتی ہو مگر بمشکل تو بھی قربانی واجب نہ ہوگی۔ ہاں اگر یہ شخص اتنی جائیداد کا مالک ہو کہ اگر وہ بقدر نصاب اس میں سے فروخت بھی کر دے تب بھی بقایا جائیداد کی آمد اس کو سال بھر کے لیے کافی ہو جاتی ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

(۵) بہتر تو یہ ہے کہ خرید سے قبل شریک ہو جائیں اور سب مل کر اکٹھے خرید لیں یا کسی ایک کو وکیل بنالیں اور اگر ایک آدمی ہی خریدتا ہے اس نیت سے کہ دوسروں کو اس میں شریک کرے گا۔ تب بھی جائز ہے اور اگر اپنی طرف سے قربانی کی غرض سے خرید لیتا ہے اور پھر دوسروں کو شریک کرتا ہے تو اگر یہ شخص فقیر ہے تب تو دوسروں کو شریک نہیں کر سکتا ہے۔ بنابر ایک قول کے اور اگر غنی ہے تو تب دوسروں کو شریک کر سکتا ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اس رقم کو یہ شخص صدقہ کرے۔

کما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار کتاب الاضحیة ص ۳۱۷ ج ۶ (وصح اشتراکه سبعة فی بدنة شریت لا ضحیة) ای ان نوی وقت الشراء الاشتراک صح استحسانا والا لا (استحسانا وذا) ای الاشتراک (قبل الشراء احب) اضحیه کی قیمت پہلے ادا

کرنی برائے صحت قربانی کوئی ضروری نہیں ہے۔

(۶) صاحب نصاب تو یہ نقدی کے اعتبار سے ہی ہے اس لیے اس پر قربانی اور فطرانہ تو واجب ہوگا مگر ادائیگی زکوٰۃ کے لیے وہ صرف سونے اور چاندی کی قیمت لگا کر نقدی کے ساتھ ساتھ شامل کرے گا اور ان سب کا چالیسواں حصہ سال گزرنے پر زکوٰۃ نکالے گا جیسا کہ اوپر گزر گیا بکریوں کی قیمت شامل نہیں کی جائے گی۔

(۷) جب میوے کا ظہور ہو جائے۔ اگر چہ ابھی بالکل چھوٹے چھوٹے دانے ہوں تو اس کی بیع جائز ہے اور پھل کے ظہور سے قبل اس کی بیع ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ بیع معدوم ہے۔ باقی جب پھل کے درختوں پر پکنے تک چھوڑنے کی شرط نہ لگائی جائے تو بیع جائز ہے۔ اگر چہ ماہ مئی میں خریدے ہوئے پھل کو ماہ اکتوبر میں بھی کاٹ لیوے۔ ہاں اگر درخت پر پھل کے چھوڑنے کی شرط لگائی جائے تو شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار کتاب البیوع ص ۵۵۴ ج ۴ (ومن باع ثمرة بارزة) اما قبل الظهور فلا یصح اتفاقا (ظهر صلاحها اولا صح) فی الاصح. وفیه ایضا بعد ذلک (ویقطعها المشتری فی الحال) جبرا علیه (وان شرط ترکها علی الاشجار فسد) البیع کشرط القطع علی البائع حاوی (وقیل) قائله محمد (لا) یفسد (اذا تناهت الثمرة للتعارف فکان شرطا یقتضیه العقد باقی دو من یا پانچ من پھل جو مالک مشتری سے ٹھہرالیتا ہے یعنی مستثنیٰ کرلیتا ہے تو اس میں دو قول ہیں۔ بنابر قیاس ظاہر الروایۃ یہ جائز ہے اور بنابر روایت حسن ناجائز ہے اور فقہاء میں بعض نے پہلے قول کی تائید کی ہے اور بعض نے دوسرے کی۔ لہٰذا عامل کے لیے اس میں گنجائش نکل سکتی ہے۔ کما قال فی الهدایة ص ۳۲ ج ۳ قال ولا یجوز ان یبیع ثمرة ویستثنی منها ارطالا معلومة خلا فالمالک رحمه الله لان الباقی بعد الاستثناء مجهول بخلاف ما اذا باع واستثنی نخلا معینا لان الباقی معلوم بالمشاهدة قال المصنف قالوا هذا روایة الحسن وهو قول الطحاوی اما علی ظاهر الروایة ینبغی ان یجوز لان الاصل ان ما یجوز ایرادا لعقد علیه بانفراده یجوز استثناء ه من العقد وبیع قفیز من صبرة جائز فکذا استثناء ه۔

(۸) اگر پن چکی پر مثلاً ایک من گندم کی پسائی کی اجرت دو سیر گندم میں سے لیں تب تو صحیح ہے اور ایک من گندم کی پسائی کی اجرت دو سیر مطلق آٹا مقرر کریں تب بھی صحیح ہے۔ اگر چہ پھر اسی گندم کے آٹا ہی سے وصول کرے لیکن دینے والے کو اختیار ہوگا وہ دو سیر آٹا جو اجرت ہے جہاں سے وہ دے سکے گا اور اگر اجرت اسی گندم کے آٹے میں سے دو سیر مثلاً مقرر کریں تو یہ اجارہ فاسدہ ہے اور رقم کو اجرت مقرر کرنا درست ہے اور جائز ہے۔

گندم کی کٹائی کی اجرت بیسواں حصہ کاٹی ہوئی گندم میں سے مقرر کرنا درست نہیں ہے اور اسی طرح یہ

اجارہ فاسدہ ہے۔ایسی صورت میں اجر مثل واجب ہوگا۔

کما قال فی الدر المختار مع شرحه ردالمحتار باب الاجارة الفاسدة ص ۵٦ ج ٦ (ولو دفع غزلا لآخر لينسجه له بنصفه اى بنصف الغزل (او استأجر بغلا ليحمل طعامه ببعضه او ثورا ليطحن بره ببعض دقيق فسدت فى الكل لانه استأجره بجزء من عمله والاصل فى ذلك نهيه صلى الله عليه وسلم عن قفيز الطحان وقد مناه فى بيع الوفاء والحيلة ان يفرز الاجر اولا اويسمى قفيزا بلا تعيين ثم يعطيه قفيزا منه فيجوز۔

(۹) بظاہر تو یہ اجارہ معلوم ہوتا ہے۔اگر چہ اجرت کم مقرر کی ہو تب بھی معنیً اجارہ ہے اور چونکہ ایک ہزار روپیہ رقم اجرت کی پیشگی مستاجر دے چکا ہے لہٰذا مستاجر پر اس رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔باقی عشر جو ہے اس میں اختلاف ہے۔امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک عشر موجر (مالک زمین) پر اجرت کا دسواں حصہ یا بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک عشر فصل میں سے مستاجر پر واجب ہوتا ہے اور دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے۔علامہ شامی نے فیصلہ یہ کیا ہے کہ اگر موجر نے پوری بھری اجرت لی ہو تب تو عشر اس پر اجرت میں سے واجب ہوگا اور اگر اجرت پوری نہیں مقرر کر چکا ہے بلکہ عشر وغیرہ کو خیال میں مستثنیٰ کر کے اجرت مقرر کر چکے ہیں تو عشر مستاجر پر فصل میں سے واجب ہوگا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحه رد المحتار باب العشر ص ۳۳۴ ج ۲ والعشر على المؤجر كخراج موظف وقالا على المستاجر كمستعير مسلم وفى الحاوى وبقولهما ناخذ. وقال الشامى فى آخر ما فصل وحقق. فان امكن اخذ الاجرة كاملة يفتى بقول الامام والا فبقولهما لما يلزم عليه من الضرر الواضح الذى لا يقول به احد واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) علیحدہ پانی کی بیع ناجائز ہے۔کما قال فی الدر المختار مع شرحه ردالمحتار (فصل الشرب ص ۴۴۵ ج ٦) (ولا يباع) الشرب (ولا يوهب ولا يوجرو لا يتصدق به) لانه ليس بمال متقوم فى ظاهر الرواية و عليه الفتوىٰ كما سجئ۔

(۱۱) یہ صورت مزارعۃ کی جائز ہے۔ناجائز صورتیں درج ذیل چار ہیں۔(۱) بیل اور زمین ایک کے ہوں اور عمل اور بیج دوسرے کے ہوں (۲) بیل اور بیج ایک ہوں اور عمل اور زمین دوسرے کے ہوں (۳) بیل ایک کے ہوں اور زمین، بیج اور عمل دوسرے کے ہوں (۴) بیج ایک کا ہو اور بیل زمین اور عمل دوسرے کے ہوں۔

کما قال فی الدر المختار مع شرحه ردالمحتار كتاب المزارعة ص ۲۷۸ ج ٦ (وكذا) صحت (لو كان الارض والبذر لزيد والبقر والعمل للآخر او الارض له والباقى للآخير (او

العمل له والباقی للآخر) فهذه الثلاثة جائزة (وبطلت) فی اربعة او جه (لو کان الارض والبقر لزید او البقر والبذر له والآخر ان للآخر) او البقر (او البذر له والباقی للآخر)۔

(۱۲) انجکشن باقی بدن والا تو مفسد صوم نہیں ہے رگ والے میں مجھے تردد ہے باقی علماء کرام دونوں کو مفسد صوم نہیں قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ چیز جو بذریعہ مسامات کے جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچے وہ مفسد صوم نہیں ہے اور انجکشن میں دوا بذریعہ مسامات پہنچائی جاتی ہے۔ وقال فی الهداية ص ۱۹۷ ج ۱ ولو اكتحل لم يفطر لانه ليس بين العين والدماغ منفذ والدمع يترشح كالعرق والداخل من المسام لاينا فی کما لو اغتسل بالماء البارد۔

(۱۳) ٹیوب ویل سے سیراب کردہ زمین کی فصل میں بیسواں حصہ واجب ہوگا کاریز تو چشمہ کے حکم میں ہوگا غالبًا۔

(۱۴) قبلہ، بغلگیر ہونا، لمس بالشھوۃ اور اسی طرح نظرا لی الفرج الداخل بالشهوة سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے۔ کذا فی الشامیۃ ص ۳۶ ج ۳۔

(۱۵) یہ من گھڑت ہے اس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔

(۱۶) سارا گوشت پوست اس کا چھ برابر حصوں میں تقسیم کر دیں یہ ساتواں حصہ فقراء پر تقسیم کرنا کوئی ضروری امر نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

ختم قرآن پاک کے موقع پر استاد کو کپڑے یا نقدی تحفہ میں دینا، مالک اپنے حصے کی فصل کا اور مزارع اپنے حصے کا عشر ادا کرے گا، کیا مجسٹریٹ کے فیصلہ سے میاں بیوی میں جدائی ہوجائے گی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک حافظ قرآن ہے۔ جس کی باقاعدہ ماہانہ تنخواہ مقرر ہے۔ کوئی طالب علم قرآن مجید ختم کرنے کے بعد اپنے استاد کو ہدیۃً وتحفۃً کوئی چیز مثلاً کپڑے یا نقدیا کوئی بکری گائے دیتا ہے بغیر جبر واکراہ اور بغیر طلب کیے تو کیا حافظ کے لیے ان اشیاء کا لینا جائز ہے یا نہ۔

(۲) ایک شخص دوسرے آدمی کی زمین بیجتا ہے اور مالک زمین کو مقرر شدہ اجناس مثلاً گندم، گڑ، کپاس وغیرہ دیتا ہے یا مالک زمین کو ثلث پیداوار یا ربع پیداوار دیتا ہے۔ تو شرعی عشر کیا مالک زمین پر واجب ہے یا کھیتی کرنے والے پر نیز اس زمانہ میں حکومت کو ہر فصل کا ٹھیکہ آبیانہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے تو کیا یہ ٹھیکہ اور آبیانہ عشر سے وضع کیا جا سکتا ہے یا نہ۔

(۳) ایک عورت مجسٹریٹ کے ہاں فسخ نکاح کا اپنے خاوند کے خلاف دعویٰ دائر کرتی ہے اور مجسٹریٹ کچھ رقم خاوند کو دلوا کر یا بغیر رقم دلوانے مابین زوجین جدائی کرا دیتا ہے۔ دراں حالیکہ خاوند اپنی زبان سے عورت کو طلاق نہیں دیتا تو کیا محض مجسٹریٹ کے فیصلہ پر یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔ تفصیل کے ساتھ بالدلائل مسئلہ تحریر فرما کر ثواب حاصل فرمائیں۔

بمعرفت حافظ اللہ بخش صاحب ضلع مظفر گڑھ



(۱) حافظ قرآن کے لیے ان اشیاء کا لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ تنخواہ دینے والوں کو یہ معلوم ہو کہ حافظ قرآن کو باقاعدہ تنخواہ کے علاوہ کچھ تحفے اور ہدیے بھی ملا کرتے ہیں اور وہ اس پر راضی ہوں اور تحفے دینے والے حافظ صاحب کو ہی یہ تحفے دیتے ہوں۔ ادارہ کے لیے دینے کی نیت سے نہ دیتے ہوں۔ نفس جواز کے لیے درمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۵٦ ج ٦ کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہوں۔

(ویجبر علی) دفع (الحلوة المرسومة) هي ما يهدى للمعلم على رؤس بعض سور القرآن سميت بها لان العادة اهداء الحلاوى كتاب الاجارة باب الاجارة الفاسدة۔

(۲) مالک زمین اپنے حصہ کی فصل کا عشر ادا کرے گا اور مزارع اپنے حصہ کی فصل کا عشر ادا کرے گا۔ كما في الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۳۳۵ ج ۲ باب العشر وفي المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصة جس زمین کا آبیانہ یعنی پانی کی قیمت ادا کرنا پڑے تو اس زمین کی کل فصل میں بیسواں حصہ واجب ہوگا۔ كما في الدر المختار ص ۳۲۸ ج ۲ باب العشر وفي كتب الشافعية او سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لاتاباه اورامداد الفتاویٰ ص ۶۱ ج ۲ پر ہے اور جس نہری میں بیسواں حصہ لکھا ہے مراد اس سے جس میں آبپاشی کرنا پڑے یا پانی کی قیمت دینا پڑے۔

(۳) اس میں بڑی تفصیل ہے۔ اجمالاً یہ ہے کہ جو فیصلہ شریعت کے مطابق ہو وہ درست ہے ورنہ غلط اور مردود ہے۔ جو واقعہ آپ کے پاس پیش ہوا ہو اس کی تفصیل اور فیصلہ کی نقل بھیج کر فتویٰ حاصل کریں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

پرانی عیدگاہ شہید کر کے دوسری جگہ منتقل کرنا



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مولوی بہاؤالدین تقریباً ۲۵ سال قبل ایک کنال اراضی برائے عید گاہ چاہ مے والا میں وقف کرتا ہے اور باشندگان ماہڑہ اب تک اس عیدگاہ میں نماز عید ادا کرتے رہے ہیں لیکن اب اشتمال اراضی کی وجہ سے عیدگاہ کا رقبہ مولوی بہاؤالدین کے بھائی مولوی نصیرالدین کے رقبہ سے ملحق ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ماہڑہ میں حکومت کی طرف سے برائے عیدگاہ قبرستان مدرسہ وغیرہ کے لیے عوام کو ایک پلاٹ دیا گیا ہے۔ چنانچہ چند آدمی مع بہاء الدین کے جدید عیدگاہ کی بنیاد ڈال کر سابقہ عیدگاہ کو گرانا چاہتے ہیں۔ کیا سابقہ عیدگاہ گرانا جائز ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل امور بھی قابل غور ہیں۔

(۱) عیدگاہ کا رقبہ اشتمال کی وجہ سے مولوی نصیرالدین کا ملک ہو جائے گا۔

(۲) سابقہ عیدگاہ کے جنوبی مشرقی کونہ میں تعمیر عیدگاہ سے پہلے ایک مسجد تھی جس کا رقبہ ۳×۳ کرم تھا۔ اس میں مستقل جماعت کا انتظام نہ تھا لیکن کبھی کبھی جماعت ہو جاتی تھی۔ اگر بالفرض عیدگاہ گرا دی جائے تو مسجد کا رقبہ مستثنیٰ ہوگا۔ علاوہ ازیں سامان اور اس میں کاشتکاری کر کے اس کی پیداوار و سامان عیدگاہ کسی موقوفہ چیز پر خرچ ہو سکتے ہیں۔

(۳) اس ۲۵ سال کے عرصہ میں عیدگاہ کی عمارت بالکل محفوظ رہی ہے اور کبھی اس کے سامان کے ضیاع کا کوئی خطرہ نہیں ہوا۔ کیا پھر بھی خوف ضیاع کا بہانہ ڈھونڈ کر گرانا جائز ہے۔

(۴) باشندگان ماہڑہ اور شرکاء چاہ مے والا اور خصوصاً مولوی نصیرالدین یعنی سابقہ عیدگاہ گرانے پر راضی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کے دستخط ثبت کیے گئے ہیں۔

(۵) باشندگان ماہڑہ میں سے اگر کوئی شخص سابقہ عیدگاہ کو مدرسہ کی صورت میں آباد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

ہم واقعی عیدگاہ گرانے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور عیدگاہ کی بقاء کے خواہش مند ہیں۔

محمد قاسم، نصیرالدین، غلام قادر، محمد عبدالعزیز

﴿ج﴾

ایک دفعہ جب یہ زمین عیدگاہ کے لیے وقف کردی گئی اوراس میں کافی عرصہ سے عید کی نماز پڑھی گئی ہے اوراس کا وقف صحیح ہو چکا ہے تب یہ زمین ہمیشہ تک کے لیے عیدگاہ رہے گی۔ اس کے وقف کو باطل کرنا یا اس کو بیع کرنا یا تبدیل کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ نیز اس کو گرانا اوراس کی اینٹیں وغیرہ دوسری جگہ خرچ کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عیدگاہ اب بھی عید کی نماز پڑھنے کے لیے استعمال میں لائی جاسکتی ہے اوراس سے بالکلیہ استغناء واقع نہیں ہو چکا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحه ردالمختار کتاب الوقف ص ۳۳۸ ج ۴ (وعندهما هو حبسها علی) حکم (ملک الله تعالیٰ وصرف منفعتها علی من احب) ولو غنیا فیلزم فلا یجوز له ابطاله ولا یورث عنه وعلیه الفتویٰ ابن الکمال وابن الشحنة. وقال الشامی تحته (قوله وعلیه الفتویٰ) ای علی قولهما یلزمه قال فی الفتح والحق ترجح قول عامة العلماء بلزومه لان الاحادیث والآثار متظاهرة علی ذالک واستمر عمل الصحابة والتابعین ومن بعدهم علی ذلک فلذا ترجح خلاف قوله اه ملخصاً فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ

جو رقم لڑکی کے باپ نے داماد سے لی ہے کیا وہ مہر شمار ہو سکتی ہے، کیا مرد کے لیے سونے کا دانت لگوانا جائز ہے، کیا بوقت نکاح لڑکی کی اجازت ضروری ہے جبکہ وہ کپڑے اور زیور پہن چکی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا لڑکی کا مہر جو اس کا باپ نکاح سے پہلے لڑکے کے باپ سے دو یا اڑھائی ہزار روپیہ وصول کر لیتا ہے۔ یہی مہر نکاح خواں مہر باندھ سکتا ہے یا کہ لڑکا ان کے علاوہ اور دے۔

(۲) کیا مرد کو ایک سونے کا دانت لگوانا جائز ہے یا نہ۔

(۳) کیا نکاح کرتے وقت نکاح والی عورت کو نکاح خواں ضرور پوچھے یا کہ اس کے باپ کی اجازت سے نکاح باندھ دے۔ جبکہ نکاح والی عورت کو زیور وغیرہ بھی پہنائے ہوئے ہوں۔

معرفت صوفی نور محمد امریکن ہسپتال چوبارہ روڈ لیہ

﴿ج﴾

(۱) لڑکی اگر نابالغہ ہو یا بالغہ ہو مگر باکرہ ہو تو ایسی لڑکی کا مہر اس کا باپ وصول کر سکتا ہے۔لہٰذا اگر مہر کی رقم لڑکی کے باپ کو پیشگی دی جائے تو نکاح خوان اس رقم کو مہر باندھ سکتا ہے اور لڑکے کے ذمہ اس کے علاوہ کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔ کما فی البحر الرائق باب الاولیاء ص ۱۱۰ ج۳ وانما یملک الاب قبض الصداق برضاها دلالة فیبرأ الزوج بالدفع الیه ولهذا لا یملک مع نهیها والجد کالاب کما فی الخانیة الخ

(۲) چاندی کا دانت لگوانا تو بالاتفاق جائز ہے اور سونے کے دانت لگوانے میں اختلاف ہے۔امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز کہتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ سونے کا دانت نہ لگوایا جائے۔ کما فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس ص ۳۶۱ ج۶ (ولا یشد سنه) المتحرک (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (ویتخذ انفامنه) لان الفضة تنتنه۔

اور امداد الفتاویٰ ص ۱۳۷ ج۴ پر ہے اختلاف ہے، اس لیے گنجائش ہے مگر اول احتیاط ہے کذا فی الدرالمختار۔

(۳) اگر لڑکی نابالغہ ہو تب تو لڑکی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہے تب اس کی رضامندی سے نکاح ہوگا۔خواہ نکاح سے قبل اس سے پوچھا جائے اور وہ کسی کو اختیار دے دے اور وہ شخص اس کی طرف سے ایجاب وقبول کر لے یا نکاح کے بعد اس سے پوچھا جائے اور نکاح اس کا باپ پڑھا دے اور اس کو پتہ چل جانے کے بعد وہ اس نکاح کو منظور کر لے یا خاموشی اختیار کر لے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جاتا ہے۔ بہرحال اس میں تفصیل ہے جس صورت میں شک کرے تو مقامی کسی معتمد عالم دین سے دریافت کر لیا کریں یا پھر صورت لکھ کر ہمارے پاس دارالافتاء میں بھیج دیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۸ شوال ۱۳۸۷ھ

ناشزہ عورت کے ہاں غلط طریقہ سے پیدا ہونے والی اولاد اس کے شوہر کی وارث بنے گی
اگر کوئی شخص وارثوں کو محروم کر کے تمام جائیداد ہبہ کر کے مرا ہو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ہندہ نے عرصہ ۳۵ و ۳۶ سال سے شوہر سے نشوز اختیار کر لیا دوسری جگہ اولاد پیدا کرتی رہی ہے۔ اس کے شوہر کو ہر چند کہا گیا طلاق دینے پر آمادہ نہ ہوا اب کوئی عرصہ سوا سال سے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے پچھتا کر طلاق کر دی اور مر گیا۔ اب ورثاء سب اس کے لڑکے کو جو کہ بعد از نشوز دوسرے شخص سے پیدا ہوا ہے اس کی جائیداد سے حصہ نہیں دینا چاہتے لیکن لڑکا اور اس کے حمیم بحکم الولد للفراش الحدیث اس لڑکے کو محروم نہیں ہونے دیتے۔ ہاں مطلق نے طلاق نامہ نہیں لکھا کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ ولد الزنا سے ہو گیا اس کے یہ الفاظ حرمان از ارث کے لیے کافی ہیں یا نہیں اور کیا اس میں بھی قضا قاضی یا قائم مقام قاضی شرط ہے۔

(۲) زید اپنی جائیداد سالم تملیک و ہبہ بحق غیر وارث کر کے مر گیا۔ وارث زندہ موجود ہے مگر اس کو قطعی طور پر محروم کر گیا۔ سو کیا اس کی یہ تملیک جو کہ کاغذات مال میں عمل درآمد بھی کرایا گیا ہے صحیح ہے یا نہ اور وارث کو محروم کر کے گنہگار ہوا یا کہ وارث مذکور کو حق پہنچتا ہے۔

محمد اکرم عفا اللہ عنہ

﴿ج﴾

(۱) شریعت نے قانون مقرر کیا ہے کہ جس شخص سے نکاح ہوا ہے نسب اس کا حق ہے۔ البتہ اگر وہ خود اس کی نفی کرے یعنی شوہر ہی خود کہے کہ میرا نطفہ نہیں اور درصورت گواہ زنا نہ ہونے کے عورت بھی اس نفی میں اس کی تصدیق کرے تب اس سے نسب ثابت نہ ہو گا مگر حاکم شرعی کو کسی دلیل قطعی سے خود شوہر کا راست گو ہونا یقیناً معلوم نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے نفی کرنے پر حاکم شرع سکوت نہ کرے گا بلکہ مقدمہ قائم کر کے لعان کا قانون نافذ کرے گا جب یہ قاعدہ ممہد ہو چکا جس کی تصریح کتب فقہ میں بنا بر حدیث الولد للفراش وللعاهر الحجر موجود ہے اب صورت مسئولہ میں چونکہ صاحب حق یعنی شوہر نے نسب کی نفی کی ہے لہذا ہندہ سے جو اولاد پیدا ہوئی ہے اس کو شوہر کے ترکہ سے حصہ نہیں ملے گا۔ امداد الفتاویٰ ۴۵۴ و ۴۵۵ ج ۲۔

(۲) جو شخص اپنی اولاد کو بوجہ ناراضگی بے حق محروم الارث کردے سو یہ امر شرعاً بے اصل ہے اس سے اولاد کا حق باطل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وراثت ملک اضطراری وحق شرعی ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ اور لام استحقاق کے لیے ہے البتہ محروم الارث کرنے کا طریقہ یہ ممکن ہے کہ اپنی حیات اور صحت میں اپنا کل مال کسی کو ہبہ یا مصارف خیر میں وقف کردے اور اپنی ملک سے خارج کردے اس وقت اس کا بیٹا کسی چیز کا مالک نہیں ہوسکتا۔ تو بنابریں صورت مسئولہ میں چونکہ زید نے اپنی جائداد کو اپنی ملک سے خارج کردیا ہے اس لیے اس کا بیٹا وارث نہیں ہے۔ ولو کان ولدہ فاسقاً واراد ان یصرف مالہ الی وجوہ الخیر ویحرمہ عن المیراث ھذا خیر من ترکہ عالمگیری ص ۶۵ ج ۳ واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دس من گندم میں سے اگر ایک من صدقہ کرنے کا رواج ہو تو کیا یہ گندم مسجد پر خرچ کی جاسکتی ہے، پیراں دے پیر کے نام جو چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے اس کو مسجد پر صرف کرنا، نماز جنازہ کی جماعت سے کچھ فاصلہ پر عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا، جب عورت کو روزہ کی حالت میں ماہواری شروع ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا، اگر کسی جانور کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو جماعت سے نماز پڑھے یا جانور ذبح کرے، ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادیاں کیں اب ان کی اولاد آپس میں رشتے کیسے کرے گی

﴿س﴾

مکرمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ

عرض ہے کہ بندہ کو مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق کچھ وضاحت کی ضرورت ہے برائے کرم خیال مبارک سے مطلع فرمائیں۔

(۱) ہمارے علاقے میں لوگ ایک خاص طریقے سے خیرات نکالتے ہیں مثلاً ایک آدمی کی دس من گندم ہے وہ اس میں سے ایک من گندم بطور خیرات دیتا ہے۔ اگر یہ ایک من گندم مسجد کی تعمیر یا مرمت میں خرچ کردی جائے تو کیا درست ہے۔

(۲) بعض لوگ پیران پیر صاحب کی ارواح دینے کے لیے اپنی فصل میں سے چالیسواں حصہ نکالتے ہیں

اس کا کیا مطلب ہے۔کیا جائز ہے۔مہربانی فرما کر وضاحت سے سمجھائیں۔کیا اسے بھی مسجد کی ضروریات میں استعمال کیا جاسکتا ہے یانہیں۔

(۳) جنازہ کے موقع پر جبکہ نماز جنازہ کھڑی ہو عورتیں پانچ کرم کے فاصلہ پر آ کر بیٹھ جاتی ہیں کیا اس طرح کرنا اور اسی فاصلہ پر یہ جنازہ پڑھیں تو درست ہے۔

(۴) ایک عورت نے روزہ رکھا ہے۔ماہ رمضان کا مہینہ ہے اسے ماہواری جاری ہوگئی کیا یہ روزہ توڑ سکتی ہے یانہیں۔

(۵) ایک آدمی ہے جو کسی حلال جانور کو ذبح کرنے کی تیاری میں ہے۔نماز کا وقت بھی قریب ہے۔عورت نے اسے اپنی خواہش کے لیے مجبور کر دیا ہے۔جانور کی حالت ایسی ہے کہ اگر دیر کی جائے تو مر جائے گا اب اسے کیا کرنا چاہیے۔

(۶) ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادی کر لی ہے۔اگر ان کی اولاد لڑکے اور لڑکیوں کی ہو تو یہ کس طرح رشتہ کریں۔

السائل حکیم شاہ سید ولد مہتاب شاہ ڈاکخانہ ماچھیوال

﴿ج﴾

(۱) جائز ہے لیکن عشر کا صرف کرنا مسجد کی تعمیر میں ناجائز ہے۔پس اگر یہ خیرات نفلی ہو تو جائز ہے۔

(۲) عوام کے لیے ایسے حصے مقرر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔البتہ اگر بعد تعین حصص ایصال ثواب کی خاطر کیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔مسجد کی تعمیر کا چندہ دیتے وقت یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب پیرانِ پیر کو بخشتا ہوں تو جائز ہے۔

(۳) عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے۔

(۴) روزہ تو جاتا رہا لیکن اس کی قضا اس کے ذمہ واجب ہے اور اس کا توڑنا اس کے لیے جائز ہے۔

(۵) یہ تو پہیلی معلوم ہوتی ہے آئندہ کے لیے پہیلی ہم سے مت پوچھیے۔

(۶) یہ رشتہ ناجائز ہے۔واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ

عذر کی وجہ سے مسجد میں نہ جاسکنے والا شخص گھر میں نابالغ بچوں اور جواں سال بیٹی کی جماعت کرا سکتا ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کس عذر کی بنا پر مسجد نہیں جاسکتا۔ گھر میں اپنی عورت اور جوان سال بیٹی کے ساتھ جماعت کرا لیتا ہے۔ کبھی صرف بیٹی، کبھی صرف عورت اور کبھی نابالغ بچے کے ساتھ جماعت کراتا ہے۔ کیا مذکورہ بالا تمام صورتوں میں جماعت درست ہے۔

(۲) ایک امام اور ایک مقتدی مرد کی جو صورت جماعت ہے یعنی امام کے دائیں طرف ذرا پیچھے لیکن متصل جیسے مقتدی مرد کھڑا ہوتا ہے۔ کیا اس طرح زید اپنے گھر میں اپنی زوجہ یا جوان بیٹی کے ساتھ جماعت کرا لے یا کوئی اور صورت ہے۔ براہ کرم تفصیلی جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی عبدالرحمٰن معروف پیر خان بمعرفت مسرت اللہ متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان



(۱) واضح رہے کہ بلا عذر شرعی ترک جماعت مسجد دائمی طور سے معصیت ہے اور اصرار اس پر فسق ہے لیکن اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہ ملے گھر پر عورتوں بچوں کو شامل کر کے جماعت کرے جیسا کہ درمختار میں ہے اور حدیث احراق بیوت سے ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کو بلا عذر گھر پر جماعت نہ کرنی چاہیے بلکہ مسجد میں آئیں اور شریک جماعت ہوں۔ نیز معلوم رہے کہ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو۔ ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

(۲) اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو۔ خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔ **ویکرہ تحریماً جماعة النساء الخ کما تکرہ امامة الرجل لهن فی بیت لیس معهن رجل غیره ولا محرم منه کاخته وزوجته (درمختار باب الامامة ص ۵۶۵ ج ۱) وفی الشامیة باب الامامة ص ۵۷۲ ج ۱ المرأة اذا صلت مع زوجها فی البیت ان کان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان کان قدماها خلف قدم الزوج جازت صلاتهما الخ لو اقتدت به متاخرة عنه بقدمهما صحت صلاتها الخ** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اہل سنت والجماعت لڑکی مرزائی شوہر کے پاس نہیں رہ سکتی

جو غیر مسلم ملک چھوڑ کر چلے گئے ہوں اُن کا قرضہ کیسے ادا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اندریں مسائل کہ

(۱) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے کر دیا ہے۔ کچھ مدت کے بعد عمرو نے مرزائی جماعت لاہوری کے امیر کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اور وہی مذہب اختیار کر لیا۔ اب زید نے اپنی لڑکی کو کہا کہ بموجب حکم شرع کے نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ اب تو میرے پاس آ کر بیٹھ جا مگر اس نے انکار کر دیا اور عمرو کے گھر آباد ہے اور وہ لڑکی مذہب اہل سنت پر ہے۔ زید اس سے تعلق رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نیز زید کی وارث ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) جو غیر مسلم بوقت انقلاب کسی پر قرضہ چھوڑ گئے ہیں وہ رقم اگر حکومت کو دی جائے تو باز پرس اور گرفتاری کا خوف ہے، وہ رقم کہاں خرچ کی جائے مساکین کو دی جائے یا کسی اور مصرف پر لگا دی جائے تا کہ بار نہ رہے۔

(۳) جو رقبہ اراضی مرہونہ بموجب قانون انگریزی زائد المیعاد ہو کر بہت عرصہ سے مرتہن کے نام ملکیت درج ہو گئے ہوں کیونکہ ساٹھ سال تک مالک نے فکر نہیں کرائی۔ اس میں مالک کا حق رہا ہے یا زائل ہو چکا ہے۔ نیز اس اراضی کے مالک سے کوئی موجود نہ رہا ہو پھر کیا کیا جائے۔

سلطان احمد مقام سلیمانہ چیلہ ضلع جھنگ

﴿ج﴾

(۱) زید کو اس لڑکی سے تعلق رکھنا جائز نہیں کیونکہ اگر واقعی عمرو مرزائی بن گیا ہے تو عمرو کا نکاح اس مسلمان عورت کے ساتھ نہیں رہا۔ اب نکاح نہ رہنے کے بعد اس عورت کا مرزائی کے ساتھ آباد ہونا ناجائز و حرام و کبیرہ گناہ ہے اور اپنے ایمان ضائع کرنے کا شدید خطرہ ہے جو کہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں۔ لہٰذا اس عورت کو سمجھایا جائے کہ اس مرزائی سے علیحدہ ہو جا۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اس کے پاس رہو گی اور اگر تائب نہ ہو تو کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکو گی جس کے ساتھ آباد رہنے میں دین و ایمان محفوظ رہیں گے۔ اگر زید کی لڑکی مان جائے تو زید اس کے ساتھ تعلق رکھے ورنہ اس سے تعلق منقطع کرے شرعاً قطع تعلق کرنا لازم ہے۔ نیز جب تک یہ عورت مرزائیت کو کفر سمجھے گی اور مرزائی خاوند کو کافر سمجھے گی اور ایمان و اسلام پر رہے گی زید کی وراثت سے محروم نہ ہوگی۔

(۲) اگر وہ غیر مسلم زندہ ہوں اور نیز ان کا پتہ کیا جا سکے تو ان کو اطلاع کی جائے کہ اپنی رقم لے جائیں اور اگر ان کا کوئی پتہ نہ ہو اور نیز ان کے اقرباء اور ورثاء کا پتہ نہ ہو اور نہ ان کا پتہ کیا جا سکے تو پھر اس رقم کو دینی مدارس اور مساکین پر صرف کر دیں۔

(۳) یہ زمین مرہونہ راہن ہی کی ملکیت ہے۔ مرتہن کے نام ملکیت درج ہونے سے مرتہن مالک نہیں بن جاتا۔ البتہ مرتہن وہ رقم جتنے میں وہ زمین اس نے گروی رکھی تھی وہ اس کا حق ہے۔ اسے وصول کر سکتا ہے اگر اس نے وہ رقم مرہونہ زمین کے پیداوار آمدنی سے وصول کر لی ہے یا اپنے حق سے بھی زیادہ وصول کیا ہے۔ تو زمین اور اپنے حق سے زیادتی اگر میت کا کوئی وارث زندہ ہو تو اس کے حوالہ کر دے ورنہ حکومت اس زمین اور زیادتی کی مالک ہے۔ حکومت کے حوالہ کر دے اور اگر مرتھن نے اپنا حق وصول نہیں کیا تو آمدنی سے حق پیداوار وصول کرنے کے بعد اگر میت کا وارث ملے تو اس کے حوالے کرے گا اور وارث کے نہ ہونے کی صورت میں یہ حکومت کے حوالہ کر دے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ

کیا نکاح خواں کے لیے سرکاری فیس سے زیادہ رقم لینا جائز ہے
نماز میں درود کے بعد ''یا مؤلف القلوب الف بین قلوبنا'' پڑھنا

﴿س﴾

(۱) موجودہ مسلم خاندانی قوانین میں نکاح رجسٹرار کے بارے میں عرض ہے کہ سرکاری طور پر فیس نکاح مبلغ دو روپے ہے جس میں ۲۰ فیصد یونین کونسل کو ادا کی جاتی ہے۔ جیسے کہ قوانین سے واضح ہے۔ اب نکاح رجسٹرار کو دولہا کی طرف سے آٹھ دس روپے مقررہ فیس سے زائد عموماً لوگ دیتے ہیں اس کا لینا شرعاً کیسے ہے۔ فیس کے بارے میں عبارت درج ہے ملاحظہ فرماویں۔ دفعہ کے تحت درج رجسٹر کی جانے والی شادی کے درج رجسٹر کرنے کے لیے دولہا یا اس کے نمایندے کی طرف سے نکاح رجسٹرار کو مبلغ ۲ روپے بابت رجسٹریشن فیس ادا کیے جائیں گے یا اگر مہر ۲۰۰۰ سے زائد ہو تو فیس مہر کے ہر ہزار روپے پر ایک روپیہ فی ہزار کی شرح سے لگائی جائے گی جو زیادہ سے زیادہ بیس روپے تک ہو سکتی ہے۔ اس فیس میں سے ۸۰ فیصد اپنے لیے رکھے گا اور بقیہ یونین کو ادا کرے گا۔

(۲) ایک شخص تشہد میں دعا کے بعد جائز محبت کے لیے یا مقلب القلوب الف بین قلوبنا پڑھ کر سلام پھیرتا ہے۔ کیا اس کی نماز درست ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) بغیر طمع اور لالچ وحیلہ سازی کے اگر شادی کے موقع پر مقررہ فیس سے زائد رقم بغیر طلب کے لوگوں نے دے دی تو اس کا لینا جائز ہے اور اگر نکاح خواں نے طلب کیا یا کوئی تدبیر اور حیلہ کیا تا کہ اسے لوگ زائد رقم دیں تو یہ ناجائز اور گناہ ہوگا۔ زائد رقم لینے سے حتی الامکان احتراز کرنا اولی ہے۔

(۲) تشہد کے اخر میں دعاءِ حب اگر چہ وہ محبت صحیح ہی ہو جائز نہیں۔ کیونکہ یہ کلام ناس کے مشابہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفی عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا غیر مسلموں کی متروکہ املاک مہاجرین کے نام الاٹ کرنا درست ہے

اگر میاں بیوی میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے تو جدائی کی کیا صورت ہوگی

﴿س﴾

مزاج گرامی دائی خیریت باخیریت مندرجہ ذیل مسائل کا جواب عنایت کریں۔

(۱) غیر مسلم کی متروکہ اراضی جو اس وقت مستقل طور پر مہاجرین کے نام الاٹ کر دی گئی ہیں فقہی وشرعی حیثیت سے ان پر عشر واجب ہے یا نہیں ہے۔

(۲) حرمت مصاہرت کی وجہ سے جب کہ بیوی اول خاوند پر حرام ہوگئی تو دوسری جگہ نکاح کرنے کے لیے اول خاوند سے متارکت عملی کافی ہے یا کہ زبان سے الفاظ کہنے بھی ضروری ہیں۔ جواب سے جلدی نوازیں۔

السائل محمد صدیق محمود کوٹ

﴿ج﴾

(۱) غیر مسلم کی متروکہ اراضی کے متعلق اصولاً یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ان الاٹ کنندہ پر عشر واجب نہیں۔ البتہ عشر کا دینا اولی واحوط ہے اور نہ دینے والے کو تارک واجب نہ کہا جائے۔

(۲) خاوند اور بیوی کے درمیان حرمت مصاہرت کے واقع ہونے کے بعد متارکت عملی کافی نہیں اور یہ عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔ جب تک خاوند متارکت قولاً نہ کرے اور مدخول بہا ہونے کی صورت میں متارکت قولی کے بعد عدت بھی گزر جائے۔ فی متن در المختار و **بحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لايحل لها التزوج بالاخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة وقال الشامی وعبارة الحاوی الابعد تفريق القاضی او بعد المتاركة ثم قال والمتاركة لا تتحقق الا بالقول ان**

کان مدخولاً بھا. شامی باب المحرمات ص ۳۷ ج ۳ واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

سالگرہ منانا نہایت ہی قبیح رسم ہے ختم کرنے کے لیے ہر طرح قربانی دینی چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے معاشرہ میں سالگرہ کی رسم کا عام رواج ہے۔ شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگر جائز ہے تو اس کی ایک آدھ مثال تحریر فرمائیں۔

﴿ج﴾

فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتیین) ص ۱۵۰ ج ۲ پر اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ یہ تمام رسمیں سخت بری ہیں۔ ان کو ثواب اور ضروری سمجھنا بدعت و گمراہی ہے۔ آج کل مسلمانوں کو عام طور پر انہیں رسموں نے فقیر و گداگر بنا دیا ہے۔ عزت و آبرو بلکہ دین تک بیچتے پھرتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے اور سمجھنے سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور دوسرے حضرات سلف اس کو نہ چھوڑتے کیونکہ وہ تو ہر نیک کام کے عاشق تھے۔ مگر کسی ایک ضعیف روایت میں بھی اس کا ثبوت ان حضرات سے نہیں ہوتا۔ بلکہ علماء نے ان کے بدعت و ناجائز ہونے کی تصریحیں کی ہیں الخ

اس طرح اس قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ جو اصلاح الرسوم مصنفہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں جو رسوم مروجہ زمانہ کے کسی حجت شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں۔ ان کے عدم جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے۔ مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں۔ خواہ بدرجہ مندوب و مستحسن پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر عوام ان کو بمنزلہ واجب موکد جاننے لگیں یا عمداً ان کے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے حجاب اور ندامت ہونے لگے اور باوجود عدم وسعت کے ان کے ارتکاب کی سعی کی جائے اور تارک پر ملامت ہوتی ہو جیسا کہ اب اکثر بلاد اور اکثر طبائع میں باعتبار اکثر رسوم کے ایسے ہی مشاہد ہیں تو لاریب یہ التزام اور معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدے اور خیال سے بری ہے تب بھی براندیشہ فساد عقیدہ عوام اس کا ارتکاب نادرست ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ و حدیث سے یہ امر ظاہر و باہر ہے ایسے وقت میں تارک رسوم اور ماحی بدعات اور ساعی رواج طریقہ سنیہ بے شک مثاب اور ماجور ہوگا۔ علی ما دلت علیہ الاحادیث الصحیحۃ

والروایات الفقھیۃ المستندۃ المعتبرۃ الصریحۃ انتھی بلفظہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

امام کا نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین خلاف سنت ہے

جس زمین کا آبیانہ دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) اگر نماز جنازہ میں رفع یدین قصداً کرے اعادہ صلوٰۃ لازم ہے یا نہیں اور اگر بھول کر رفع یدین کیا تو پھر کیا حکم ہے۔

(۲) آج کل جن زمینوں کو نہروں کا پانی سیراب کرتا ہے اور ٹھیکہ آبیانہ وصول کیا جاتا ہے ان زمینوں پر عشر ہے یا بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہر تکبیر کے ساتھ اٹھانا خلاف سنت ہے۔ اعادہ صلوٰۃ لازم نہیں۔

(۲) نہری زمینوں میں جن میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے نصف عشر واجب ہے۔ کما فی الدرالمختار باب العشر ص ۳۲۸ ج ۲ ویجب نصف فی مسقی غرب و دالیۃ الخ وفی کتب الشافعیۃ او سقاہ بماء اشتراہ وقواعدنا لا تأباہ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

جھینگا مچھلی حلال ہے یا نہیں، ڈاڑھی کو خضاب یا مہندی لگانا، اوجڑی حلال ہے یا نہیں اور سری کا کیا حکم ہے، اذان کے دوران کلام پاک کی تلاوت جاری رکھنا، حلال جانوروں کے کپوروں کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) حلال جانور کے کپورے (خصیے) حلال ہیں یا حرام۔

(۲) ڈینگا مچھلی (جھینگا مچھلی) حلال ہے یا حرام۔
(۳) داڑھی یا سر کے بالوں کو خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں نیز مہندی کا کیا حکم ہے۔
(۴) سری جھلی کا کیا حکم ہے اور اوجھڑی کے حکم سے بھی مطلع فرمادیں۔
(۵) قدیم مسجد کو شہید کر کے از سر نو تعمیر کرنے میں بانیٔ مسجد قدیم کو برابر ثواب ملتا رہے گا یا نہیں۔
(٦) اذان ہوتے ہوئے قرآن کی تلاوت جاری رکھی جائے یا ترک کردی جائے۔ بینوا توجروا
حاجی نصیر الدین مدرسہ آئرن مرچنٹ نشاط روڈ

﴿ج﴾

(۱) حلال جانوروں کے کپورے (خصے) بھی حرام ہیں۔ درمختار کے مسائل شتی ص ۷۴۹ ج ٦ میں فقہاء نے اعضائے حرام کو شمار کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں۔ **الحیاء والخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر اھ**

(۲) جھینگا دریائی اگر از قسم مچھلی ہے تو حلال ہے اور اگر از قسم مچھلی سے نہیں تو حرام اس کی تحقیق کر لینی چاہیے۔

(۳) خضاب سرخ بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور سیاہ خضاب جہاد میں ہیبت دشمن کے لیے بھی جائز ہے اور محض زینت کے لیے مختلف فیہ ہے۔ عام مشائخ کا قول کراہت کا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جائز رکھا ہے لیکن احتیاط اور راجح نہ کرنا ہے۔ **اتفق المشائخ ان الخضاب فی حق الرجل بالحمرة سنة وانه من سیماء المسلمین و علامتهم واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلک من الغزاة لیکون اهیب فی عین العدو فهو محمود منه اتفق علیه المشائخ ومن فعل ذلک لیزین نفسه للنساء او لیحبب نفسه الیهن فذلک مکروه علیه عامة المشائخ وبعضهم جوز وا ذلک من غیر کراهة و روی عن ابی یوسف انه قال کما یعجبنی ان تتزین لی یعجبها ان اتزین لها. کذا فی الذخیرة** (عالمگیری ص ۳۵۹ ج ۵)

مولانا تھانوی رحمہ اللہ اصلاح الرسوم میں لکھتے ہیں کہ سیاہ خضاب حرام ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی تاویل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مراد ابو یوسف رحمہ اللہ کی سیاہی سے گہرا سرخ ہے۔ کیونکہ گہرے سرخ میں سیاہی آجاتی ہے۔ مہندی جائز ہے۔

(۴) سری اور اوجھڑی کا کھانا جائز ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے یہی امید ہے کہ بانی قدیم کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔

(٦) تلاوت جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ جمادی الاولی ۱۳۸۹ھ

درود تاج پڑھنا اور ورد کرنا، کپڑے والی ٹوپی میں امامت کرنا، کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان چند مسائل میں کہ

(۱) درود تاج کے متعلق جس کے الفاظ یہ ہیں **اللهم صل علی محمد صاحب التاج والمعراج والبراق و دافع البلاء والوباء والمصيبت والقرض والمرض والريح الخ** کیا اس کا وظیفہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) کپڑے والی ٹوپی کے ساتھ امامت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک شخص ہے وہ کہتا ہے کہ غیر مقلد تمام کافر ہیں اگر کوئی نہ مانے تو میں لکھ دیتا ہوں کہ یہ بالکل کافر ہیں اس شخص کے متعلق شریعت میں کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

(۱) مندرجہ بالا درود شریف میں چونکہ بعض الفاظ ایسے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جائز نہیں۔ مثلاً **دافع البلاء والوباء والمرض و غير ذلك** لہذا بہتر یہ ہے کہ اس کی بجائے درود ماثور کا وظیفہ کیا کرے اور درود ماثور کا ثواب اس درود سے یقیناً زیادہ ہے۔

(۲) اگر یہ امام بدوں عمامہ کے یعنی صرف ٹوپی پہن کر گھر سے نکلنا پسند نہ کرتا ہو تو اس کی امامت بلا عمامہ مکروہ ہے اور اگر صرف ٹوپی پہن کر گھر سے نکلتا ہے اور اس کو عار نہیں سمجھتا تو مکروہ نہیں چاہے امام ہو یا مقتدی درمختار ۶۴۰ ج ا باب ما یکرہ میں ہے۔ **ویکره فی ثیاب بذلة یلبسها فی بیته**۔ نیز ملا علی قاری نے مقالہ غربیہ میں لکھا ہے۔ **اما ما احدثه فقهاء زماننا من انهم یاتون المسجد ثم یضمون مهاد یلفونها بلفالفة صغیرة ویصلون بغیر عمامة فمکروه غایة الکراهة**.

(۳) یہ شخص بہت بڑا گنہگار ہے غیر مقلد کافر نہیں ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہہ دینا گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی

الجواب صحیح مفتی محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۵ صفر ۱۳۸۰ھ

مدرسے کا فنڈ درج ذیل صورت میں مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ دینی مدرسہ میں ایک مسجد کی ضرورت ہے۔ مسجد کا علیحدہ فنڈ نہیں ہے۔ تو مدرسہ کے فنڈ میں سے مسجد کی تعمیر کس طرح کی جا سکتی ہے۔

محمد عبدالعزیز جلوی مہتمم مدرسہ اشاعت القرآن بستی غریب آباد تحصیل لودھراں ضلع ملتان

﴿ج﴾

مدرسہ کا روپیہ جو زکوٰۃ کے فنڈ سے نہ ہو یا زکوٰۃ ہو لیکن تملیک شدہ خاص مسجد پر یعنی مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے اور مسجدوں پر نہیں لگ سکتا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرس قاسم العلوم ملتان

۱۰ صفر ۱۳۹۷ھ

چور اگر قرآن کریم ہاتھ میں پکڑ لے اور مالک مال مسروقہ اسے نہ چھوڑے تو قرآن کی توہین نہیں ہوتی، کیا درج ذیل شرائط کے ساتھ زمین ٹھیکہ پر دینا جائز ہے، کیا قرآن کریم سر پر رکھ کر حلف اٹھانا صحیح ہے، اگر کوئی کہے کہ ”فلاں لڑکی سے نکاح کروں تو ماں بہن سے کروں“ پھر نکاح ہو جائے اب کیا حکم ہے، سالی سے زنا کرنے سے نکاح باطل کیوں نہیں ہوتا حالانکہ جمع بین الاختین ہے، کسی سے دو من گندم ادھار لے کر چھ ماہ کے بعد لوٹانا، وجوب زکوٰۃ کے لیے چاندی اور نوٹوں کی مقدار کیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کی مثلاً چوری ہوگئی تو زید نے چور کے پاؤں کے نشانات کو دیکھتے دیکھتے بالآخر عمرو کے گھر جا پہنچا اور یقین ہو گیا کہ چور عمرو ہے تو عمرو نے گھر سے قرآن شریف اپنی جان چھڑانے کی خاطر لے کر آیا کہ مجھے چھوڑ دیجیے۔ چنانچہ مال مسروقہ کا مالک یعنی زید قرآن مجید کی عزت کرتا ہے اس چور کو چھوڑ دیتا ہے اگر چور کو نہ چھوڑتا تو کیا اس میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی۔

(۲) آج کل زمین ٹھیکہ پر دینے کا یہ بھی ایک طریقہ مروج ہے کہ مالک زمین کہتا ہے کہ جو زمین میں تجھے ٹھیکہ پر دیتا ہوں اس کا جو ماحصل ہوگا اس کا نصف یا ربع میرا ہوگا باقی تیرا ہوگا اور باقی اخراجات جو زمین کے ہیں از مثل خراج وغیرہ وہ تو نے دینے ہوں گے اور ساتھ ساتھ اتنے ہزار روپے ٹھیکہ کی مدت تک تو مجھے بطور قرض دے گا۔ جو کہ ٹھیکہ ختم ہونے پر تجھے واپس کردوں گا۔ کیا ان شرائط کے ساتھ ٹھیکہ جائز ہے یا نہیں۔

(۳) جب کسی کو حلف دینا ہوتا ہے تو اس کو واللہ باللہ سے قسم نہیں دیتے بلکہ اس کے سر پر قرآن رکھ دیتے ہیں اور پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے اس قرآن مجید کی قسم کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔ کیا شرعاً حلف کا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں۔

(۴) زید کی غیر موجودگی میں اس کے والدین واقارب نے ایک لڑکی سے اس کی منگنی کردی تو جب زید کو پتہ چلا تو اس نے ناراض ہو کر کہا کہ میں اس لڑکی کے ساتھ نکاح کروں تو گویا ماں بہن کے ساتھ نکاح کروں۔ بعد میں رشتہ داروں نے زور دے کر اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے پر آمادہ کیا تو کیا اس طرح کہنے سے زید پر کچھ کفارہ تو لازم نہیں آیا یا اس کے نکاح میں کوئی فرق تو نہیں پڑتا یا یہ کہنا زید کا لغو شمار ہوگا۔

(۵) ماتقولون فیمن زنٰی باخت امرأته ثم یقع علی امرأته هل بطل نکاحه للجمع بین الاختین اولا. فان لم یبطل فما معنی الجمع بین الاختین والحال ان الجمع عام من ان یکون بالنکاح او بالزناء وان بطل نکاحه بطل ابدا و حرمت علیه زوجته اولم یبطل ابداً بل الی حد معین ولم تحرم علیه زوجته الاعدة ایام. وایضًا اخبروا اذا مضٰی وقت حرمتها افتعود بالنکاح الاول او ینکحها بنکاح جدید. وهل تعتد امرأته اولا وکم تعتد۔

(۶) قال رجل للآخر ایتنی قفیزین من بر الآن فاوتیکها بعد ستة اشهر هل هو جائز ام لا فان جاز فما معنی الحنطة بالحنطة الخ الحدیث مثلاً بمثل یداً بید وان لم یجز فما معنی الاستقراض فانه ینسد بابه اذا کانت المسئلة غیر جائزة۔

(۷) پہلے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی رقم ساڑھے باون روپے کے ساتھ معمولی فرق سے برابر تھی۔ تو کم از کم باون روپے پر زکوٰۃ واجب ہوتی تھی۔ یعنی نصاب زکوٰۃ پچاس روپیہ تھا لیکن اب تو چاندی کی قیمت بڑھ گئی تو اب اس کا کیا حساب ہوگا اور چاندی کا نصاب کتنا ہوگا۔ بینوا واضحۃ وتوجروا

محمد ابن ابی محمد تحصیل ٹھل نو ضلع جیکب آباد سندھ



(۱) قرآن مجید کی خاطر اگر شخص مذکور چور کو چھوڑ دیتا ہے تو یہ درست ہے لیکن اگر وہ اس کو نہ چھوڑے بلکہ

اپنا مطالبہ جاری رکھے تو یہ قرآن پاک کی توہین نہیں۔

(۲) ٹھیکہ کی یہ صورت درست نہیں۔ اس طرح قرضہ دینے کی شرط پر زمین ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں۔

(۳) وفی العالمگیریة ص ۵۳ ج ۲ وقال محمد بن مقاتل الرازی لوحلف بالقرآن یکون یمینا وبه اخذ جمهور مشائخنار حمهم الله تعالیٰ تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا کلمات سے قسم ہوجاتی ہے۔

(۴) ان کلمات کی وجہ سے کوئی کفارہ نہیں آتا۔ زید کا نکاح لڑکی مذکورہ سے منعقد ہوگیا ہے۔

(۵) لا یبطل نکاح بل یحرم وطی المنکوحة الی حیضة ای المزنی بها۔

(۶) استقراض الحنطة یجوز واما بیعه بالمثل فلا یجوز التفاضل والنسیة فیه

(۷) ساڑھے باون تولہ چاندی غنی ہونے کے لیے نصاب ہے۔ پس اگر کسی کے پاس اس قدر چاندی یا اس کی رقم یا مال تجارت موجود ہے تو اس کو صاحب نصاب کہا جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

جو شخص قرآن میں لحن جلی کرتا ہو قاری کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے

﴿س﴾

هل الرخصة للفاضل ان لا یصلی خلف المفضول بناء علی ان الجماعة قدر فضوه (الفاضل) فی شی کان بینه وبین رجل من الجماعة ویصلی فی بیته دائماً وفی الحدیث فاحرق علیهم بیوتهم وهاهنا نعت الفاضل والمفضول (۱) الفاضل عالم تقی لیس اتقاء ه کاتقاء من سلف من الاخیار الصالحین کحضرة الگنگوهی وحضرة النانوتوی وحضرت التهانوی رحمهم الله وامثالهم حافظ خطیبٌ مجتنب عن الحرام ما استطاع یومهم بغیر اجرة (۱) المفضول حافظ غیر عالم جاهل عن الاحکام الشریعة یقرء القران بحیث لا یحتاط لصحة القرء ة وترکیب الفاظهامتی یفوت معانی القران بل ینعکس مراد کلام الله الجلیل کقراءة الفاتحة الی مالک یوم الدین، نشاعین، نستعین، ولا الضالین بدل ولا لضالین وغیره ذالک من سائر القران وهو مع ذالک مستاجرٌ بالامامة۔

المستفتی ڈاکٹر ضیاء الحسن انصاری اسسٹنٹ میڈیکل افیسر ڈاک خانہ روہیلا نوالی مظفر گڑھ (پنجاب)

ج

هذا الفاضل لا يصلى خلف الذى يلحن فى القران لحناً جليا دائما بل عليه ان يأتى مسجداً آخر او يسعٰى فى عزل هذا الامام ونصب امام آخر عالم قارى وان لم يمكن هذا ولا ذاک فيصلى فى بيته بالجماعة يجمع اهله ببنيه وبناته فيصلى بهم۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ
۷ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

اگر کسی جنگل میں چار سو فوجی ٹریننگ کر رہے ہوں کیا وہاں جمعہ جائز ہوگا

س

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر جنگل میں فوجی کیمپ برائے سکیم لگایا گیا ہو پچیس یا بیس یوم کے لیے جن کی تعداد تقریباً ۴۰۰ تک ہو۔ وہاں جمعہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ کیا کسی جنگ میں جو کہ جنگل میں ہو رہی ہو وہاں جمعہ ادا کیا جاسکتا ہے یا نہ جواب سے مطلع فرمادیں۔

مستفتی ذوالفقار علی

ج

مستقل طور پر جہاں آبادی نہ ہو وہاں بالاجماع جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔ اگرچہ وہاں اتفاقاً بہت لوگ جمع ہوں ان الجمعة لا تجوز فی البوادی اجماعاً (عینی شرح بخاری ص ۴۰ ج ۵) اس میں کسی بھی امام کا اختلاف نہیں ہے۔ عرفات کے میدان میں لاکھوں کے اجتماع میں کوئی جمعہ نہیں پڑھتا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ جمادی الاخری ۱۳۸۱ھ

چھوٹی بستی میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں جمعہ وعیدین جائز نہیں

س

مکرم معظم جناب حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

گزارش ہے کہ ایک دیہات جس میں عرصہ تیرہ سال سے جمعہ وعیدین جاری ہیں اور لوگ نماز جمعہ کے ساتھ نماز ظہر بھی ادا کر لیتے ہیں۔ آیا جمعہ وعیدین کے جاری رکھنے کی علمائے اہل سنت والجماعت اجازت دیتے ہیں یا کہ بند کرنا لازمی ہے۔ بینوا توجروا

العبد الضعیف بندہ فتح محمد کمالیہ ضلع لائل پور



اگر فی الواقعہ وہ چھوٹی بستی ہے یعنی قریہ صغیرہ تو اس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ و عیدین جائز نہیں۔ ان کا ترک لازم ہے اور اگر قریہ کبیرہ یا قصبہ ہے جس میں شہر کی علامتیں پائی جائیں گو اس کی آبادی تقریباً چار ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو اس میں جمعہ وعیدین جائز ہیں۔ صورت مسئولہ میں دیکھ لیا جائے کہ بستی کس قسم کی ہے۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ
۲۶ صفر ۱۳۸۰ھ

جس شخص نے مسجد کی زمین پر دکان بنوائی ہو اُس کا کرایہ اس کے لیے جائز نہیں ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ محلّہ کی ایک مسجد ہے اور اس کے اردگرد کچھ زمین فارغ پڑی تھی جو اس مسجد کی سمجھی جاتی تھی اور وہاں کچھ آوارہ قسم کے لوگ آ کر تاش بازی اور جوا وغیرہ کھیلتے تھے اور گھوڑے وغیرہ باندھتے تھے۔ مسجد مذکورہ کے نمازیوں کو سخت تکلیف پہنچتی تھی۔ زید اسی محلے کا ایک آدمی تھا دوسرے محلے والوں کو کہا اس خالی زمین میں دکان تیار کرائیں چندہ اکٹھا کر کے کرایہ ان کا مسجد پر خرچ کیا جائے گا یعنی مسجد بنے گی مگر دوسروں نے کچھ التفات نہ کیا پھر اس نے کہا کہ اگر تم لوگ چندہ نہیں دیتے تو میں اپنی جانب سے خرچ کرتا ہوں بشرطیکہ کرایہ بھی میں خود لوں گا اور فائدہ یہ ہوگا کہ نمازی اس مصیبت سے چھوٹ جائیں گے دوسرے لوگوں نے کہا بے شک بنا سکتے ہو زید نے دو مکان خود تعمیر کرائے اور ان کی اجرت خود لیتا ہے اور مسجد کی خدمت بھی کرتا ہے یعنی جھاڑ و صفائی اور نمازیں بھی پڑھاتا ہے جمعہ کے لیے تو انہوں نے ایک اور آدمی مقرر کیا ہوا ہے باقی اکثر نمازیں وہی پڑھاتا ہے۔ کیا اس کے لیے یہ کرایہ لینا جائز ہے یا نہ۔ پندرہ سولہ سو روپے خرچ کر چکا ہے اگر نا جائز ہے تو کیا کرنا چاہیے۔ صورت تحریر فرمائیں

احمد حسن



کرایہ لینا جائز نہیں مکان بنانے والا اگر اسے اپنی طرف سے وقف کر سکتا ہے تو وقف کر کے ثواب حاصل کرے یا لوگوں سے چندہ کر کے اپنی خرچ شدہ رقم وصول کرے اور مکان مسجد کے ہو جائیں گے اور اپنا ملبہ اٹھا

کے موقوفہ زمین کو خالی کر دے اس لیے کہ مسجد کے لیے وقف شدہ زمین مسجد میں استعمال ہوگی یا مسجد کے مفاد کے لیے اور بس۔ واللہ تعالیٰ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا کوئی سنی کسی شیعہ پیر کا مرید ہوسکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کے چند اشخاص ایک شیعہ پیر کے مرید ہو گئے ہیں۔ کیا اہل سنت شیعہ کی بیعت کر سکتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اہل سنت اہل شیعہ کا بیعت ہو جائے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

المستفتی محمد انور رحیم یار خان

﴿ج﴾

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے القول الجمیل میں پیر کی چند شرطیں لکھی ہیں جو ان شرائط کے ساتھ موصوف نہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنا چاہیے۔ بالخصوص جو پیر شیعہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا اہل سنت والجماعت کے لیے سخت ناجائز ہے۔ یہ شخص فی الفور اس شیعہ کی بیعت ترک کر دے اس کو کالعدم سمجھ کر کسی اہل سنت متشرع پیر سے بیعت ہو جائے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ ہذا

مدرسہ کی کھالوں کی رقم مسجد پر بطور قرض بھی خرچ کرنا جائز نہیں

﴿س﴾

عرض ہے کہ دو تین مسئلے درپیش ہیں غور فرمائیں

(۱) پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے ایک مسجد نئی تعمیر کرائی اس مسجد کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تا کہ چندہ وغیرہ دینے میں لوگوں کو آسانی ہو۔ مسجد کے فنڈ سے پیسہ خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) مدرسہ بھی ہے قربانی کی کھالوں کا پیسہ مدرسہ میں جمع تھا مدرسہ کا پیسہ بطور قرض کے مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

﴿ج﴾

(۱) مسجد کے فنڈ سے جلسہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر جلسہ کے دوران جب چندہ ہو لوگوں پر یہ واضح کر دیا جائے کہ یہ چندہ صرف مسجد کے لیے نہیں اس میں سے جلسہ کا خرچ بھی نکالا جائے گا۔ تو چندہ جلسہ سے جلسہ کا خرچ نکالنا جائز ہوگا اور بقایا از خرچ جلسہ کو مسجد پر صرف کیا جائے۔

(۲) جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ہبہ کے ساتھ جب تک قبضہ تام نہ ہو ہبہ درست نہیں ہے، ایک حدیث کا مطلب، یہ جو حدیث ہے کہ "ہر ہزار میں سے ۹۹۹ جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا" مرد عورت کی کوئی تخصیص نہیں، اگر لڑکی اپنا زیورا اپنے والد کو بخشے اور قبضہ بھی دے تو ہبہ درست ہوگا بیوی فوت ہوئی شوہر میراث کا دعویٰ کرتا ہے اور سسرا نکار کرتا ہے تو سسر کو قسم دی جائے گی

﴿س﴾

چہ می فرمایند علماء دین دریں عبارت کہ (۱) درمختار در باب ہبہ ص ۶۹۰ ج ۱۵ این عبارتست **والاصل ان الموهوب ان مشغولاً بملک الواهب منع تمامها وان شاغلاً لا فلو وهب جرابا فيه طعام الواهب اوداراً فيها متاعه او دابةً عليها سرجه وسلمها كذلك لا تصح وبعكسه تصح وهي قوله فلو وهب الخ وان وهب داراً فيها متاع وسلمها كذلك ثم وهب المتاع منه ايضا جازت الهبة فيهما لانه حين هبة الدار لم يكن للواهب فيها شيء وحين هبة المتاع في الاولى ازال المانع عن قبض الدار لكن لم يوجد بعد ذلك فعل في الدار ليتم قبضه فيها فلا ينقلب القبض الاول صحيحافي حقها بحر عن المحيط** توافق این عبارت بر مایان دشوار شد از عبارت ردمحتار ہر دو صورت ہبہ صحیح معلوم میشود مگر دلیل و مدعی او موافق نیست و ایضاً عبارت او با درمختار نیز موافق نیست۔ اگر برائے مہربانی توافق این کردہ تحریر کردہ شود در دست حامل رقعہ دادہ شود۔ (۲) ایضاً تاویل این حدیث شریف چہ طور میشود التکبیرة **الاولیٰ خير من الدنيا وما فيها** مافیہا عام است بنابر عموم ما چہ طور ترجمہ میشود۔ (۳) ایضاً آنکہ در حدیث شریف آمدہ زہزار مومنات یک بہ جنت رود باقی بدوزخ واز ہزار رجال یک بہ جہنم رود باقی بہ جنت میرود تطبیق این حدیث چہ طور میشود۔ (۴) دیگر اینکہ اگر پدر بہ دختر دادن مال کہ تزویج او تیار باشد وروانہ میکند بطرف خانہ خود بگوید کہ زیور شما بمن بہ بخشید و او از جہت عار و شرم بگوید کہ بخشیدم این بخشش صحیح

است یا نہ۔ (۵) دیگرا اگر زوجہ وفات یافت ومرد دعوۂ میراث کرد و پدر گفت کہ دیگر مال اور انیست بغیر مہر مگر مہر او من بر علاج او خرچ کردہ کہ قبل از تزویج او بیمار بودہ وزوج بگوید کہ ہمہ مہر شما خرچ نکردہ بلکہ قلیل خرچ کردہ بر تعیین آن مقدار بہ پدر او حلف دادۂ شود یا نہ۔ (۶) دیگر چوں عرف بریں باشد کہ در وقت تفویض یعنی تزویج پدر بدختر خود زیور ومتاع خانہ می دہد اگر بالفرض پدر نداد زوج را حق دعوۂ کردن است یا نہ اگر دعوۂ کند حق او ثابت میشود یا نہ۔

السائل مولوی محمد صدیق صاحب

﴿ج﴾

مسائل این است کہ (۱) عبارت شامی چنانکہ نوشتہ بودید بظاہر یقیناً صحیح نیست لیکن دریں جا در شامی عبارت درمیان ساقط شدہ چنانچہ بر حاشیہ این عبارت نوشتہ اند وملاحظہ کنید یعنی بعد ازیں عبارت جازت الھبۃ لفظ فیھما نیست بلکہ صحیح عبارت این است۔ جازت الھبۃ فی المتاع خاصۃً وان بدء فوھب لہ المتاع وقبض الدار والمتاع ثم وھب الدار جازت الھبۃ فیھما۔ ص۶۹۱ ج۵ باب الھبہ

دریں عبارت ہیچ خلل نیست پس در شامی یک سطر عبارت ماندہ است ودر حاشیہ نوشتہ کردہ اند۔

(۲) واما معنی حدیث التکبیرۃ الاولی الخ این است کہ دنیا ومتاع دنیا ہمہ بمقابلہ آن جزاء کہ در آخرت بمقابلہ تکبیرۃ اولی حاصل مے شود برابر نیست۔

(۳) وحدیث مرو وزن در کتابے ندیدہ ام۔ بلکہ در احادیث صحیحہ خلاف آن موجود است۔ در حدیث صحیح کہ در صحیح مسلم وبخاری است۔ این است کہ یک فرد از ہزار افراد بہ جنت مے رود یک کم ہزار بر دوزخ دریں تقسیم رجال ونساء نیست۔ واللہ اعلم شما این حدیث در کدام جا ودر کدام سند دیدہ اید بعد از علم ماخذ جواب دہم انشاء اللہ۔

(۴) باقی اگر دختر پدر را زیور بہ بخشد وقبض ہم کناند پس ہبہ صحیح شود وبدون قبض صحیح نیست۔

(۵) دریں صورت حلف دادہ شود کہ ایں قدر مال از مہر او باذن او درومن بعلاج دختر خرچ کردہ ام۔ اگر بغیر از اذن دختر خرچ کردہ است آن تبرع است۔ ودر مال دختر شمار نہ شود۔

(۶) زوج اگر دعوہ کرد کہ تو بہ دختر خود فلاں وفلاں چیز بہ تعیین زوج من یعنی دختر خود را دادہ واین دعوۂ او در اصل دعویٰ دختر است او اگر باذن زوجہ خود بطور وکالت دعوۂ کرد پس دعوۂ صحیح است۔ وپدر حلف دادن لازم وا گر زوجہ او بمرد۔ بعد از مردن او اصالتہً برائے مطلب میراث ہم دعویٰ تواند کرد واز خسر خود حلف تواند گرفت۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳۰ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

ربیبہ کے جسم پر شہوت سے ہاتھ پھیرنے سے بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی

﴿س﴾

اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی جس کی پہلے گھر سے دولڑکیاں تھیں۔ زید اور بڑی لڑکی کی چار پائیاں قریب تھیں زید نے ہاتھ بڑھا کر لڑکی کے سینہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دوسری رات بھی اسی طرح کیا۔ تیسری رات کو سینہ پیٹ مع کپڑوں کے شرمگاہ پر بھی ہاتھ پھیرا پھر صبح سویرے کسی کام کے سلسلے میں ہر دو گھر سے روانہ ہوئے کچھ دور جا کر زید رک گیا۔ لڑکی قریب آئی تو اسے کھڑے ہو کر چھی پائی لیکن لڑکی نے چھی نہیں پائی۔ پھر لڑکی کو لیٹنے کو کہا لڑکی نے کہا تو میرے ساتھ زنا کرتا ہے اس نے کہا بلکہ تیرے سینہ کو دیکھ کر کوئی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں لڑکی کو برہنہ کیا گیا زنا نہ کرنے کا فیصلہ اس نے پہلے ہی کر لیا تھا لیکن اس وقت اندھیرا تھا زید نے لڑکی کی شرمگاہ کو کپڑے سے ڈھانپا اور لڑکی کو کہا کہ اب کپڑے درست کرو کچھ دور جا کر پانی پیا اور لڑکی کو اپنے ایک زانوں پر بٹھا کر چھی پائی اتنے میں اجالا ہو گیا لڑکی کو لٹایا اور برہنہ کیا سینہ کو ہاتھ لگایا شرم گاہ کے کنارے سے ہٹ کر پہلو کی جانب انگلیوں کا سرا ٹیک دیا پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری جانب ٹیک دیا زید کے حلفیہ بیان میں کہ لڑکی کے شوہر سے دشمنی تھی اس حد تک اس کی رسوائی کرنا چاہتا تھا اور جو حلفیہ کہتا ہے کہ میرا زنا کا کوئی ارادہ نہ تھا کیا اب زید پر اپنی بیوی حلال ہے یا حرام ہے۔

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی اس پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔ زید پر لازم ہے کہ بیوی سے متارکت کر دے یعنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے بیوی کو چھوڑ دیا ہے۔ متارکت کے بعد عورت کا نکاح بعد از عدت دوسری جگہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ جمادی الاخری ۱۳۹۱ھ

جب ایک قوم نسلاً بعد نسل آزاد ہو تو ان کی عورتوں سے آزاد لوگوں کے لیے نکاح جائز ہے
سفر اگر ۴۸ میل ہو تو قصر ضروری ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جب بلوچستان میں انگریز آئے تو غلام وکنیز کو ختم کیا اور کوئی آدمی کسی کا غلام نہیں رہا سب لوگ آزاد

ہو گئے۔ اب ایک قوم ہیں آمد انگریز سے پہلے خود آزاد ہیں بعض تو انگریزی آزادی سے آزاد ہیں اور اس قوم کے دادہ پردادا غلام تھے۔ بعض مالکوں کے نواسہ اولاد موجود ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں انگریز نے کیوں آزاد کیا۔ ہمارے دادا پردادہ آزاد نہیں کیے ہم غریب ہیں۔ تقریباً سو سال پچاس سال ہو گئے یہ قوم کسی کی غلامی میں نہیں ہے۔ دادا خان حر ہے اور اس کی عورت حر ہے۔ اب مولا دادا خان اس قوم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ نکاح جائز ہو گا یا نہ اور مولا کی کنیز سے نکاح کرنے سے کیا اس کی پہلی بیوی کو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اب اس قوم کو غلام کنیز کہتے ہیں اور مالک کے نواسہ وغیرہ زندہ ہے اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ لا یجوز نکاح امۃ علی الحرۃ اور مولانا حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے فتاویٰ امدادیہ میں جو یہ لکھا ہے کہ جو کنیز ہندوستان میں ہے وہ شرعاً کنیز نہیں سے کیا مراد ہے۔

(۲) میں غلام نبی ملازم ہوں۔ اپنے افسر کے ساتھ سفر کرتا ہوں کبھی گاؤں میں کبھی شہر میں کبھی اٹھتالیس میل کبھی پچاس میل کبھی اک دن بعد واپس اپنی جگہ آتا ہوں۔ کبھی ایک ہفتہ اندر کبھی دو ہفتہ کے بعد۔ بلکہ تمام عمر اب مسافری میں ہے تو اب میں پوری نمازیں پڑھوں یا تمام نمازوں کی قصر کروں۔

المستفتی مولوی نور محمد ضلع چاغی بلوچستان اسٹیشن نوشکی ڈاک خانہ خود کاندار علوار گل شہر



(۱) اگر اس قوم کے پاس سے آزاد ہونے کا ثبوت مل جائے تو مولا داد خان کے لیے اس قوم کی عورت کو نکاح میں لینا جائز ہے اور اس کی سابقہ منکوحہ کے ساتھ اس کو معاً رکھ سکتا ہے۔ مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے جو ہندوستان کی کنیز کے متعلق ذکر کیا ہے اس سے مراد نوکرانی ہیں نہ کہ کنیز۔ یہ وہاں کی اصطلاح ہے۔

(۲) اڑتالیس میل کا فاصلہ ہو تو قصر واجب ہے۔ چاہے ایک دن میں یہ فاصلہ طے کرنے کا ارادہ ہو یا اس سے کم وبیش جب کے اتنے سفر میں کہیں پندرہ دن کے قیام کا ارادہ نہ کرے۔ بغیر ارادہ اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا اگر کبھی اتفاق ہو تو وہ معتبر نہیں۔ واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ محرم ۱۳۷۹ھ

ماموں نے بھانجے کو بچی کا رشتہ دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے نے نانی کا دودھ پیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ من مسمی محمد قاسم نے اپنی لڑکی مسماۃ زینب کا جو کہ عرصہ تین سال کا گزر چکا ہے ہمراہ غوث بخش جو کہ رشتہ میں میرا حقیقی بھانجا ہے شادی کر دی ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ واقعی غوث بخش نے میری والدہ آمنہ عرف ایمنہ کا دودھ پیا ہے۔ اس کی شہادت چار مردوں اور دو عورتوں نے حلفیہ دی ہے اور تصدیق کی ہے کہ ہم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ غوث بخش نے تیری والدہ کا دودھ پیا ہے۔ تین چار دن کا تھا اور نانی کا دودھ پینے لگا۔ چھ ماہ تک دودھ پیتا رہا ہے۔

اندریں صورت کیا شرعاً نکاح باقی ہے یا نہ۔ اگر نہیں رہا تو قرآن وسنت سے اس مسئلہ کو واضح فرمادیں۔ غوث بخش بھی تسلیم کرتا ہے کہ گواہ سچ کہتے ہیں۔

محمد قاسم ولد غازی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

اگر دودھ پینے پر دو معتمد علیہ گواہ موجود ہیں اور غوث بخش بھی ان کی تصدیق کرتا ہے تو حرمت رضاع ثابت ہے غوث بخش پر لازم ہے کہ اس عورت سے متارکت کر دے اور زبان سے کہہ دے میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سوتیلی خالہ سے بھی نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری والدہ کی باپ سے سگی اور والدہ کی طرف سے سوتیلی ہمشیرہ (گویا میری خالہ) میرے چچا کے گھر آباد تھی۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر چچا فوت ہو گیا۔ اب بیوہ خالہ کو میرا بھائی حق میں رکھنا چاہتا ہے عمر کا تقاضا نہیں ہے تقریباً عمر برابر ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جلد از جلد جواب تحریر فرمائیں۔

عبدالغفار ہیڈ ماسٹر تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

خالہ کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ ولا یحل للرجل ان یتزوج بامه (الی ان قال) ولا بعمته ولا

بخالته وتدخل فيها العمات المتفرقات والخالات المتفرقات الخ (ہدایہ ص ۲۸۷ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۶ صفر ۱۳۹۰ھ

مزینہ کی لڑکی کے ساتھ زانی کا نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کا بکر کی بیوی سے ناجائز تعلق ہے۔ مگر ناجائز تعلق ہونے سے پہلے بکر کی بیوی کے دو بچے جس میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی موجود تھے چند دنوں بعد تعلق ختم ہوگیا۔ بکر نے اپنی اس لڑکی کا نکاح جو پہلے موجود تھی زید کے چھوٹے بھائی سے کر دیا چھ سال اس کے گھر آباد رہی جس سے دو بچے ہوئے چھ سال کے بعد کسی وجہ سے میاں نے طلاق دے دی۔ اب عرصہ ایک سال سے زید کے پاس رہتی ہے۔ لہٰذا علماء دین شریعت کی رو سے بتائیں کہ آیا اس کا نکاح زید کے ساتھ ہوسکتا ہے یا کہ نہیں۔

حکیم شہاب الدین ریل بازار جھنگ

﴿ج﴾

جس عورت کے ساتھ زید کے ناجائز تعلقات تھے اس عورت کی اولاد سے (چاہے وہ ناجائز تعلقات سے پہلے کی ہو یا بعد کی) زید کا نکاح جائز نہیں۔ لہٰذا زید پر لازم ہے کہ وہ اس عورت کو اپنے آپ سے جدا کر دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ شوال ۱۳۹۰ھ

باپ نے لڑکی کا پہلا کرایا ہوا نکاح منسوخ کر کے دوسری جگہ کر دیا دونوں میں سے کون سا صحیح ہوا

﴿س﴾

ایک شخص جس نے اپنی بیٹی کا نکاح قبل از بلوغ کسی شخص سے کر دیا تھا لیکن جب لڑکی جوان ہوئی تو اس نے اپنی لڑکی کا نکاح تنسیخ کرا کے کسی دوسرے سے کرا دیا۔ برائے مہربانی تحریر فرما دیں کہ ان تینوں اشخاص یعنی لڑکی اس کا والد اور لڑکی کا خاوند کے متعلق شریعت محمدی میں کیا فتویٰ ہے۔ یہاں کے کچھ علماء پہلے نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور کچھ دوسرے نکاح کو صحیح کہتے ہیں۔

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال اگر واقعی لڑکی کی صغرسنی میں باپ نے شرعی طریقہ سے ایجاب وقبول کے ساتھ نکاح کر دیا تھا وہ نکاح بلاریب صحیح اور نافذ ہے اور لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور اس صورت میں عدالتی تنسیخ کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ یہ تنسیخ شرعی اصول کے خلاف ہے۔ پس بنا بریں دوسری جگہ عقد نکاح بر نکاح اور مکاری ہے اور شرکاء نکاح سخت گنہگار بن گئے ہیں۔ سب کو توبہ کرنی لازم ہے اور طرفین میں فوراً تفریق کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ محرم ۱۳۹۱ھ

محرم کے مہینہ میں مباشرت پر کوئی پابندی نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ محرم کے مہینہ میں خاوند بیوی کا ہم بستری کرنا جائز ہے یا نہ۔

﴿ج﴾

شرعاً کوئی ممانعت نہیں، جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ

جب شوہر خرچ نہ دیتا ہو اور آباد نہ کرتا ہو تو عدالتی تنسیخ درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہ کوئی خرچ دیتا ہے اور نہ ہی اس کو اپنے گھر میں آرام سے بسانا چاہتا ہے۔ کئی دفعہ شہر کی پنچائیت اس کو اپنی زوجہ لے جانے کے متعلق کہہ چکی ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہ تو اسے طلاق دیتا ہوں اور نہ گھر میں لے جانے کے لیے تیار ہوں۔

ثانیاً حق المہر بھی ادا نہیں کرتا۔ ان سب حالات کے پیش نظر لڑکی عدالت میں اپنے اخراجات اور مہر کا دعویٰ کرتی ہو اور مقدمہ تقریباً ڈیڑھ سال چلا ہو۔ جج پنچائیت بلکہ فریقین کو یہ کہتا ہے کہ تم فیصلہ کرو۔ جو تمہارا فیصلہ ہوگا وہ ٹھیک ہے۔ جب پنچائیت پھر شوہر کو زوجہ کے متعلق کہتی ہے تو شوہر تمام لوگوں کے سامنے پھر وہی بات کرتا

ہے میں نے تو ذلیل کر کے اسے رکھنا ہے۔ تو فریقین جج کو جا کر کہتے ہیں ہم سے فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ تب جج جا کر فسخ نکاح کا فیصلہ دے دیتا ہے۔ اب علماء سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا آدمی جو اپنی زوجہ کو محض ذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے وہ گھر والی پر ہر قسم کے بہتان لگانے پر تیار ہے لیکن طلاق پر نہیں۔ تو کیا شریعت میں اس مذکورہ عورت کا نکاح ختم ہوا یا باقی ہے اور اگر باقی ہو تو اس رسوائی و ذلت سے بچنے کی کوئی صورت شریعت میں موجود ہے یا نہیں۔ زوج نے یہ بات بھی کہی ہے کہ جو فیصلہ عدالت کا ہے وہ مجھے منظور ہے۔ لہٰذا تاکیداً بھی گزارش ہے کہ عدالت نے بھی نکاح فسخ کر دیا جس کو عرصہ دو سال ہو چکا ہے اور معاً مہر اور خرچ کی ڈگری بھی دے دی۔

﴿ج﴾

اگر جج نے معاملہ کی شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعہ سے پوری تحقیق کی ہو اور اس کے نزدیک عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقعی اس کا خاوند باوجود وسعت کے خرچ نہیں دیتا اس کے بعد اگر جج نے تنسیخ نکاح کا فیصلہ سنایا ہو تو یہ تنسیخ از روئے شریعت جائز ہوگی۔ تنسیخ سخت مجبوری کی حالت میں ہو سکتی ہے اور سخت مجبوری کی دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ عورت کے خرچ کا کوئی انتظام نہ ہو سکے یعنی کوئی شخص عورت کے خرچ کا بندوبست نہ کر سکا ہو اور نہ خود عورت حفظ آبرو کے ساتھ کسب معاش پر قدرت رکھتی ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگرچہ بسہولت یا بدقت خرچ کا انتظام ہو سکتا ہے لیکن شوہر سے علیحدہ ہونے میں ابتلاء کا قوی اندیشہ ہو۔ یہ ہر دو صورتیں جب پائی جائیں اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ شوہر یقیناً نان ونفقہ نہیں دیتا تو فسخ جائز ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عورت خود اس سے بھاگ جائے اور باپ کے گھر میں بیٹھ کر وہیں سے نان ونفقہ کا دعویٰ دائر کر کے تنسیخ نکاح کا مقدمہ لڑے۔ اس صورت میں ہرگز ہرگز تنسیخ جائز نہیں اور پہلی دو صورتیں جب متحقق ہوں اور شرعی ثبوت کے ماتحت تنسیخ ہو تو بالکل ٹھیک ہے۔ بس اگر یہ تنسیخ مضمون بالا کے مطابق عمل میں لائی گئی ہو تو جائز ہے عدت گزر جانے کے بعد سابق شوہر کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ بشرطیکہ اس نے انقضائے عدت سے پہلے پہلے رجوع نہ کیا ہو۔ کذا فی الحیلۃ الناجزۃ۔

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بلا وجہ عدالت سے جو تنسیخ نکاح کرائی گئی وہ درست نہیں یہ نکاح قائم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک عورت نے اپنا نکاح عدالت میں اپنے شوہر کو بدچلن اور بدمعاش لکھا کر فسخ کرالیا ہو۔ حالانکہ اس کا شوہر شرعاً بدمعاش اور بدچلن نہ ہو۔ کیا اس صورت میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا بلا طلاق مغلظہ ثلثہ فسخ ہوسکتا ہے۔

﴿ج﴾

برتقدیر صدق مستفتی یہ نکاح بحال خود قائم ہے فسخ نہیں ہے۔ اگر مقدمہ کی مثل بھیج دی جائے تو اور بہتر ہوگا اور ازاں بعد مدلل جواب دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن نائب مفتی قاسم العلوم ملتان

والد نے جب رضامندی سے لڑکی کا نکاح کردیا تو وہ لازم ہے انکار غلط ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی دختر سے بعمر تخمیناً دس گیارہ سالہ نابالغ کا نکاح برضامندی روبرو گواہان وغیرہ کے کردیا ہے۔ جواب کئی دن کے بعد کسی کے ورغلانے سے بے ایمانی کرگیا ہے کہ نکاح مجھ سے بغیر رضامندی میری سے کرالیا ہے۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوگیا یا نہیں۔

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں جب کہ والد نے برضا ورغبت اپنی لڑکی کا نکاح کردیا ہے تو یہ نکاح لازم ہوگیا۔ اب اس شخص کو انحراف کرنا جائز نہیں۔ جب لڑکا بالغ ہوکر خود طلاق دے تب رہائی ہوسکتی ہے۔

بندہ عبداللہ غفرلہ
۲محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

اگر واقعی باپ نے اجازت دے دی تھی تو نکاح لازم ہوگیا ورنہ نہیں۔ یہاں چونکہ گواہ موجود ہیں لہٰذا نکاح لازم ہوگیا۔ لڑکی کے باپ کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں۔ اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ نہیں ہوسکتا۔

سید مسعود علی مفتی مدرسہ انوار العلوم
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

اگر میاں بیوی میں نباہ نہ ہوتا ہو لیکن والدین کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتے ہوں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں کہ زید غیر شادی شدہ ہے اور اس کے والدین و دیگر رشتہ دار اس کا ایک جگہ رشتہ کرنا چاہتے ہیں لیکن زید کو رشتہ کرنا منظور نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس لڑکی کے کردار درست نہیں ایک دو مثالیں اس کے برے کردار کی پیش کرتا ہے۔ ان برے کردار کے زید کے والدین بھی مقر ہیں لیکن آئندہ کے لیے زید کو تسلی دلاتے ہیں کہ ایسی غلطیاں پھر سرزد نہ ہوں گی۔ پچھلی باتیں تو معاف کر دے زید کہتا ہے کہ مجھے آئندہ کے لیے ہرگز اعتماد نہیں۔ اب اگر زید والدین کی یہ بات نہیں مانتا تو اس کے والدین رشتہ دار قطع رحمی کرتے ہیں۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ آیا زید والدین کا کہنا مانے یا نہ۔ بینوا توجروا

نور احمد ساکن سبی ملتان

﴿ج﴾

اگر ان کے والدین اہل علم اور ذورائے ہیں اور نکاح کے محل میں حسن و قبح کی تمیز کر سکتے ہیں اور ان کے نتائج سے واقف ہیں تو اس صورت میں ان کی بات ماننا اس پر لازمی ہے اور اگر اس قسم کے نہیں بلکہ عوام کے صف میں ہیں اور نکاح کے عواقب کو صرف زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق سوچتے ہیں ہیں شرعی امور کی رعایت ملحوظ نہیں رکھتے اور بیٹا عالم ہے تو اس پر ان کی اطاعت اس امر میں واجب نہیں بلکہ وہ احسن طریق سے ان کو راضی رکھ کر نکاح سے نجات کا راستہ سوچ لے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۰ھ

جس لڑکی و لڑکے کے رشتہ کی دعا خیر مانگی گئی ہے اس کو رشتہ دینا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے مجلس مسلمین میں اپنی لڑکی اپنے بھائی کے لڑکے کو دینے کی دعا خیر کی اس کے بعد اس شخص کی بیوی اور بڑی لڑکی نے قرآن میلہ کیا کہ اس لڑکے کو یہ لڑکی نہ دے اور کئی دن بعد اس لڑکی نے معافی مانگی اپنے باپ سے کہ جس طرح کرے اپنی مرضی سے رشتہ دے دے۔

شاہ محمد چک تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں برتقدیر صحت سوال اس لڑکی کا اسی لڑکے سے عقد نکاح کر دیا جائے جس سے پہلے دعا خیر ہوگئی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

رضاعی والدہ کی تمام بیٹیاں رضاعی بیٹے کے لیے حرام ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ عبدالحی لنڈ نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا جس کے ساتھ دودھ پیا اس کی بہن جو اس سے بڑی تھی اسی پھوپھی سے ہے کیا اس سے عبدالحی کا نکاح درست ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

محمد عبدالحی محمدی جامع مسجد جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

﴿ج﴾

پھوپھی کی تمام اولاد چاہے عبدالحی کے دودھ پینے سے پہلے کے ہیں یا بعد کے عبدالحی کے رضاعی بھائی بہن ہیں اور کسی کے ساتھ بھی عبدالحی کا نکاح جائز نہیں۔از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ جمادی الاخری ۱۳۹۹ھ

حاملہ عورت سے مباشرت کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے

کیا حالت جنابت میں جانور ذبح کیا جا سکتا ہے، جنبی کے بدن کے پاک حصے کا پسینہ پاک ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) حاملہ عورت کے ساتھ کتنی مدت تک ہم بستری کر سکتا ہے۔زید کہتا ہے کہ جب حاملہ عورت کو پانچواں ماہ شروع ہو جائے تو ہم بستری چھوڑ دے۔عمر کہتا ہے کہ میعاد کی کوئی شرط نہیں۔اپنی حاملہ عورت کے ساتھ ہم بستری کر سکتا ہے۔اب علماء کرام سے گزارش ہے کہ زید کا قول معتبر ہے یا کہ عمر کا۔

(۲) ایک آدمی پر غسل واجب ہے کیا وہ کوئی جانور ذبح کر سکتا ہے یا کہ اگر اس نے کوئی جانور ذبح کر دیا تو

اس کے لیے کیا حکم ہے۔ گوشت لوگ کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

(۳) ایک عورت کے ساتھ ہم بستری کی اور اس نے باڈی پہنی ہوئی ہے۔ زید کہتا ہے غسل کے بعد جب تک باڈی نہ اتاری جائے نماز جائز نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ نماز جائز ہے۔ زید کہتا ہے کہ جب اس پر غسل واجب ہو تو اس کا پسینہ ناپاک تھا۔ تو باڈی ناپاک ہوئی۔ ان دونوں میں کس کا قول معتبر ہے براہ کرم ثبوت دیکر مطلع فرمادیں۔

شفیق احمد پوسٹ ماسٹر ضلع ساہیوال

﴿ج﴾

(۱) عمر کا قول صحیح اور درست ہے۔ (۲) ذبح جائز اور گوشت حلال ہے۔

(۳) عمر کا قول درست ہے۔ جنبی کا پسینہ پاک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ صفر ۱۳۹۰ھ

میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے چھوڑ دیا، میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں، طلاق مغلظہ پڑ جائے گی

﴿س﴾

میں ایک ذی ہوش پڑھا لکھا ساڑھے انتیس سال کا نوجوان ہوں۔ میری شادی آج سے پانچ سال قبل میری پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی۔ وہ ایک بدزبان گستاخ اور نافرمان ثابت ہوئی۔ میں نے حالات کو بہت سلجھانے کی کوشش کی مگر حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ بالآخر میں نے تنگ آ کر دسمبر ۱۹۶۹ء کو یعنی ۵ رمضان المبارک کو اسے کہہ دیا کہ میں نے تمہیں طلاق دی۔ میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس کے دو روز کے بعد تمام گھر والوں نے مجھے مجبور کیا کہ مصالحت کر لیں۔ چنانچہ میں نے مسئلہ دریافت کیا تو اس کو طلاق رجعی قرار دیا گیا۔ چنانچہ میں نے از روئے شریعت رجوع کر لیا۔ اس سے تقریباً ایک ماہ کے بعد حالات بدتر ہو گئے اور وہ اپنی نافرمانیوں پہ آ گئی میں نے اس سے تنگ آ کر کہا میں نے تمہیں طلاق دی۔ میں نے تمہیں طلاق دی۔ تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں۔ تو اب میری پھوپھی زاد نہیں رہ گئی ہے۔ تو یہاں سے چلی جا تو اب ایک مطلقہ عورت ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے پھر مصالحت کی کوشش کی مگر میں اس قدر تنگ آ چکا تھا میں نے اپنے دوستوں کو جنہوں نے مجھے بری طرح گھیر رکھا تھا میں نے کہا میں نے اس کو طلاق دی ہے۔ اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس سے اگلے روز میری والدہ اور چچی آئیں انہوں نے کہا کہ تو اس سے صلح کیوں نہیں کرتا۔ میں

نے کہا اسے طلاق دے دی ہے۔ میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس کے بعد باتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ آج یعنی پورے تین ماہ اور بیس دن کے بعد میرے خاندان والے آئے اور کہنے لگے تیرا کچھ نہیں بگڑا تو مان جا ہم ذمہ اٹھاتے ہیں۔ میں نے کہا میں شریعت کے مطابق کام کروں گا۔ ویسے وہ عورت میرے مکان پہ ہے اور عدت کے دن گزار رہی ہے۔ میں نے اس سے رجوع نہیں کیا۔ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے از روئے شریعت مسئلہ سے مستفید فرمائیں۔

ریاض حسین قریشی محلّہ شیخو پورہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

صورۃ مسئولہ میں یہ عورت مطلقہ مغلظہ ہو چکی ہے۔ بغیر حلالہ کے دوبارہ اس خاوند کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان (الی قولہ تعالیٰ) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الآیہ بقرہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۸ صفر ۱۳۹۰ھ

ڈھیلا یا ٹشو پیپر سے صفائی کے بعد پانی سے استنجا ضروری ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ ڈھیلا پتھر یا کپڑا وغیرہ سے ناپاکی دور کرنے کے بعد مزید پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے مگر ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے یا دنہ رہے یا پردہ کی جگہ یا استنجا کے لیے برتن میسر نہ آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے اور اگر درمیان نماز مستحب پانی کا بھولا ہوا استنجا یاد آ جائے کہ نہیں کیا گیا یا برتن پردے کی جگہ یاد آ جائے تو اس صورت میں نماز کو توڑ کر استنجا کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ استنجا مستحب ہے بکر کہتا ہے چونکہ اس میں فضیلت ہے اس لیے اگر نماز کی حالت میں پانی سے مستحب استنجا کا نہ کرنا یا برتن یا پردے کی جگہ ذہن میں آ جائے تو نماز توڑ کر مستحب استنجا کر کے پھر نماز ادا کرنی چاہیے اور جو نماز ادا کر لی گئی ہو اسے بھی دہرایا جائے۔ براہ کرم شرعی صحیح فیصلہ سے آگاہ فرمادیں کہ زید اور بکر دونوں میں کس کا نظریہ صحیح ہے۔ بینوا توجروا

محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم ضلع رانگھڑ

﴿ج﴾

والغسل سنة ویجب ان جاوز المخرج نجس درمختار ص ۳۳۸ ج ۱ وفی موضع آخر منه ص ۳۱۶ ج ۱ وعفی عن قدر درهم وان کره تحریما فیجب غسله وما دونه تنزیها فیسن وفوقه مبطل فیفرض اھ۔ان جزئیات سے معلوم ہوا کہ اگر نجاست مخرج سے متجاوز نہیں ہوئی تو استنجا پانی سے سنت ہے اور اگر متجاوز ہوگئی تو اگر قدر درھم سے زائد نہیں ہوئی تو دھونا واجب ہے اور اگر زائد ہوگئی تو دھونا فرض ہے۔اگر نماز میں یاد آیا تو صورت آخیرہ میں نماز باطل ہو جائے گی اور دوسری صورت میں مکروہ تحریمی ہوگئی اور پہلی میں مکروہ تنزیہی۔پس صورت اخیرہ میں نماز توڑ دے اور دوسری میں پوری کر کے اعادہ کر لے اور پہلی میں اعادہ بھی ضروری نہیں۔کذافی امداد الفتاویٰ ص ۸۷ ج ۱) فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

نابالغہ لڑکی سے روزہ کی حالت میں مباشرت یا جلق سے صرف قضا لازم ہے یا کفارہ بھی
روزہ کی حالت میں بھول کر مباشرت کرنا، بیوی سے بوس و کنار کرنا

﴿س﴾

(۱) کیا فرماتے ہیں حالت روزہ میں نابالغ لڑکی سے صحبت یا جلق جان بوجھ کر کی جائے تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

(۲) روزہ یاد نہیں رہا اور زنا کیا تو کیا روزہ فاسد ہوگیا اور اگر فاسد ہوگیا تو کفارہ واجب ہوگا یا قضا۔

(۳) سحری کھا کر سو گئے اور یاد نہ رہا کہ سحری کھا چکے ہیں اور آنکھ کھلنے پر صحبت کر لی پھر دیکھا کہ دن پڑھ چکا ہے کیا روزہ فاسد ہوگیا اور قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

محمد رفیق خانیوال

﴿ج﴾

(۱) نابالغہ لڑکی کے ساتھ جماع کرنے کی صورت میں اگر دخول ہو گیا تو کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں اگر نہ ہوا اب اگر انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں اور اگر ہوا تو فقط قضا واجب ہے کفارہ نہیں اور ہاتھ سے اگر منی کو خارج کر دیا تو فقط قضا واجب ورنہ روزہ فاسد نہیں۔

(۲) روزہ فاسد نہیں اور زنا کا گناہ ہوگا۔

(۳) سحری کھانے کے بعد اٹھے اور خیال تھا کہ رات باقی ہے اور واقع میں طلوع فجر ہو چکی تھی تو فقط قضا واجب ہے اور خیال بھی یہی ہے کہ صبح صادق ہوگئی ہے اور فی الواقع بھی دن تھا تو کفارہ وقضا دونوں لازم ہیں۔ سحری کھانے کو بھولنے کا مفہوم نہیں سمجھ سکا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ رجب ۱۳۷۵ھ

حبلی من الزنا کا نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) اگر کنواری بالغہ لڑکی کا نکاح کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ حاملہ ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ کیا شریعت میں نکاح درست ہے یا وضع حمل کے بعد پھر دوبارہ نکاح کیا جائے۔

(۲) کپاس قبل از وقت کرنے پر شریعت کا کیا حکم ہے۔ صورت یہ ہے کہ مشتری کپاس بائع کپاس کو تخمیناً ۴/۵ ماہ قبل موسم کے معینہ مقدار کپاس کی قیمت ادا کر کے اس سے عہد لیتا ہے کہ تم مجھے اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو کپاس دے دینا۔ کپاس کے فروخت کرنے والا پیسے عہد کرتے وقت لے لیتا ہے۔ پھر کپاس کے موسم میں کپاس دے دیتا ہے۔ کیا یہ صورت خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں۔

سائل عاشق محمد ارائیں سیٹھ اسٹیشن راجارام تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) نکاح درست ہے۔ البتہ نکاح کرنے والا زانی کے علاوہ دوسرا کوئی ہو تو وضع حمل سے قبل اس سے مجامعت نہیں کر سکتا اور اگر خود زانی ہو تو مجامعت بھی کر سکتا ہے۔ بہر حال نفس نکاح دونوں صورتوں میں درست ہے۔

(۲) کپاس کا اس طرح سے فروخت کرنے کو بیع سلم کہتے ہیں بیع سلم میں شرائط کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ کپاس کا نوع، صفت، وزن اس کے بدلہ رقم معیاد ادائیگی، مثلاً فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ مکان ادائیگی (کہ فلاں جگہ ادا کر کے دوں گا) سب طے ہوں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عقد کرنے سے لے کر میعاد ادائیگی تک کپاس بازار میں ہر وقت مل سکے۔ نیز عقد کرتے وقت وعدہ بیع کے الفاظ نہ کرے بلکہ حتماً کہہ دے کہ میں نے کپاس بدیں شرائط فروخت کر دی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کفارۂ ظہار، یمین اور صیام وغیرہ مدرسہ میں داخل کرنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آیا کفارات ظہار وحلف وصیام کا مدارس عربیہ کے ذریعہ بایں طور ادا کرنا جائز ہے یا نہیں کہ مکفر دس یا ساٹھ مساکین کے دو وقتہ کھانے کی قیمت لگا کر رقم کفارہ مدرسہ میں داخل کرا دے۔

بصورت جواز اہل مدرسہ کو مد کی تصریح ضروری ہے یا نہیں۔

نیز اس صورت میں فقط روٹی کی قیمت لگائی جائے یا ترکاری وسالن کی بھی۔ جبکہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ گیہوں کی روٹی تو روکھی بھی کافی ہے اور دوسری چیزوں کی روٹی کے ساتھ ترکاری بھی ضروری ہے۔ بینوا توجروا

فقط چوہدری نذیر احمد کلرک بنک آف بہاولپور

﴿ج﴾

مدرسہ میں اگر طلبہ کے کھلانے میں لگا دے تو درست ہے۔ بشرطیکہ کفارہ میں دس طلبہ کو یا روزہ کے کفارہ میں ساٹھ طلبہ کو بہ نیت کفارہ دونوں وقت کھلائے یا بقدر فطرہ ہر ایک کو نصف صاع (پونے دو سیر) گندم یا اس کی قیمت دیوے یا کفارے کے پورے روپے کا کپڑا خرید کر محتاج طلبہ کی ملک کر دے۔ یہ بھی درست ہے لیکن اگر اس مصرف کے علاوہ مدرسین کی تنخواہ یا تعمیر وغیرہ کے کاموں میں جس میں تملیک محتاج بلاعوض نہیں ہوتی کفارے کی قیمت کو صرف کیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ اس طرح آٹھ دس برس کے بچوں کو جو کہ قریب البلوغ نہ ہوں کھانا کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر ان کو مقدار کفارہ دے دے تو درست ہے۔

عبیداللہ عفا اللہ عنہ

اگر کوئی شخص کہے کہ میں دوبارہ فلاں گناہ کروں تو حضور کی شفاعت نصیب نہ ہو اور پھر کر گزرے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

(۱) اگر کوئی شخص کسی گناہ پر یہ کہہ دے کہ میں آئندہ یہ گناہ کروں گا تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش نصیب نہ ہو تو اس گناہ کرنے پر کیا صورت ہو سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کہہ دے کہ میں یہ کام کروں تو میں کافر ہو جاؤں تو وہ کام کر لیا جائے تو کیا وہ شخص کافر ہوگا۔

﴿ج﴾

(۱) گناہ سے احتراز کرے کفارہ لازم نہیں آتا۔

(۲) کفارہ لازم نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۶ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

لڑکی کے باپ اگر نہ ہوں تو متولی نکاح ماموں ہوگا یا سوتیلی بہن

شوال میں روزے رکھنے کی منت مانی تھی لیکن روزے ربیع الاول میں رکھے اب کیا حکم ہے

میت کے گھر سے فوتگی کے دن کھانا کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ھذا میں کہ

(۱) زید کی زوجہ ہندہ سے دولڑکیاں ہیں۔ ہندہ کے فوت ہو جانے کے بعد زید نے زینب سے شادی یعنی دوسرا نکاح کیا اور مسمات زینب سے ایک لڑکی بنام حلیمہ پیدا ہوئی۔ بعد میں زید بقضا الٰہی فوت ہوگیا یہ لڑکی بنام حلیمہ اور اس کی والدہ زید کے چچازاد بھائی کے گھر رہتی تھیں بعد میں زینب نے اپنے بھائی کے گھر میں رہائش کر لی۔ اب حلیمہ کے نکاح کرنے میں شرعاً کون ولی ہوسکتا ہے اور کون نکاح کرسکتا ہے آیا ماموں اور والدہ اور یا سوتیلی بہنیں بحوالہ تحریر فرمادیں۔

(۲) ایک شخص نے منت مانی ہے کہ میرا فلاں کام سرانجام ہو جائے تو میں ماہ شوال میں دس روزے رکھوں گا لیکن کام ہو جانے کے بعد کسی وجہ شرعی یا غیر شرعی کے ماہ شوال میں روزے نہیں رکھ سکا اور ماہ ربیع الاول میں رکھ لیے آیا منت ادا ہو جائے گی یا نہ کیونکہ گرمیوں میں دن بڑے ہوتے ہیں اور سردیوں میں چھوٹے ہوتے ہیں۔

(۳) عام لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ خیرات متوفی کے گھر سے اس دن کرتے ہیں جس دن کہ تمام لوگ اور رشتہ دار غیر رشتہ دار آئیں۔ آیا ایسا کرنا اور کھانا درست ہے یا نہ۔

(۴) بعض لوگ نماز جنازہ کی تاکید پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ دوپہر کو لے جائیں تو کیسا ہے۔ نماز جنازہ درست ہے یا نہ اور ایسا کرنا جائز ہے یا تاخیر درست ہے۔ دیگر میت کو دفن کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ تمام رشتہ دار آجائیں یہ کرنا ٹھیک ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) حلیمہ کا اگر کوئی جدی قریب یعنی عصبہ ہو تو وہی اس کے نکاح کا ولی ہے۔ اگر کوئی عصبہ معلوم نہ ہو سکے تو والدہ کو اس کے نکاح کا اختیار ہے۔ البتہ اگر حلیمہ بالغ ہو چکی ہے تو مختار ہے۔ وعند عدم العصبة كل قريب يرث الصغير والصغيرة من ذوى الارحام (اے ان قام) والاقرب عند ابى حنيفة الام ثم البنت الخ عالمگيرى باب الاولياء من كتاب النكاح ص ۲۸۳ ج ۱۔

(۲) بغیر عذر شرعی کے ایسا کرنا گناہ ہے۔ البتہ کسی شرعی عذر سے تاخیر کر سکتا ہے لیکن قضا دونوں صورتوں میں کرنی ہوگی كذا فى كتب الفقه۔

(۳) ان دنوں میں میت کے گھر نہیں کھانا چاہیے بلکہ ان کو کھلانا چاہیے۔ قال فى الفتح ص ۱۰۲ ج ۲ قبيل باب الشهيد ويستحب لجيران اهل الميت والاقرباء الا باعد تهية طعام لهم يشبعهم يومهم وليلتهم لقوله صلى الله عليه وسلم اصنعوا لال جعفر طعاماً فقد جاء هم ما يشغلهم (الحديث) وقال ايضا ويكره اتخاذ الضيافة من اهل الميت الخ وفى البزازية ويكره اتخاذ الطعام فى اليوم الاول والثالث وبعد الاسبوع الخ شامی کتاب الجنائز ص ۲۴۰ ج ۲۔

(۴) اگر جنازہ وقت مکروہ سے پہلے کے وقت کامل میں حاضر ہو چکا ہے پھر تو تاخیر کر کے وقت مکروہ میں پڑھنا ہر گز جائز نہیں بلکہ وہ نماز جنازہ علے القول المختار ادا ہی نہیں ہوئی اور اگر وقت مکروہ ہی میں حاضر ہوا تو اس مکروہ وقت میں ہی پڑھنا جائز ہے اور تاخیر کر کے وقت کامل میں ادا کرنا بھی جائز ہے جس پر چاہو عمل کر سکتے ہو معمولی تاخیر کثرت جماعت کی وجہ سے جائز ہے اور احادیث میں صحابہ کرام سے ثابت ہے اور جیسا کہ آج کل رشتہ داروں کے لیے غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

گھروں اور قبرستان سے مدفون تعویذ نکالنا بے دینی کی بات ہے

﴿س﴾

ہمارے ٹھل شہر کے ایک مولوی صاحب نے چند ماہ بیمار ہونے کے بعد ایک بھوپہ (جنات وغیرہ کا عامل) کو منگوایا جس نے کچھ پڑھنے کے بعد ایک قبرستان میں سے ایک پرانہ بوتہ نکال لیا جس میں کچھ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ علاج کرتا رہا۔ بہر حال تھوڑے عرصہ بعد صحت مند ہو گیا کہتا ہے کہ سحر کیا ہوا تھا وہ مولوی صاحب اس بھوپہ کو سکھر ایک صوفی مزاج نیک آدمی کے پاس لے گیا کوئی بیماری تھی۔ وہاں بھی بوتہ وغیرہ نکال لیا۔ پھر کراچی

مفتی محمد شفیع صاحب کے پاس لے گیا اس کی بیوی بھی بیمار تھی اس کے بھی ایک قبرستان میں سے بوتہ وغیرہ نکال دیے۔ بہر حال ہمارے گاؤں میں وہ بھوپہ بلایا گیا اور وہ گھروں میں بوتے وغیرہ تعویذات نکال لیے جن میں مریض کے نام مع والدین کے درج تھے اور بوتہ کرنے والے کے نام بھی بتلا دیے۔ اب تو فتنہ وفساد وعداوت کا ماحول بن گیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ گھروں میں ایسی ایسی جگہوں سے مٹی کھود کر بوتہ تعویذ وغیرہ نکالے ہیں جہاں کئی سالوں سے کسی قسم کا وہم وگمان اور نشان بھی ممکن نہیں کہ کوئی شے کھود کر دفن کی گئی ہے۔ اب تو اکثر موحدین لوگ پریشان اور شبہات میں پڑے ہوئے ہیں کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اس کے بارے میں ہمیں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ آیا حق بات ہے یا گمراہ کن راہ۔ اگر غلط راستہ ہے تو ایسے مولوی صاحب کے بارے میں کیا فتویٰ ہے۔ آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔

معرفت حضرت مولانا حضور الدین بدست علی محمد

﴿ج﴾

اس بھوپہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جعلسازی سے کام کرتا ہے اور ایک سو روپیہ فیس لیتا ہے۔ یہ روپیہ کمانے کے لیے مکر وفریب ہے نہ تو اس پر یقین کیا جائے اور نہ ہی اُن سے خبریں دریافت کی جائیں۔ جو واقعات بیان کیے گئے ہیں سب بے اصل وبے سند ہیں۔ **یخلطون معها مأته كذبة** کے باب سے ہیں۔ اللہ ان کے شر سے اہل اسلام کو محفوظ رکھے آمین۔

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

علم حاصل کرنا، حج پر جانا اور شادی کرانے میں سے کون سا کام زیادہ بہتر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید جوان ہے اور قرآن مجید کا حافظ ہے۔ پڑھنے کا بھی بڑا شوق ہے اور حج کا بھی بڑا شوق ہے۔ چھوٹی عمر سے والدین کو بھی بڑا شوق تھا۔ خدا کے فضل سے اب والدین کی وفات کے بعد قرآن مجید حفظ کیا ہے اس کے بھائی موجود ہیں لیکن خرچ وغیرہ کچھ نہیں دیتے زید اپنی مزدوری سے خرچ پورا کرتا ہے۔ اب زید کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے جس سے جہاز کا کرایہ پورا ہو سکتا ہے اور بھائی تو کہتے ہیں کہ اس رقم سے تو شادی کرالے شادی جاہلوں کی طرف ہوتی ہے زید کا ارادہ ہے کہ علم سے فارغ ہو کر شادی کرا لوں گا۔ زید کی عمر اب بائیس سال ہے۔ علم پڑھنے تک تیس سال کی ہو جائے گی اور اس سال قرآن رمضان شریف میں پہلی دفعہ سنانا ہے۔ کرایہ صرف گاڑی جہاز کا کرایہ ہے۔ باقی سامان لینے کے لیے نہیں کیا میں کسی

سے ادھار لے کر یا کسی کا مال لا کر دینے کے لیے رقم لے جا سکتا ہوں یا کہ نہیں۔ اب آپ سے یہی مشورہ ہے کہ حج کو جانا بہتر ہے یا علم پڑھنا یا جس طرح گھر والے شادی کے متعلق کہتے ہیں کروں جس طرح میرے لیے بہتر ہو اس طرح کروں۔ دوسری بات یہ ہے کہ شادی پر رقم زیادہ خرچ ہوتی ہے اتنی رقم میرے پاس نہیں ہے۔ اتنی عمر اس لیے ہوگئی کہ والدین بیمار تھے ان کے پاس خدمت کے لیے رہا ان کی وفات کے بعد پڑھنا شروع کیا۔ بندہ کی دلجوئی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا



اگر یہ رقم حج کرنے سے کم ہے اور شادی کرنے کا حد سے متجاوز شوق نہیں ہے تو آپ علم پڑھنے میں مشغول رہیں کیونکہ علم کا سیکھنا فرائض کا فرض ہے۔ واجبات کا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

متولی اوقاف کو مسجد کے صحن میں دکانیں بنانا جائز نہیں ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک مسجد مدت مزید و مدید سے مسجد ہی کی صورت میں شب و روز مسجد گاہ عالم بنی چلی آ رہی ہے۔ آج کسی مصلحت کی بنا پر متولی یا اوقاف کمیٹی کا مختار آفیسر مسجد کا صحن توڑ کر بازار کی دکانیں بنا کر کرایہ پر دے سکتا ہے یا نہیں۔ جبکہ عام مسلمان بھی احترام مسجد کے پیش نظر اس امر کو مذموم سمجھ کر احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ تو کیا متولی یا اوقاف کے آفیسر کو یہ حق حاصل ہے کہ مسجد کو دکانیں بنا لے۔ بینوا توجروا

المستفتیان جمیع اہل اسلام

۲۰ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ



مسجد ہو جانے کے بعد قیامت تک وہ مسجد ہوتی ہے۔ لہٰذا مسجد کے صحن کو توڑ کر وہ دکانیں مسجد کی آمدنی میں اضافہ کے باعث ہوں جائز نہیں۔ مسجد بننے سے قبل مسجد کی مصلحت کے پیش نظر زمیں کے نیچے دکانیں ہیں لیکن مسجد ہو جانے کے بعد اس کے کسی حصہ کو بھی دوسرے کام میں نہیں لگایا جا سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۴۵۵ ج ۲ الباب الحادی عشر فی المسجد من کتاب الوقف میں ہے اذا اراد انسان ان یتخذ تحت المسجد حوانیت غلةً لمرمة المسجد او فوقه لیس له ذلک۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ ذوالقعدہ ۱۳۹۰ھ

کیا بیوی کوطلاق دینے کے بعد دوسالہ بچی کو والد اپنے پاس رکھ سکتا ہے
اگر مکان مطلقہ بیوی کے نام ہوتو طلاق کے بعد شوہر اس مکان کا مطالبہ کرسکتا ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے ایک ایکڑ اور چند مربے زمین خریدی زید کی اس ضلع میں پہلے کوئی زمینداری نہ تھی تو قانون ایوبی کے تحت اس زمین کا انتقال چار فردوں پر بطور سکنی یعنی مکان رہائش کے لیے ہوا جو کہ اس کے کنبہ کے آدمی تھے۔ ایک زوجہ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ایک خود زید تھا۔ چند دن کے بعد زید نے دوسری شادی کی پھر اس کی پہلی گھر والی اور کنبہ والوں نے زید کے ساتھ شرارت اور ناچاکی پیدا کردی جس کی وجہ سے زید نے چھ سات ماہ کے عرصہ بعد پہلی گھر والی کو مطلقہ کر دیا اور آپ وہ مکان اور زمین بوجہ شرارت کے چھوڑ کر دوسری جگہ کسی کی مزارعت میں رہائش پذیر ہے اب زید نے لڑکی کا بیاہ کر دیا اور لڑکا اور ایک لڑکی جو اس عورت کے پاس ہیں پہلے بھی دونوں لڑکیوں اور لڑکے کا خرچ وخوراک زید ادا کرتا رہا۔ اب زید کا ارادہ ہے کہ لڑکا جو دس گیارہ سال کی عمر کا ہے اپنے پاس قابو میں رکھے اور لڑکی چھوٹی ہے وہ تقریباً دوسال کی ہے زید چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے پاس ہو میں خرچ وخوراک کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کیا وہ اس لڑکی کو شرعاً اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہ۔ مفصلاً بحوالہ کتب تحریر فرمادیں۔

(۲) زید مطلقہ گھر والی کا مہر ادا کر چکا ہے۔ اب زید اپنی زمین کا مطالبہ کرتا ہے جو کہ ایوبی قانون کے تحت اس کی مطلقہ گھر والی کے نام سکنی مکان کی خاطر انتقال ہوا تھا کیونکہ زمین کی رقم زید نے ادا کی تھی۔ اب اس کا سسر اور گھر والی وہ زمین زید کو دینے سے انکار کرتے ہیں۔ کیا شرعاً زید کو اس زمین کے متعلق مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے؟



(۱) واضح رہے کہ بچوں کی پرورش کرنے اور اپنے پاس رکھنے کا حق باپ سے پہلے ماں کا ہوتا ہے۔ خواہ نکاح میں ہو یا اس کو طلاق مل گئی ہو۔ بشرطیکہ اس نے طلاق مل جانے کے بعد ان بچوں کے غیر ذی محرم شخص سے نکاح نہ کیا ہو۔ اس کے بعد ماں اپنے لڑکے کو سات سال کی عمر تک اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتی ہے۔ سات سال عمر ہو جانے کے بعد اس کا باپ اس سے چھین سکتا ہے اور شرعاً اب باپ کا حق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قول مفتی بہ کے مطابق لڑکی کو ماں نو سال کی عمر تک اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتی ہے اس کے بعد والد اس سے چھیننے کا حق رکھتا

ہے اور نفقہ دوران تربیت ماں میں ان بچوں کا والد کے ذمہ ہوگا۔

صورت مسئولہ میں لڑکے کی عمر چونکہ سات سال سے زائد ہے اس لیے والد اس کی ماں سے لے سکتا ہے اور لڑکی چونکہ چھوٹی ہے اس لیے ماں اس کو نو سال کی عمر تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے اور اس دوران میں اس لڑکی کا خرچہ اس کے باپ کے ذمہ ہوگا۔ کما قال فی الهداية ص ۴۱۴ ج ۲ واذا وقعت الفرقة بين الزوجين فالام احق بالولد والنفقة على الاب الخ وكل من تزوجت من هؤلاء يسقط حقها لما روينا وفي الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۵۶۶ ج ۳ باب الحضانة (والحاضنة اما او غيرها (احق به) اى بالغلام حتى يستغنى عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى وبنت احدى عشرة مشتهاة اتفاقا زيلعى (وعن محمد ان الحكم فى الام والجدة كذالك) وبه يفتى لكثرة الفساد زيلعى۔

(۲) بشرط صحت واقعہ زید مذکور ہی اس ساری زمین کا مالک ہے وہ خود ہی ایجاب وقبول کر چکا ہے اور خود ہی رقم ادا کر چکا ہے۔ کسی مصلحت کی بنا پر کاغذات سرکاری میں بیوی اور بچوں کے نام بھی انتقال میں شامل کرنے سے بیوی بچے اس کے مالک نہ بنیں گے۔ کیونکہ صرف نام پر لکھنے سے ہبہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک کہ مقصود ہبہ کرنا نہ ہو نیز ظاہر ہے کہ یہ زمین مشترکہ ہے ہر ایک لڑکے لڑکی بیوی اور اس کا حصہ علیحدہ علیحدہ نہیں ہے۔ تو یہ مشاع ہوگا اور ہبہ مشاع محتمل قسمت کا جائز ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا زید ہی اس ساری زمین کا مالک شمار ہوگا اور وہ اس کے مطالبہ کا حق شرعاً رکھتا ہے۔ جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۲۱ ج ۳ پر ہے۔ ''رکن بیع کا ایجاب وقبول ہے جن کے درمیان ایجاب وقبول ہوا بیع اسی کی ملک ہوگی پس زید نے اگر چہ بمصلحت اپنے بیٹے کے نام سے معاش خرید کی۔ زید ہی کی ملک ہوگی نظیر اس کی بیع تلجیہ ہے الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

جو رقم والدین کی طرف سے نفلی حج بدل کے لیے مختص کی گئی ہو کیا مدرسہ میں خرچ کی جا سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کے والدین فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے حج کرانے کی وصیت نہیں کی تھی۔ زید اپنی رقم سے چند سال حج والدین متوفین کی طرف سے کوشش کرتا رہا لیکن موجودہ حالات

کے پیش نظر اب درخواست حج منظور ہونے سے ناامید ہو چکا ہے۔ کیا یہ رقم ایصال ثواب کے لیے مدرسہ اسلامی میں کتب دینیہ کے لیے صدقہ جاریہ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔

زید بڑھاپے اور چند بیماریوں کی وجہ سے قابل حج نہیں رہا۔ بوجہ حالات موجودہ حج بدل بھی نہیں کرا سکتا۔ تو یہ زید بھی اپنی رقم صدقہ جاریہ کی غرض سے ثواب حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا

المستفتی حضرت مولانا سراج الدین صاحب
مدرس مدرسہ عربیہ بامقام ٹھٹھہ گھلواں تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

جب زید کے والدین نے وصیت نہیں کی تو یہ حج ان کی طرف سے ان کے لڑکے پر واجب نہیں۔ صرف تبرع اور احسان ہے اور اس صورت میں وہ رقم اگر صدقہ کر دے اور اسلامی مدرسہ میں کتب حدیث خرید کر دے دے تو یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔ جس کا بڑا ثواب ہوگا۔

خود ایک دفعہ حج واجب ہونے پر کسی طرح حج کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک خود حج ادا نہ کرے یا دائمی علالت میں حج بدل نہ کرا لے اگر اس پر قادر نہ ہوا تو مرنے سے قبل اپنے مال کی تہائی میں حج کے لیے وصیت کرے گا لیکن اس حج کے لیے کوئی رقم شرعاً مخصوص نہیں ہوتی۔ اگر موجودہ رقم صدقہ کر دے تو دوسری رقم سے حج ادا کر سکتا ہے اور اس رقم کا صدقہ کرنا موجب ثواب ہوگا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲ صفر ۱۳۷۹ھ

اسلام میں سالگرہ منانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ یہاں یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جب سال پورا ہوتا ہے تو اس دن خوشی مناتے ہیں موم بتی جلاتے ہیں دوست واحباب کو دعوت دی جاتی ہے۔ جس کا نام سالگرہ رکھتے ہیں اور یہ اس طرح ہر سال سالگرہ مناتے ہیں اس کی شرعی حقیقت کیا ہے۔ بینوا تو جروا

المستفتی قمر الدین آفیسرز کالونی ملتان

﴿ج﴾

واضح رہے کہ اسلام میں سالگرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا

کوئی ثبوت نہیں ملتا۔اس کے علاوہ اس میں کچھ ایسے امور بھی کیے جاتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں ہوتے۔مثلاً موم بتی وغیرہ کے رسوم جو بدعات ہیں۔اس کا مرتکب ہونا بھی پڑتا ہے لہٰذا سالگرہ کے رسوم اور دعوت میں شرکت سے اجتناب ضروری ہے۔**کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار**۔الحدیث فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۵رجب ۱۳۸۹ھ

کیا بیوی کے نکاح سے انکار کرنے سے طلاق پڑ جائے گی

جس شخص نے چارسال سے جوان بہن گھر بٹھائی ہو اس کی بجائے کسی اور کو امام ہونا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) مثلاً زید کا ایک لڑکی نابالغ کے ساتھ نکاح تھا لیکن اس نے ایک اور لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا۔اس دوسرے نکاح کی خبر جب اس نابالغ لڑکی کی والدہ کو ہوئی تو اس نے مارشل میں دعویٰ کر دیا اس نے دوسری جگہ نکاح کیوں کیا ہے۔تو جب وہ عدالت میں پیش ہوا اور اس سے مارشل لاء کے فوجی افسر نے دریافت کیا کہ تو نے دوسری جگہ نکاح کیا ہے تو زید نے اور اس کے دو بھائیوں نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے دوسری جگہ کوئی نکاح نہیں کیا اور اس کے دو بھائیوں نے کہا یہ ٹھیک کہتا ہے تو کیا اس کے کہنے پر کہ میرا دوسرا نکاح نہیں ہے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔اگر وہ واقع ہوگی تو کون سی طلاق واقع ہوگی۔

(۲) زید نے ایک ہمشیرہ بٹھا رکھی ہے جس کی عمر اس وقت تقریباً پینتیس سال ہے۔دو دفعہ طلاق کنواری کی لی ہوئی ہے۔تیسری جگہ نکاح کر دیا ہے چار سال ہو چکے ہیں شادی نہیں کرتا کیا ایسا آدمی اذان پر مقرر کیا جائے یا نہیں۔نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔نکاح کرسکتا ہے یا نہیں جو عبارت تحریر کر کے جناب کی خدمت میں پیش ہے بالکل صحیح ہے۔شرع محمدی کی رو سے فتویٰ دیا جائے۔بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) اول یہ تو انشاء نہیں ہے اور اس سے قطع نظر نیت بھی طلاق کی نہیں ہے۔لہٰذا نکاح باطل نہیں ہوا۔ الحاصل ان الفاظ سے کہ دوسری جگہ نکاح نہیں کیا طلاق واقع نہیں ہوتی۔**فی العالمگیریة ۳۷۵ ج ۱ الفصل الخامس فی الکنایات لو قال لها لا نکاح بینی وبینک او قال لم یبق بینی وبینک نکاح یقع الطلاق اذا نوی** اھ

(۲) اذان اور امامت جیسے اہم فریضہ کو زید کے علاوہ کسی اور دیندار کے سپرد کیا جائے۔ اپنی ہمشیرہ کا بار بار نکاح کرانا اور پھر طلاق حاصل کرنا ایسا مذموم فعل ہے کہ اس کے مرتکب کو منصب امامت و اذان پر فائز نہ رکھا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ جمادی الاخری ۱۳۸۹ھ

نابالغ کی اذان جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ نابالغ بچہ اذان کہہ سکتا ہے اگر نہیں کہہ سکتا تو کتنی عمر شرط ہے اور کیا کیا شرائط ضروری ہیں۔ جبکہ اذان کہنے والا عاقل بھی ہے اور کسی قسم کا کوئی جنون وغیرہ بھی نہیں ہے۔ بینوا توجروا
حافظ قاری تاج محمود

﴿ج﴾

لڑکا اگر مراہق یعنی قریب البلوغ ہے تو اس کی اذان بلا کراہت بالاتفاق صحیح ہے۔ اگر غیر مراہق عاقل ہو تب بھی ظاہر الروایۃ میں کراہت نہیں ہے اور بعض روایات میں مکروہ ہے۔ درمختار ۳۹۱ ج ا میں ہے۔ **ویجوز بلا کراهة اذان صبی مراهق وفی الشامی (قوله صبی مراهق) المراد به العاقل وان لم يراهق كما هو ظاهر البحر وغيره وقيل يكره لكنه خلاف ظاهر الرواية** الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سگی چچی سے نکاح جائز ہے

کیا میت دفنانے کے بعد ۷ قدم کے فاصلہ پر دعا مانگنا درست ہے

جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس سے دوسری نمازیں بھی جائز ہیں

﴿س﴾

بخدمت اقدس جناب مولانا صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دریں مسائل کہ
(۱) سگی چچی سے نکاح جائز ہے یعنی جیٹھ کے لڑکے سے نکاح کر سکتی ہے۔
(۲) میت دفنانے کے بعد مسنون طریقہ کیا ہے۔

(۳) ستر قدم پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے۔اس کا ثبوت کتاب وسنت سے ہے۔ستر قدم پر فاتحہ پڑھنی سنت ہے یافرض یاواجب ہے۔اگر رسم ہے تواس کا چھوڑ دینا ثواب ہے یا گناہ۔
(۴) جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس وضو سے نماز جمعہ یا دوسری کوئی نماز ہواس وضو سے ادا ہوسکتی ہے یانہیں۔

﴿ج﴾

(۱) چچا کی عورت محرم نہیں تواس سے نکاح جائز ہے۔لقوله تعالیٰ واحل لكم ماوراء ذلكم۔
(۲) دفن میت کے بعد کچھ وقفہ کے لیے میت کے اقرباء قبر کے پاس کھڑے رہیں یہ مسنون ہے۔لما فی سنن ابی داؤد ص ۱۰۳ ج ۲ كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لا خیکم واسألوا له التبثیت فانه الآن یسئل. ولما روی عن عمرو بن العاص انه قال وهو فی سیاق الموت اذا انامت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحرا لجزور ویقسم لحمها حتی استانس وانظر ماذا اراجع رسل ربی۔
روایات بالا سے معلوم ہوا کہ میت کے لیے وہیں کھڑے ہوکر تثبت فی السوال اور مغفرت کی دعا مسنون ہے۔اس کی بات محض لغو ہے۔
(۳) ایسی بدعات سے دین کو پاک کرنا واجب ہے۔
(۴) یقیناً اس وضو سے سب نمازیں جائز ہیں جائز نہ سمجھنے والا محض جاہل ہے۔

احمد عفا اللہ عنہ

عورت کے ساتھ اس کی بھانجی کی لڑکی کو جمع کرنا جائز نہیں ہے،قربانی کا گوشت سید کو دینا جائز ہے اگر کسی شخص کے پاس دو سو درہم ہوں لیکن دو سو درہم کا جانور نہ مل سکتا ہو تو قربانی کیسے کرے جو حکومت کی اجازت کے بغیر کسی ملک میں تجارت کرتا ہو کیا اُس کا مال جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ
(۱) ایک آدمی جس کا نام محمد رمضان ہے۔اس نے ایک عورت سے شادی کر رکھی ہے۔اب وہ اس کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یانہیں۔

(۲) قربانی کا گوشت سید ہاشمی کو دینا جائز ہے یا نہیں۔
(۳) ایک آدمی کے پاس دوسودرہم نصاب کے مطابق موجود ہیں۔ مگر اس نصاب سے قربانی نہیں مل سکتی ہے۔
(۴) اگر کوئی آدمی مثلاً زید بغیر اجازت حکومت کے کسی دوسرے ملک میں جا کر تجارت کرتا ہے اور پھر گرفتار ہو جاتا ہے یا کیا لوگوں کے لیے اس مال کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور اگر راستہ میں قتل ہو گیا تو کیا سمگلر شہید ہو گا یا نہیں۔
بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) عورت اور اس کی بھانجی کی لڑکی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ قال فی الهندية والاصل ان كل امرأتين لو صورنا احداهما من اى جانب لم يجز النكاح برضاع او نسب لم يجز الجمع بينهما هكذا فى المحيط ص ۲۷۷ ج ۱ وایضاً فی الهندية فى بيان المحرمات وكذا بنات الاخ والاخت وان سفلن او قال بعداً هذا۔ وخالات آبائه وامهاته وعالمگیریه ص ۲۷۳ ج ۱
(۲) قربانی گو خود واجب ہے مگر گوشت تقسیم کرنا واجب نہیں۔ اس لیے سادات کو دینا جائز ہے۔
(۳) نصاب چاندی کا دوسو درہم یعنی بقدر ساڑھے باون تولہ کے سکہ رائج الوقت سے ہے اور نصاب سونے کا ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ اس وقت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت دس روپیہ تولہ کے حساب سے ۵۲۵ روپے ہوگی۔ اس لیے کہا جائے گا کہ جس کے پاس حوائج اصلیہ کے علاوہ ۵۲۵ روپے باقی رہے وہ صاحب نصاب ہے۔ موجودہ دوسو روپیہ جس کے پاس ہو وہ صاحب نصاب ہے دوسو درہم سے قربانی بآسانی کی جاسکتی ہے۔
(۴) حلال طریقہ سے اس کا حاصل کیا ہوا مال حلال شمار ہوگا اور اس کا کھانا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

بیوی کو ۲۲ ماہ سے نان نفقہ نہ دینے اور علماء کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کرنے والے کا نکاح نہیں ٹوٹتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بخوشی اپنے باپ کے گھر ملاقات کے لیے بھیجا۔ مگر چند روز گزرنے کے بعد جو زیورات اپنی زوجہ کو بطور استعمال دیے تھے وہ واپس لے لیے اور عورت کے والد نے جو چیزیں اپنی لڑکی کو دی تھیں وہ مال بلا وجہ زوج اور اس کے رشتہ داروں نے واپس لڑکی کے والد کے گھر پہنچا کر رسیدگی مال جہیز بھی اس کے والد کو دے گئے ہیں۔ اس معاملہ کو تقریباً عرصہ بیس بائیس ماہ ہو چکے

ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو باپ کے گھر چھوڑ گیا کسی قسم کے روٹی کپڑا بیماری وغیرہ کی خبر نہ لی اور وہ اپنا سامان مثلاً کپڑا زیورات وغیرہ سنبھال کر لے گئے۔ اگر کوئی شخص اس کو سمجھاتا ہے تو الٹا وہ علم اور اہل علم کو نہایت ناشائستہ الفاظ میں یاد کرتا ہے کیونکہ لڑکی کا والد صاحب علم ہے۔ بیشتر اس معاملہ کو طے کرنے کے لیے شریعت کی طرف بلایا گیا ہے۔ نیز برادری و جرگہ کی طرف بھی اول تو آتا نہیں مگر جب آتا بھی ہے تو ان کے فیصلوں پر پابندی نہیں کرتا۔ لہٰذا اب جناب والا شان سے مندرجہ ذیل بات دریافت ہے کہ زوج جس نے جہیز کا مال لڑکی کے والد کو دے کر رسید لی ہے۔ عرصہ بیس بائیس ماہ سے نان ونفقہ کسی قسم کا ادا نہیں کیا اور نہ کوئی خبر لی۔ نیز علم و اہل علم کے خلاف اکثر دشنام درازی کرتا رہتا ہے۔ کسی فیصلہ کا پابند اپنے آپ کو نہیں کرتا۔ تو اس شخص کا اپنی زوجہ سے شرعی لحاظ سے اب تعلقات زوجیت باقی ہے یا نہ۔ علاوہ ازیں زوجہ نہایت دیندار وغیر ناشزہ ہے لیکن خاوند نے مجرمانہ طور پر یہ طریق اختیار کر لیا ہے۔ فقہاء کی عبارت سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا نکاح فاسد ہے۔

فصل فی تعزیر من استخف بالعالم طلقت امرأته۔

لہٰذا برائے مہربانی اس عبارت پر نظر کرم فرما کر تسلی بخش جواب بمعہ حوالہ جات کتب ارشاد فرمائیں۔



شخص مذکور متعنت ہے۔ اس تعنت کی وجہ سے اس کا نکاح ختم نہیں ہوا البتہ عدالت کے ذریعہ تنسیخ نکاح حاصل کرنا درست ہے۔ اس لیے آسان صورت یہ ہے کہ خلع کر کے اس عورت کو خاوند سے آزاد کرا لیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عالم کی اہانت اگر دنیوی بغض و عداوت کی وجہ سے نہ ہو بلکہ محض علم دین ہی کی وجہ سے ہو تو بلا شبہ یہ اہانت کفر ہے اور کتب فقہ میں اسی اہانت کو کفر قرار دیا گیا ہے لیکن عام طور پر جو واقعات سے تجربہ ہوتا ہے عوام جو کسی عالم کی اہانت کرتے ہیں وہ محض علم کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اسباب زائد کی بنا پر ہوتی ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اہانت بھی سخت گناہ کبیرہ ہے مگر اس کو کفر نہیں کہا جا سکتا۔ تکفیر مسلم کا معاملہ سخت اہم ہے اس میں عجلت اور جرات مناسب نہیں۔ کما صرح بہ فی البحر من کتاب المرتدین وبمثلہ صرح فی جامع الاصولیین اور علامت اس کی یہ ہے کہ یہ شخص سب علماء کی اہانت نہیں کرتے بلکہ صرف کسی خاص عالم کی کرتے ہیں۔ جس کے ساتھ کوئی واقعہ خاصہ پیش آتا ہو۔ ورنہ اگر محض علم کی وجہ سے اہانت کرتے تو سب کی کرتے۔

والجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

اگر لڑکے کا ارادہ نکاح کا ایک جگہ اور اس کی والدہ کا دوسری جگہ ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید ایک جگہ شادی کرنا چاہتا ہے اور اس کی والدہ اور بہنیں کسی دوسری جگہ شادی کرنا چاہتی ہیں۔ جبکہ زید کا بڑا بھائی بھی زید کی خواہش کے مطابق شادی کا خواہشمند ہے۔ کیا فانکحوا ما طاب لکم الخ کے تحت زید کے لیے اس کی والدہ کی خواہش شرعاً حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر زید اپنی خواہش کے مطابق شادی کرے اور والدہ کی خواہش کو مدنظر نہ رکھے تو وہ گنہگار اور نافرمان تو نہیں کہلائے گا۔ یہ یاد رہے کہ زید جہاں شادی کرنا چاہتا ہے لڑکی کے چال چلن یا شرافت میں والدہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف ایک فرق ہے کہ زید کی خواہش والی لڑکی زید کے بڑے بھائی کی سالی ہے اور والدہ کی خواہش والی لڑکی زید کی چچا زاد بہن ہے۔ زید کی اپنی خواہش اپنی چچا زاد بہن سے اس کی اچھی شہرت نہ ہونے کی وجہ سے شادی کرنے کی نہیں ہے۔ بینوا تو جروا

محمد یونس منشی کچہری ملتان

﴿ج﴾

زید اگر اپنی خواہش کے مطابق بڑے بھائی کی سالی سے نکاح کرے (اگر چہ اس میں اس کی والدہ رائے نہیں دیتی بلکہ والدہ کی خواہش دوسری جگہ پر نکاح کرنے کی ہے) تو اس سے زید اپنی والدہ کا شرعاً نافرمان نہیں کہلائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عنہ
۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

مسلمانوں پر لازم ہے کہ بدکردار باپ بیٹے کو تبلیغ کریں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں صورت کہ ایک عورت کنواری جو بوجہ زنا حاملہ ہوئی۔ بصورت حمل اس کی شادی کر دی۔ خاوند نے اس فعل بد کے فاعل کا نام پوچھا عورت نے اپنے حقیقی علاتی بھائی کا نام ذکر کیا ہے۔ اب اس فعل بد کا علم باپ کو بھی ہو گیا ہے لیکن بدستور باپ بیٹے کے تعلقات قائم دائم ہیں۔ نفرت وغیرہ نہیں اور نہ توبہ کی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کے ساتھ برتاؤ از روئے شرع شریف کیسا ہے۔ جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حافظ امیر محمد

﴿ج﴾

اہل اسلام کو لازم ہے کہ باپ اور بیٹے کو اسلام اور ایمان کی تبلیغ کریں۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں بے نماز ہیں جو نماز نہیں پڑھتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ جب وہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو ان سے ایسے افعال بد کا صدور ممکن ہے۔ اس لیے اولاً بائیکاٹ اور قطع تعلقات مفید نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات مضر اور زیادہ نفاق پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دینی احساس ان دونوں میں پیدا کریں۔ نمازی اور دین دار لوگ ان کو ملیں۔ انہیں نماز روزہ اور اسلامی احکام کا پابند بنا دیں اور نصیحت کریں اور ڈرا دیں کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور پاکیزہ زندگی اختیار نہ کی تو بائیکاٹ کیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو پھر ایسا بائیکاٹ کریں جیسا کہ بعض علاقوں میں مرزائیوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ پھر بائیکاٹ مفید بھی ہوگا اور موثر بھی ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ قاسم العلوم ملتان شہر
۱۰ شعبان ۱۳۹۴ھ

حلال یا حرام جانور کی ہڈیوں کو پیس کر استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کھانے کی صفائی کی غرض سے ہڈیاں جلا کر پیس کر استعمال کی جائیں گی۔ اس میں مردہ یا حرام جانوروں کی ہڈیاں شامل ہیں۔ بھینس، گدھا، کتا خنزیر وغیرہ کی ہڈیاں ملا کر پیس کر استعمال کی جائیں گی۔ اگر حلال ہے تو کھانے میں استعمال کی جائیں اگر نہیں ہیں تو نہ ڈالی جائیں۔ صاف طور پر تحریر فرما دیں بروئے حدیث اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

کھانا کسی جزو میتہ کا درست نہیں۔ خواہ وہ مرا ہوا جانور ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول بال ہڈی کھال دباغت کیا ہوا ناخن، سم، سینگ اور پر کو پاک کہنے کی مراد یہ ہے کہ نماز ان کے ساتھ درست ہے۔ بیع وشراء جائز ہے۔ خارجاً اگر استعمال کیا جائے تو درست ہے مگر کھانا کسی جزو میتہ کا درست نہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے بہشتی زیور نواں حصہ ضمیمہ ثانیہ ص ۱۳۹ سے ص ۱۴۸ تک۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا اذان کے بعد کلمہ پڑھنا، نماز کی نیت زبان سے کرنا نماز کے بعد کلمہ پڑھنا اور جنازہ اٹھاتے وقت یہ بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کہتا ہے اذان کے بعد کلمہ طیبہ کا پڑھنا بدعت ہے اور نماز کی نیت زبان سے پڑھنا بدعت ہے اور فرض نماز کے بعد کلمہ پڑھنا بدعت اور میت کی چار پائی اٹھاتے وقت کلمہ پڑھنا بدعت ہے۔ مذکورہ بالا مسائل کا حکم شرعی کیا ہے۔

﴿ج﴾

(۱) یہ شخص وضاحت کرے کہ اذان کے بعد مطلقاً کلمہ طیبہ کو بدعت کہتا ہے یا کسی خاص صورت کو بدعت کہتا ہے۔ وضاحت کے بعد جواب حاصل کریں۔

(۲) صحیح یہ ہے کہ زبان سے الفاظ نیت کہنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے لیکن ضروری ہے کہ دل سے بھی نیت کرے۔ حنفیہ کا محقق مذہب یہی ہے۔

والخامس النية بالاجماع وهى الارادة لا العلم والمعتبر فيها عمل القلب الازم للارادة الخ والتلفظ بها مستحب وهو المختار الخ ردالمحتار باب شروط الصلوة بحث النية ص ۴۱۴ ج ۱

(۳) فرض نماز کے بعد کلمہ پڑھنا بلند آواز سے جائز ہے لیکن خفیہ پڑھنا افضل ہے۔ وعن المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له الخ (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ ص ۸۸) اجتماعی طور پر جہر کے ساتھ پڑھنے کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں بدعت ہے۔

قال فى الدرالمختار ص ۲۳۳ ج ۲ كما كره فيها اى فى رفع الجنازة رفع صوت بذكر او قراءة فتح قوله كما كره قيل تحريماً وقيل تنزيها كما فى البحر عن الغاية وفيه عنها وينبغى لمن تبع الجنازة ان يطيل الصمت وفيه عن الظهيرية فان اراد ان يذكر الله تعالىٰ يذكره فى نفسه لقوله تعالىٰ انه لا يحب المعتدين اى الجاهرين بالدعاالخ

اس سے معلوم ہوا کہ سلف صالحین اور فقہاء محققین اس موقع پر ذکر جہر وغیرہ سے منع فرماتے ہیں۔ وھو الاحوط الاوفق بالقواعد الشرعیۃ جہر کے ساتھ درود شریف یا کلمہ طیبہ کو پڑھنے کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

ہجری اور اسلامی تاریخوں کو فروغ دینے کے لیے اسلامی کیلنڈر بنانا باعث خیر و برکت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ موجودہ دور میں جبکہ عیسوی تاریخیں عام ہیں اور ہر سال کی تعداد میں عیسوی کیلنڈر شائع ہوتے ہیں ہجری تاریخوں کو فروغ دلانے کے لیے ہجری تاریخوں کے سال بھر کے کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت اور ثواب ہے یا کہ نہیں کہ اس سے ہجری تاریخ لکھنے کا رواج پڑ جائے۔ شرع محمدی کے فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

﴿ج﴾

ہجری تاریخوں کو فروغ دلانے کی غرض سے ہجری تاریخوں کے کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت اور تبلیغ دین کے شعبہ میں خیر و برکت اور کار ثواب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عید میلاد النبی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے لہٰذا نہ منانے والوں کو الزام دینا غلط ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ ایک شہر میں کسی بڑی ہستی مثلاً شاہ فیصل کی وفات کی خبر سن کر کچھ دکاندار لوگ دو گھنٹے کی علامتی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور دوسرے دکانداروں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنی دکانیں بند کریں۔ اتفاق سے اسی روز میلاد النبی کا بھی دن ہوتا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آج ہڑتال نہ کرو کل پورے دن کی کر دینا مگر پہلا گروہ ہڑتال کا فیصلہ کرنے والے لوگ دکانیں بند کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ بات تو تو میں میں تک پہنچ جاتی ہے اور وہ جوش میں آ کر ہڑتال اگلے روز پر ملتوی کرنے والوں کو یہودی اور اسرائیل کے ایجنٹ قرار دے کر ان کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کی دکانوں کے سامنے کھڑے ہو کر علی

الاعلان ان کو یہودی کہتے ہیں۔کیا ان کا ایسا کرنا شرعاً صحیح تھا اور اگر صحیح نہ تھا تو اب وہ لوگ توبہ کے طور پر کیا طریقہ اختیار کریں آیا ایسا کہنے سے ان کی عورتوں کو طلاق تو نہیں ہوئیں۔

امیر حسن بھکر ضلع میانوالی



دونوں فریق غلطی پر ہیں۔اگر ہڑتال کرنے والوں نے غلطی کی ہے کہ فریق ثانی کو یہودی اور اسرائیل کا ایجنٹ کہا ہے تو پہلے فریق کی بھی غلطی ہے۔دو گھنٹے کی ہڑتال کر لینے سے میلاد النبی میں کیا فرق پڑتا تھا۔شرعاً عید میلاد النبی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ سلف صالحین میں اس موقع پر عید منائی گئی ہے۔دونوں فریق توبہ کریں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔کسی کی بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوئی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه** ۔مسلمان کا تمام دوسرے مسلمان کے لیے واجب الاحترام ہے۔خون ہو یا مال ہو یا عزت ہو۔اس نازک دور میں لازم ہے کہ اہل اسلام بھائی بھائی بن کر رہیں اور ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی اور تکفیر و تفسیق اور کیچڑ اُچھالنے سے پرہیز کریں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۲ شعبان ۱۳۹۵ھ

دو بھائی الگ الگ رہیں یا اکٹھا لیکن عورت کے لیے دیور سے پردہ لازم ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو سگے بھائیوں میں ایک شادی شدہ اور دوسرا غیر شادی شدہ ہے۔دونوں میں عزتی معاملہ کی برائی کی وجہ سے جدائی ہوگئی ہے۔ایک دوسرے کو ایک جگہ رہنا پسند نہیں کرتے۔کیا شریعت بھی دونوں کی جدائی کا حکم دیتی ہے یا دونوں کی شریعت کے مطابق صلح کی کوئی گنجائش باقی ہے یا شریعت کے مطابق اس پر کوئی سزا عائد ہوتی ہے۔کیونکہ موجودہ دور میں تو شریعت کا کوئی قانون نہیں ہے۔جبکہ وہ اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے یا شریعت معافی کی صورت میں دونوں کو اکٹھا رہنے کا کیا حکم دیتی ہے۔جبکہ شریعت کے مطابق دونوں کی صلح ہو جائے۔



دیور سے پردہ ضروری ہے۔حدیث پاک میں ہے۔**الحمو الموت** لٰہذا بھائیوں کا اکٹھے رہنا کوئی

ضروری نہیں۔البتہ شریعت کے مطابق صلح وصفائی سے دوستی ومودت کے ساتھ رہنے کے لیے اکٹھے رہنا لازم نہیں۔اس لیے مکان تو ہر بھائی کا الگ ہو اور محبت اور دوستی میں کمی نہیں ہونی چاہیے۔فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

اگر کوئی خاتون پیدائشی طور پر عورت ہے تو داڑھی نکلنے سے اس سے پردہ لازم نہیں ہوتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک باپردہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون کے چہرے پر کچھ بال اُگ آئے ہیں جنہیں وہ دوائیوں کے ذریعے ختم کرتی رہتی ہے۔ وہ وعظ ونصیحت اور تبلیغ کے ذریعہ خواتین کی اصلاح کے امور بھی سرانجام دیتی رہتی ہے۔جس کی تبلیغ سے بہت سی خواتین نماز وغیرہ کی پابندی کرنے لگی ہیں اور رسومات وبدعات سے کنارہ کشی اختیار کرتی جا رہی ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان سے پردہ کرنا چاہیے۔ جبکہ اس خاتون کی پیدائش عورت کی حیثیت سے ہوئی۔عورت کی طرح بود و باش اور پردے کی پابند، حافظ قرآن ہے۔ان حالات میں وضاحت فرمادیں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلے کی تحقیق فرمائی جائے۔

قاری نور الحق ایڈووکیٹ نزد چوک کچہری روڈ ملتان

﴿ج﴾

اگر یہ خاتون پیدائشی عورت ہی ہے اور اس میں مردوں کی کوئی مشابہت خلقی نہیں پائی جاتی۔بجز اس کے کہ اس کے چہرے پر کچھ بال اُگ آئے ہیں اور اس کی وضع قطع عورتوں جیسی ہے اور پردے کی پابند ہے تو اس سے پردہ کرنا شرعاً لازم نہیں اور اس کا حکم دیگر عورتوں جیسا ہے اور چہرے کے بالوں کا صاف کرنا، نکالنا مستحسن ہے۔ **اذا نبت للمرأة لحية او شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب شامي قبيل باب الاستبراء كتاب الحظر والاباحة** ص۳۷۳ ج۶ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۳ رجب ۱۳۹۵ھ

باطل عقائد والے کولڑکی دینا ہرگز جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص رشید اپنی لڑکی کا نکاح زید سے کرنا چاہتا ہے اور زید کا عقیدہ یہ ہے کہ ولی اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور اس زید نے حضرت حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مولوی بلا کر گالیاں دلوائی ہیں اس مولوی نے حضرت مولانا حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو گدھا تک کے الفاظ نکالے ہیں تو زید نے اس کو کچھ نہیں کہا ایسے عقیدہ رکھنے والے اور بزرگان دین کے دشمن کے ساتھ لڑکی کا نکاح کرنا چاہیے یا نہیں اور جو آدمی اس زید کو لڑکی دے رہا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کے ساتھ برادری کے تعلقات وغیرہ رکھنا اور اس کے ساتھ بولنا وغیرہ شرعی طور پر کیسا ہے۔ بینوا تو جروا

مولوی غلام محمد قریشی خطیب جامع مسجد درزیاں والی

﴿ج﴾

زید کے جو عقائد سوال میں ذکر کیے گئے ہیں شریعت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لہٰذا اس طرح کے غلط عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ صحیح العقیدہ خاتون کا عقد نکاح کسی طرح مناسب نہیں۔ نیز یہ شخص مبتدع ہے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاڑھی منڈانے والے کے متعلق حضور نے کیا فرمایا ہے کیا وہ فاسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ داڑھی منڈوانے اور خسی کرانے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرض ہو یا تراویح اور حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا اور وہ حشر کے دن کس گروہ کے ساتھ ہوگا اور داڑھی کی حد شرعی کتنی ہونی چاہیے۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

درمختار ص ۴۱۸ ج ۲ میں ہے کہ چار انگشت سے کم داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے۔ واما الاخذ منها وهی

دونها فلم یبحه احد ۔ نیز درمختار ص ۴۰۷ ج ۲ میں ہے ۔ والسنة فیها القبضة الخ ولذا قال یحرم علی الرجل قطع لحیته ۔ پس جو مسلمان داڑھی منڈ واتے یا کٹواتے ہیں وہ فاسق ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ۔ لان فی امامته تعظیم و تعظیم الفاسق حرام (شامی) ایسے امام کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے ۔ درمختار میں ہے کل صلوة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی خادم الافتاء مدرسہ انوار العلوم ملتان

ہوالمصوب

داڑھی قبضہ میں یعنی چار انگشت سے کم قطع کرنا ناجائز ہے اور داڑھی کٹوانے اور منڈانے والے کی امامت مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص امام بن گیا تو جدا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے ۔ صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (درالمختار) وفی الشامیة افادان الصلوٰة خلفهما اولی من الانفراد لکن لا ینال کما ینال خلف تقی ورع (ردالمختار ص ۵۶۲ ج ۱) اور اعادہ واجب نہیں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد صلوا خلف کل برو فاجر میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں نہ فقہاء نے اس میں اعادہ کا حکم دیا ہے ۔ باقی رہا کل صلوٰة ادیت مع الکراهیة تجب اعادتها کا کلیہ سو اس کا جواب یہ ہے کہ کل صلوة الخ کے عموم پر ابن عابدین نے ایک قوی اعتراض کر کے اس کا جواب یوں دیا ہے ۔ الا ان یدعی تخصیصها فان مرادهم بالواجب والسنة التی تعاد بترکه ما کان من ماهیة الصلوٰة واجزائها (شامی باب واجبات الصلوٰة ص ۴۵۷ ج ۱) لہٰذا مذکورہ اعتراض کے جواب میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے کہ صلوٰة خلف الفاسق میں ماہیت صلوٰة اور اجزاء صلوٰة میں سے کسی امر کا ترک نہیں اس لیے واجب الاعادہ نہیں ۔ نیز یہ بھی جواب دیا جا سکتا ہے کہ اعادہ اس صورت میں لازم ہے جبکہ اعادہ میں کوئی کراہیت نہ ہو ۔ صلوٰة خلف الفاسق کے اعادہ میں جماعت کی اولویت سے انفراد کی غیر اولویت کی طرف رجوع کی کراہیت ہے ۔ اس لیے صلوٰة خلف الفاسق واجب الاعادہ نہیں ۔ وعلیه تعامل الصحابة والتابعین وغیرهم من السلف الصالحین فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

سوالاکھ دفعہ کلمہ پڑھنا اور اس کے بعد صلوٰة وسلام پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے علاقہ میں ختم انبیاء جو کہ صرف لا الہ الا اللہ سوالاکھ دفعہ

پڑھتے ہیں اس کے بعد صلوۃ وسلام پڑھتے ہیں اوراذان کے بعد بھی صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہ۔
مولوی محمد اقبال امام مسجد لاگڑیاٹ تحصیل راولاکوٹ
ضلع پونچھ آزاد کشمیر

﴿ج﴾

اس کا کہیں بھی صحیح سند کے ساتھ ثبوت نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم
بندہ محمد اسحاق غفراللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سرخ خضاب لگانا بلا کراہت جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ داڑھی کو کسی قسم کا خضاب خواہ کالا ہو یا سرخ لگانا جائز ہے یا نہیں۔
محمد صابر قریشی متعلم قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

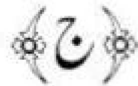
سرخ خضاب لگانا بلا کراہت کے درست ہے۔ البتہ کالا خضاب بالوں کو لگانا مکروہ ہے۔ فقط واللہ اعلم
بندہ محمد اسحاق غفراللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق متعدد سوال جواب

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(الف) کیا ضبط ولادت (برتھ کنٹرول) یا عرف عام میں خاندانی منصوبہ بندی از روئے اسلام جائز ہے یا خاندانی منصوبہ بندی سرے سے ہی خلاف شرع محمدی ہے۔ (ب) کیا اس کی مختلف رائج الوقت ادویات کا استعمال اور طریقہ خلاف اسلام ہیں۔ (ج) کیا اس کی ادویات اور طریقوں سے پیدا ہونے والے اثرات اور نتائج اسلام میں جائز ہیں (د) اس کو کامیاب کرنے کے لیے چونکہ مردوں اور عورتوں کو مکمل تعاون اور مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے اس لیے کیا یہ مخلوط طریق کار اسلام کی روح کے منافی نہیں ہے (ھ) اس کا فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہے اس لیے اس پر خرچ ہونے والی رقم کے نقصان کا ڈر ہے اور اس طرح قوم کی دولت کا چند افراد کے ہاتھوں میں جمع ہونے کی وجہ سے خلاف اسلام ہے (ی) کسی اور وجہ سے اسلام کے خلاف ہے۔



خاندانی منصوبہ بندی سرے سے اسلامی تعلیمات اور ایمانی مقتضیات کے خلاف ہے۔ اسلام نے نسل کے بڑھانے کی ترغیب دی ہے جس سے مسلمانوں کی تعداد بڑھے گی اور اجتماعی اقتصادی اور جنگی وغیرہ اعتبارات سے ان کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم او کما قال مشکوۃ ۲۶۷** یعنی پیار ومحبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے روز فخر کروں گا۔ سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے۔ **عن معقل بن یسار ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی اصبت امرأة ذات جمال و حسب وانها لا تلد افأتزوجها قال لا ثم اتاه الثانية فنهاه ثم اتاه الثالثة فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم** (۲۸۷ ج ۱) معقل بن یسار کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک شریف خاندان کی ایک حسین عورت ملتی ہے جو بچے نہیں جنتی کیا میں اس کے ساتھ نکاح کرلوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر دوسری مرتبہ وہ شخص آیا پھر آپ نے روکا پھر تیسری مرتبہ وہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا پیار ومحبت رکھنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ اسی طرح قاہرہ میں جو عالم اسلام کے علماء کی دوسری کانفرنس مئی ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوئی تھی تو اس نے ضبط ولادت کے متعلق ایک قرارداد پاس کی تھی جس کے چند دفعات درج ذیل ہیں۔

(۱) ان الاسلام رغب فی زيادة النسل وتكثيره لان كثرة النسل تقوى الامة الاسلاميه اجتماعيا واقتصاديا وحربيا وتزيدها عزة و منعة

اسلام نے نسل بڑھانے کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ کثرت نسل امت اسلامیہ کو اجتماعی اقتصادی اور جنگی لحاظ سے قوت بخشتی ہے اور اس کی عزت وشوکت کو بڑھاتی ہے۔

(۲) اذا كانت هناك ضرورة شخصية تحتم تنظيم النسل فللزوجين ان يتصرفا طبقا لما تقتضيه الضرورة وتقدير هذه الضرورة متروك لضمير الفرد ودينه ۔ جب کسی کو شخصی طور پر ضبط ولادت کی سخت ضرورت پیش ہو جائے تو ایسی صورت میں میاں بیوی بقدر ضرورت یہ تصرف کر سکتے ہیں لیکن اس ضرورت کا معیار اس شخص کا اپنی ضمیر اور اس کا اپنا دین ہے۔ **(۳) لا يصح شرعاً وضع قوانين تجبر الناس على تحديد النسل بای وجه من الوجوه**۔

شریعت میں ایسے قوانین جاری کرنے جس کے ذریعے سے لوگوں کو کسی بھی طریقہ پر ضبط ولادت پر مجبور

کیا جائے جائز نہیں ہے۔

ویسے آج کل جو جدید طریقہ اور مانعات حمل ادویہ استعمال ہو رہے ہیں ان کے متعلق درج ذیل تفصیل ہے۔(۱) اگر اس قسم کی مانع حمل چیز ہو یا آپریشن وغیرہ ہو جس کی وجہ سے عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے یا مرد میں حمل ٹھہرانے کی صلاحیت وقابلیت ختم ہو جائے تو یہ تو بالاتفاق شرعاً حرام ہے۔ جیسا کہ مرد کا خصی کرنا حرام ہے۔ بخاری ص ۷۵۹ ج ۲ کی حدیث ہے۔ سمعت سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لا ختصینا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو اہل وعیال سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے روکا۔ اگر اس کو اس کی اجازت مل جاتی تو ہم خصی بن جاتے۔ فتح الباری میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ خصی ہونے سے نسل کم ہوتی تو مسلمان تھوڑے ہو جاتے اور کافر زیادہ ہو جاتے تو یہ بعثت محمدی علی صاحبہا الف الف تحیہ کے مقصود کے خلاف ہو جاتا۔

کما قال فی الفتح. والحکمة فی منعهم من الاختصاء ارادة تکثیر النسل فیقل المسلمون بانقطاعه ویکثر الکفار فهو خلاف المقصود من البعثة المحمدیة ۔اور فتاویٰ عالمگیریہ ص ۳۵۷ ج ۵ پر ہے۔ خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق۔

(۲) اور اگر اس قسم کا مانع حمل طریقہ یا دوا ہو جس کے ذریعے سے نطفہ کو رحم میں پہنچ جانے کے بعد یا خون بستہ یا گوشت کا لوتھڑا بن جانے کے بعد اس کو ضائع کیا جائے اور اس کو ساقط کر دیا جائے تو یہ بلاضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے اور سخت ضرورت کی وجہ سے بھی اس وقت اس کا اسقاط جائز ہوتا ہے کہ ابھی حمل پر ایک سو بیس دن نہ گزرے ہوں ورنہ اتنی مدت کے بعد اس کا اسقاط ہرگز جائز نہیں ہے اور وہ سخت ضرورت مثلاً ایسی ہوگی کہ اس عورت کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور اس کے حمل ٹھہر جانے سے اس کا دودھ خشک ہوتا ہے اور بچے کا والد دودھ پلانے والی کا انتظام بالکل نہیں کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسری چیز پر بچے کی پرورش ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ حمل ہونے کی صورت میں بچے کی ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے۔ تو ایسی صورت میں ایک سو بیس دن سے قبل اس کا اسقاط شرعاً جائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار ویکره ان تسعی لا سقاط حملها و جاز بعذر حیث لا یتصور وقال الشامی تحته ص ۴۲۹ ج ٦ (قوله ویکره الخ) ای مطلقا قبل التصور وبعده علی ما اختاره فی الخانیة کما قد مناه قبیل الاستبراء الا انها لا تأثم اثم القتل۔

(۳) اور اگر مانع حمل اس قسم کا ہے کہ جس کے استعمال سے مادہ منویہ رحم کے اندر سرے سے پہنچتا ہی نہیں ہے تو اس کا استعمال اگرچہ میاں بیوی کی رضامندی کے ساتھ جائز ہے لیکن یہ ان کی انفرادی اور شخصی رائے پر

موقوف ہے۔اس کو قانون بنانا یا اس کا پروپیگنڈہ کرنا اور اس کے فوائد وغیرہ بتانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔جس کی قدرے تفصیل ابتدا میں گزر گئی ہے اور جو نفس اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے وہ ان موانع کے استعمال کے باوجود بھی پیدا کردے گا۔جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔لہٰذا آج کل سرکاری سطح پر ضبط ولادت کا جو پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے اور جس پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جارہا ہے اور ہزاروں اور لاکھوں ملازم اس خدمت پر مامور ہیں یہ سب شرعاً ناجائز ہے اور عقلاً فضول و بے سود ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور راہ حق پر گامزن فرمائے۔آمین فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی مبارک کا کچھ حصہ ترشوایا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اس التماس کے ساتھ کہ حوالہ جات معتبرہ جواب میں درج فرما کر اطمینان بخشیں۔

کیا جناب آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک ترشوائی ہے یا نہیں۔برلحاظ سنت اولاً وآخراً ریش مبارک کو ترشوانے یا نہ ترشوانے کا مکمل ومدلل حیثیت پر مبنی جواب درکار ہے۔

سرغرادار حسین ذاکر بخاری ملتان

﴿ج﴾

داڑھی منڈانا کترانا حرام ہے۔قبضہ یعنی چار انگشت کے برابر داڑھی رکھنا سنت ہے۔**والسنة فيها القبضة** البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کترا دینا درست ہے۔اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑی مقدار لے لینا کہ ہموار ہو جائے درست ہے۔رخسارہ کی طرف جو بال بڑھ جائیں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا بھی درست ہے۔حلق کے بال نہ منڈانا چاہیے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ریش بچہ کے جانبین لب زیریں بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔لبوں کا کترانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے۔مونچھ دونوں طرف دراز رہنی درست ہے۔بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔**عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية وحلق العانة...... وانتقاص الماء يعنى الاستنجاء الحديث (ابن ماجه رواه مسلم و ابوداؤد، مشكوة ص ۴۴) وكان ابن عمر اذا**

حج او اعتمر قبض علی لحیته فما فضل اخذہ۔ اس مسئلہ کے تفصیلی دلائل کے لیے ملاحظہ ہو رسالہ اعفاء اللحیة مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

اشیاء میں اصل اباحت ہے یا توقف

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کیا اصل اشیاء میں اباحت ہے زید کہتا ہے کہ اصل اشیاء میں حظر یا کم از کم توقف ہے۔ اپنے استدلال میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث الامر ثلثة امر بین رشدہ فاتبعه وامر بین غیه الحدیث (کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة مشکوٰۃ) نیز اسی مشکوٰۃ کی حدیث کتاب الاعتصام بالسنة میں ابوثعلبہ کی روایت پیش کرتے ہیں۔ فقہاء میں سے درمختار ص ۲۰ علی ماھو المنصور من ان الاصل فی الاشیاء توقف وغیرہ وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ عمر کہتا ہے کہ جس حدیث سے زید استدلال کرتا ہے اور مدعا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کی شرح میں ملا علی قاری مرقاۃ میں اس کے برعکس استدلال کرتے ہیں اور لکھتے ہیں، فلا تبحثوا ای لا تفشوا عن تلک الاشیاء دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحة الخ

روایت درمختار کی تردید خود ردالمحتار میں اسی جگہ اور باب استیلاء الکفار جلد ۳ میں موجود ہے اور یہ ثابت ہے کہ اختلاف قبل ورود الشرع کے تھا اب نہیں۔

نیز عمر نورالانوار باب المبحث التعارض وذلک لان الاباحة اصل فی الاشیاء پیش کرتے ہیں اور تائید میں تفسیرات احمدیہ ثم بعث نبینا علیه السلام فبین الاشیاء المحرمة وبقی ما سواها حلالاً مباحاً (بحواله قمر الاقمار) نیز مرقاۃ تحت حدیث مقدام بن معدیکرب مشکوٰۃ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة میں ہے۔ وفی الاقتصار علی التحریم من غیر ذکر التحلیل اشارة الی ان الاصل فی الاشیاء اباحتها الخ تحقیق طلب یہ امر ہے کہ جانبین میں سے حق بجانب کون ہے۔

کیا اب یعنی بعد ورود شرع احناف جمہور کا مسلک کیا ہے۔ اباحت فی الاشیاء یا حظر و توقف۔

اگر اصل فی الاشیاء اباحت تسلیم نہ کیا جائے تو فقہ حنفی کے جو ہزاروں جزئیات اس کلیہ پر مبنی ہیں ان کا کیا جواب ہوگا۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

عمر حق بجانب ہے۔اصل اشیاء میں اباحت ہے۔تمام اشیاء کا انسان کے فائدے کے لیے پیدا فرمانا اباحت کی واضح دلیل ہے۔هو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعاً الآیہ (بقرہ ۳۴) وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعاً منه الآیه (جاثیہ ۲۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے لیے تصویر بنانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ جیسا کہ جناب کو پورا پورا علم ہے کہ ملک بھر میں شناختی کارڈ بنوانے لازمی قرار دیے گئے ہیں۔۱۸ سال کی عمر کے مردوں کو فوٹو بنوانے قانونی طور پر لابدی ہیں۔اس سے کم عمر بچے اور عورتوں کی مرضی ہے اگر فوٹو نہ بھی بنوائیں تو جرم نہ ہے۔مگر اول الذکر مردوں کے لیے خلاف ورزی پر سزائیں بھی مقرر کی گئی ہیں۔اسی طرح پاسپورٹ بنوانے کے لیے فوٹو لازمی ہے۔یعنی بغیر فوٹو حج جیسا فریضہ بھی ادا نہیں کیا جا سکتا۔دریں بارہ علماء کرام ومفتیان عظام کیا فرماتے ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر کے تحت اس بارے میں تحریک جاری فرمائی جائے۔متحدہ محاذ کے نوٹس میں لاکر دوبارہ نیشنل اسمبلی سے اس مسئلہ کو پاس کرا دیا جائے۔جبکہ قبل ازیں اسمبلی سے پاس ہو کر عملدرآمد ہوا ہے۔اب ہمارے لیے اسلامی وشرعی کیا حکم ہے۔دعاؤں کی درخواست ہے۔بینوا توجروا

عبدالستار تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا معصیت اور حرام ہے لیکن اس وقت حکومت نے قانون کے ذریعہ حج کے لیے پاسپورٹ حاصل کرنے یا بیرون ملک جانے کے لیے پاسپورٹ حاصل کرنے کے لیے فوٹو کو لازم قرار دیا ہے۔اسی طرح شناختی کارڈ کو قانوناً لازم قرار دے دیا ہے اور اس میں تصویر نصف اعلیٰ لگائے بغیر حصول کی کوئی صورت نہیں۔اب اس مجبوری کی وجہ سے ایک ضعیف قول پر جس کو شامی نے قہستانی سے نقل کیا

ہے۔قال القهستاني و فيه اشعار بانه لاتكره صورة الرأس وفيه خلاف كما في اتخاذها كذا في المحيط۔عمل کرنا جائز ہے۔یعنی اس مقصد کے لیے فوٹو نکالنا جائز ہے اور اللہ جل شانہ سے یہی امید ہے کہ وہ مواخذہ نہیں فرمائیں گے لیکن اس کے باوجود مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے استغفار کرے۔کذا فی الفتاویٰ دارالعلوم امداد المفتیین ص ۸۲۲۹ ج ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۷ محرم ۱۳۹۴ھ

کیا کلوروفارم کے ذریعہ مریض کو بے ہوش کرنا درست ہے

﴿س﴾

یہ جو سرکاری ہسپتالوں میں معمول ہے کہ کلوروفارم سونگھا کر مریض کو بے حس کیا جاتا ہے تو یہ کلوروفارم شراب ہے یا شراب کی کوئی قسم ہے یا شراب نہیں۔اگر شراب ہے تو اس کا سونگھانا اور استعمال میں لانا شرعاً بہتر ہے یا ناجائز۔اسی طرح پھوڑا وغیرہ میں جو دوائی استعمال ہوتی ہے جو پھوڑا اور اس کی آس پاس حصہ کی جگہ ہوتی ہے وہ بے حس ہو جاتی ہے اس کے متعلق بھی یہ سوال ہے کہ کیا یہ دوائی شراب ہے یا کوئی اور چیز ہے۔اگر شراب ہے تو اس کا استعمال اس طرح جائز ہے یا ناجائز ہے اور اگر شراب نہیں تو اس کے استعمال سے جو عضو کی بے حسی ہوتی ہے یہ شرعاً نشے کی قسم تو نہیں۔یہ دوائی منشیات کی قسم سے تو نہیں۔

حضرت مولانا مولوی عبدالخالق عفی عنہ تحصیل علی پور

﴿ج﴾

کلوروفارم سونگھا کر عمل جراحی کے لیے بیش ہوش کرنا درست ہے۔قال في الشامي ص ۴۶۱ ج ۶ لابأس بشرب ما يذهب بالعقل لقطع نحواً كله اقول ينبغي تقييده بغير الخمر والظاهر انه لا يتقيد بنحو بنج من غير المائع انتهى۔(بہشتی زیور ص ۱۳۶) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۹ صفر ۱۳۹۴ھ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''وحدہ لاشریک لہ'' کہنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عالم نے تقریر میں یہ الفاظ کہے کہ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی خالقیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوقیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں اور وہ عالم ان الفاظ کے جواز میں حضرت مفتی قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے کسی رسالہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی معبودیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عبودیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں۔ غرض یہ الفاظ استعمال کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا

ضلع سکھر تعلقہ بنو عاقل بدست عبدالصمد

﴿ج﴾

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے قول کا مطلب تو واضح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عبادت کوئی نہیں کرسکتا یعنی عبادت میں جو مقام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں ہے اور یہ سچ اور واقعہ ہے کہ نبی کے مقام کو کوئی امتی نہیں پہنچ سکتا لیکن اس عالم کا یہ کہنا کہ مخلوقیت میں وحدہ لاشریک ہیں اس کا مقصد واضح نہیں کہ اس سے اس کا کیا مقصد ہے۔ ایک عالم دین کو اس قسم کے الفاظ سے احتراز کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۵ شوال ۱۳۹۳ھ

کیا حجام کے لیے ڈاڑھی منڈوانے کی اجرت درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ حجام کا ڈاڑھی مونڈنا نیز داڑھی مونڈنے کی اجرت لینا شرعاً جائز ہے یا حرام یا کیا حکم ہے۔

محمد عبداللہ حجام ساکن تونسہ شریف

﴿ج﴾

ڈاڑھی منڈانا شرعاً حرام ہے اور یہ پیشہ اختیار کرنا اور اجرت لینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ جمادی الاخری ۱۳۹۴ھ

جس کی وضع قطع عورتوں والی ہو اور مکمل ڈاڑھی ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عورت کے منہ پر مردوں کی طرح مکمل داڑھی ہے جس کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ یہ نہ مرد ہے اور نہ عورت۔ ظاہراً لباس وضع قطع عورتوں والی ہے۔ لباس عورتوں والا پہنتی ہے اور پردہ وغیرہ بھی کرتی ہے۔ کیا ایسی مشتبہ عورت سے دوسری عورتوں کو اس سے پردہ شرعی کرنا چاہیے یا نہ۔

﴿ج﴾

اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ **والخصی والمجبوب والمخنث فی النظر الی الاجنبیه کالفحل درمختار ص ۳۷۳ ج ۶ فصل افی النظر والمس** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اذان کے وقت یا کسی بھی مجلس میں رسول اللہ کا اسم گرامی لیا جائے تو انگوٹھے چومنا مناسب ہے گناہ ہے یا ثواب، کچھ حرج ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ **اشھدا ان محمدا رسول اللہ** سن کر قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا اور تقبیل ابہامین مستحب ہے اور بعض روایات اس بارہ میں نقل کی ہیں جو ثابت ہیں اور قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ عمل ثابت نہیں ہے۔ پس ترک اس کا احوط ہے۔ بوقت اذان جو کلمات منقول ہیں اس کو معمول بہ بنانا چاہیے۔ احداث فی الدین نہ کرے۔ احادیث موقوفہ بھی جو اس باب میں آئی ہیں قطع نظر صحت اسناد کے اس میں دو امر قابل لحاظ ہیں۔ ایک یہ کہ ان روایات میں یہ عمل بطور علاج وحفاظت رمد کے آیا ہے جو ایک امر دنیوی ہے۔ اس میں کوئی فضیلت وثواب نہیں اور اب لوگ اس کو ثواب و تعظیم نبوی اور امر دین سمجھ

کر کرتے ہیں اس لیے یہ اس اعتقاد سے بدعت ہوگا۔ دوم یہ کہ جو اس کا التزام عملی و اعتقادی کرتے ہیں اور تارک کو مطعون سمجھتے ہیں حالانکہ کسی غیر لازم کو لازم سمجھنا بدعت و احداث فی الدین ہے۔ فی الشامیة ص ۳۹۸ ج ۱ باب الاذان یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله وعند الثانیة قرة عینی بک یا رسول الله الی قوله وذکر ذلک الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل هذا شئ الخ کذا فی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

خالص سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ خضاب کے بارے میں حالانکہ حدیث میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ خضاب لگانے والے کو جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی اور حضرت صدیقؓ کے والد کو بھی فرمایا کہ مہندی اور زرد رنگ سے بالوں کو تبدیل کرلو لیکن سیاہ خضاب سے اجتناب کرو۔ باوجود اس امر کے بعض علماء کرام لگاتے ہیں۔ مثلاً مفتی عبداللہ صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب تونسوی نیز حضرت مدنی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بھی لگاتے تھے۔ کیا علماء کا فعل ہمارے لیے حجت ہے یا نہیں اور خضاب لگانا کہاں تک درست ہے۔ بینوا توجروا

جمیل احمد ہمدانی

﴿ج﴾

سیاہ خالص خضاب لگانا ممنوع و گناہ ہے۔ ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی میں لکھتے ہیں۔ ذهب اکثر العلماء الی کراهة الخضاب بالسواد و جنح الثوری الی انها کراهة تحریم وان من العلماء من رخص فیه للجهاد اھ اگر رنگ خالص سیاہ نہ ہو مثلاً نیل کے ساتھ مہندی وغیرہ شریک کی جائے جس سے رنگ مائل بسرخی ہو تو درست ہے۔ جیسا کہ امام محمد اپنی کتاب موطا میں لکھتے ہیں لانری بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة بأساً انتهی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۶ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ

کسی شخص کا اپنے امام کے متعلق یہ کہنا ''اس کی داڑھی سکھوں والی ہے''

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے ظہر کی نماز امام کے ساتھ ادا کی بعد از نماز مسجد سے باہر آ کر زید نے کہا کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ اس امام کی داڑھی بہت دراز ہے۔ ایسی داڑھی سکھوں کی ہوتی ہے۔ ونعوذ باللہ اب عرض یہ ہے کہ زید کے اس عقیدہ (لفظ) پر ہمیں زید سے کیا تعلق رکھنا چاہیے اور زید کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

درمختار ص ۴۰۷ ج ۶ کتاب الحظر میں ہے۔ ولا بأس نتف المشيب واخذ اطراف اللحية والسنة فيها القبضة الخ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ طریقہ سنت داڑھی کے بارہ میں یہ ہے کہ مقدار ایک مشت رکھی جائے اور ایک مشت سے زائد کٹوانا جائز ہے لیکن اگر کسی شخص کی داڑھی مقدار قبضہ سے زیادہ طویل ہو تو اس کو کٹوانا نہیں چاہیے جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ وان كان زاد طويلة تركه كذا في الملتقط (عالمگیری ص ۳۹۴ ج ۵) بنابریں زید کا یہ کہنا کہ ایسی داڑھی سکھوں کی ہوتی ہے قطعاً غلط اور خلاف شرع ہے۔ زید کو ایسی باتوں سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ کے لیے اس قسم کے کلام سے احتراز کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ ذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ

اگر سنی نے شیعہ کو رشتہ دینے کا وعدہ کیا ہو کیا اس وعدے کا پورا کرنا واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک مجمع میں ایک شخص کو اپنی لڑکی دینے کا وعدہ کیا اور دعا خیر ہوئی اب وہ شخص لڑکی نہیں دینا چاہتا اس لیے کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہے وہ شیعہ ہے کیا از روئے شرع اس صورت میں ایفائے عہد ضروری ہے۔

﴿ج﴾

ایفائے عہد جبکہ کوئی شرعی قباحت لازم نہ آتی ہو ضروری ہے لیکن صورۃ مسئولہ میں شرعی قباحت موجود ہے اس لیے کہ شیعہ، خوارج اور فساق کے ربط ضبط سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ بنابریں مسئولہ صورت میں شرعاً ایفائے عہد ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

خضاب اور مہندی میں کیا فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید اپنے بال کو وسمہ مہندی سے سیاہ کرتا ہے اور اس کے جواز کی دلیل میں یہ کہتا ہے کہ یہ خضاب نہیں بلکہ مہندی ہے۔ شرعاً خضاب اور رسم مہندی کا کیا حکم ہے۔

خطیب نور مسجد موتی بازار نواب شاہ سکھر

﴿ج﴾

حضرت مولانا تھانوی اصلاح الرسوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ من جملہ ان رسوم کے داڑھی کا سیاہ خضاب کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کا سینہ۔ ان لوگوں کو جنت کی خوشبو نصیب نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے (اس کی مزید تفصیل کے بعد لکھتے ہیں)۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ وسمہ کا سیاہ خضاب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لیے حدیث میں مہندی اور نیل کے خضاب کی اجازت آئی ہے اور مہندی اور نیل سے سیاہ ہو جاتا ہے مگر یہ امر لازم نہیں کیونکہ مہندی اور نیل کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر ان دونوں کو مخلوط کرلیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر دونوں کو جدا جدا لگا دیں تو سرخ ہو جاتا ہے۔ بعض سے سیاہی ہوتی ہے بعض سے نہیں ہوتی۔ جب حدیث میں سیاہ خضاب سے مطلقاً ممانعت آئی ہے تو حنا اور نیل کا خضاب اسی ترکیب سے جائز ہوگا جس میں سیاہی نہ آئے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور سیاہ خضاب کے ممنوع ہونے کی جو علت ہے وہ تو وسمہ میں برابر ہے۔ علت کے اشتراک سے حکم کا اشتراک ضروری ہے۔ (اصلاح الرسوم ص ۱۴،۱۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۴ رجب ۱۳۹۰ھ

جب کوئی شیعہ سب شیخین اور افک عائشہ کی طرح کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے گاؤں میں ایک اہل تشیع ہے۔ جن کی زبان سے ہم نے کبھی سب وشتم نہیں سنا اور نہ انہیں ماتم وغیرہ میں دیکھا ہے گو وہ چھپ چھاپ کر ایسے کرتے ہوں گے لیکن ہم نے انہیں غالی شیعوں کی طرح نہیں پایا وہ ہمارے ساتھ لین دین کے معاملات رکھتے ہیں غم وخوشی بیاہ وشادی کی تقریبات، تعزیت عیادت پرسی جنازہ وغیرہ امور میں شرکت کرتے ہیں۔ کیا ہم بھی ان سے ان جملہ امور میں یا بعض امور میں انسانی ہمدردی یا اخلاق حسنہ کے تحت شمولیت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارے کسی عالم سے وہ نکاح وغیرہ کرانا چاہیں یا نابالغ کا جنازہ پڑھوانا چاہیں تو کیا حکم ہے۔ براہ کرام تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں کہ ہمیں کن کن امور میں ان سے قطع تعلق اور کن امور میں تعلق رکھنا چاہیے۔ سب وشتم سے یا بغض صحابہ کرام کی تحقیر سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں۔ براہ کرم جلد جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

عبدالرحمٰن معروف پیر خان براستہ تلمبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

شیعہ کا وہ فرقہ جو سب شیخین نہ کرے اور اصحاب کو برا نہ کہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے افک کا قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھائیں تو کچھ حرج نہیں اور کوئی تعزیر اس پر نہیں اور میل جول ان سے منع نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

اگر شیعوں کی رسموں پر تنقید کرنے سے شیعہ بول چال بند کرتے ہیں تو کیا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارا گوٹھ جس میں کچھ گھر اہل شیعہ کے ہیں اور کچھ اہل سنت ہیں۔ اب مقصد یہ ہے کہ ہم گوٹھ میں یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ کالا کپڑا پہننا یا کرنا پیٹنا رونا منع ہے یا تعزیہ نکالنا یا نذر و

نیاز دینا اس کا کھانا پینا سب منع ہے یا شیعوں کی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا منع ہے تو اہل شیعہ والے اس کے برعکس لوگوں کو روز ہی بہکا کر لے جاتے ہیں مطلب یہ ہے ہم سب آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔ مثلاً چچا ماموں چچا زاد بھائی ایسے اور لیکن اس مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے بولنا چالنا بند ہے اور رشتہ داری کی لین دین یا کھانا پینا بند ہے حتیٰ کہ شیعوں نے ہم پر مقدمہ بھی کیا لیکن رب پاک کی مہربانی سے ہمیں فتح ہوگئی۔ مقصد یہ ہے کہ وہ اہل شیعہ ہیں اور ہم اہل سنت ہیں۔ دیوبند خیالات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے جیسے آپ جمعیۃ کے ناظم ہیں اس لیے ہم یہ مسئلہ آپ سے حل کرانا چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں کیا فتویٰ لکھ کر بھیجتے ہیں کہ اب شیعوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے آیا ان سے بولنا چالنا یا کھانا پینا یا لین دین بند کر دیں یا کہ نہ یا تو اس گوٹھ سے ہجرت کر کے دوسرے گوٹھ میں جا بسیں۔ کیا اہلسنت والے اہل شیعہ والوں کو نکاح میں لڑکی دے سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا



واضح رہے کہ جو شیعہ ایسا ہو جو کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی الوہیت کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا صحبت صدیق رضی اللہ عنہ کا انکاری ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت (قذف) لگاتا ہو یا سب صحابہ کو جائز اور کار خیر سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی موالات اور دوستی رکھنا جائز نہیں۔ قال ابن عابدین فی ردالمحتار ص ۴۶ ج ۳ ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین بالضرورة الخ

اور اگر وہ شیعہ اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے لیکن پھر بھی تفضیل علی اور سب صحابہ کی وجہ سے فاسق اور مبتدع ضرور ہے۔ ان کے موالات سے بھی حتی الامکان مذہبی امور میں بچنا ضروری ہے۔ بوقت سلام وکلام ان کے ساتھ جائز ہے لیکن آپس میں رشتہ وغیرہ کے بارے میں بہرحال ان سے بھی اجتناب اچھا ہے۔ قال فی ردالمحتار بخلاف ما اذا کان یفضل علیا ویسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر ص ۴۶ ج ۳ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

لیکن مذہبی امور میں پختگی سے اپنے موقف پر قائم ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے فساد سے احتراز کیا جائے، تبلیغ دین میں احسن طریق کو اختیار کیا جائے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امام مسجد کا تبلیغ دین کے جلسہ کو منع کرنا اور اس میں شرکت نہ کرنا

﴿س﴾

سالانہ جلسہ تبلیغ دین میں اہل سنت والجماعت کا ہوتا رہا ہے۔ اس سال ۸۰ء/۸/۳۰ کو یہ جلسہ ہونا تھا جس پر مقتدر علماء کو قرآن وحدیث کی تعلیم کے مطابق تبلیغ کے لیے بلایا گیا تھا۔ اشتہار جلسہ میں علماء مبلغین کے نام لکھ دیے گئے تھے اور امام مسجد کا نام بھی ان میں لکھا گیا تھا۔ جب اشتہار لگائے گئے تو امام صاحب نے اشتہار پڑھ کر اپنا نام کاٹ دیا اور تبلیغ دین کے اس فرض سے انکار کیا اور کہا یہاں کسی تبلیغ کی ضرورت نہیں ہے اور جلسہ نہ کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ شرعاً امام صاحب کا یہ طریقہ قابل تعریف ہے یا برا ہے۔

﴿ج﴾

اگر اس جلسہ کا مقصد محض دین کی صحیح تبلیغ اور قرآن وحدیث کے مطابق احکام الٰہیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پیش کرنا تھا تو شرعاً یہ ذکر الٰہی میں شامل ہے اور اس قسم کی تبلیغ دین حق میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جو کار خیر اور موجب رضاء الٰہی ہے۔ اس کام سے کسی کا روکنا شرعاً ناپسندیدہ فعل ہے۔ اگر کسی امام صاحب نے اس قسم کی صورت کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا ہے تو یہ فعل شرعاً مذموم ہے۔ قرآن حکیم میں تصریح موجود ہے۔ ومن اظلم من منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه الآیہ۔ قرآن وحدیث کی صحیح تعلیم و تبلیغ حسب تصریح علماء امت ذکر اللہ میں شامل ہے۔ اس سے روکنا شرعاً ظلم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد عبدالحمید رضوانی مفتی بہاولپور

الجواب صحیح شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

تحقیق کی جائے اگر واقعی مولوی صاحب کا اس جگہ میں جلسہ کے روکنے سے مقصد یہی تھا جو سوال میں درج ہے تو جواب درست ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مسلمان اور عیسائی کا ایک برتن میں کھانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان اور عیسائی دونوں کا ایک ہی برتن میں کھانا جائز ہے یا حرام ہے۔ براہ کرم صحیح مسئلہ سے آگاہ فرما کر چند لوگوں کو یہ کام کرنے سے بچائیں مہربانی ہوگی۔

نوٹ: ہم نے کافی دفعہ سمجھایا لیکن انہوں نے فتویٰ مانگا ہے۔

العبد صوفی محمد نواز

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں اگرچہ عیسائی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا حرام نہیں لیکن ان کے اختلاط سے برے اثرات کا خدشہ ہے اس لیے ان کے ساتھ اکٹھے خورد ونوش سے اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لے پالک بیٹا غیر ہی ہوتا ہے پالنے سے بیٹا نہیں بنتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں اگر کوئی آدمی یا استاد یا اور کوئی کسی بچے کو اپنا بچہ بنالے اور حقیقی کی طرح سمجھے یعنی وہ بچہ بھی اس آدمی کا بیٹا بن جائے تو جب وہ بالغ ہو جائے تو آیا اس سے اس باپ کی اہلیہ محترمہ کے لیے پردہ لازم ہو جائے گا یا نہیں اگر لازم ہو جائے گا تو کیوں اور اگر پردہ نہ کیا جائے تو شریعت کا کیا حکم ہے اور پردہ کیا جانا کیا اشد ضروری ہے اور اگر پردہ نہ کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

﴿ج﴾

لے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے بیٹا بنانے سے سچ مچ بیٹا نہیں بن جاتا سب کو اسی سے وہی برتاؤ کرنا چاہیے جو بالکل غیروں سے ہوتا ہے۔ **عن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان** (رواہ الترمذی **وعن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارایت الحمو قال الحمو الموت** (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۸) منہ بولا بیٹا سچ مچ بیٹا نہ بننے کے بارے میں قرآن مجید کی آیت

لکی لا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیائهم اذا قضوا منهن وطرا نص صریح ہے۔
خلاصہ یہ کہ استاد عمر کی اہلیہ کے لیے شاگرد (زید) سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی گمنام قبر کو بزرگ کی قبر ظاہر کر کے اس کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دینا حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قاسم باغ قلعہ کہنہ پر حضرت غوث العالمین کے مزار کے سامنے ایک جعلی قبر جس کا نام غوث پاک نوراضی دستگیر سید پیر رکھ دیا گیا ہے جس کے متعلق شہر کے علماء اور معززین اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کسی ولی کا مزار نہیں ہے اور غوث پاک نورانی دستگیر سید پیر کے نام سے انتہائی دھوکہ دے کر ذریعہ معاش بنایا گیا ہے جس کی شکایت ملتان کے اہم لوگوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط تحریری طور پر بھی پیش کی ہے۔ نیز اخبارات میں اس کے خلاف بہت کچھ آ چکا ہے اور شہر کی مذہبی تنظیموں نے بھی اس کے خلاف متعدد مرتبہ احتجاج کیا ہے۔ شرعی نقطہ نگاہ سے اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ کہنہ پر غوث پاک نورانی کے نام سے ایک جعلی قبر ہے اور شہر کے معززین نے اس کے جعلی ہونے کی تصدیق بھی کی اور بتایا ہے کہ یہاں کوئی بزرگ مدفون نہیں ہیں ایسی صورت میں اس قبر کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا سخت گناہ ہے پھر جو لوگ بزرگان دین کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی دھوکہ میں پڑے ہیں تاریخ بزرگان ملتان میں بھی غالباً اس نام کے کسی بزرگ کا ذکر موجود نہیں لہٰذا اس کا انسداد بہت ضروری ہے تاکہ عوام گمراہ نہ ہوں اگر ضرورت ہو تو ان کے نام نہاد سجادگان سے ثبوت طلب کیا جائے۔ اگر اطراف وجوانب کے لوگ اس کو جعلی بتائیں تو پھر اس فتنہ سے لوگوں کو محفوظ رکھا جائے فقط واللہ اعلم
سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اپنے قبیلے کا پرانا نام تبدیل کرنا درست ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری برادری جو زمانہ قدیم

سے کسب یا پیشہ کی وجہ سے ایک خاص نام سے مشہور ہے اور اسی پیشہ کے نام سے پکاری جاتی ہے مگر اب جبکہ برادری کے اکثر لوگ اپنے باپ دادا کے پیشہ کو نہیں کرتے بلکہ مختلف پیشوں سے اپنی روزی کماتے ہیں مثلاً صنعت و حرفت، زراعت تجارت، ملازمت وغیرہ اس لیے برادری کے اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ برادری کا نام بدل دیا جائے اس سلسلہ میں امید ہے کہ مندرجہ ذیل امور میں شریعت کی روشنی میں ہماری رہنمائی کریں گے۔

(۱) ہماری برادری مختلف قدیم ہندو قبائل مثلاً کھوکھر راجپوت وغیرہ چند گوت و قبیلہ کے لوگوں پر مشتمل ہے کیا یہ لوگ اپنے قدیم قبیلہ یا گوت سے اپنے کو مشہور کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) برادری کی اجتماعی حیثیت کو قائم رکھنے کے لیے برادری کا قدیم نام جو کسب یا پیشہ کی وجہ سے مشہور ہے اس کو بدل کر کوئی دوسرا نام رکھنے میں شرعاً کوئی عذر تو نہیں۔

(۳) برادری کے کسی بھی مشہور و معروف شخص کی طرف برادری کو منسوب کرنے میں کوئی گناہ تو نہیں جبکہ تمام برادری اس شخص سے واقف ہو۔

﴿ج﴾

(۱) اگر ان ناموں میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو تو منسوب کرنا جائز ہے۔

(۲) شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ (۳) کوئی گناہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر ڈاڑھی کی وجہ سے بیوی کی رخصتی نہ ہوتی ہو تو کیا اس مقصد کے لیے ڈاڑھی منڈوانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر داڑھی کی وجہ سے رخصتی نہ کریں تو داڑھی منڈوا لینی چاہیے یا نہیں (جبکہ سسرال قریبی رشتہ دار ہو) اگر داڑھی کی وجہ سے طلاق مانگیں تو طلاق دینی چاہیے یا داڑھی منڈوانی چاہیے۔ جبکہ سسرال قریبی رشتہ دار ہوں۔

محمد صادق مدرس ایم بی پرائمری سکول ڈبل پھاٹک

﴿ج﴾

داڑھی منڈوانا جائز نہیں۔ **لقوله عليه السلام قصوا الشوارب واعفوا اللحى۔**

مسئولہ صورت میں داڑھی ہرگز نہ منڈوائیں۔ **لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق** طلاق دینا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۵ شعبان ۱۳۸۹ھ

آج کل پاکستان میں مروجہ معمے قمار بازی کے حکم میں ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ معمہ حل کر کے انعام حاصل کرنا شرعی نقطہ نگاہ سے حلال ہے یا حرام۔ بینوا توجروا

مولوی احمد جعفر ضلع لورالائی

﴿ج﴾

آج کل پاکستان میں مروجہ معمے چونکہ قمار بازی میں ہیں اس لیے اسے حل کر کے انعام حاصل کرنا جائز و حلال نہیں۔ فقط واللہ اعلم

غلام احمد معین مفتی
الجواب صحیح عبداللہ عفی عنہ

کیا تاش کھیلنا واقعی ماں کے ساتھ زنا کے مترادف ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ اگر کوئی آدمی تاش کے پتے سے کھیلتا ہے تو کیا اس کا گناہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے یا نہیں ایک واعظ نے وعظ کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے اس لیے آپ حدیث کی رو سے فتویٰ دے کر ممنون فرمائیں۔

امان اللہ ملتان

﴿ج﴾

اگر تاش کھیلنے میں شرط اور جوا بھی لگایا گیا ہے تو یہ حرام ہے اور اگر شرط کے بغیر کھیلا ہے تو یہ بھی لغو اور مکروہ تحریمی ہے لیکن سگی ماں کے ساتھ زنا کے برابر ہونے کے متعلق جو وعید ہے وہ اس میں نہیں ہے۔ بلکہ سود کھانے والے کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ سگی ماں کے ساتھ زنا کے برابر ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انعامی بانڈ خریدنا اور انعام لینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے کافی عرصہ سے بونڈ کے نام سے

ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے صورت مسئولہ یہ ہے کہ آیا انعامی بانڈ کا خریدنا جائز ہے یا ناجائز اور جو شخص اس کو خریدے اور جائز سمجھے اس کی اقتدا میں نماز جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ مدلل فرمادیں۔

محمد رفیق انور نعمانی خطیب جامع مسجد صدیقیہ سانواں

﴿ج﴾

انعامی بونڈ کا خریدنا درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح خیر محمد عفا اللہ عنہ

اگر کوئی امام صاحب انعامی بانڈز خریدتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ فوراً انہیں فروخت کر دے اور اس گناہ سے توبہ واستغفار کرے۔

فقط والجواب صحیح بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جو شرعی پردہ کرانے کا وعدہ نہ کرتا ہو کیا اس سے وعدہ کا توڑنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مثلاً زید کی لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اس کا رشتہ مثلاً عمرو کے لڑکے کے ساتھ ہونا ہے جو زید کا حقیقی چچازاد بھائی ہے۔ اب دریافت طلب یہ معاملہ ہے کہ لڑکی کا باپ زید کہتا ہے کہ میں رشتہ کے لیے تیار ہوں لیکن شرعی پردہ تم کو بحال رکھنا پڑے گا اور خود زید شرعی پردہ کا پابند ہے لیکن عمرو چونکہ خود فوت ہو چکا ہے اور اب اس کے لڑکے کے خالد کے متولی حضرات اس بات پر مصر ہیں کہ ہم رسمی پردہ کی رعایت تو رکھیں گے لیکن شرعی پردہ ہم سے نہیں ہوسکتا۔ اب زید کو شرع کے لحاظ سے کیا حکم ہے (یعنی رشتہ دے دے اور شرعی پردہ نہ رکھنے کا گناہ ان پر ہوگا جو شرعی پردہ نہیں رکھتے یا رشتہ دینے سے انکار کر دے اور صلہ رحمی کا لحاظ نہ رکھے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

عورت پر اجنبیوں اور نامحرموں سے پردہ کرنا واجب ہے اور حجاب شرعی کا ترک کرنا موجب گناہ ہے۔ اس لیے اگر شخص مذکور شرعی پردہ کا اہتمام نہیں کرتا تو بہتر یہ ہے کہ اسے رشتہ نہ دے بلکہ کسی دیندار صالح آدمی کو یہ رشتہ دے دے۔ **قال اللہ تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الآیۃ پارہ ۲۲ آیت ۲ وقال اللہ یا ایھا النبی قل لا زواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن پارہ من یقنت قریب ربع. قال اللہ تعالیٰ واذا سالتموھن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب الایہ وعن ابی ھریرۃ**

رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تنکح المرأة لا ربع لما لها ولحسبها ولجمالها ولدینهافاظفر بذات الدین تربت یداک ۔متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۷ جس طرح عورت میں دینداری صلاح وتقویٰ ضروری ہے اس طرح مرد میں بھی ضروری ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ

دولہا کا سہرا باندھنا اور شادی پر ڈھول باجا بجانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) شادی کے موقعہ پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) شادی وغیرہ کے موقعہ پر ڈھول اور باجا وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) سہرا باندھنا خلاف شرع ہے۔ کیونکہ یہ رسم کفار کی ہے۔ حدیث میں ہے قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تشبہ کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انہی میں سے ہے۔لہٰذا مسلمان کی شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بسر وچشم تسلیم کرتے ہوئے کفار کے رسم ورواج اور ان کے ساتھ تشبہ سے احتراز کرے۔ (اصلاح الرسوم مع اضافہ ص ۳۵)

(۲) ڈھول باجہ وغیرہ بجانا امور شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ قرآن حدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء (شمار) معتبر اور مشکل یہ ہے۔

ومن الناس من یشتری لهو الحدیث الآیہ قال الشامی فی ردالمختار ص ۳۴۹ ج ۶ وفی التاتار خانیه ان کان السماع غناً فهو حرام لان التغنی واستماع الغنی حرام وفی الهندیه دلت المسئله علی ان الملاهی کلها حرام فی التغنی بضرب و تصفیق الخ بہرحال ان امور سے اجتناب ضروری اور بہتر ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکے کا اپنے والد کو بھائی جان کہہ کر پکارنا، کیا امام صاحب کو نماز کے لیے بلانا جائز ہے اپنی مزدوری میں سے روزانہ ایک آنہ نکال کر اس سے مسجد کے لیے تیل خریدنا یا لوگوں کو کھانا کھلانا مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی یا بٹن استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) میرے لڑکے مجھے بھائی کہتے ہیں مگر ایک حافظ صاحب کہتے ہیں کہ باپ کو بھائی کہنا سخت گناہ ہے۔ برائے کرم اس مسئلہ کو حل فرمائیں۔

(۲) اگر مسجد میں اذان ہوگئی اور امام صاحب نہیں آئے۔ اگر امام صاحب کو نمازی بلانے چلا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

(۳) میں اپنی مزدوری سے ایک آنہ فی روپیہ نکال کر جمع ہونے پر ان کا مسجد میں تیل یا اللہ واسطے کھانا کھلا دیتا ہوں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

(۴) مرد سونے کے بٹن انگوٹھی استعمال کرسکتا ہے یا نہیں۔

اعجاز احمد بستی تھلی والہ ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) حافظ کا کہنا درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

(۴) سونے کی انگوٹھی مردوں کے لیے جائز نہیں۔ البتہ سونے کے بٹن لگانا جائز ہیں۔ واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان

شیخ کی اجازت کے بغیر مریدین کو بیعت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء ومفتیان عظام اندریں مسئلہ کہ ایک شخص جو باقاعدہ عالم دین نہیں ہے اور اپنے پیر

سے اس کو بیعت کرانے کی اجازت حاصل نہیں ہے اور وہ لوگوں کو بیعت دیتا ہے۔ کیا شرعاً اس کا بیعت دینا لوگوں کو جائز ہے۔ آپ صاحب شریعت وطریقت ہیں۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

﴿ج﴾

بغیر اجازت وخلافت شیخ کامل کے مریدین کو بیعت کرنا جائز نہیں ہے۔ مشائخ کا یہی طریق رہا ہے اس لیے ایسے شخص کو بیعت کرنے سے مکمل احتیاط واجتناب لازم ہے جسے شیخ کامل سے اجازت نہ ملی ہو۔ البتہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صورت میں اس کو جائز رکھا۔ وہ یہ کہ علماء ومشائخ عصر کسی شخص کی صلاحیت واستعداد کامل اور اس کے علم وعمل کی گواہی دیں۔ گویا حضرت شاہ صاحب نے زمانہ کے معتمد علماء ومشائخ کے متفقہ اعتماد کو اجازت کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر شخص مذکور کو یہ مقام حاصل ہے تو اس کے لیے گنجائش نکل سکتی ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا تعویذ کے ذریعہ کسی کے رزق میں اضافہ یا کسی کا رزق بند ہو سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ جس شخص کا رزق اللہ تعالیٰ کشادہ کرے۔ کیا کسی کے تعویذ کرنے سے وہ رزق بند ہو سکتا ہے۔ کیا وہ رزق جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو زیادہ دینا چاہتا ہے کیا کسی کے تعویذ سے وہ رزق بند ہو سکتا ہے۔

﴿ج﴾

اللہ تعالیٰ نے ماں کے پیٹ میں ہر ایک شخص کا رزق مقرر فرمایا ہے۔ اس کی کمی وبیشی صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کوئی شخص کسی کے رزق کو نہ کھول سکتا ہے نہ بند کر سکتا ہے۔

تعویذ وغیرہ کے اثرات بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اگر ایسا کوئی عمل کر لیا جائے اور اس کا برا اثر کسی پر پڑے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتا ہے لیکن اس شخص کو اس عمل کا کرنا جائز نہ ہوگا۔ ایسے عمل سے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عمل کر رہا ہے روکا جائے محض بلا ثبوت کے کسی پر الزام نہ لگایا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انگریزی یا یونانی دواؤں میں الکحل اور اسپرٹ سے متعلق ایک مفصل فتویٰ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں انگریزی ادویات کا کاروبار کرنا چاہتا ہوں لیکن چند شکوک و شبہات کی وجہ سے طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل مسائل پر شرعی تبصرہ عنایت فرما کر احسان کریں تا کہ طبیعت کو سکون میسر ہو۔

(۱) غالباً ساٹھ فیصد ادویات میں الکحل اسپرٹ، ٹنکچر، کلوروفارم وغیرہ باقاعدہ مستعمل ہوتے ہیں۔

(۲) انجکشن لگاتے وقت صرف اسپرٹ ہی دوا ہے جو جسم پر سے SLPTIC روکنے کے کام آتی ہے۔

(۳) بعض انگریزی ادیات میں الکحل وغیرہ کا استعمال کافی پیمائش تک کیا جاتا ہے۔ (دوا ٹربری کمپاؤنڈ ۱۴ فیصد بیناڈرل ۴ فیصد ہمدرد کا گرائپ واٹر ۲۰ فیصد)

(۴) مریض کو سکون دینے کے لیے پیتھیڈین نامی دوا خاص طور پر استعمال ہوتی ہے اور پینے والے ڈاکٹری مکسچروں میں ٹنکچر لازمی طور پر مستعمل ہوتی ہے۔

(۵) یونانی ادویات میں ایک حد تک سنکھیا، افیون، دھتورا، پوست خشخاش کا استعمال ہوتا ہے۔ وضاحت طلب مسائل یہ ہیں۔

(الف) الکحل، اسپرٹ، ٹنکچر، کلوروفارم، افیون، سنکھیا، پوست، خشخاش، دھتورا بذات خود نشہ آور اشیاء ہیں یا نشہ آور اشیا کا خام مال۔ گندم، جو، فروٹ وغیرہ شراب بنانے میں بنیادی سامان ہیں۔

(ب) اگر یہ سب اشیاء یا ان میں کوئی شے بصورت دوا استعمال کرنے کی اجازت ہے تو اس کی حد مقدار کیا ہے؟

(ج) کیا جسم پر اسپرٹ استعمال ہونے کے بعد جسم کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز جائز ہے۔

(د) ان سب اشیاء میں کون سی اشیاء کا استعمال یا کاروبار جائز ہے۔

مصباح الدین مدینہ جنرل سٹور فیڈرل ایریا کراچی

﴿ج﴾

بہشتی زیور حصہ یازدھم مکمل مدلل سعیدی ص ۱۵۷ پر ہے۔ پتلی بہنے والی نشے دار ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اگر اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اس طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے۔ خواہ وہ نشہ آور چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے۔ خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے۔ بہر حال ممنوع ہے

یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی اشیا ملائی جاتی ہیں اور جو نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو۔ بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمبا کو، افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

الکحل، اسپرٹ اور ٹنکچر چونکہ مائعات کی قبیل میں سے ہیں اس لیے ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ یہ اشیاء اگر انگور کی کچی شراب یا انگور کی پکی شراب یا منقی کی شراب یا کھجور کی شراب سے حاصل کی گئی ہوں اور اس کی تحقیق ہو جائے تو ان کا استعمال کرنا حرام ہے اور جس دوا میں یہ شامل ہوں اس دوا کا استعمال کرنا بھی ناجائز ہے اور وہ نجس ہے، کپڑے اور بدن کے کسی حصہ کو اگر یہ لگ جائیں تو اس کا دھونا نماز کے لیے ضروری ہے۔ خواہ یہ نشہ لائیں یا نہ لائیں اور اگر ان کو شرابوں کے علاوہ دیگر شرابوں سے حاصل کیا گیا ہو مثلاً جو گندم وغیرہ کی شرابوں سے تو ان کے استعمال میں اختلاف ہے۔ مگر دوا کے طور پر اس کے استعمال کرنے کی گنجائش ہے اور اگر کوئی شخص پرہیز کر سکے تو یہ عین تقویٰ ہے۔ پہلی قسم کی ادویہ کا کاروبار بھی ناجائز ہے اور دوسری قسم کی ادویہ کے کاروبار کی بھی گنجائش ہے۔ افیون، سنکھیا، دھتورا، پوست خشخاش وغیرہ چونکہ مائعات میں سے نہیں ہیں لہٰذا ان کا استعمال تب ناجائز ہوگا کہ وہ مقدار منشی ہو یا بدن کے لیے مضر ہو ورنہ بشرط عدم ضرر و عدم نشہ اس کا استعمال جائز ہوگا اور خارجاً استعمال اس کا درست ہے۔

نماز کے وقت دھونا اور باقاعدہ پاک کرنا اس کا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مشتبہ صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) چند مشروبات جو اس وقت ہمارے ہاں رائج ہیں جیسے فانٹا، سیون اپ، کوکا کولا، کینڈا ڈرائی ان چار قسم کے مشروبات کا ہمارے لیے پینا جائز ہے یا نہیں۔ شیزان جو کہ مرزائیوں کی ملکیت میں سے ہے اس کا پینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) لائف بوائے صابون، لکس صابون کا استعمال جائز ہے کہ نہیں۔

(۳) نیز ناجائز کی وجہ کیا ہے اور اس کے علاوہ کون سے مشروبات اور صابون ہمارے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

مظفر احمد بنگالی متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا اور ان کو نفع پہنچانا جائز نہیں ہے۔ یہودی اسلام کے خلاف آج کل محارب ہیں ان کے ارادے یہ ہیں کہ حجاز مقدس بالخصوص مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا اور اس کے گردونواح کو فتح کر لیں۔ ان کے زعم میں یہ دراصل یہودی علاقے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہود مدینہ، بنی نظیر، بنی قریظہ، بنی قینقاع، یہود خیبر ان علاقوں کے مالک تھے اس حالت میں کوئی ایسی چیز بازار سے نہ خریدی جائے جس سے یہودی کی مالی پوزیشن مستحکم ہو۔ قرآن کریم میں ہے **ولا ینالون من عدو نیلاً الا کتب لهم به عمل صالح** ۔ لانکرہ ہے تحت النفی مفید استغراق ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ دشمن کو کسی طرح کوئی بھی نقصان پہنچانا عمل صالح ہے۔ فقہاء کی عبارات سے بھی اسی طرح کے حوالہ جات نقل کیے جاسکتے ہیں کہ مسلمانان عالم کو اجتماعی طور پر یہودیوں کے اموال تجارت کا بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

کیا مخلوط نظام تعلیم اور ڈاکٹری مجبوریوں کی وجہ سے پردہ نہ کرنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بے پردہ عورتوں کو (خواہ بالغ ہوں یا قریب بلوغت، بینا ہوں یا نابینا، نرسیں ہوں یا لیڈی ڈاکٹر، جلوت میں ہوں یا خلوت میں، سکول کالج کے کمروں میں ہوں یا جماعت کی صورت میں یا گھر کے اندر اکیلی۔ مرد (عالم ہو یا مفتی، پیر ہو یا مرید، جوان ہو یا عمر رسیدہ بوڑھا) نہیں پڑھا سکتا ہے۔ جبکہ بکر اس کی اجازت دیتا ہے۔ بکر کا استدلال یہ ہے کہ جب تک بے پردہ عورتوں کو احکام شرعی سے واقف نہیں کرایا جائے گا اس وقت تک ان کا پردہ کرنا ممکن نہیں اور اس لیے ان کو نظر انداز کیا جائے اور دینی تعلیم سے بے بہرہ رکھا جائے کہ یہ بے پردہ ہیں تو یہ صحیح نہیں مزید یہ کہ نرسیں یا لیڈی ڈاکٹرز وغیرہ جو کسی حال میں پردے میں نہیں رہ سکتیں۔ آپ کی اس پردہ والی شرط سے تو وہ دینی تعلیم سے بالکل محروم رہ جائیں گی۔ جبکہ عملاً اس کا تجربہ کیا گیا کہ ایسی عورتوں کو اس حالت میں دینی تعلیم دی گئی اور اب ان کی پوزیشن یہ ہے کہ وہی بے پردہ

عورتیں تہجد تک پڑھنے لگی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس کے برعکس زید کا استدلال یہ ہے کہ شرعی حدود کو کسی بھی خود پیدا کردہ مجبوری کی وجہ سے نہیں توڑا جاسکتا۔ بے پردگی ایک خود پیدا کردہ اضطرار ہے۔ شریعت میں ایسے اضطرار کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر اس طرح عوام خود ایسے افعال کے مرتکب ہوں جن سے ان کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جائے اور آگے چل کر اس مجبوری کو اضطرار کا نام دے کر شرعی حدود کو توڑ ڈالیں۔ اس طرح تو وجود شرع باقی نہیں رہے گا۔ حالانکہ پردے کی غرض و غایت جنسی اختلاط کا ختم کرنا ہے۔ اگر یہ اختلاط برقرار رہے تو پردہ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ جبکہ اختلاط اس لیے جائز نہیں کہ اس سے ہر صنف کے سفلی جذبات کو ہوا ملتی ہے۔ اگر اختلاط اس لیے ناگزیر ہے کہ بصورت عدم اختلاط دینی تعلیم کی محرومی واقع ہوتی ہے تو پھر مخلوط تعلیم میں کوئی قباحت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ مرد و زن کا اختلاط دنیوی تعلیم کے لیے ضروری سمجھتے ہیں اور آپ دینی تعلیم کے لیے حدود شرعیہ کے توڑنے میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اگرچہ اغراض مختلف ہیں۔ جہاں تک بے پردہ عورتوں کا احکام شرعیہ کی واقفیت کے بعد تہجد پڑھنے کا تعلق ہے جہاں دو یا چار عورتوں نے تہجد پڑھنا شروع کیا ہے وہاں زنا کے ارتکاب تک بھی تو نوبت پہنچی ہے۔ اگر زید کا استدلال درست ہے تو پھر مزید وضاحت طلب امر یہ ہے کہ بے پردہ عورتوں کو پڑھانے والے آدمی کو امام و خطیب بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

زید کا خیال بالکل درست ہے اور شرعی اصول کے عین مطابق ہے۔ اگر عمرو کے خیال باطل کو کچھ بھی وقعت دی گئی تو احکام دین اس زمانہ میں نعوذ باللہ مسخ ہو کر رہ جائیں گے۔ دین کی تعلیم و تبلیغ عورتوں میں شرعی حدود کے اندر بھی ممکن اور سہل ہے۔ کوئی مجبوری اور اضطرار واقع نہیں ہے۔

باقی ایسے شخص کو ہرگز خطیب اور امام اور مقتدا نہ بنایا جائے۔ امامت کے لیے متقی پرہیزگار عالم کا انتخاب ضروری ہے۔ البتہ اگر اتفاقاً کسی نے پڑھ لی تو باوجود کراہت کے نماز ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کونڈے دینا بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس رسم کے بارہ میں جو آج کل لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے اور مسمی ہے امام جعفر صادق کا کونڈا۔ اس میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ کوئی چیز پکا کر غریبوں مسکینوں کو کھلائی جاتی ہے اور بعض

لوگ کھانے کے اوپر کپڑا چھپا دیتے ہیں اور کھانے والوں کو کہہ دیا جاتا ہے کہ کپڑا ڈال کر اوپر پڑا رہے اندر سے کھاتے رہو یعنی ظاہر نہ کرو کیا اس فعل کا کوئی ثبوت ہے۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں یا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں ہوا ہو یا ائمہ کے زمانہ میں ہوا ہو یا کسی سے ثابت ہو اور اس کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالقرآن توجروا عندالرحمٰن یوم القیامۃ

﴿ج﴾

یہ رسم بدعت سیۂ ہے۔ اس ہیئت کذائیہ سے خیرات کرنا صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں نہ تھا نہ ہی کسی حدیث میں منقول ہے اس لیے اس کا ترک کر دینا لازم ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

تعارفی کارڈ کے لیے تصویر کھنچوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ رائج الوقت ملکی قوانین کے تحت منظور شدہ تعلیمی اداروں کے طلبہ کو درسگاہوں سے اپنے گھر اور گھروں سے واپس آنے کے لیے نصف کرایہ پر سفر کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اس حق کے وصول کے لیے شرط یہ ہے کہ متعلقہ درسگاہ کا سربراہ ایک ایسے تعارفی (شناختی) کارڈ پر اپنے دستخط ثبت کرے جس پر طالب علم کا فوٹو چسپاں ہو۔

مزید یہ کہ تعارفی کارڈ مختلف تمدنی مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پولیس تھانوں، بسوں اور اضطراری حالت میں بحیثیت طالب علم مدد حاصل کرنے اور حادثات وغیرہ میں۔ کیا مذکورہ بالا ضروریات کے تحت طلبہ کو فوٹو کھچوانے کی اجازت دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

حکیم امرالدین صاحب براہ ٹنڈو آدم منصورہ

﴿ج﴾

واضح رہے کہ فوٹو کھنچوانا گناہ کبیرہ ہے۔ متعدد احادیث میں اس کے متعلق شدید وعیدیں وارد ہیں۔ عنہا (عن عائشہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس عذاباً یوم القیمة الذین یضاھئون بخلق الله متفق علیه (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵)

وعن عبدالله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اشد الناس عذاباً عندالله المصورون متفق علیه (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵)

مذکورہ ضرورت اس حد تک کی نہیں ہے کہ اس کے پیش نظر ایک حرام کام جائز ہو جائے۔ فتاویٰ دارالعلوم امدادالمفتین ص ۸۲۹ ج ۲ پر مفتی محمد شفیع صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ اس طرح پاسپورٹ کے لیے بھی تصویر کھنچوانا جائز نہیں۔ اگر کسی ضرورت سے مبتلا ہو جائے تو استغفار کرے اور اپنے کو گناہ گار سمجھے۔ اس کے حلال کرنے کی فکر میں نہ پڑے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

قل خوانی کا مروجہ طریقہ درست نہیں ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ کسی شخص کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی تجہیز و تکفین کے بعد کوئی تاریخ معین کی جاتی ہے جو بالعموم تین روز کے بعد کوئی تاریخ ہوتی ہے۔ اس کی اطلاع رشتہ داروں کو دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر دور دراز کے رشتہ دار اکٹھے ہوتے ہیں۔ حسب طاقت کوئی چیز پکائی جاتی ہے۔ کوئی مولوی صاحب قران کریم میں سے سورۃ اخلاص اور بعض دیگر آیات پڑھتے ہیں۔ بعض لوگوں کے آگے کچھ گندم رکھی جاتی ہے جس پر کچھ نہ کچھ پڑھا جاتا ہے۔ جاہل لوگ یونہی گنگناتے رہتے ہیں۔ پھر سب کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پڑھا وہ مولوی جی آپ کے ملک کرتے ہیں اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے اور سب آدمی پھر جاتے ہیں پھر ہر آدمی روپیہ دو روپیہ رقم دیتے ہیں ہمارے اصطلاح میں اسے لگ یا اچھاڑہ کی رقم بولتے ہیں۔ یہ رقم ہر آدمی اتنی دیتا ہے جتنی اس کو کسی ایسے موقع پر ملی تھی۔ یعنی یہ لین دین ہوتا ہے۔ پھر پکی ہوئی چیز سب لوگوں میں تقسیم کر لی جاتی ہے۔ اسے ہمارے ہاں قل خوانی بولتے ہیں۔ بعض فاتحہ خوانی کہتے ہیں۔ کیا یہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔

عبدالمجید بمعرفت کرنال آٹو زمحمد صدیق اینڈ برادرز ڈیرہ اسماعیل خان



واضح رہے کہ یہ طریقہ ایصال ثواب کا ان قیود و تخصیصات کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین رضی اللہ عنہم مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔ ایسا ایصال ثواب شرعاً جائز نہیں مروجہ قسم کے قل خوانی میں شرعاً بڑی قباحتیں ہیں۔ جن کو مولانا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اصلاح الرسوم ص ۱۴۷ پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کارڈ پر جگہ کی کمی سے ان کو یہاں نہیں لکھا جا سکتا۔ شوق ہو تو خود اصل کتاب میں دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۸۹ھ

دس محرم کو حضرت حسین رضی اللہ عنہا کی شہادت بیان کرنا اور سبیل لگانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محرم میں عاشورہ وغیرہ کے روز شہادت بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

السائل غلام علی بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر

﴿ج﴾

یہ سب امور مذکورہ بدعت ہیں جن کا احادیث میں ثبوت نہیں ہے اور نہ خیر القرون میں یہ امور معمول بہا تھے۔ احادیث صحیحہ میں عاشورہ کے یوم صرف روزہ رکھنے کا ذکر ہے روزہ اسی تاریخ کو نو یا گیارہ کے روزہ ملا کر رکھنا مسنون ہے اور بس۔

باقی حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت متبرک دن میں ہوئی۔ نہ یہ کہ دن کو تبرک ان کی شہادت سے حاصل ہوا۔ اس شہادت کو بروایت صحیحہ بیان کرنا بھی ان دنوں جائز نہیں۔ تشبیہاً بالروافض ہٰکذا قال رشید احمد الگنگوہی فی الفتاویٰ الرشیدیہ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ محرم ۱۳۷۷ھ

دنگل کرنے اور کرانے میں اگر شرعی سقم نہ ہو تو درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک موجودہ دور کے دنگل کو روا قرار دیتا ہے اور دلیل پیش کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کی لڑائی کرائی تھی اور صحابہ نے دیکھی تھی۔ لہٰذا دنگل کرنا اور کرانا جرم نہیں بلکہ جائز ہے۔ براہ کرم واضح فرما دیں کہ دنگل دیکھنا جرم ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کس

صورت سے ۔اگر جرم ہے تو پھر دلیل کا کیا جواب ہوگا۔کسی امام کا فتویٰ کیا ہے براہ کرم حدیث وفقہ کی روشنی میں توضیح فرمادیں۔یہ آدمی ہمیں تنگ کیے ہوئے ہے۔بینوا توجروا

محمد شفیع مدرسہ ضامن المدارس جتوئی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ



موجودہ دنگل جس میں کشف عورت ہو تقریباً سارا بدن ان کا ننگا ہوتا ہے نماز کے فوت ہو جانے کی کوئی پرواہ نہیں رکھی جاتی یہ دنگل اس طرح ناجائز اور حرام ہے اور اگر ستر عورت کے ساتھ اوقات نماز کی پرواہ رکھتے ہوئے جہاد یا دیگر صحیح مقاصد کے لیے قوت حاصل کرنے کی خاطر دنگل وغیرہ کیا جائے تو یہ جائز ہو سکتا ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۶ رجب ۱۳۸۶ھ

جو شخص والدین کی بات نہ مانتا ہو وہ فاسق ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی زید مثلاً برائی اور گناہ فسق و فجور پر کمربستہ ہے۔ اس کو اس کی بوڑھی ماں نے ہر چیز سمجھائی اور دوسرے لوگوں سے کہلایا لیکن وہ شخص نہ تو اہل محلّہ کی بات مانتا ہے اور نہ ہی بوڑھے ماں باپ کا کہنا مانتا ہے۔لہٰذا ایسے شخص کے متعلق کیا ہے۔آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں ارشاد فرمائیں۔

اللہ بخش اندرون دولت گیٹ ملتان



ایسا شخص فاجر و فاسق ہے۔والدین کا نافرمان ہے گناہ کبیرہ بلکہ کبائر کا مرتکب ہے۔**وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان رواہ مسلم (او کما قال مشکوٰۃ ص ۴۳۶)** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے ورنہ تو دل سے اور یہ کمزور ایمان ہے او کما قال اگر مذکورہ بالا شخص والدین اور اہل محلّہ کے سمجھانے کے باوجود بھی ان معاصی سے اور گناہوں سے نہ رکے۔تو والدین اور اہل محلّہ کو اس شخص

کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کہ اے رب کریم آپ اسے ہدایت کی توفیق بخشیں اور گناہوں سے روکیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جب دونوں طرف سے لڑکیوں کا مہر مقرر کردیا گیا ہو تو شغار نہیں لیکن قبیح اور مکروہ ہے روئی کو کاشت کاری سے قبل فروخت کرنا، حجام کے ہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

(۱) چہ می فرمایند مفتیان عظام در بابت مسئلہ شغار ذیل کہ زید دختر یا خواہر یا مادر یا دیگر رشتہ دار خود را کہ حبلش در دست او است با عمرو بحق تزویج میدھد۔ بایں شرط کہ عمرو ھم دختر یا خواہر وغیرہ را بزید بدھد۔ صداق ہم معین کردہ اند۔ ولیکن مقصود اصلی بدل است۔ اگر از طرف یکے شرط بودہ نہ شد پس نوبت بنزاع میرسد۔ و رشتہ دار خود کہ در خانہ خاوند خود مے گزارد۔ و اگر از طرفے زنی خود را بحق شرعی تنبیہ و تادیب طرف دیگر بہ ناحق زن خود را میزند کہ رشتہ دار من زدہ شد۔ یک طرف زن کلاں بست سالہ است دیگر طرف طفلک نادان پنج سالہ و یک طرف زن چہاردہ سالہ دیگر طرف پیر ہشتادسالہ۔ اگر اتفاقاً شوہر زن مرد۔ پس مظلوم زن را اختیار نیست کہ مالک نفس خود شود بلکہ با دیگر رشتہ دار شوہر پیوستند نکاح سازد زن مظلوم خوش باشد یا نہ خوش۔

اکنون کرا مجال کہ پرسد زباغ بال۔ بلبل چہ گفت و گل چہ شنیدہ و صبح چہ کرد۔

(۲) مسئلہ در بابت بیع پنبہ قبل از کاشت جائز است یا نہ چنانچہ در بلاد سندھ بسیار مروج است بست روپیہ فی منہ پنبہ بوقت فصل سی روپیہ زیادہ میشود در بیع معدوم داخل است یا نہ۔

(۳) و طعام حجام کہ ریش تراشد جائز است یا نہ۔

﴿ج﴾

(۱) ہمچنین نکاحہائے کہ دران زناں با دیگر بطور معاوضہ دادہ و گرفتہ میشوند نکاح شغار نامیدہ شدہ اند در حدیث از مثل ایں چنیں نکاح ہائے نہی وارد شدہ است باید کہ از مثل ایں چنیں عقود احتراز کنند و اگر ایں عقد بستہ گردد۔ صحیح باشد ولیکن سخت مکروہ در عقد عوض و معاوضہ نقصان بسیار است۔ و زن حاصل شدہ در معاوضہ بعد از موت زوج آزاد است مقید و پابند وارثان زوج نیست ہر کجا خواہد نکاح کند کسے را برو جبر کردن جائز نیست و از مال زوج حق دار وراثت است۔

(۲) در بیع پنبہ اگر شرائط بیع سلم را لحاظ کردہ شود جائز است اگر شرط یک فوت گردد بیع پنبہ فاسد گردد شرائط در کتب فقہ مسطور اند۔

عبداللہ عفا اللہ عنہ

کیا یزید بن معاویہ کو کافر کہہ سکتے ہیں، نماز جمعہ فرض ہے یا واجب فٹ بال کھیلنا اور غیر اللہ کی قسم کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسائل۔

(۱) یزید بن معاویہ کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) نماز جمعہ فرض ہے یا واجب۔

(۳) فٹ بال کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) خدا کے بغیر کسی اور چیز کی بھی قسم اُٹھائی جا سکتی ہے۔ مثلاً قرآن کی قسم، مسجد ایمان وغیرہ کی قسم۔

عبدالحی شاہوانی متعلم مدرسہ روضۃ العلوم متصل پل سدباب پھاٹک ارباب کرم خان روڈ کوئٹہ معرفت حاجی علی محمد دکاندار کپڑا فروش

﴿ج﴾

(۱) راجح عند اہل سنت والجماعۃ عدم تکفیر و عدم لعن یزید است اگر چہ در ظلم و جور و تعدی و فسق او کلام نیست الخ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاوی ص ۱۱۰ ج ۱)

(۲) جہاں شرائط جمعہ موجود ہوں وہاں نماز جمعہ فرض ہے۔

(۳) فٹ بال میں جسمانی ورزش کی وجہ سے دینی اور دنیاوی فوائد ظاہر ہیں۔ لہٰذا جائز ہے البتہ یہ شرط ہے کہ اس میں نصاریٰ سے تشبہ نہ ہو لباس میں طرز اور طریق میں۔ نہ ہی اور کوئی کام شریعت کے خلاف ہو۔ گھٹنے وغیرہ کھلے ہوئے نہ ہوں اور کھیل میں مشغولی کے باعث نماز وغیرہ شرعی فرائض میں کوتاہی اور غفلت نہ ہو۔

(۴) غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز نہیں۔ قرآن مجید کے حلف اُٹھانے سے یمین منعقد ہو جاتی ہے۔ کذا فی فتاویٰ دارالعلوم امداد المفتین ص ۵۵۳ ج ۲۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کس لحاظ سے اور یہ فلم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی تو کیسے ناجائز ہوئی۔

﴿ج﴾

فلمیں جودکھائی جاتی ہیں اس لیے حرام ہیں کہ لہو ولعب ہے۔ ہر قسم کا لہو ولعب حرام ہے الا ثلث کما فی الحدیث اس میں گانا ہوتا ہے وہ بھی حرام ہے اس میں غیر محرم عورتوں کے فوٹو ہوتے ہیں ان کا دیکھنا حرام ہے۔ ان فلموں میں بے حیائی کے مخرب اخلاق منظر پیش ہوتے ہیں اس لیے بھی حرام ہیں۔ ان میں اضاعت مال ہے جو کہ حرام ہے۔ ان کے دیکھنے سے نمازیں ضائع ہوتی ہیں اس لیے بھی حرام ہیں۔ یہ مفاسد بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں ورنہ اور بھی بہت سے وجوہ ہیں جن کی وجہ سے ان کا دیکھنا حرام ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

جوشخص کلمہ پڑھنے کے بعد تمام باتوں پر عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں، مسلم اور مومن میں سے کون افضل ہے، فوت شدہ عزیزوں کے لیے کلام پاک کا ثواب ایصال کرنا، مولانا مودودی حق پر ہے یا نہیں، اگر ایک شخص کے تمام اعمال درست ہوں لیکن انتخابات کے وقت غلط شخص کو منتخب کرنا

﴿س﴾

مندرجہ ذیل مسئلہ کی تشریح قرآن وحدیث کی روشنی میں کہ

(۱) کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد جو انسان شرعی احکام پر پوری طرح عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں۔

(۲) کلمہ شہادت کے بعد جو انسان شرعی احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوا سے کیا کہتے ہیں۔

(۳) مسلم اور مومن میں افضل ترین کون ہیں۔

(۴) فوت شدہ والدین یا خویش واقرباء کے لیے قرآن پڑھ کر بخش دینا درست ہے یا نہیں۔ انہیں ثواب پہنچتا ہے یا نہیں۔

(۵) جماعت اسلامی کے راہنما مولانا مودودی صاحب حق پر ہیں یا کہ نہیں۔ وضاحت سے اور دلائل سے مزین جواب دیں۔

(۶) ایک انسان پوری طرح شرعی احکام پر پابند ہے مگر وہ بوقت انتخاب خاموش رہتا ہے اور نا اہل کو اپنا نمائندہ منتخب کرتا ہے اس کے دین اور اس کے اسلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور شرعی حدود میں اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

محمد رمضان اور محمد سلیمان

﴿ج﴾

(۱) اگر وہ تصدیق قلبی اور دین اسلام کے جملہ احکام پر یقین کامل رکھنے کے بعد گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے فاسق کہا جائے گا۔ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن بہرحال وہ مومن ہے۔ اگر بغیر توبہ کے فوت ہو جائے گا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا کہ اس کو گناہ کی سزا دے کر جنت میں داخل کرتا ہے یا ابتداً معاف فرما کر جنت میں داخل فرما دے۔ بہرحال اس کا مستقر جنت ہے یہ عقیدہ اہل سنۃ والجماعت کا ہے۔ یہ کامل مومن بھی ہے اور مسلم بھی۔ مستقر اس کا جنت ہے۔

(۲) مومن اور مسلم دونوں ایک ہیں۔ ایمان کا تعلق قلب کے ساتھ ہے اور اسلام کا ظاہر کے ساتھ لیکن اگر تصدیق قلب نہیں تو ظاہری اعمال کے باوجود مسلم نہیں بلکہ منافق ہے بہرحال مسلم اور مومن کا اطلاق ایک ہی شخص پر ہوتا ہے۔

(۳) ایمان نجات کی بنیاد ہے اور اسلام اور ظاہری انقیاد سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۴) ثواب پہنچتا ہے۔

(۵) مولانا مودودی بہت سے مسائل میں اہل سنۃ والجماعت بلکہ اجماع امت کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کی کتابیں پڑھیں۔ تفصیل کی گنجائش فتویٰ میں نہیں ہوتی۔

(۶) نااہل شخص کو نمائندہ بنانا یا بننے دینا بہت بڑی کوتاہی ہے۔ اس کی تلافی ضروری ہے یہ غلط ہے کہ ایسا شخص شرعی احکام کا پابند ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مطلقہ ماں کی زیارت جائز ہے جبکہ باپ خوش نہ ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مسمی نور محمد نے اپنی بہن کی شادی مسمی خان گل سے کر دی تھی اور خان گل نے اپنی بہن کی شادی نور محمد سے کر دی تھی۔ تو شادی کرنے کے بعد کچھ عرصہ اپنے اپنے گھروں میں آباد رہے۔ قریباً سال ڈیڑھ سال کے بعد گھریلو حالات درست نہ ہونے کی بنا پر نور محمد کی بیوی اپنے والدین کے گھر ناراض چلی گئی اور خان گل کی بیوی اپنے والدین کے گھر ناراض چلی گئی اور دونوں طرف لڑکے پیدا ہوئے اور وہ دونوں عورتیں اپنے لڑکوں سمیت اپنے والدین کے ہاں پندرہ سال تک رہ گئیں۔ آخرکار نور محمد نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی اور خان گل نے بھی اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی اور لڑکے اپنے اپنے باپوں کے پاس چلے گئے تو چار پانچ سال بعد خان گل کی بہن نے شادی کر دی اور شادی والدین بھائی و بہن اور دیگر رشتہ داروں

کی اجازت کے بغیر کی۔تو اب نور محمد صاحب اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ اپنی والدہ کے پاس تجھے جانے کی اجازت نہیں ہے اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجھے اجازت نہیں دیتی کیونکہ وہ ماں تیری بے حیا ہے اور اس نے بغیر اذن نکاح کیا ہے اور آپ کو میری طرف سے بھی اجازت نہیں ہے۔اگر آپ اپنی والدہ کے پاس چلے گئے تو میں آپ سے ناراض ہوں گا۔برائے مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق قرآن وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں تحریر فرما کر مشکور فرمائیں اور یہ بھی تحریر کریں کہ اگر نور محمد کا لڑکا بغیر اجازت اپنی والدہ کے پاس ملاقات کو چلا جائے تو باپ کی نافرمانی ہو جائے گی یا نہیں اور اس صورت میں عذاب کا مرتکب ہوگا یا نہ اور نور محمد صاحب کا لڑکا دینی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے اور اس کی والدہ تعلیم دین سے بھی نہیں روکتی ہے اور لڑکے کی والدہ مسلمان ہے۔

لڑکا اپنی والدہ سے ملاقات کتنے عرصہ کے بعد کر سکتا ہے یعنی مہینہ کے بعد جائے دو مہینہ یا سال کے بعد جائے یہ بھی شریعت کی رو سے تحریر کریں۔

السائل عبدالغفور خان غفاری متعلم مدرسہ عربیہ سراج العلوم نزد ریلوے اسٹیشن خانیوال ضلع ملتان



کلام پاک میں اللہ تعالیٰ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا بار بار ارشاد فرماتے ہیں۔ **کما قال تعالیٰ وبالوالدین احسانا الآیہ**۔یہاں تک کہ اگر والدین کافر ہوں تب بھی ان کی خدمت کرنی کار ثواب ہے اور جائز کام میں ان کی اطاعت واجب ہے۔ **کما قال تعالیٰ وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا الآیۃ**۔ اسی طرح ایک صحابی نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ **من اصل** یعنی کس کے ساتھ صلہ رحمی کروں فرمایا **امک** یعنی ماں کے ساتھ دوبارہ پوچھا یہی جواب ملا تیسری دفعہ پوچھا یہی جواب ملا۔چوتھی دفعہ پوچھا تو فرمایا **اباک** یعنی باپ کی صلہ رحمی اور خدمت کرو۔آپ کی والدہ نے جائز نکاح ہی تو کیا ہے اس میں کیا بے حیائی ہے۔لہٰذا آپ اپنی والدہ کی زیارت کے لیے ہر وقت جا سکتے ہیں۔ہفتہ میں ایک بار جائیں یا روزانہ جائیں آپ کو شرعاً اجازت ہے اور باپ کی اطاعت اس معاملہ میں ضروری نہیں ہے۔ **فی الحدیث لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق**۔

ہاں اگر ایسی کوئی صورت اختیار کر لی جائے جس پر باپ بھی رضا مند ہو اور والدہ کی قطع رحمی بھی نہ ہو وہ بھی راضی رہے تو بہتر ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ ذی قعدہ ۱۳۸۶ھ

جس شخص کی بہن، بیٹی اور بیوی وغیرہ ڈانس کرتی ہو اس سے ہم کیا تعلقات رکھیں

﴿س﴾

(۱) کیا کسی مسلمان کو جائز ہے کہ اپنی بیوی، بہن وغیرہ کہ اپنی موجودگی یا غیر موجودگی میں ہم مذہب یا غیر مذہب کے ہمراہ ڈانس یعنی انگریزی ناچ میں شامل ہونے کی اجازت دے یا رواداری کے ذریعہ حوصلہ افزائی کرے۔

انگریزی ڈانس کی صورت یہ ہے کہ ایک عورت غیر مرد کے ساتھ ایک دوسرے کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اور تقریباً سینہ سے سینہ ملا کر ناچتے ہیں۔

(۲) ایسا فعل مندرجہ بالا کرنے کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔

(۳) جمہور اہل اسلام کو ایسے مسلمان کے ساتھ تعلقات شادی، غمی، برادری شمولیت نماز جنازہ، نکاح رکھنا جائز ہے یا نہ اور ایسے مسلمان کو انتخابات میں اہل اسلام ووٹ دے سکتے ہیں یا نہ۔

(۴) اگر ایسے شخص سے تعلقات شرعاً ناجائز ہوں تو جو اشخاص اس کے ساتھ تعاون اور تعلقات برادری بحال رکھیں ان کی نسبت کیا حکم ہے۔

سید سیف اللہ ڈاک خانہ احمد پور شرقیہ بہاولپور

﴿ج﴾

(الف) قال الله تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن الآية

(ج) قال الله تعالیٰ وقل للمومنت يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن الى ان قال ولا يضر بن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن الاية

(د) قال النبی صلی الله علیه وسلم لهو المؤمن باطل الا فی ثلث الحديث

(ر) قال النبی صلی الله علیه وسلم المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطن

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے رقص مذکور کی حرمت صراحۃً ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص جب اس میں غیر محرم سے اختلاط ومباشرت بھی ہو تو حرمت مزید مغلظ ہو جاتی ہے۔ ایسے فحشاء کے کرنے والا فاسق فاجر مرتکب کبیرہ ہے اور کرانے والا بھی برابر گناہ میں شریک ہے اور اگر حلال سمجھ کر کیا یا کرایا جارہا ہے کہ اکثر آج کل نئی تہذیب والوں کی نظر میں یہ اس درجہ استحلال تک پہنچ چکے ہیں تو ایمان کے زائل ہونے کا خطرہ عظیم ہے۔ اعاذنا الله وجميع المسلمين من ارتكاب الفواحش قال النبی صلی الله علیه وسلم من رأى منكم منكر افليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذالک اضعف الايمان۔

اگر درجۂ استحلال تک پہنچنا یقینی ہو پھر تو شادی وغمی، جنازہ وغیرہ تعلقات اسلامیہ ان سے منقطع کرنا ضروری ہے اور اگر یہ درجہ نہیں تب بھی ہر مسلمان کو حسب استطاعت لازم ہے کہ اس بدتر منکر کے روکنے میں سعی کرے اور اگر یہ درجہ میسر نہ ہو سکے تو دل میں اس سے نفرت کرے اور یہ اضعف الایمان ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن** آیت وروایت سے ثابت ہے کہ امانت اس کے مستحق کو دی جائے تو ووٹ بھی ایک امانت ہے ایسے شخص کو اگر ووٹ دو گے تو آخرت میں اس کا جواب دینا ہوگا۔ اس شخص سے اسلام کو اور قوم جو نقصان ہوگا اس میں تم برابر کے شریک ہو گے۔ **من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا** کی آیت سے ثابت ہے کہ شفاعۃ سیئہ کرنے والا گناہ میں شریک ہے۔ غیر مستحق کے لیے سفارش عہدہ کی کرنا بموجب گناہ ہے۔ اس لیے ایسے شخص کو ووٹ دینا کسی صورت جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مہر شدہ اسلامیہ مدرسہ قاسم العلوم
۲۲ ذی قعدہ ۱۳۷۳ھ

عیسائی ملازمین کا کپڑے اور برتن دھونا اوران کے ساتھ کھانا کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں برائے کھیتی باڑی عیسائی ملازمین ہیں اور گھر میں عورتیں کام کاج کرتی ہیں۔ آپ قانون واحکام شرعیہ کے مطابق فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا عیسائی ملازم ہمارے روزانہ استعمال کے برتنوں کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔

(۲) کیا عیسائی ملازم ہمارے برتن میں کھا پی سکتا ہے۔

(۳) کیا عیسائی ملازمہ ہمارے برتن دھو سکتی ہے۔

(۴) کیا عیسائی ملازمہ ہمارے کپڑے دھو سکتی ہے۔

ملک نور محمد کسرانہ فتح پور تحصیل وضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

عیسائی ملازمین کا مسلمانوں کے کپڑے وغیرہ دھونا برتنوں کا استعمال کرنا جائز ہے لیکن ان کو کپڑوں وغیرہ کی طہارت کا شرعی طریقہ سکھایا جائے مثلاً نجس کپڑے کو تین بار دھوئیں اور ہر دفعہ اس کو خوب نچوڑ دیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ شوال ۱۳۹۴ھ

جب نکاح کا وعدہ کیا تو اسے نباہنا چاہیے اور ان لوگوں سے قطع تعلق جائز نہیں ہے

﴿س﴾

زید کی ہمشیرہ بکر کی زوجہ ہے ویسے زید نسباً قریبی رشتہ دار بکر کا نہیں ہے۔ پس وہ اس کے لیے اتنا ہے جتنا کہ خالد۔ زید کسی بنا پر بکر کے گھرانے سے ناراض ہو جاتا ہے اس قدر قطع تعلقی اختیار کر لیتا ہے کہ اس سے قبل جو اس کی آمد و رفت تقریباً ایک ہی مہینہ میں دو یا تین بار بکر کے گھر تھی بند کر دیتا ہے اور اس سے تمام شرعی اسلامی اخلاق مثلاً باہمی کلام اور ایک دوسرے کے سامنے آ جانے پر خندہ پیشانی سے سلام دعا کرنا مصافحہ کرنا وغیرہ ترک کر دیتا ہے اور یہ سلسلہ ایک طویل عرصے تک جاری رکھتا ہے۔ اس دوران خالد اپنے بیٹے بکر کو پیغام نکاح دیتا ہے۔ جس کا وہ اپنی مرضی والی شرط کے ساتھ اثباتی جواب دیتا ہے۔ مگر شرط کا اظہار فی الحال نہیں کرتا مستقبل قریب میں کرنا چاہتا ہے۔ خالد ابھی ہی اسے کہہ دیتا ہے کہ آپ کی ہر جائز شرط قبول کی جائی گی۔ پھر وہ مستقبل قریب میں دوسری بار اس کے پاس اظہار شرط اور مزید ترغیب و تاکید کے لیے جاتا ہے۔ مگر وہ اپنے ایک لڑکے کے غلط ورغلانے سے اپنے سابقہ اثباتی جواب سے منحرف ہو جاتا ہے اور انکار کر دیتا ہے۔ تاہم بکر کی بیوی راضی رہتی ہے اور خالد بھی مایوس نہیں ہوتا بلکہ اپنے مقصد کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھتا ہے اور ویسے بھی رواجاً اس علاقہ میں پہلی بار یا دوسری بار والے انکار کو انکار نہیں سمجھا جاتا۔ زید کو جب خالد کی اس کارروائی کا علم ہوتا ہے تو وہ اپنی طویل قطع تعلقی کو پس پشت ڈال کر اپنے لڑکے کے لیے بکر کو اسی ہی لڑکے کا پیغام نکاح دے دیتا ہے۔ جسے وہ محض اثباتی جواب دیتا ہے۔ مگر پھر بغیر کسی معقول وجہ سے عقد نکاح کو ایک غیر معینہ مدت تک ملتوی کر دیتا ہے۔ خالد چونکہ مایوس نہیں ہوا تھا تو وہ تیسری بار بھی بالواسطہ ترغیباً تاکیداً پیغام نکاح دے دیتا ہے۔ جس پر زید مشتعل ہو جاتا ہے اور خالد سے زبردست بغض کینہ اور غصہ رکھنے لگتا ہے۔ تمام شرعی اسلامی اخلاق اس سے اور اس کے حامیوں سے ہمیشہ کے لیے ترک کر دیتا ہے اور غیر شرعی بدالفاظ استعمال کرتا ہے جبکہ اس کی طرف سے پیغام نکاح کو تقریباً دو سال کا طویل عرصہ گزرنے کو ہے تا حال عقد نکاح نہیں ہوا۔ خالد کا ایک دوسری جگہ پر عقد نکاح ہو بھی گیا ہے۔ زید اس اپنے جاری ساری نامناسب طرز عمل کو اپنی غیرت حمیت کا مقتضی سمجھتا ہے۔ اس کو ثواب اور دین تصور کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ پیش کرتا ہے کہ میں اپنی بھانجی کو اپنے لڑکے کے لیے لینے کا شرعی طور پر زیادہ حقدار تھا اور وہ میری عزت تھی۔ دوسرے نے اس کے لیے پیغام نکاح کیوں دے دیا اور اس مقصد کے لیے جدوجہد جاری کیوں رکھی۔

اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ مذکورہ بالا حقیقت حال کے پیش نظر کیا خالد قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کے لحاظ سے قصوروار قرار پاتا ہے یا نہیں اگر ہے تو کس قدر۔ کیا اس قدر کہ زید کو اس کے ساتھ یا اس کے حامیوں سے ہمیشہ کے لیے اپنا مذکورہ بالا رویہ رکھنا شرعی طور پر درست ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال سوال میں مندرجہ امور کی وجہ سے زید کے لیے خالد وغیرہ کے ساتھ قطع تعلق کر کے سلام و کلام بند کرنا درست نہیں اور حدیث شریف میں بلا وجہ شرعی قطع تعلق کرنے کی سخت وعید آئی ہے۔ لہٰذا زید کو چاہیے کہ وہ اس رویہ سے باز آئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

طلاق مغلظہ دینے کے بعد اگر میاں بیوی معاشرت رکھیں تو اولاد کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر مثلاً زید نے اپنی عورت ہندہ کو طلاق دے دی ہو اور طلاق بھی صریح تین طلاقیں تین آوازوں کے ساتھ اور زید و ہندہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہم نے تین طلاقیں دی ہیں اور ان پر کافی تعداد میں گواہ بھی موجود ہیں۔ اس طلاق صریح کے بعد دونوں زید و ہندہ اپنے اور کسی کے ساتھ شادی کرنے کے لیے تگ و دو کرتے رہے لیکن بدقسمتی سے ان دونوں کو کوئی اور رشتہ نہ مل سکا۔ تو انہوں نے بغیر کسی حلالہ کے اور بغیر کسی چون و چرا کے پہلے کی طرح معاشرت اختیار کر لی جس کی وجہ سے چند بچے بھی جنم ہوئے جسے ولد الزنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ تو کیا ان بچوں کے ساتھ رشتہ داری اور نوش و طعام و دیگر معاشرت جائز ہے یا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی رشتہ قائم کرے تو اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ ان بچوں کے والدین کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔

﴿ج﴾

اولاد کا اس میں شرعاً کوئی قصور نہیں۔ ان کے ساتھ برادری کے تعلقات رکھنا رشتے لینا دینا جائز ہیں۔ حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۴ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ

کیا لڑکی کا حق مہر اس کے ماں باپ وصول کر سکتے ہیں، مرد و عورت کو بدکاری کے شبہ میں قتل کرنا، شوہر سے بغیر طلاق لیے دوسری جگہ نکاح کرنا، تمام جائیداد لڑکوں کے نام کر کے لڑکیوں کو محروم کرنا، شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا دف بجانا اور گانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) آج کل تو عورتیں فروخت ہورہی ہیں نعوذ باللہ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کافی حق مہر لیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے حق مہر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار دینار لیے تھے حق مہر کی کیا صورت ہے کہاں تک لیا جا سکتا ہے اور اس کا تصرف والدین کو بھی برضا یا بلا رضا عورت کے جائز ہے یا صرف جہیز و زیورات وغیرہ میں استعمال کر کے عورت کو دیا جائے۔

(۲) ہمارے ہاں مندہ میں رواج ہے کہ بلا شرعی ثبوت وشہادت بدراہی کے الزام میں مرد یا عورت کو حقیقتاً یا شبہاً قتل کیا جاتا ہے یا کالا کالی کا اعلان کر کے مجرم سے عوض لے کر پھر عورت دوسری جگہ بلا طلاق دیے ہوئے نکاح میں دی جاتی ہے کیا اس کا نکاح جائز ہے۔ کیا ایسی عورت طلاق حاصل کر کے بعد عدت نکاح میں لی جا سکتی ہے۔

(۳) اکثر سرمایہ دار لوگ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد زمین وغیرہ اپنے نرینہ اولاد کے نام کر دیتے ہیں۔ اگر بالغ ہیں تو تصرف بھی اور نابالغ ہیں تو سرکاری ریکارڈ میں داخل کرا دیتے ہیں۔ یعنی اپنی لڑکیوں کو محروم کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ ان لڑکوں کو یہ ملکیت حلال ہے یا حرام بعض تو زندگی میں خواہ مرنے کے بعد ان وارث عورتوں کو جبراً یا شرما کر لکھوا لیتے ہیں کہ ہم اپنے حصہ سے اپنے بھائیوں کے حق میں دست بردار ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔

(۴) شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا گانا اور دف وغیرہ بجانا بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ثابت ہے۔ ایسا کرنا اب بھی جائز ہے یا کچھ تفصیلات۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل تو حجت صحیحہ ہے۔

﴿ج﴾

(۱) دس درہم یعنی ۲ تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت کم از کم مہر ہے۔ اس سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں۔ زیادہ کی حد شرعاً مقرر نہیں لیکن مغالات فی المہر بھی ناپسندیدہ ہے۔ مہر حسب استطاعت مقرر کرنا چاہیے جس کی ادائیگی کر سکے۔ مہر بیوی کو ادا کرنا ضروری ہے اور بیوی کی اجازت کے بغیر مہر میں کسی کو تصرف کا حق نہیں۔

(۲) بلا شرعی ثبوت۔ کسی کو متہم کرنا گناہ کبیرہ ہے اور خاوند سے طلاق حاصل کیے بغیر دوسری جگہ نکاح حرام ہے۔

(۳) کسی وارث کو محروم کرنے کے لیے زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے **قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیٰمۃ** (مشکوٰۃ ص ۲۶۶ باب الوصایا)

لیکن اگر کسی نے جائیداد تقسیم کر دی اور ہر ایک کو قبضہ بھی دے دیا تو یہ ہبہ صحیح شمار ہوگا اور مرنے کے بعد بطور وراثت اس شخص کے تقسیم نہیں کی جائے گی۔ وارث عورتوں سے جبراً حصہ لے لینا حرام ہے۔

(۴) موجودہ دور میں گانے بجانے کا جو رواج ہے وہ ناجائز اور گناہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

غالی رافضی کی عیادت کرنا، غالی رافضی کی نماز جنازہ وغیرہ میں شریک ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان چند درج ذیل امور میں کہ

(۱) کیا کسی رافضی کی بیمار پرسی بایں نیت کہ وارثاں بیمار ناراض نہ ہو جائیں یا بایں نیت کہ ہمارے اخلاق سے متاثر ہوں جائز ہے یا کہ نہیں۔

(۲) فاتحہ خوانی مذکورہ رافضی کی مذکورہ خیالات سے جائز ہے کہ نہیں۔

(۳) کیا مذکورہ رافضی کی نماز جنازہ میں شرکت جبکہ امام رافضی ہے اور وہ اپنے طریق سے نماز ادا کر رہا ہے۔ جائز ہے یا ناجائز۔

(۴) سنی امام ہو تو پھر شرکت کا کیا حکم ہے۔

(۵) بستی کا امام مسجد دیدہ دانستہ نماز پڑھائے مذکورہ رافضی کی اس جنازہ پڑھانے کے بعد اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور اس کو امام بنانا جائز ہے یا ناجائز۔ جس شق کو اختیار کریں مع الدلائل بیان کریں۔

(۶) امام مسجد کا مذکورہ رافضی کا جنازہ پڑھانے میں یہ وجوہ پیش کرنا کہ (الف) ہمارا دنیاوی اعتبار سے ہر طرح کا اختلاط ہے۔ اس لیے جنازہ ہمیں پڑھانا ضروری ہے۔

(ب) اگر شریک نہ ہوئے اور جنازہ نہ پڑھایا تو بستی والے سنی حضرات ناراض ہو جائیں گے۔

(ج) اگر نماز جنازہ نہ پڑھائی تو بستی میں عظیم فتنہ ہوگا اور ہمارے سنی حضرات شیعہ ہو جائیں گے اور مسجد ویران ہو جائے گی۔ مذکورہ بالا امور کے اجوبہ مع الدلائل بیان کر کے ممنون فرمائیں۔

محمد منظور تحصیل میانوالی ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) توقع ہدایت کے لیے، دفع ضرر کے لیے، اسلامی اخلاق سے متاثر کرنے کے لیے ان کی بیمار پرسی درست بلکہ مستحسن ہے۔

(۲) اگر رافضی ضروریات امور دین میں سے کسی مسئلہ کا منکر ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا درست نہیں۔

(۳) درست نہیں

(۴) درست نہیں۔

(۵) رافضی کے عقائد کی تفصیل لکھ کر جواب حاصل کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

مریض کوخون دینا اور خون کی بوتل لگانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہسپتالوں میں جوخون مہیا کیا جاتا ہے اور وہ خوں مریضوں پر استعمال کیا جاتا ہے کیا استعمال خون از روئے شریعت جائز ہے یا ناجائز۔
کیا یہ عذر کے قبیل سے ہے یا دوا کے اور اس کا خرید کرنا یا فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

﴿ج﴾

مریض کوخون دینے میں یہ تفصیل ہے کہ جب خون دینے کی ضرورت ہو یعنی کسی مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہو اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں اس کی جان بچانے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔
جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی حاجت ہو یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو لیکن ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیے بغیر صحت کا امکان نہ ہو اس وقت خون دینا بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ اور صورتوں میں خون دینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۶ محرم ۱۳۹۵ھ

کیا عورت خاص ایام میں ذکر، درود شریف اور آیت الکرسی وغیرہ پڑھ سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ
(۱) کیا عورت حیض، نفاس کے ایام میں دلائل خیرات، درود شریف اور اوراد واذکار، حدیث شریف میں وارد دعائیں اور قرآنی دعائیں مثلاً آیۃ الکرسی یا اس قسم کی دیگر آیات بقصد وظیفہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں۔
(۲) قرآن شریف کو مرد یا عورت بے وضو پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) عورت حالت حیض ونفاس میں دلائل الخیرات، درود شریف، تسبیح تہلیل وغیرہ اوراد پڑھ سکتی ہے اور آیات قرآنیہ کا پڑھنا بھی بہ نیت دعا جائز ہے۔ درمختار میں ہے۔ **ولا بأس لحائض وجنب بقرأة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالىٰ وتسبيحه وفى الشامى فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئًا من الآيات التى فيها معنى الدعاء ولم ترد القرأة لا بأس به (الدرالمختار باب**

الحیض تحت قوله قرأة قرآن بقصده ص ۲۹۳ ج ۱)

(۲) بے وضو پڑھ سکتا ہے لیکن قرآن مجید کا مس کرنا یعنی ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ ولیس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن. ولیس لهم مس المصحف الا بغلافه (الی قوله) وکذا المحدث لا یمس المصحف الا بغلافه لقوله علیه السلام لا یمس القرآن الا طاهر ثم الحدث والجنابة حلا الید فیستویان فی حکم المس والجنابة حلت الفم دون الحدث فیفترقان فی حکم القرأة (هدایة ص ۴۸ ج ۱)

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

ملک وملت کا دفاع اور شکار کی نیت سے بندوق رکھنا، فروخت کرنا
کیا یہ عقیدہ درست ہے کہ فلاں شخص کی نظر لگنے سے میرا نقصان ہوجائے گا
صدقات وغیرہ کے زیادہ مستحق غرباء ومساکین ہیں یا مدارس

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ایک بڑی بندوق رکھنا کہ جب بھی ملک پر کوئی مشکل وقت آئے گا تو جہاد میں شریک ہوں گا۔ اس کا عملی ثبوت بھی ۱۹۶۵ء پھر ۱۹۷۲ء کی جنگ میں دیا جا چکا ہے۔ اس وقت ہم لوگ اپنے شہر کی حفاظت کرتے تھے اور باقاعدہ طور پر ڈیوٹی دیتے رہے ہیں رضاکارانہ طور پر۔ دوسری ہوائی بندوق اس لیے رکھتے ہیں کہ پرندوں کا شکار کریں تاکہ نشانہ درست رہے اور وقت آنے پر ملک وملت کی خدمت کرسکیں۔ شکاری پرندوں میں بچوں والے اور انڈوں والے بھی پرندے ہوتے ہیں۔ کیا ان پرندوں کا شکار کھیلنا اور بنوانا اور ہوائی بندوق لے کر دینے والے کو ثواب یا عذاب ملے گا۔

(۲) کیا یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں فلاں آدمی میرے مکان یا میرا مال دیکھ لے گا تو نظر لگ جائے گی اور نقصان ہوجائے گا۔ کیا ضرور ایسا ہی ہوتا ہے یا رب العزت کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا کہ اپنے رشتہ داروں کی نظر سے نقصان ہوجائے گا ایسا عقیدہ رکھنا شرک عظیم تو نہیں ہے۔

(۳) کیا دینی مدرسہ کی تعمیر پر زیادہ سے زیادہ خرچ ہوسکتا ہے۔ نیز دینی مدرسے جوارض پاک میں ہیں ان پر خرچ کرنا درست ہے۔ جبکہ سعودی حکومت کی طرف سے بڑی بڑی رقم دی جاتی ہے یا پاکستان میں اپنے نانا جان کے مدرسہ کی تعمیر پر خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ یہاں پر زیادہ لوگ مفلس ونادار ہیں۔ ایسی صورت میں کہاں پر خرچ کرنا بہتر ہے۔



(۱) بندوق کا رکھنا کارثواب ہے اگر جہاد کی نیت ہو۔قرآن پاک میں موجود ہے **واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ** جو بھی ہتھیار جہاد کے لیے کام دے اس کا رکھنا ضروری اور اسی غرض سے ہوائی بندوق حاصل کرے کہ نشانہ درست رہے نیت نیک ہے یہ کارثواب ہے۔اگر خرید کر دینے والے کی نیت درست ہو اللہ کی رضا کے لیے خرید دے تو ضرور ثواب ہوگا۔ بلکہ اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔ پرندوں کا شکار جائز ہے۔خواہ پرندے انڈے والے ہوں یا بچوں والے ہوں قرآن پاک کا حکم ہے۔**کلوا من الطیبات** اس میں تمام حلال جانور آ جاتے ہیں۔ یہ حلال جانور قدرت نے انسانوں کی خوراک بنائی ہے۔ بلکہ جنت میں مومنین کو پرندوں کا گوشت ملے گا۔**ولحم طیر مما یشتھون۔**

(۲) نظر کسی پیاری محبوب چیز کو لگ بھی جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے **العین حق** بعض دفعہ اپنی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ جب کوئی پیاری اور محبوب چیز دیکھے تو ماشاء اللہ کہے۔اس وہم سے نجات مل جائے گی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے لڑکوں کو کہا **یبنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة** یہ ایک تدبیر تھی جس پر عمل کیا۔ ورنہ خدا کے حکم کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی ہے۔ ایسا عقیدہ ذہن میں رکھ لینا کہ رشتہ داروں کی نظر لگ جاتی ہے اور اسی خیال سے ہر چیز کو چھپائے رکھنا یہ درست نہیں ہے۔کتاب وسنت میں اس قسم کے مضامین کثرت سے موجود ہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہوتا ہے۔

(۳) جہاں دینی مدارس کی زیادہ ضرورت ہو وہاں خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ دیار عرب کے فضائل ہر ایک آدمی کو معلوم ہیں لیکن وہاں بادشاہ دین اور دینی مدارس کا خیال رکھتا ہے۔ بلکہ پاکستان میں جامعہ سلفیہ دینی درسگاہ ہے اور وہ لائلپور کا مشہور ادارہ ہے۔ وہاں دیار عرب سے ہی چند اساتذہ کا خرچ آتا ہے بلکہ کئی استاد بھی وہاں کے موجود ہیں جن کو حکومت سعودی عرب خرچ دیتی ہے۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں دینی مدارس کی ضرورت ہے۔مثال کے طور پر رمضان مبارک میں خرچ کرنے کا ستر گنا ثواب شریعت نے بتلایا ہے۔ایک آدمی رمضان کے علاوہ بھوکا مرتا ہے اور ایک انسان کہے کہ میں رمضان میں خرچ کروں گا کیونکہ ان ایام میں زیادہ ثواب ملتا ہے کس حد تک درست ہے۔اس کے لیے بھوکے کی امداد کرنا غیر رمضان میں بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بڑوں کو ثواب پہنچانے کے لیے کسی دینی مدرسہ کا اجراء کر جائے تاکہ ہمارے بزرگوں کو ثواب رہے یہ اجر عظیم ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لیے کنواں جاری کرادیا تھا۔فرمایا **ھذہ لام سعد** ۔تاکہ میری والدہ کو ثواب ملے۔ایسے ہی اگر کوئی مدرسہ جاری کر دے تو نہایت ثواب کا کام ہے۔ہذا عندی واللہ اعلم بالصواب۔

محمد رفیق عفی عنہ مدرسہ دارالحدیث محمدیہ ملتان

۲۲ فروری ۱۹۷۳ء

جواب صحیح ہیں لیکن اپنی محبوب چیز کو نظر بد کے خوف سے چھپانے میں کوئی جرم نہیں ہے۔

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۰ صفر ۱۳۹۵ھ

کیا واقعی کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا

﴿س﴾

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان نہیں ہے بلکہ حضرت نوح علیہ السلام نے جو شادی کی تھی لڑکا اس عورت کے ساتھ آیا تھا۔ علماء کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔

فتح محمد امرتسری

﴿ج﴾

کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے۔ ونادیٰ نوح ابنه اسمه كنعان وقيل يام۔ (تفسیر اتقان مقدمۃ السیوطی ص ۱۴۶ ج ۲ مطبوعہ مصر) فقط واللہ اعلم

محمد طاہر رحیمی عفی عنہ استاذ القرآن والحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

لڑکی کے والد کی وفات کے بعد اس کی والدہ بچی کے نکاح کرانے کی حق دار نہیں ہے کیا سنی شخص شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے، ایک ہزار افراد پر مشتمل بستی جو کہ شہر سے تین میل دور ہے میں جمعہ وعیدین کا کیا حکم ہے، جو شخص بیوی کو باپ کے گھر سے منع کرے کیا ایسی صورت میں بیٹی کو گھر بٹھانا یا طلاق دلوانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص فوت ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے لڑکے ابھی چھوٹے ہیں لیکن اس کا بھائی اور اس کے بھتیجے بالغ ہیں۔ ان کی غیر موجودگی اور غیر رضامندی پر بیوی اپنی لڑکی کا نکاح جو کہ ابھی نابالغ ہے کر سکتی یا نہیں۔

(۲) اہل سنت کا شخص اہل شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر شیعہ فوت ہو جائے تو سنی امام اور مقتدی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(۳) ایک علاقہ ایسا ہے کہ جس میں آبادی دیہات کی نہیں ہے۔ صرف چھوٹی چھوٹی بستیاں الگ الگ کنوؤں پر آباد ہیں۔ ایک پرائمری سکول بھی ہے اور اس علاقہ کی آبادی قریباً ایک ہزار ہے اور اپنے مرکز شہر سے تین چار میل دور ہے وہاں پر نماز عید اور جمعہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

(۴) ایک شخص اپنے رشتہ داروں میں اپنی لڑکی کی شادی کر دیتا ہے۔ اس کی لڑکی کا خاوند اپنی بیوی کو غیر گھروں میں جانے سے روکتا ہے اور وہ شخص روکنے پر اپنی لڑکی کو اپنے گھر لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں نہیں بھیجوں گا تم کیوں میری لڑکی کو روکتے ہو بلکہ طلاق کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ شریعت کیا معاملہ کرنے کی اجازت دیتی ہے اور اس لڑکی کا بھائی جو کہ اس کے بدلہ میں شادی شدہ ہے اور سات بچوں کی ماں ہے کو بھی طلاق دینے کو اپنے لڑکے کو مجبور کرتا ہے کہ میری لڑکی کو کیوں غیر گھر سے روکا گیا ہے۔

صوفی سلطان کلیار معرفت حکیم خدا بخش تحصیل وضلع جھنگ

﴿ج﴾

(۱) والدہ کو حق ولایت نکاح حاصل نہیں اس لیے وہ لڑکی کا نکاح نہیں کرا سکتی۔

(۲) شیعہ اگر امور دین سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو اس کی امامت یا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اگر امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہ ہو صرف فضیلت علی رضی اللہ عنہ کا قائل ہو تو ایسا شخص فاسق ہے اور امامت اس کی مکروہ ہے۔ نماز جنازہ اس کا پڑھا جائے گا لیکن سنیوں کے لیے ان سے اختلاط وغیرہ درست نہیں۔

(۳) یہ قریہ صغیرہ ہے اور نماز جمعہ وعیدین یہاں جائز نہیں۔ یہاں کے لوگ نماز ظہر باجماعت ادا کریں۔

(۴) پردہ شرعاً ضروری ہے اور لڑکی کا پردہ نہ کرنے والا گنہگار ہے۔ لڑکی کو گھر بٹھانا اس کے لیے جائز نہیں اور شرعاً یہ مجرم ہے۔ اس کو سمجھایا جائے کہ وہ لڑکی کو خاوند کے ہاں آباد کرائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ صفر ۱۳۹۵ھ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آذر ہے یا تارح

﴿س﴾

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر نہیں ہے بلکہ طارق ہیں۔ اس بارے میں علماء کیا فرماتے ہیں:

﴿ج﴾

آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں اور بعض کا قول یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح ہے اور آذر آپ کے والد کا لقب ہے تارح نام و آذر ابو ابراھیم وقیل اسمه تارح و آذر لقبه الخ (تفسیر اتقان ص۱۴۲ ج ۲)

کتبہ محمد طاہر عفی عنہ استاد القرآن والحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ

شب باشی کے حالات لوگوں سے بیان کرنا بڑا گناہ اور بے حیائی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس سلسلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے کسی دن وہ اپنے چند دوستوں کی مجلس میں اپنی بیوی کے ساتھ گزری ہوئی رات کے واقعات بعینہ بیان کرتا ہے۔ راوی کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

بیوی کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے **عن ابی سعید رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اعظم الامانة عندالله یوم القیامة وفی روایة ان اشر الناس عندالله منزلة یوم القیامة الرجل یفضی الی امرأته وتفضی الیه ثم ینشر سر ها رواه** مسلم مشکوٰۃ ص ۲۷۶ کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق بدترین لوگوں کا خدا کے نزدیک باعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ پہنچے طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اس سے اور پہنچے عورت طرف اس کے پھر ظاہر کرے بھید اس کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان بھیدوں کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔ لہٰذا اس قسم کی باتوں سے قطعاً احتراز کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ ذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ

نماز جنازہ کی تکبیرات کی تعداد میں شک ہوتو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص بقضائے الٰہی فوت ہوا ہے۔ جس کے جنازہ میں چالیس آدمی شامل تھے۔ جنازہ پڑھانے والے پیش امام صاحب درود اور دعائے میت یہ سب اس نے صحیح ادا کی ہیں۔ کہیں آخری تکبیر جو بلند آواز سے امام نے کہی تھی وہ امام نے کہنی تھی وہ امام کو یاد نہیں کہ اس نے کہا ہے یا نہیں اور سلام پھیر دیا برائے مہربانی شرعی فتویٰ عنایت فرما کر کہ آیا کہ اس میت کا جنازہ ادا ہوا یا نہیں ہوا۔

﴿ج﴾

سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ امام نے کہا کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے چوتھی تکبیر کہی ہے یا نہیں اور سائل نے یہ بھی کہا کہ چند اور آدمی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے امام کی چوتھی آخری تکبیر سنی ہے۔ لہٰذا بشرط صحت بیان سائل نماز جنازہ ادا ہو گیا ہے۔ فی الدرالمختار ص ۲۰۹ ج ۲ ورکنها شیئان التکبیرات الاربع الخ۔

فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دو سگے بھائیوں کا ایک نام رکھنا، کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے دن کو دفن ہونے والے میت کی قبر پر رات تک بیٹھنا، اگر عید الاضحیٰ جمعہ کے دن ہو جائے تو کیا دو قربانیاں کرنی پڑیں گی، بہت سے بھائی اگر کاروبار میں شریک ہوں تو قربانی ایک پر واجب ہوگی یا سب پر، کیا ایک قبر میں دو مردوں کو دفن کیا جا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ یہ امور از روئے شرع جائز ہیں یا نہیں۔ مدلل جوابات ہونے چاہئیں۔

(۱) دو نسبی بھائیوں کا ایک نام رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے یا نہیں۔

(۳) جمعرات کے دن دفن ہونے والی میت کی قبر پر شام تک بیٹھنا تا کہ جمعہ کی رات شروع ہو جائے

درست ہے یانہیں۔

(۴) اگر عید الاضحیٰ کا پہلا دن جمعہ کا ہو تو دو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں یا ایک۔

(۵) ایک آدمی کے دس لڑکے ہیں۔ سب مال میں تصرف رکھتے ہیں۔ والد زندہ ہے۔ قربانی ایک والد کرے یا سب پر واجب ہے۔

(۶) ایک قبر میں دو مردوں کو بلاضرورت دفن کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قبر کھودتے وقت دوسری قبر برآمد ہوئی۔

السائل سلیمان شاہ لورالائی



(۱) جائز ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) اس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔

(۴) ایک قربانی کرنی پڑتی ہے۔

(۵) مال اگر تقسیم نہیں ہوا اور ہر ایک خود صاحب نصاب نہیں تو صرف والد پر قربانی واجب ہے۔

(۶) ایک قبر میں بلاضرورت دو مردوں کو دفن کرنا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۱ صفر ۱۳۸۹ھ

برادری کے مذکورہ قوانین کو ختم کر کے شریعت کے موافق قوانین وضع کیے جائیں



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہماری برادری نے چند ایک قوانین وضع کیے ہیں جن کے تحت برادری کے تنازعات طے ہوتے ہیں وہ قوانین یہ ہیں کہ

(۱) اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کی نسبت برادری کے کسی لڑکے کی طرف کر دے تو وہ شخص ہر حال میں اس کا پابند ہوگا۔ اگرچہ اس لڑکے کے حالات واطوار کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو گئے ہوں۔

(۲) لڑکی کی نسبت کرنے کے بعد قبل از نکاح یا بعد از نکاح قبل از رخصتی یا بعد از رخصتی کسی بھی حالت میں اگر لڑکا فوت ہو جائے تو لڑکی کے ورثاء کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ مرحوم لڑکے کے ورثاء کے خاندان اور مرضی کے بغیر کہیں عقد ثانی کر سکیں۔

(۳) خاوند کے فوت ہونے کے بعد بیوہ عورت اور اس کا زیور ونقد غرضیکہ سب اثاثہ مرحوم خاوند کے ورثاء

کی ملکیت ہوں گے اور بیوہ عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے برادری میں کسی دوسری جگہ عقد کرے۔

(۴) کسی شخص کو (خواہ کتنا ہی مجبور کیوں نہ ہو) طلاق دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور نہ کسی عورت کو کسی بھی حالت میں خلع کا حق حاصل ہے۔ اگرچہ ان کی ازدواجی زندگی کتنی ہی دوبھر کیوں نہ ہوگئی ہو۔

(۵) اگر کوئی شخص ان قوانین مذکورہ کی خلاف ورزی کرے گا تو برادری کو حق حاصل ہوگا کہ جو چاہے جرمانہ وسزا تجویز کرے اور دولڑکیاں بطور تاوان وصول کرے۔ اگر کوئی شخص برادری پنچائیت کے فیصلے کی خلاف ورزی کرے گا اسے برادری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ برادری مذکور کے ایک شخص خالد نے اپنے داماد زید سے کسی طرح طلاق حاصل کر لی۔ جب برادری کو علم ہوا تو مذکورہ بالا قوانین کی خلاف ورزی کی بنا پر بہت بڑے پیمانہ پر جو تقریباً پانچ سو افراد جو مختلف شہروں سے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے اجتماع ہوا۔ اس کے بعد تحقیق کی گئی کہ طلاق دینے یا لینے کا جرم کس کے ذمہ ہے اور آیا طلاق واقع ہوچکی ہے یا نہیں۔ تو لڑکی کا باپ اس بات پر مصر تھا کہ طلاق ہو چکی ہے اور لڑکے کے ورثا کہتے تھے کہ یہ سب فراڈ اور دغا بازی ہے۔ طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوئی۔ اس کے بعد برادری نے یہ فیصلہ دیا کہ طلاق ہو یا نہ ہو ہم نے بہر حال لڑکی کو اس کے خاوند زید کے گھر بھیجنا ہے۔ جس پر لڑکی کے والد نے اعتراض کیا کہ لڑکا اس قابل ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ عنین ہے۔ تو اس پر برادری پنچائیت نے اس کے دفع اعتراض کے لیے لڑکے کی تحقیقات کا فیصلہ کیا کہ سابقہ طلاق کے وقوع وعدم وقوع کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہم اس کی تحقیق کرتے ہیں بلکہ اگر لڑکا صحیح ہوا تو لڑکی اس کے حوالے کر دی جائے گی ورنہ نہیں۔ اس کے بعد لڑکے کی تحقیقات کے طریق کار پر بحث ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ اس کا ڈاکٹری یا طبی معائنہ کروایا جائے تو اس پر اعتراض اٹھایا گیا کہ ڈاکٹر وحکیم تو رشوت لے کر غلط رپورٹ دے دیتے ہیں۔ لہٰذا کوئی اور طریق کار ہونا چاہیے۔ بعد از شور وشغب یہ طے پایا کہ چار افراد پر مشتمل ایک کمیشن بنایا جائے جو ہمیشہ سے اس پنچائیت کا معمول ہے۔ وہ اس کام کو اپنی صوابدید کے مطابق شک وشبہ سے مبرا طریق پر سرانجام دے اور وہ جو طریق اختیار کریں وہ ہم سب کو قابل قبول ہوگا۔ لہٰذا اس وقت چار افراد معزز عمر رسیدہ باریش دراز اچھے خاصے نمازی مقرر کر دیے گئے اور ان سے کہہ دیا گیا کہ کل دوسرے اجلاس میں اپنی تحقیقاتی رپورٹ پیش کریں اب مقرر کردہ کمیشن کا کہنا ہے کہ خصوصی طریق کار جو عمل میں لایا جانا تھا (جس کی تشریح مابعد سطور میں ذکر ہوگی) اس پر اسی اجلاس میں تمام برادری کو مطلع کر دیا گیا تھا اور بعض سرکردہ اس کی تصدیق بھی کرتے ہیں اور بعض تردید کرتے ہیں۔ تصدیق کنندگان کی اکثریت ہے۔ بہر حال اگلے روز قبل از عمل تحقیق حتی الامکان سرکردہ افراد کو مطلع کر دیا گیا تھا جس کا اقرار سب کو ہے اور سب نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ یعنی کسی نے انکار نہیں کیا۔ بلکہ بعض سرکردہ افراد نے اس کی کڑی نگرانی کا مشورہ دیا

وہ خصوصی طریق کار یہ ہے کہ ایک فاحشہ عورت کو کرایہ پر لے کر زید کو اس سے ہم بستری کا موقع دیا جائے اس سے پتہ چل جائے گا کہ زید اپنی مردانہ قوت سے تہی دست ہے یا بہرہ ور۔ جب یہ طریق کار برادری کے سرکردہ افراد اور سرپنچوں کو بتلایا گیا تو بجائے اس فعل حیا سوز پر انکار کرنے کے الٹا یہ کہا گیا کہ ڈاکٹری اور طبی معائنہ کی طرح اس میں دھوکہ نہیں ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اس کو پورے اہتمام کے ساتھ سرانجام دیا جائے۔ اب مقرر کردہ کمیشن کا کہنا ہے کہ اب اس کے سوائے اور کیا پورا اہتمام ہوسکتا تھا کہ ہم اس فعل مذموم کو آنکھوں سے دیکھیں۔ لہٰذا ہم نے بس پردہ اس فعل کو آنکھوں سے دیکھا اور پندرہ بیس دیگر افراد نے بھی اس فعل قبیح کا مشاہدہ کیا اور ہونے والے اجلاس میں اس کا ذکر کیا گیا جس کو سن کر برادری میں سے کسی نے بھی احتجاجاً برادری سے بیزاری کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ اس کے بعد فیصلہ سنایا کہ لڑکی کو اس کے طلاق دہندہ خاوند کے گھر بھیج دیا جائے۔ اب قابل دریافت امور یہ ہیں کہ

(الف) برادری مذکور کے مذکورہ بالا قوانین قرآن وسنت کے خلاف اور حدود اللہ کو توڑنے والے ہیں یا نہیں اور ان پر عمل کرنا کیسا ہے۔

(ب) جس برادری کے قوانین مذکورہ بالا ہوں ان کے ساتھ شرکت وتعاون کرنا کیسا ہے اور اس سے علیحدہ ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

مذکورہ بالا صورت میں زنا متحقق ہوگا یا نہ اور اس کی ذمہ داری کن افراد پر ہوگی جبکہ مذکورہ بالا قوانین کی شق خامس کے اعتبار سے تمام برادری پنچایت کے ہر حکم کی پابند ہے اور برادری کے افراد دو قسم کے ہیں۔ حاضرین وغیر حاضرین اور حاضرین میں سے سرپنچ اور عوام برادری اور اس جرم کی تلافی کس صورت سے کی جاسکتی ہے۔

ایسے لوگوں پر تجدید ایمان ونکاح تو لازم نہیں۔ بعض افراد کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ برادری کے کسی حکم کے خلاف آواز اٹھائیں تو ہمیں یا جرمانہ برداشت کرنا پڑے گا یا برادری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ کیا ان کا یہ عذر شرعاً قابل قبول ہے۔ جرمانہ کے ذریعہ وصول شدہ رقم جرمانہ ادا کنندگان کو واپس ہونی چاہیے یا نہ۔ اثبات کی صورت میں رقم کس سے وصول کی جائے جبکہ سرپنچ اپنے خورد ونوش پر خرچ کر چکے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تفصیل سے بیان فرمائے جائیں۔

﴿ج﴾

(۱) ان قوانین میں بہت سی باتیں شرع کے خلاف ہیں۔ ان کو توڑ کر شریعت کے موافق بنایا جائے وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم الآیۃ۔

(۲) ان قوانین کے نفاذ کی حد تک تعاون نہ کیا جائے جو شرع کے خلاف ہیں۔

(۳) یقیناً زنا ہے اور زانی زانیہ کے علاوہ تمام لوگ جو اس تجویز پر راضی ہیں گناہ میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حدود کو اس طرح علانیہ پامال کرنا ایسا گناہ ہے جس سے ہلاک ہونے کا خطرہ ہے۔ سب کو مل کر علانیہ توبہ کرنی لازم ہے۔

(۴) بہتر یہ ہے کہ تجدید ایمان و نکاح کر لیں۔ جو اس تجویز کے حامی ہیں حدود اللہ کو اس طرح علانیہ پامال کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

(۵) اس کے حکم کے خلاف ہر مسلمان کو آواز اٹھانا لازم ہے۔ اس پر خاموشی مداہنت کی بدترین مثال ہے۔

(۶) یہ جرمانہ وصول کرنا جائز نہیں۔ واپس کرنا لازم ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

مروجہ تبلیغ کے متعلق مختلف سوال و جواب، کسی شخص کا یہ عقیدہ کہ قرآن میں کچھ نہیں خانقاہوں میں کچھ نہیں وغیرہ وغیرہ، زکوٰۃ و صدقات تبلیغ والوں پر خرچ کرنا، بہت سے مبلغین غلط حدیثیں بیان کرتے ہیں کیا ان کی تبلیغ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ

(۱) مروجہ تبلیغ بعینہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ ہے۔ عمر کہتا ہے کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ نہیں اس لیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تبلیغ اسلام کی ہے اور یہ تبلیغ احکام ہے اور زید کا عقیدہ بھی یہ ہے کہ صحابہ نے اسی تبلیغ کے لیے بہت سفر کیے۔ عمر کہتا ہے کہ اس کے لیے سفر نہیں کیے بلکہ تعلیم کے لیے کیے۔ اب آپ براہ کرم مفصل و مدلل مع حوالہ کتب تحریر فرمادیں۔

(۲) تبلیغ کرنے کا کون حقدار ہے۔ آیا عالم یا جاہل تحریر فرمادیں۔

(۳) تبلیغ کے لیے سفر ضروری ہے یا نہیں۔

(۴) تبلیغ شریعت مطہرہ میں فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا بدعت حسنہ ہے یا بدعت سیئہ ہے اور اگر فرض ہے تو تبلیغ احکام یا تبلیغ اسلام۔

(۵) زید کہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں زنا تک والے پائے جاتے ہیں اور پھر وہ دین کے کام میں مشغول رہے۔ عمر کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہم صحابہ میں سوائے ایک صحابی کے اور کوئی صحابی نہیں پایا جاتا اور انہیں بھی

سنگسار کیا گیا۔

(۶) یہ عبارت مودودی کی ہے۔اب آپ شریعت مطہرہ سے فیصلہ سنائیں کہ کیا ان جملوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص تو نہیں ہوتی اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔بیان فرمائیں۔

(۷) زید کہتا ہے اور یہی اس کا عقیدہ ہے کہ قرآن میں کچھ نہیں رکھا۔تفسیر میں کچھ نہیں رکھا، خانقاہوں میں کچھ نہیں رکھا۔مدرسوں میں کچھ نہیں رکھا اور نہ ہی یہ دین کے راستے ہیں بلکہ دین کا واحد راستہ مروجہ تبلیغ ہے اور اسی سے جنت ملے گی اور اسی راستے میں کامیابی ہے۔اب آپ تحریر فرمادیں کیا زید کا عقیدہ درست ہے۔

(۸) زید مروجہ تبلیغ کے لیے دور دراز کے اسفار کرتا ہے جس سے اس کے ایک ایک سفر میں آٹھ آٹھ ہزار روپے صرف ہوتے ہیں اور یہ اسی طرح صرف کرنے کی اوروں کو بھی ترغیب دیتا ہے۔عمر کہتا ہے کہ یہ سارا اسراف ہے اس سے بہتر ہے کہ زیادہ سے زیادہ مدرسے کھولے جائیں اور ان کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ پیسہ روپیہ صرف کیا جائے اس میں ثواب ہے اور آخرت میں اس شخص کو اجر عظیم ملے گا۔یہ جاہل مبلغ کے اسراف سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

(۹) زید کہتا ہے کہ جو روپے مدرسوں میں دیے جائیں وہ بیکار ہیں جو تعلیم پر صرف کیے جائیں یہ سب بیکار جائیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔اب آپ یہ بیان فرمائیں کہ زید کا یہ عقیدہ درست ہے۔اس سے اسلام کی بیخ کنی ہوتی ہے یا نہیں۔شریعت مطہرہ سے فیصلہ سنائیں۔

(۱۰) زید زکوٰۃ اور صدقات وغیرہ کو مروجہ تبلیغ کرنے والوں پر صرف کرتا ہے۔آیا اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

(۱۱) اکثر جاہل مبلغین اپنی تقریروں میں ایسی غلط حدیثیں بیان کر دیتے ہیں بیچارے عوام سن کر علماء سے مزاحمت کرتے ہیں۔جب علماء انہیں منع کرتے ہیں تو عوام ان کو تبلیغ کا مخالف کہہ کر ان کو پیٹتے اور مارتے ہیں اور ان کو قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ایسے اکثر واقعات پیش آتے ہیں ان کو زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور جو عالم چلہ نہ دے اس کو مدرسہ میں پڑھانے نہیں دیا جاتا۔آپ بیان فرمائیں شریعت میں ایسے مبلغین کا کیا حکم ہے۔

(۱۲) زید کہتا ہے کہ مستند ڈاکٹر یا حکیم سے یعنی جو اس فن میں ماہر نہ ہو شرعی لحاظ سے اس سے علاج کرانا ناجائز ہے۔

(۱۳) زید کہتا ہے علاج کرانا شریعت میں ضروری نہیں اگرچہ اس کے پاس پیسے بھی ہوں اس لیے کہ اس سے قیامت میں مواخذہ نہ ہوگا۔عمر کہتا ہے کہ علاج سنت نبوی ہے۔



(۱) مروجہ تبلیغ فی نفسہ کار خیر اور حسن نیت کے ساتھ موجب ثواب ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاں

تبلیغ اسلام کی ہے وہاں تبلیغ احکام بھی کی ہے۔تبلیغ احکام بھی تبلیغ اسلام ہی ہے۔سفر کرنا اس کے لیے جائز ہے۔

(۲) تبلیغ عالم اور غیر عالم دونوں پر اپنے علم کی حد تک لازم ہے۔عام فہم مسائل جس کا علم کسی غیر عالم کو ہو وہ بھی اس مسئلہ کا عالم ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کسی عالم کے سپرد ہو تا کہ غلطی کا امکان کمزور ہو جائے۔البتہ غیر عالم جماعت کے ساتھ چلے تا کہ اس کی بھی تربیت ہو سکے۔تو وہ اپنے فائدہ کے لیے ساتھ رہے تو بہتر ہے۔

(۳) تبلیغ کے لیے سفر ضروری نہیں ہے اور جائز ہے۔

(۴) تبلیغ فرض ہے اگر احکام اسلام سے کوئی قوم بے خبر ہو یا اصل اسلام کا انہیں علم نہ ہو اگر باخبر ہوں تو تذکیر مستحب یا سنت ہے۔

(۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں زنا کے واقعات ہوئے لیکن حدیث میں آتا ہے کہ ان کی توبہ ایسی تھی کہ مدینہ والوں کو کافی تھی۔**التائب من الذنب كمن لا ذنب له** (الحدیث) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص سخت گناہ ہے۔حدیث میں ہے **الله الله في اصحابي لا تتخذ وهم من بعدي غرضا** ۔ان کو تنقید کا نشانہ نہ بناؤ۔ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔

(۶) زید کا یہ عقیدہ غلط ہے۔اگر تبلیغ کرنے والے اس طرح کے انتہا پسند اور جذباتی ہوں تو سب سے پہلے ان کی اصلاح ضروری ہے۔اس طرح کے عقیدہ سے حبط اعمال کا خطرہ ہے۔

(۷) زید کا یہ عقیدہ محض غلط ہے۔اس کی اصلاح ضروری ہے۔یہ عقیدہ کسی صحیح الخیال مسلمان کا نہیں ہوسکتا ہے۔

(۹،۸) اگر حسن نیت سے اشاعت اسلام کی غرض سے سفر کر کے خرچ کرتا ہے تو اس کو ثواب ملے گا۔یہ اسراف نہیں ہے۔بلکہ ایک وجہ خیر ہے۔تعلیم پر خرچ کرنا بھی وجہ خیر ہے۔جہاں اپنی طبیعت حالات کے مطابق چاہے خرچ کرسکتا ہے تعلیم بہر حال زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے۔

(۱۰) اگر تبلیغی دوست مسکین ہے تو اس پر زکوۃ صرف ہوسکتی ہے ورنہ نہیں۔

(۱۱) غلط حدیثیں بیان کرنا گناہ ہے۔**من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار** (الحدیث) تبلیغ صحیح روایات سے کرنی چاہیے۔غلط موضوع اور جھوٹی روایتوں کے بیان سے قطعاً احتراز کریں۔علماء اس کا سد باب کریں لیکن فساد کی صورت سے اجتناب کریں۔

(۱۲) اناڑی قسم کے معالج سے علاج کرانا جائز نہیں لیکن یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔اس میں علاج کرنے والے کا خیال معتبر ہے۔

(۱۳) علاج کرانا سنت ہے لیکن اگر کوئی شخص متوکل علی اللہ ہے اور توکل کے خاص مقام پر فائز ہے تو علاج نہ کرانا بھی اس کے لیے جائز ہے۔ صحیح روایت میں ہے کہ ستر ہزار مسلمان بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے **الذین لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتداوون علی ربھم یتوکلون۔** الحدیث واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا میاں بیوی اپنے والدین کے سامنے گفتگو کر سکتے ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ قومی رواج کے ماتحت عورت اور مرد آپس میں اپنے والدین کے سامنے کوئی گفتگو نہ کریں اور نہ ایک دوسرے سے کوئی چیز لیں اور نہ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے بیٹھیں اور اس رویہ اور عمل کو اس نے ایک اعتقاد کی حیثیت میں شمار کیا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مذکورہ چیزیں کرنا حیا کے خلاف ہیں۔ بکر کہتا ہے کہ یہ رواج سراسر غلط ہے۔ خاوند اور بیوی شرعی حیثیت میں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے بھی بیٹھ سکتے ہیں اور آپس میں روبرو والدین گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے لینا دینا بھی کر سکتے ہیں اور وہ دلیل میں ایک حدیث پیش کرتا ہے جو کہ مشکوٰۃ بحوالہ بخاری و مسلم موجود ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما ہوئے اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ ایک بستر پر اکٹھے سو رہے تھے۔ حضور کو آتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے اٹھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوئے رہو حضور ان کے درمیان میں تشریف فرما ہوئے اور چند تسبیحات بعد از نماز اور بعد از نوم بیان فرمائیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند بیوی کا آپس میں اکٹھے لیٹے رہنا بوقت موجودگی والد ثابت ہے تو بولنا اور لینا دینا اور اکٹھے بیٹھنا ممنوع اور ناجائز نہیں ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ یہاں متنازع فیہ ہو چکا ہے لہٰذا اس کے متعلق وضاحت فرما کر فریقین کی تسلی فرما دیں۔ بینوا توجروا

ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور مولوی اللہ بخش خطیب و مدرس مدرسہ عربیہ فیض العلوم علی پور

﴿ج﴾

زید کا یہ کہنا شرعاً درست نہیں ہے۔ شرعاً میاں بیوی والدین کے سامنے گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور کوئی چیز ایک دوسرے کو دے بھی سکتے ہیں۔ بالکل اجنبیوں اور ناواقفوں کی طرح والدین کے روبرو رہنا کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ متعدد واقعات اس قسم کے حدیثوں سے ثابت ہیں اور فتاویٰ عالمگیریہ ص ۳۲۸ ج ۵ پر ہے۔ **ولا بأس بان یدخل علی الزوجین محارمھا وھما فی الفراش من غیر وطء باستیذان ولا یدخلون**

بغیر اذن الخ ہاں حد سے تجاوز والدین کے روبرو حیا کے خلاف ہے۔ والحیاء شعبة من الایمان ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ ذو القعدہ ۱۳۸۷ھ

انعامی بانڈ لینا، غصب شدہ مکان میں نماز پڑھنا، چاند پر پہنچنا دوران وضو سلام کا جواب دینا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا انعامی بانڈ اسلامی رو سے جائز ہیں یا نہیں۔
(۲) ضبطی مکان میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔
(۳) آپ نے کسی دلیل واستدلال سے ثابت کرلیا ہے کہ واقعی امریکہ والے چاند پر پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔
(۴) کیا دوران وضو السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے۔
(۵) ربنا لک الحمد کے بعد آیا حمداً کثیراً مبارکاً پڑھنا جائز ہے یا کسی وقت کسی جگہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر جگہ وقوع تحریر فرما دیں۔
(۶) آج کل خاص طور پر بزرگوں کا جھگڑا ہے کیا بریلوی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

ریاض احمد کنگڑ یال ایم ڈی ہائی سکول مانکوٹ ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) انعامی بونڈ از روئے شرع ناجائز ہے۔
(۲) ضبطی مکان میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
(۳) چاند پر پہنچنا شرعاً ممکن ہے۔ شریعت کے خلاف نہیں تفصیل کے لیے ماہنامہ بینات کراچی بابت ماہ جمادی الثانیہ اور الحق اکوڑہ خٹک ملاحظہ ہو۔
(۴) دوران وضو میں السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے واجب نہیں۔
(۵) ربنا لک الحمد کے بعد حمداً کثیراً مبارکاً نوافل میں پڑھنا درست ہے۔
(۶) بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا منہ میں نسوار رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بیمار جانور جس کا گوشت مقصود نہ ہو صرف تکلیف سے راحت کی غرض سے ذبح مقصود ہو تو تکبیر ضروری ہے، جمعہ کے دن واقعی ۱۶ رکعتیں ہوتی ہیں، مروجہ حیلہ اسقاط اور فدیہ کتنا ہے، کیا غسال کے پیچھے نماز جائز ہے ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبر پر روزہ رکھنا یا عید کرنا، ایک ڈرائیور ہمیشہ مسافر ہے اور دوسرا روزانہ ایک ہی سفر پر جاتا ہے دونوں کی نماز کا کیا حکم ہے، فیصلہ کے دوران ایک فریق پر ایک بکری اور لوگوں کو کھانا بطور جرمانہ ڈالنا، ''طعام المیت یمیت القلب'' یہ کوئی حدیث نہیں ہے، مرہونہ زمین کے عوض جو رقم ملی ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کیپ یا نسوار جو ہونٹوں میں ڈالا جاتا ہے روزہ اس کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اگر ٹوٹتا ہے تو علت کیا ہے۔

(۲) کسی جانور کو بیماری کی وجہ سے تکلیف ہو جس کا گوشت کھایا نہیں جا سکتا ذبح جائز ہے یا نہ۔ تکبیر کی ضرورت ہے یا نہ۔

(۳) جمعہ کے دن سولہ رکعتوں کا کیا حکم ہے۔ بعض لوگ بارہ پڑھتے ہیں بعض سولہ یہاں شہر بھی پورا نہیں ہے۔

(۴) اسقاط پر دائرہ بنانا کیسا ہے اور اس میں فدیہ کتنا ہے۔ آیا فدیہ سے کم یا زیادہ دیا جا سکتا ہے۔ صحیح طریقہ درکار ہے۔

(۵) اگر ایک آدمی ہمیشہ مردوں کو غسل دیا کرتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(۶) ریڈیو یا ٹیلیفون کے ساتھ عید منائی جا سکتی ہے یا نہ۔

(۷) ایک ڈرائیور ہمیشہ سفر میں رہتا ہے دوسرا ڈرائیور روزانہ ایک ہی سفر پر آتا جاتا ہے۔ دونوں کی نماز کا حکم کیا ہے۔

(۸) یہاں لوگ فیصلہ کرنے میں ایک بکری کا بچہ اور پچاس روپے ایک طرف لوگوں پر رکھتے ہیں بچہ کا ذبح کرنا اور کھانا حلال ہے یا نہ۔ روپیوں کا کیا حکم ہے۔

(۹) **طعام المیت یمیت القلب و طعام المریض یمرض القلب** یہ حدیث ہے۔ کون سی کتاب میں موجود ہے۔

(۱۰) رہن شدہ زمین کے روپیوں میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہ۔ جس کا عشر بھی نکالا جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ضلع کوہاٹ

﴿ج﴾

(۱) کیپ یا نسوار منہ میں ڈالا جاتا ہے اور اس کا لعاب اندر بالکل نہیں جاتا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے لیکن مکروہ ضرور ہے۔ کیونکہ اس طرح سے اندر جانے کا خطرہ موجود ہے اور فقہاء کرام نے ذوق شی (یعنی کسی چیز کا چکھنا) کو بلا عذر مکروہ لکھا ہے۔

جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۱۳۷ ج ۲ پر اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر ہے اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئول عنہا سب مکروہ ہے۔ **لا سیما وقد اید الکراهة الحدیث من قوله علیه السلام افطر الحاجم والمحجوم وقوله علیه السلام من ارتع حول الحمی او شک ان یقع فیه** اور درالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۴۱۶ ج ۲ پر ہے۔ **(وکره) له اذوق شی و) کذا (مضغه بلا عذر) قید فیهما قاله العینی ککون زوجها او سیدها سیئ الخلق فذاقت وفی کراهة الذوق عند الشراء قولان وفق فی النهر بانه ان وجد بدا ولم یخف غبنا کره والا لا وهذا فی الفرض لا النفل کذا قالوا وفیه کلام لحرمة الفطر فیه بلا عذر علی المذهب فتبقی الکراهة۔**

(۲) ایسے جانور کو تکبیر کے ساتھ ذبح کیا جائے۔ **لما فی العالمگیریة ص ۳۶۱ ج۵ الهرة اذا کانت مؤذیة لا تضرب ولا تعرک اذنها بل تذبح بسکین حاد کذا فی الوجیز للکردری. وفیها ایضا بعد اسطر وکذا الحمار اذا مرض ولا ینتفع به فلا بأس بان یذبح فیستراح منه کذا فی الفتاویٰ العتابیة۔**

(۳) نماز جمعہ دو رکعت فرض ہے اور دس رکعتیں مسنون ہیں۔ بعض لوگ ان کے علاوہ چار رکعتیں بنیت احتیاط الظہر ادا کرتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے۔ علماء دیوبند رحمہم اللہ کا فتویٰ اس پر ہے کہ احتیاط الظہر نہ پڑھی جائے کیونکہ جہاں جمعہ کی نماز صحیح ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دیہاتوں میں جہاں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی تو وہاں ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ جمعہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۱۰ پر ہے۔ قصبہ میں اور شہر میں جمعہ ادا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد نہ پڑھنی چاہیے اور گاؤں میں جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ظہر کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

(۴) جو اسقاط ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص سے نمازیں فوت ہوگئی ہوں یا روزے اس کے ذمہ رہ گئے ہوں اور وہ مر رہا ہو تو وہ وصیت کرے کہ میرے مال سے میری نماز اور روزہ کا فدیہ دے دیا جائے۔ تب اس کی فوتید گی کے بعد اس کے وارث اس سے تہائی مال سے اس کا فدیہ بحساب فی نماز بقدر فطرانہ اور فی روزہ بقدر فطرانہ دیں گے اور جو دائرہ ہے جس کو حیلہ اسقاط کہتے ہیں وہ غرباء نے وضع کیا تھا۔ اب یہ حیلہ تحصیل چند فلوس کا ملاؤں کے

واسطے مقرر کیا گیا ہے۔حق تعالیٰ نیت سے واقف ہے وہاں حیلہ کارگر نہیں مفلس کے واسطے بشرط صحت نیت ورثہ کے کیا عجب ہے کہ مفید ہو ورنہ لغو اور حیلہ تحصیل دنیا دنیہ کا ہے فقط وفی التنویر ص ۴۳ ج ۲ باب قضاء الفوائت ولو مات وعلیه صلوات فائتة واوصٰی بالکفارة یعطی لکل صلوٰة نصف صاع من بر وکذا حکم الوتر من ثلث ماله۔

نماز اور روزے کے فدیہ میں ایک فقیر کو کئی نمازوں کا اور کئی روزوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے اور اسی طرح ایک نماز کا فدیہ اور ایک روزے کا فدیہ متعدد فقیروں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

(۵) اگر ہمیشہ مردوں کو غسل دیتا ہے اور اس کی اجرت لیتا ہے اور اس نے اس کو اپنا پیشہ بنالیا ہے اور یہ پیشہ لوگوں میں معیوب سمجھا جاتا ہے تب تو اس کی امامت میں کراہت ہوگی ورنہ نہیں۔ کیونکہ مردوں کو غسل دینا طاعت ہے۔جیسا کہ فتاویٰ دارالعلوم ص ۹۹ ج ۳ (مرتبہ ظلیفر) میں ہے۔غسال اور ذابح کی امامت درست ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔کچھ کراہت نہیں ہے۔

(۶) مجلس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اگر جماعت علماء مجاز کے سامنے تحت احکام شرع ہلال صوم یا فطر ثابت ہو جائے اور اس کا اعلان ریڈیو میں حاکم مجاز کی طرف سے ہو تو اس کے حدود ولایت میں سب کو اس پر عمل کرنا لازم ہوگا۔(فیصلہ علماء متعلقہ رویت ہلال) ویسے ریڈیو یا ٹیلیفون کے ذریعہ سے ہلال عید کی شہادت معتبر نہیں ہے۔

(۷) جو ڈرائیور ہمیشہ سفر پر رہتا ہے وہ ہمیشہ قصر پڑھے گا یہاں تک کہ وطن اصلی میں داخل ہو جائے۔یا کسی آبادی میں کم از کم پندرہ دن تک ٹھہرنے کی نیت کر لے اور جو روز ایک ہی سفر پر آتا جاتا ہے تو اس میں جب وہ وطن اصلی میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے اور جب سفر کی نیت سے نکلے تو قصر کرے گا۔

(۸) اگر کسی ایسی قسم کے نزاع کا فیصلہ ہو جس میں کسی ایک فریق نے دوسرے فریق کو قتل کیا ہو یا اس قسم کا زخمی کر دیا ہو جس کے عوض مال شرعاً واجب ہوتا ہو تب یہ فیصلہ شرعاً درست ہے اور بکری کا گوشت کھانا جائز ہے اور یہ رقم لینی بھی درست ہے اور اگر زخم بدلہ میں نہ ہو بلکہ ہوائی فائر یا سب وشتم یا کسی دوسری شرمندگی کے عوض میں یہ مال کسی ایک فریق پر لکھا جائے تو اس کا کھانا ناجائز ہے۔کیونکہ شرعاً ان کے ذمہ یہ مال واجب نہیں ہوتا اور کسی مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر کھانا درست نہیں۔ ہاں اگر کوئی فریق دوسرے فریق کو راضی کرنے کی خاطر اپنی طرف سے از خود طیب قلب کے ساتھ بکری کا بچہ اور یہ رقم پیش کریں تو میرے خیال میں اس کا کھانا جائز معلوم ہوتا ہے۔ کما قال فی العنایه علی هامش الفتح ص ۲۳۰ ج ۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ یعنی اذا ضرب رجلا مأة سوط فجرحه فبری منها وبقی اثر الضرب فعلیه ارشه وان لم یجرحه فلا شی علیه بالاتفاق وفی الکفایه علی هامش الهدایه ص ۵۹۳ ج ۴ ولا قیمة لمجرد الالم

الاترى انه لو ضر به ضربة تالم بها ولم يؤثر فيه لا يجب شئ ارأيت لو شتم شتمة لكان عليه ارش باعتبار ايلام حل بقلبه وفي الحديث كل صلح جائز فيما بين المسلمين الا صلحاً احل حراما او حرم حلالا۔

(۹) اس حدیث کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

(۱۰) جو لوگ مروجہ رہن زمینوں کو بیع وفا کہتے ہیں ان کے نزدیک ان روپوں میں زکوۃ واجب نہ ہوگی اور جو لوگ ان کو رہن ہی کہتے ہیں جیسا کہ اکثر علماء دیوبند کا فتویٰ ہے۔ تو ان کے نزدیک ان روپوں میں زکوۃ واجب ہوگی اور یہ دین قوی شمار ہوگا لیکن ادائیگی تب واجب ہوگی جب وہ رقم وصول ہو جائے۔ تب تمام گزشتہ سالوں کی زکوۃ دینی واجب ہوگی۔ وصول سے قبل زکوۃ دین واجب نہیں ہے۔ کماھو ظاھر۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الاجوبہ کلہا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاکٹر نے اگر الکحل ملی دوائی تجویز کی ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں بیمار ہوں ڈاکٹر صاحب نے جو دوا تجویز کی ہے اس میں ساڑھے تین فیصد الکحل شامل ہے۔ میں نے فی الحال استعمال نہیں کی ہے جناب کے جواب آنے پر عمل کروں گا۔

﴿ج﴾

بہشتی زیور حصہ یازدہم ص ۱۵۷ یہ ہے جو چیز پتلی پینے والی نشہ دار ہو اور اس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اگر چہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے۔ خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر ہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اس قسم کی چیز ملائی جاتی ہے اور جو نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو، افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کر لے یا اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کی جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔ انتہی

پس صورت مسئولہ میں اس دوائی سے جس میں الکحل شامل ہے اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

صرف وقت گزاری کی نیت سے تاش کھیلنا
اور تمام ساتھی اگر پیسے ڈال کر کچھ کھالیں تو یہ جائز ہے یانہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ تاش کھیلنا شرعاً جائز ہے یانہیں جبکہ شرط وغیرہ نہ لگائی جائے اور صرف فضول باتوں سے پرہیز اور کسی کا شکوہ وغیرہ نہ کرنے کی غرض اور وقت پاس ہونے کی نیت ہو۔اگر شغل کے طور پر تاش کھیلنے والے باہمی چندے سے کھیل کے اختتام پر چائے پکائیں تو کیا وہ بھی شرط میں شامل ہوگی یانہیں۔بعض نوجوان تاش کھیلنے والے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم صرف وقت پاس کرنے کے لیے کھیلتے ہیں اور اوقات نماز کا خیال ہمارے دل میں ہوتا ہے یعنی نماز کا وقت ضائع نہیں ہونے دیتے۔

ضلع میانوالی، عدالت ایس ڈی ایم صاحب بھکر معرفت ملک غلام سرور

﴿ج﴾

تاش کے ساتھ اگر جوا کھیلا جائے تو اس کی حرمت قرآن سے ثابت ہے اور اگر بدون جوا کے کھیلا جائے تو بھی بوجہ لہو ولعب ہونے کے مکروہ تحریمی ہے۔ کمافی العالمگیریة ص ۳۵۲ ج۵. ویکره اللعب بالشطرنج والنرد وثلاثة عشر واربعة عشر وکل لهو ماسویٰ الشطرنج حرام بالاجماع و اما الشطرنج فاللعب به حرام عندنا الخ وفی الحدیث لهو المومن باطل الا فی ثلث الخ (مشکوٰۃ) باقی فضول باتیں جو بجائے خود گناہ ہے ان کے چھوڑنے کے لیے تاش جیسے مکروہ تحریمی چیز کا اختیار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے اس سے تاش کا جواز نہیں نکلتا۔ الحاصل تاش سے ہر حال میں اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مونچھوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت و اذان درست نہیں ہے، خطیب کا کسی اور کو منبر پر بٹھا کر زمین پر کھڑے ہوکر خطبہ دینا کیا تیسری صف سے تکبیر کہنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) شرعی مونچھوں کی کیا کیفیت ہے۔ کیا ساری مونچھیں چھوڑ دینی چاہئیں یا کچھ کاٹنی چاہئیں۔ اگر کوئی شخص مونچھیں نہ کاٹے تو کیسا ہے اور وہ مسجد کا امام بھی ہو۔
(۲) اگر کوئی شخص خطیب کے خطبہ کہنے کے وقت منبر پر بیٹھا رہے تکبراً اور خطیب نیچے خطبہ پڑھے تو کیسا ہے۔
(۳) ایک شخص کہتا ہے کہ جہاں سجدہ کیا جاتا ہے وہاں اذان اور اقامت کہنا درست نہیں کیا یہ درست ہے یا نہ۔
(۴) اگر مکبر تیسری صف میں تکبیر کہے تو کیا جائز ہے۔ مدلل جوابات دے کر مشکور فرمائیں۔

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ شرعاً ساری مونچھوں کا کتروانا مسنون ہے اور اطراف شوارب (مونچھیں) یعنی سبالین کا چھوڑنا بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی اوپر کے ہونٹ کے ساتھ جو باقی ہیں ان کا قطع کرنا ضروری ہے۔ نیز چھوڑنے سے قطع کرنا بہتر ہے اور تمام مونچھوں کا چھوڑنا خلاف سنت ہے۔ لما روی عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب وفی روایة انهکوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیه البتة وفی الهندیة ص ۳۵۸ ج ۵ فی الباب التاسع عشر من کتاب الکراهیة وکان بعض یترک سبالیه وهما اطراف الشوارب کذا فی الغرائب ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن وتقصیره ان یوخذ حتی ینقص من الاطار وهو الطرف الاعلی من الشفة العلیا قال والحلق سنة وهو احسن من القص وهو قول ابی حنیفة وصاحبیه کذا فی محیط الرخسی

(۲) خطبہ کے وقت خطیب کے علاوہ کسی اور شخص کا ممبر پر قبلہ پشت ہو کر بیٹھنا خلاف سنت ہے اور تکبراً بیٹھا رہے پھر تو سخت گناہ ہے۔ خطبہ کے وقت مقتدیوں کا امام کی طرف متوجہ ہونا مسنون ہے۔ خطبہ منبر پر پڑھنا مسنون ہے اگرچہ نیچے بھی جائز ہے۔

(۳) اس شخص کا یہ کہنا کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت اور اذان کہنا درست نہیں صحیح نہیں۔ مسجد کے اندر اور مسجد کے باہر اذان دینا برابر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک جاری ہے۔ خطبہ کی اذان مسجد میں ہوتی ہے۔ مسجد میں اذان کہنے کی ممانعت نہیں اور کوئی وجہ بھی ممانعت کی نہیں اس لیے کہ مسجد ذکر اللہ کے لیے بنائی گئی ہے اور اذان بھی ذکر اللہ ہے۔ قال الله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان یذکر فیها اسمه الآیه (سورۃ بقرہ نمبر ۱۴)

ویوذن ثانیا بین یدیه ای الخطیب (الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار باب الجمعة ص ۱۶۱ ج ۲) واذا جلس الامام علی المنبر اذن المؤذنون بین یدیه الاذان الثانی

للتوارث (غنية المستملی ص ۵۲۰) ان جزئیات سے بھی واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان خطبہ مسجد کے اندر خطیب کے سامنے ہونی چاہیے اور اس میں سجدہ کی جگہ اذان یا تکبیر کی ممانعت کا ذکر تک بھی نہیں۔ باقی تکبیر تو ہوتی ہی مسجد میں ہے اور زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ نہ معلوم اس شخص نے یہ قول کس طرح کیا۔ البتہ سوائے خطبہ کی اذان کے باقی پنجگانہ نمازوں کے لیے اذان کسی بلند جگہ پر کہنا افضل ہے اور مسجد سے خارج بہتر ہے۔ اگرچہ مسجد میں جائز ہے۔

(۴) تیسری صف میں تکبیر کہنا جائز ہے لیکن طریقۂ سلف کے خلاف ہے بہتر یہ ہے کہ مکبر پہلی صف میں تکبیر کہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکیوں کو ضرورت کے مطابق تعلیم دینا

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحب زادیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ لڑکیوں کو اس حد تک لکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا کہ وہ امور خانہ داری اور دیگر مسائل دینی سمجھ سکیں اور لکھ بھی سکیں۔ آیا اس حد تک تعلیم دینے میں کوئی شرعی قباحت ہے یا نہیں۔ ایک مولوی صاحب کا ارشاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا ہے۔ مندرجہ بالا مسئلہ میں شریعت کا حکم صادر فرمائیں۔

﴿ج﴾

جائز ہے۔ احادیث اور عبارات فقہاء اور تعامل اکابر علماء اس پر شاہد ہیں۔ حیوۃ الحیوان میں ہے اخرجه ابو داؤد والحاكم وصححه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال للشفا بنت عبدالله علمی حفصة رقية النملة كما علمتها الكتابة والنملة قروح يخرج من الخبب من البدن ورقيتها شی كانت تستعمله النساء انتهى اس صحیح روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شفا صحابیہ تھی کتابت میں ماہر تھیں اور حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو کتابت سکھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور خزانۃ المفتیین میں ہے الحائض والجنب اذا كانا يكتبان الكتاب الذی فی بعض سطوره آية القرآن يكره لهما ذلك وان كانا لا يقران لانهما منهيان عن مس القرآن وفی الكتابة مس لانه يكتب بقلم وهو فی يده وهو صورة المس انتهى۔ اور مطلقاً حرام ہونے پر جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں وہ بھی کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں ہے۔ قالت قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلوهن الغرف ولا تعلموهن الكتابة وعلموهن الغزل وسورة النور اخرجه ابن مردويه و البيهقي في شعب الايمان پہلی وجہ یہ ہے کہ روایت ضعیف ہے۔ چنانچہ سیوطی وابن حبان وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔قال ابن حبان محمد بن عمر انبانا محمد بن عبدالله بن ابراهيم حدثنا يحيیٰ بن زكريا بن يزيد الرقاق حدثنا محمد بن ابراهيم ابو عبدالله الشامي حدثنا شعيب بن اسحاق الدمشقي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة الحديث ۔اس روایت کونقل کرنے کے بعد ابن جوزی لکھتے ہیں لا يصح محمد ابراهيم الشامي كان يضع الحديث وقد ذكر الحاكم هذا الحديث في صحيحه والعجب كيف خفي عليه امره انتهٰى ۔ پس حدیث جواز کے ساتھ یہ حدیث نہی قابل معارضہ نہیں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ بالاتفاق اس حدیث سے کراہت تنزیہ ثابت ہے۔ پس حرمت یا کراہت تحریمی کا اس سے ثبوت نہیں ہوسکتا۔تیسری اگر کراہیت تحریمی کا ثبوت اس سے مان بھی لیا جائے تو لازم آئے گا کہ سورۃ نورعورتوں کوسکھائی جائے اور سورۃ یوسف یا تمام قرآن نہ سکھایا جائے۔کیونکہ بعض کتب سے یوں بھی روایت پائی گئی ہے۔علموهن سورة النور ولا تعلموهن سورة يوسف وهذا خلاف الاجماع۔

غرض عورتوں کولکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا نہ حرام ہے نہ مکروہ تحریمی۔ بلکہ ضرورتوں کے لحاظ سے استحباب سے خالی نہیں مگر جبکہ فساد کا خوف ہو۔(انتہی تلخیصا مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۳۴،۱۳۵ ج ۱)

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

والدین کے نافرمان کے لیے کیا وعیدیں ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام زید مجدھم ۔زید اپنے والدین کو ہر وقت ایذا پہنچاتا ہے جب ان کے سامنے ہوتا ہے گالیاں بھی دیتا ہے۔ بے عزت الفاظ بھی استعمال کرتا ہے اس کے متعلق جو جو وعیدات قرآن وحدیث میں ہیں تحریر فرمادیں تا آنکہ اس کو دکھلائیں۔

الشیخ عبدالکریم کریانہ فروش ملتان شہر

﴿ج﴾

والدین کی نافرمانی کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔قران کریم میں توحید اور احسان والدین کا ایک ساتھ امر کیا گیا ہے۔قوله تعالىٰ وقضىٰ ربک ان لا تعبدوا الاایاہ وبالوالدين احسانا حدیث میں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا انبئكم باكبر الكبائر ثلاثا الاشراک بالله وعقوق

الوالدين وشهادة الزور ۔(رواہ مسلم فی الصحیح) دوسری حدیث میں ہے۔سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکبائر فقال الشرک باللہ وقتل النفس وعقوق الوالدین (رواہ مسلم ایضاً فی صحیحہ)
دونوں حدیثوں میں شرک کے ساتھ اکبر کبائر سے حقوق والدین کو شمار کیا گیا ہے۔تیسری ایک حدیث میں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یارسول اللہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ فیسب امہ فیسب امہ (رواہ مسلم)
اس حدیث میں جب حضور نے والدین کو گالی بکنے کو کبیرہ گناہ قرار دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب سے پوچھا کہ والدین کو بھی کوئی گالی بکتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ تم کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دو اور وہ اس کے جواب میں تمہارے ماں باپ کو گالیاں دیں تو گویا اپنے والدین کو گالی دلوانے کے سبب بن کر بھی تم اس گناہ کے مرتکب ہوئے۔سبحان اللہ اس وقت گناہ کی کیا حد ہوگی کہ خود کوئی اپنی والدین کو براہ راست گالی دے۔العیاذ باللہ اللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے۔ولا تقل لھما اف کہ والدین کو اف کا کلمہ یعنی تکلیف دہ کلمہ بھی ہرگز نہ کہو تو گالی گلوچ کی سزا تو خدا معلوم کیا ہوگی اسلام میں اس کی گنجائش نہیں۔کوئی شقی بد بخت ہی ایسا کرے سکے گا۔اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس گناہ عظیم سے بچائے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۳ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

ورزش کی نیت سے فٹ بال کھیلنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اگر کوئی شخص ورزش کے طور پر نماز کے ٹائم کے علاوہ مثلاً عصر کی نماز کے بعد مغرب تک فٹ بال کھیلتا ہے اور وہ اس میں ستر کا خیال رکھتا ہے کہ نہ کھلے اور اس کا اس کھیلنے میں نظریہ یہ ہوتا ہے کہ میں اپنے ملنے والی ٹیم کو جو کہ غیر مذہب سے تعلق رکھتے ہیں پچھاڑ دوں صرف اور کوئی ریا کاری نہ ہو تو آیا یہ شخص اسلام کے قانون سے آزاد ہو کر اس وقت میں کھیل سکتا ہے یا نہیں۔

نیاز محمد کرنالوی ضلع سرگودھا

﴿ج﴾

ورزش کے لیے فٹ بال کھیلنا جائز ہے۔البتہ لہو کی نیت سے نہ کھیلا جائے۔نیت مذکورہ فی السوال ٹھیک نہیں۔نیت ہو کہ ورزش سے میری صحت قائم رہے تاکہ طاعات کرسکوں اور خدمت دینی میں تکاسل نہ ہو۔واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ رجب ۱۳۷۳ھ

کوٹ پتلون پہننا اور انگریزی بال رکھنا

﴿س﴾

ایک شخص ذی استطاعت ہے اور وہ اچھا کھاتا اور اچھا پیتا ہے اور وہ شلوار کے علاوہ پتلون بنا کر پہنتا ہے اور قمیض کو اس کے طریقہ کے مطابق نیچے رکھتا ہے۔ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس طرح کرے نیز انگریزی بال کٹانا صرف وہ اپنے دل کو خوش کرنے کے لیے کٹاتا ہے اور وہ مانگ وغیرہ بھی نہیں نکالتا اور ننگے سر بھی نہیں پھرتا۔ جائز ہے کہ وہ اس طرح کرے۔

﴿ج﴾

کوٹ پتلون پہننا اگر بوجہ تشبیہ کے ہے تو حرام ہے اور اگر تشبیہ کی نیت نہ ہو تو جائز ہے۔ نیز انگریزی بال کٹانا یا رکھنا جائز نہیں خواہ جس صورت سے بھی ہو۔ پھر جب تشبیہ مقصود ہو تو اور شدید گناہ ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا جاندار کی آدھی تصویر جائز ہے؟ پاس رکھی جا سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع اس مسئلہ میں کہ کیا نصف جاندار شے کی تصویر اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا سوال جواب معہ حوالہ کتب ارسال فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

راقم الحروف منشی سراج الدین بھوانوی عفی عنہ

﴿ج﴾

جاندار کی تصویر میں سر کا اعتبار ہے اگر سر موجود ہے تو اس کا رکھنا جائز نہیں۔ سر کٹ گیا تو جائز ہے۔ الا ان الصورة هي الرأس جو نا جائز ہے اس میں نماز کی خصوصیت نہیں ہے۔ کسی بھی وقت رکھنا جائز نہیں خواہ نماز میں ہو یا باہر۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ

عرس کے دوران عورتوں کا رقص کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ ہمارے علاقہ میں ایک بزرگ کی قبر ہے اور

وہاں عورتیں زیورات وغیرہ پہن کر جاتی ہیں اور مرد بھی ان میں ہوتے ہیں اور عورتیں بمع مردوں کے رقص کرتی ہیں اور یہ فعل بطور نذر کے ہوتا ہے۔ مثلاً عورتوں میں یا مردوں میں سے نذر مقرر کی جاتی ہے کہ اگر میرا بچہ پیدا ہوا یا ہمارے فلاں بیمار کو شفا ہوگئی تو اس طرح رقص کریں گے اور اس علاقہ کا کوئی آدمی اپنی عورتوں کو اس فعل سے منع کرتا ہے تو اس کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ تو از روئے شرع یہ رسم کیسی ہے اور منع کرنے والے سے مخالفت کرنے والا کتنے جرم کا سزاوار ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

یہ رسمیں حرام ہیں۔ عورتوں کا ہار سنگار پہن کر جانا اور پھر رقص کرنا اور خصوصاً اجنبی کے ساتھ اختلاط اور یہ نذر بھی معصیۃ ہے۔ اہل ایمان کو ایسے بداعمال سے باز آ جانا چاہیے۔ **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الحدیث** ۔ لہٰذا منع کرنا ایسے قبائح سے اہل اسلام خصوصاً علماء کا فرض منصبی ہے۔ اگر نہ منع کریں گے تو عنداللہ پکڑے جائیں گے۔

الراقم عبدالروف عفی عنہ از ملتان مدرسہ قاسم العلوم
۱۸ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ

کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا اور اس کی روزی بند کرنے کی کوشش کرنا

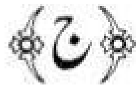
﴿س﴾

علماء کرام و مفتیان عظام دام اقبالکم سے گزارش یہ ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک ایسے ادارہ کا انتظام ہے جہاں پہ لوگوں سے قربانی کی کھالیں وغیرہ بکثرت وصول ہو کر چندہ جمع ہوتا ہے ب کو اس ادارہ کا سیکرٹری بنایا گیا۔ انتظام کے واسطے کاغذات طلب کیے تاکہ شہر کی بیوگان اور یتیم بچوں کے وظائف جاری ہوں۔ تو ب نے باقاعدگی سے حساب کتاب کے واسطے سابقہ دس سال کی آمد و شرح کے کاغذات کا مطالبہ کیا۔ اس ریکارڈ کے مطالبہ پر کہ سابقہ دس سال بعد بناوٹی تیار کرتے ہیں اور پھر ب کی مسلسل مطالبہ پر چھ ماہ تک کاغذات اور رسیدات نہ دیے۔

ب کو معلوم ہوا کہ دس سال کے بعد اس ادارہ کے متعلق بناوٹی رسید بنائی جا رہی ہیں تو ب نے اس آنریری عہدہ سیکرٹری سے استعفیٰ دے دیا۔

ل نے استعفیٰ دینے کا رنج دل میں رکھ لیا۔ سات آٹھ سال معمولی نقصانات کرتا اور کراتا رہا۔ ب کے واسطے رزق کا کم کرا دینا یا بند کر دینا بیوی بچوں میں پریشانی کا ہیجان پیدا ہونا اور اسی تنگی میں کینہ سے افراد کا بے چین ہونا اہل خانہ کے لیے بہت بڑی تکلیف تھی۔

جب الف کو پورا اقتدار حاصل ہوا تو اس نے ماحول پیدا کر دیا کہ کماحقہ جانی اور مالی نقصان کرا دیا یعنی روزگار سے بالکل ایک دم علیحدہ کر دیا۔ اس اچانک علیحدگی روزگار سے مالی اور جانی نقصان بے حد ہوا کہ ایک اڑھائی سالہ اکلوتا بیٹا اسی صدمہ میں راہی ہوا۔ ایک بچی دیدہ دانستہ ضائع کر دی گئی کیونکہ خیال پیدا ہوا کہ اس کی روح اپنا رزق ساتھ نہیں لائی۔ وغیرہ کچے اور اپنے بچے ضائع ہوئے ب نے مقدمہ دیوانی اس ذاتی رنج اور اپنے حقوق کے مطالبہ کے واسطے کیا تین سال گزر چکے ہیں۔ قرضہ کے انبار سر پر ہو گئے ہیں۔ بیوی بچوں کی ہیئتیں تبدیل ہو چکی ہیں فقر و فاقہ سے بدمست ہو رہے ہیں۔ اس آمدنی کی بندش سے کئی بیواؤں اور یتیموں کا رزق جو وابستہ تھا بند ہو گیا۔ اب اس ادارہ کے معاملہ میں اس قدر تباہی کرا دینے والے کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے۔ جبکہ آئندہ کے واسطے بھی نسل انسانی پر تباہ کن اثرات جاری رہیں گے۔



المسلم من سلم المسمون من لسانه ویده الحدیث کسی مسلمان کو بلاوجہ اذیت پہنچانا اور اس کو ہر موقعہ پر تکلیف دینا مسلمان کی شان نہیں ہے۔ اگر واقعہ بالا صحیح ہے کہ الف نے بلاوجہ ب کے رزق اور دیگر کاروبار بند کرانے میں کوشش کی ہے اور اس کے بال بچوں کو ننگا بھوکا رکھنے کی سعی کی ہے تو الف فی الواقعہ دنیا و آخرت کو تباہ کر رہا ہے تمام مسلمانوں کو ان سے اجتناب کر کے ان کو مجبور کر کے ب کا حق ان سے لینا چاہیے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ

سینما دیکھنے سے متعلق ایک مفصل فتویٰ



کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کھیل بصورۃ سینما دیکھنا جائز ہے یا نہیں اور ایسے ہی اس کی ترویج اور حمایت بھی باعث گناہ ہے یا نہیں۔ بصورۃ ثانی اسباب و دلائل درست تحریر فرما کر مزید ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ اس کھیل کی ترویج عام ہو رہی ہو تو اس کا انسداد کرنے والے اخلاقی طور پر حق بجانب ہیں یا نہ۔

اس انسداد میں اختلاف و تشتت کا باعث کون ہو گا یعنی آدمی کو بٹہ لگانے والا کون ہو گا۔

کھیل یعنی سینما میں بوس و کنار، ہم آغوش مرد و زن کی عریانی اور نیم عریانی کے بکثرت مناظر ہوتے ہیں جن کے باعث دیکھنے والوں پر ان احوال کا سخت برا اثر پڑتا ہے اور اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔

﴿ج﴾

سینما میں چونکہ محرمات امور ہوتے ہیں چنانچہ سوال کی تحریر موجود ہے۔ لہٰذا یہ کھیل دیکھنا دکھانا شرعاً حرام ہے جس کو طاقت انسداد ایسے کھیلوں کی ہو اس پر فرض اور لازم ہے کہ انسداد کرے ورنہ گناہ میں شریک ہوگا انسداد کرانا خدمت اسلام ہے اور اخلاق اسلامی کی معاونت وامداد ہے اور موجب اجر عظیم ہے۔ انسداد میں مخل ہونا اسلام کی مخالفت ہے اور گناہ کرنے اور کرانے میں امداد ہے اور اس کو اچھا جان کر قائم رکھنا موجب کفر ہے۔ **معاذ الله کما هوا لمفهوم من قواعد الشرع**

ملا محمد عبد الکریم ملتان عفی اللہ عنہ
۱۸ رجب ۱۳۷۱ھ

﴿ھو المصوب﴾

اس سینما میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ شریعت کی رو سے قطعاً حرام ہے اگر اس قسم کا کوئی اڈہ کہیں قائم ہو رہا ہو تو ہر مسلمان کا خصوصاً ان لوگوں کا جن کے مکانات قریب ہوں فرض ہے کہ اس اڈہ کو قائم نہ ہونے دیں۔

معین الدین غفرلہ

جواب بالا صحیح اور بحکم **وتعاونوا علی البر و التقوی** ان کی اعانت کرنا جو سینما کی انسداد میں کوشاں ہوں فرض اور بحکم نفی **و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان** کے جو سینما خود ہے اور سبب دیگر معاصی کبیرہ ہیں۔ معاونین سینما مرتکب اثم اور عدوان ہوں گے اور مستحق قہر شدید ہوں گے۔

خدا بخش عفی عنہ

تمام سوالات کا ایک جواب۔ **قال الله تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ماظهر منها وما بطن الاية وقال النبی صلی الله علیه وسلم لهوا المؤمن باطل الا فی الثلث الحدیث**

سینما کی حرمت، بے حیائی اور لہو باطل ہونا اظہر من الشمس ہے جس کی مذہب اسلام میں کوئی گنجائش موجود نہیں۔ اسلام کا مقصد وجود ہی ایسی اشیاء کو مٹانا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پردہ پر تصویر دیکھی جہاں نہ لہو تھا نہ فحشاء کا احتمال پھر **امیطی عنی قرامک** (اس پردہ کو ہم سے دور کردو) فرما کر پردۂ تصاویر کو ہٹانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو سینما جو تصاویر پر مشتمل ہے اور فواحش کا مرکز ہے۔ اس کا دیکھنا کیسے حلال ہوسکتا ہے۔ نیز مسلمان عورتوں کا سینما پر جانا تو عملاً اسلام کی صریح توہین ہے۔ قرآن کریم نے عورتوں کو غض بصر کا حکم دے کر اپنے شوہروں اور محرموں کے علاوہ اجنبی مردوں کے سامنے مواضع زینت کے کھولنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ **وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن** الآیۃ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے گھر سے نکلنے کا

نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔المرأة عورة اذا خرجت استشر فها الشیطان الحدیث لیکن باوجود ان صریح نصوص اوامر ونواہی کے زمانہ حاضرہ میں تہذیب نو کے دلدادگان میں تو یہ گناہ عظیم درجۂ استحلال تک پہنچ گیا ہے۔ اتنی جرأة بے باکانہ انداز میں اپنی خواہشات کو پورا کرنے والوں کا تو نفس ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ایسے منکر کی تغییر ہر مسلمان کا فرض ہے۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ اھ درحقیقت نہی عن المنکر اصلاح ہے نہی عن المنکر کو چھوڑ دینا ہی باعث فتنہ ہے۔قال اللہ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا الآیۃ اگر عذاب الٰہی آیا (العیاذ باللہ) تو وہی لوگ بچ سکیں گے جو اس فتنہ وفساد کو مٹانے میں کوشاں رہے۔قال تعالٰی فلما نسوا ماذ کروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین الآیۃ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس فتنہ سے خود بچ کر دوسرے بھائیوں کو اس فتنہ وفساد سے بچا کر اس کی صلاح کریں۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بدعتی اور جاہل پیر کی بیعت حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے ہاں ایک پیر ہے علاقہ لاہور کا۔کبھی ہماری جگہ بھی آتا ہے سو سال سے زیادہ عمر ہے اور چند بیٹے ہیں اور حقہ نوشی بھی کرتے ہیں۔عوام الناس اس کی بیعت بہت کرتے ہیں۔ان کا طریقہ یہ ہے کہ جب بیعت فرماتے ہیں مزامیر بجاتے ہیں قوالی کرتے ہیں جو مرید ہیں حالت قوالی میں بے ہوش ہوتے ہیں اور اچھل اچھل جاتے ہیں۔ ان کو لوگ پکڑتے ہیں زور سے ٹپے مارتے ہیں جب قوالی ختم ہو جائے تو وہ کہتے ہیں اس حالت میں ہم کو اللہ اور رسول مل جاتا ہے۔

اس کو پیر صاحب ایک چمٹہ دار حقہ عطا کرتا ہے۔لوگوں کو ورغلاتے ہیں جو دیوبندی ہو اس کو برا جانتے ہیں مضمون بالا میں نظر فرما کر شرعی فیصلہ یا سند عطا فرمائیں۔

﴿ج﴾

شخص مذکور فاسق وفاجر ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔جو شخص سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل نہیں کرتا اور اس کے باوجود وہ دعویٰ پیری کا بھی کرے وہ کبھی پیر کہلانے کا مستحق نہیں۔اس کی بیعت حرام ہے۔اس کی مجالس زہر قاتل ہیں۔ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے فتنہ عظیم سے حتی الوسع اجتناب کیا کریں۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اوقات نماز کے علاوہ ٹکٹ خرید کر ٹورنامنٹ دیکھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ اگر ایک شخص کوئی ٹورنامنٹ دیکھتا ہے اور وہ نماز کے اوقات کے علاوہ ٹائم میں دیکھتا ہے اور اس میں ٹکٹ خرید کر شامل ہوتا ہے۔ آیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بطور تفریح کے دیکھ سکے۔

﴿ج﴾

لھو المؤمن باطل الا فی ثلث (الحدیث) ٹورنامنٹ کا دیکھنا تضیع اوقات ہے جو کسی مسلمان کے شایاں نہیں۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ مسلمان کے ہر فعل میں کوئی صحیح مفید مقصد ہونا چاہیے۔ اور پھر بالخصوص ٹکٹ لے کر داخل ہونا اور بھی گناہ ہے اور یہ اجارہ بھی فاسد ہے اجارہ معصیات فاسد ہوتا ہے اور تبذیر محض ہے جو بنص قرآنی جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۵ رجب ۱۳۷۳ھ

امریکہ کی طرف سے جو خشک دودھ گھی بطور امداد آتا ہے کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو امریکہ کی طرف سے خشک دودھ اور گھی کے ڈبے دیئے آتے ہیں اور وہ غرباء کے مابین تقسیم کیے جاتے ہیں کیا شرعاً اس گھی اور خشک دودھ کا استعمال جائز ہے یا ناجائز ہے اور تقویٰ وفتویٰ کے لحاظ سے کیسا ہے۔

المستفتی مولانا نظام الدین شاہ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

فتویٰ تو بہر حال یہی دیا جائے گا کہ جب تک اس کی حرمت کا کوئی ثبوت نہ ہو حلال ہے۔ البتہ اگر بچنا چاہے تو بہت بہتر ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شیخو پورہ روڈ
۱۱ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

مریض کوخون دینا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنا خون نکال کر دیتا ہے اور وہ بیمار اس حالت میں ہے کہ اگر خون نہ دیا گیا تو اس کے ختم ہونے کا خطرہ ہے بلکہ ڈاکٹر یقین سے کہتے ہیں کہ اگر خون نہ دیا گیا تو اس کا زندہ رہنا ایک سیکنڈ بھی محال ہے۔

شاہ محمد ٹیچر واحد ماڈل ہائی سکول ملتان

﴿ج﴾

علی الخصوص اس صورت میں جو آپ نے تحریر فرمائی ہے جائز ہے خون کا دینا اپنے مسلمان بھائی کے جان بچانے کے لیے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فقہی مسائل میں جماعت اسلامی چاروں مسالک سے ہٹ کر نیا رنگ رکھتی ہے۔

﴿س﴾

حضرت مولانا الحافظ الحاج مفتی عبداللہ صاحب کا مقالہ جماعت اسلامی کا موقف از اول تا آخر حرف بہ حرف مطالعہ کیا ہے حضرت مفتی صاحب موصوف نے نہایت ہی خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ جماعت کے متعلق یہ مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے **فجزاھم اللہ عن جمیع المسلمین خیراً**

میں جماعت اسلامی کے لٹریچر اور طریق کار میں کامل غور خوض کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہوں اس کو خلوص اور دیانت کے ساتھ ظاہر کرنا اپنا حق سمجھتا ہوں۔ وہی ہذہ

جماعت اسلامی فقہی مسائل میں ایک مستقل طرز فکر کی حامل ہے۔ موجودہ فقہی مسالک کے علاوہ ایک نیا مسلک عالم وجود میں آتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان کے مدرسۂ خیال میں فقہ اور تصوف جیسے شریف علوم کو کوئی خاص مقام حاصل نہیں۔ باوجودیکہ یہ علوم انسان کی ظاہری و باطنی اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ اگر اس نظریہ کی اشاعت ہوئی تو ہر ذی ہوش بہت جلد محسوس کرے گا کہ بلا کسی اصول وضوابط کے آئے دن ایسے ایسے مسائل مستنبط ہوتے جائیں گے جو نہ صرف یہ کہ اجماع امت کے خلاف ہوں گے بلکہ ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کی عظمت اور سلف صالحین کے ساتھ حسن عقیدت بھی عامۃ المسلمین کے دلوں سے جاتی رہے گی جماعت کے زعماء اگر اجماع امت اور عامۃ المسلمین کے مسلمہ مسائل کے خلاف ہر عمیق سے عمیق مسئلہ پر اپنی انفرادی اور شخصی رائے کا اظہار کرتے

جائیں تو دین قویم کی تعبیرات کا جو حشر ہو گا وہ اظہر من الشمس ہے۔ عامۃ المسلمین میں انتشار اور تشتت کے خوف سے بے نیاز ہو کر اور جمہور علماء کے احساسات کا خیال نہ کرتے ہوئے اگر آئے دن ان کی جانب سے جدید غیر مانوس فقہی تحقیقات کا ظہور جاری رہا تو کچھ بعید نہیں کہ ملک میں ایسا ماحول پیدا ہو کہ اسلامی اقدار کے احیاء کی جدوجہد میں خدانخواستہ رکاوٹ پیدا ہو جائے اور سب سے بڑا المیہ یہ ہو گا کہ یہ رکاوٹ اس جماعت کی جانب سے ہو جو قوم کے سامنے اسلامی انقلاب کے داعی کی حیثیت سے میدان میں آئی ہے۔ میں جماعت کے موجودہ طرز عمل سے پیش آمدہ خطرات کے اظہار کے ساتھ جماعت کے ارباب حل وعقد سے قیام نظام اسلام کے نام پر پرخلوص درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے دائرہ عمل کو فرق باطلہ کی تردید غیر اسلامی نظام ہائے حیات کی علمی وعملی مدافعت، اسلامی تصورات کی اشاعت تک محدود رکھیں اور مسائل فقہ اور سلف پر تنقیدات کی بحثوں میں نہ پڑیں تاکہ اس اہم مقصد تک پہنچنے کی راہ صاف ہو جس تک پہنچنے کے لیے احساس مسلمان بے تاب ہے۔

والجواب صحیح

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انا متفق بهذا التقريظ الانيق هو بالقبول حقيق

محمد شفیع غفرلہ مہتمم مدرسہ ہذا قاسم العلوم

اصاب من اجاب ولله در القائل

تو خاک میں مل اور آگ میں جل جب اینٹ بنے تب کام ہے
ان خام دلوں کے عنصر پر بنیاد نہ رکھ تعمیر نہ کر صدا

محمد عبد القادر قاسمی غفرلہ مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

استراحت کی نیت سے بھی فلم دیکھنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو اگر اس نیت پر دیکھے کہ طبیعت کو استراحت حاصل ہوگی تو کیا ناجائز ہے۔ اگر ناجائز ہے تو اس کو مدلل مفصل بمعہ حوالہ بیان فرما دیں۔

﴿ج﴾

سینما دیکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ طبیعت کو استراحت حاصل ہونے کو جواز کی دلیل پیش کرنا نہایت ہی غلطی

ہے کیا طبعی استراحت کی بنیاد پر زنا، چوری، ترک صوم وصلوٰۃ وغیرہ بھی جائز ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کی مزید تفصیل امداد الفتاویٰ ص ۲۵۷ ج ۴ اور فتاویٰ دار العلوم (امداد المفتین) ص ۸۳۳ ج ۲ پر ملاحظہ فرمالیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مرد کے لیے چاندی کا بٹن استعمال کرنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے نام میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کسی مقرر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نبی اچھے خاندان سے ہوتے ہیں اور دوسرے شخص نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر تھا جو کہ بت پرست اور کافر تھا۔ تو مقرر نے جواب دیا کہ وہ اس کا چچا تھا باپ نہیں تھا اور اب اس مسئلے کے اختلاف کے مطابق فرمادیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر تھا یا کوئی اور تھا۔ اگر کوئی اور شخص تھا والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ بتادیں اور سوال کو مدلل بیان فرمادیں۔

(۲) مرد کے لیے چاندی کے بٹن بغیر زنجیری چاندی کے لگانے جائز ہیں یا ناجائز ہیں۔ اگر جائز ہیں اور یہ چاندی کے بٹن لگانا کسی صحابی یا تبع تابعین سے ثابت ہیں یا نہیں یا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی صحابی نے لگائے ہیں یا نہیں۔ ان کے بعد زمانہ میں کسی صحابی نے لگائے ہیں یا نہیں اس مسئلہ کو مدلل ومفصل مع حوالہ بیان فرمائیں۔

﴿ج﴾

(۱) چاندی کے بٹن پہننا مرد کے لیے ناجائز ہیں۔ جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۱۲۱ ج ۴ پر ہے۔ مدت ہوئی حضرت مولانا قاری عبد الرحمٰن پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ اس ازرار سے مراد کلائیوں کی گھنڈی ہے۔ بٹن اس میں داخل نہیں ان کے صاحبزادے قاری عبد السلام مرحوم سے سن کر صفائی معاملات کے اس مسئلہ میں مجھ کو تردد ہوگیا ہے اور اس وقت احتیاط کے درجہ میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

(۲) یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ بعض مفسرین وعلماء جیسا کہ سلیمان جمل رحمہ اللہ محشی جلالین وغیرہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آزر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باپ ہیں اور بعض علماء جیسا کہ فخر الدین رازی اور علامہ سیوطی وغیرہ

ہیں کہتے ہیں کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں۔ خود علامہ سیوطی نے بھی جلالین میں آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ لکھا ہے اور قرآن کے الفاظ لابیہ سے بھی یہی ظاہر ہے۔ مگر اپنے دیگر رسائل مسالک الحنفاء وغیرہ میں آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا چچا مدلل طریق سے ثابت کیا ہے۔ اس لیے ایسے مسائل میں زیادہ الجھنا نہیں چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا، رمضان میں حفاظ کرام کو پیسہ دینا سونے یا چاندی کے دانت لگوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) جب اذان ہوتی ہو تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھوں کو چومنا شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

(۲) رمضان مبارک میں حافظ صاحبان قرآن مجید پیسے کے لالچ میں سنانے کے لیے جاتے ہیں۔ یہ پیسے حرام ہیں یا حلال۔

(۳) اگر ایک مرد کا ایک دانت ٹوٹ یا نکل جائے تو اگر وہ سونے یا چاندی کا دانت اس پر یا اس کی جگہ لگا دے تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

(۱) علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے۔ ولم یصح فی المرفوع من کل ھذا شئ۔ اور نہیں صحیح ہوا مرفوع حدیث میں اس میں سے کچھ اس سے معلوم ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور تارک کو ملام و مطعون کرتے ہیں۔ اس لیے اس کو علماء محققین نے متروک کر دیا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم مرتبہ ظفیر الدین ص ۹۰ ج ۲)

وقال العلامة عبدالحی اللکھنوی فی السعایة ص ۴۶ ج ۲ بعد ماحقق واطال. فعلی ھذا لوقبل الظفر احتیاطاً احیاناً فلا بأس وان التزمه واعتقده ضروریاً یشبه ان یکون مکروھا فرب شئ مندوب ومباح یکون بالتخصیص والالتزام مکروھا کما لا یخفی علے ماھر الفن اھ۔

(۲) اجرت پر قرآن شریف پڑھنا درست نہیں ہے اور اس میں ثواب نہیں ہے اور بحکم المعروف کالمشروط جن کی نیت لینے دینے کی ہے وہ بھی اجرت کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے الخ (فتاویٰ دارالعلوم مرتبہ ظفیر الدین ص۲۴۶ج۴) وقال الشامی فی ردالمحتار ص ۴۳ ج ۲ وان القراءة بشئ من الدنیا لا تجوز وان الآخذ والمعطی آثمان لان ذلک یشبه الاستیجار علی القرأة ونفس الاستیجار علیها لا یجوز فکذا ما اشبه الخ مطلب فی بطلان الوصیة بالختمات من باب قضاء الفوائت۔

(۳) چاندی یا سونے کا استعمال تو عام حالات میں مرد کے لیے جائز نہیں ہے۔ ناک بنوانے کو حدیث میں سونے کی جائز قرار دیا ہے۔ دانت کے متعلق حکم یہ ہے کہ چاندی کا بنوانا جائز ہے اور سونے کے دانت کی بھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دی ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سونے کی دانت کو ناجائز کہتے ہیں۔ لہٰذا کچھ گنجائش اس کی بھی ہے۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۳۶۲ ج۲ (ولا یشد سنه المتحرک (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (ویتخذ انفامنه) لان الفض، تنتنه۔

وقال الشامی تحته وفی التاتار خانیة وعلی هذا الاختلاف اذا جدع انفه او اذنه او اسقط سنه فاراد ان یتخذ سنا آخر فعند الامام یتخذ ذلک من الفضة فقط وعند محمد من الذهب ایضاً اھ الخ

ویسے چونکہ آج کل دانت پتھر وغیرہ چیزوں سے بنا کرتے ہیں اور سونے چاندی کے دانت لگوانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اس لیے احتیاط اس سے احتراز میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ صفر ۱۳۸۷ھ

سنت کے بعد دعا، حیلہ اسقاط، اجابت اذان، تیجہ چالیسواں، میت کے ساتھ چالیس قدم چلنا پتھر پہ کلمہ لکھ کر میت کے ساتھ دفن کرنا، قضاء عمری، ۲۳ رمضان کو خاص سورتیں لوگوں کو سنانا احتیاط الظہر کی نیت سے چار رکعت پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ (۱) سنت کے بعد دعا کی شرعی حیثیت (۲) اسقاط مروجہ، (۳) اجابت اذان، (۴) میت کے بعد تیسرا پانچواں، نواں، چالیسواں (۵) میت کے ساتھ چہل پہل چالیس قدم تک اس کے ساتھ ملا صاحب جاتا ہے۔

(۶) میت کے ساتھ پتھر پر کلمہ طیبہ تحریر کر کے دفن کرنا

(۷) رمضان کے آخری ہفتہ میں قضاء عمری بالجماعت نفلی تمام عمر کی نماز جماعت کے ساتھ امام لوگوں کو پڑھاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ تمام عمر کی قضا ادا ہوگئی۔

(۸) ۲۳ رمضان کو خاص سورۂ عنکبوت وسجدۃ وروم تلاوت کرتا ہے۔ لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ مرد و زن، جوان، بوڑھے مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔

(۹) ۲۷ رمضان کو پھر ہر کوئی چاول مسجد میں ضرور لائے گا۔ اگر کوئی نہ لایا تو اس نے دین ترک کر دیا۔

(۱۰) جمعہ کی نماز میں چار رکعت احتیاطی جس کو بطور احتیاط نماز ظہر فرضی پڑھتے ہیں۔ اگر جمعہ نہ ہو ظہر تو ہو جائے گی۔ بعض ملا تو کہتے ہیں کہ یہاں سرے سے جمعہ ہو ہی نہیں سکتا اس لیے کہ قاضی اور اسلامی حکومت نہیں ہے۔ جمعہ کے لیے اسلامی حدود کا نفاذ ضروری ہے۔ تلک عشرۃ کاملہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) سنت کے بعد اجتماعی ہیئت کے ساتھ دعا مانگنے کا التزام کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا حتیٰ کہ اس کے تارک کو ملامت کرنا بدعت ہے۔ قرون مشہود لہا بالخیر میں اس کا ثبوت نہیں ہے اور بلا ضروری جاننے کے اجتماعی ہیئت کے ساتھ یا منفرداً دعا مانگنا جائز ہے۔

(۲) حیلۂ اسقاط مروجہ جس کو التزاماً غنی وفقیر کے پیچھے کیا جاتا ہے اور بلا تمیز فقراء واغنیاء پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ بدعت ہے اور ناجائز ہے۔ فقہاء نے اسقاط کو مفلس کے لیے وضع کیا تھا اور اس کے چند شرائط مقرر کیے تھے۔ لہٰذا اگر مفلس وفقیر کے لیے بشرط صحت نیت ورثہ وغیرہ و بشرط عدم اندیشہ فساد عقیدۂ عوام کیا جائے تب جائز ہے اور فقہاء کی عبارات کا یہی محمل ہے۔ کما قال فی الفتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ حیلہ اسقاط کا مفلس کے واسطے علماء نے وضع کیا تھا۔ اب یہ حیلہ تحصیل چند فلوس کا مسلمانوں کے واسطے مقرر ہو گیا ہے۔ حق تعالیٰ نیت سے واقف ہے۔ وہاں حیلہ کارگر نہیں مفلس کے واسطے شرط صحت نیت ورثہ کے کیا عجب ہے کہ مفید ہو۔ ورنہ لغو اور حیلہ تحصیل دنیا دنیہ کا ہے۔ **وقال فی منة الجلیل لبیان اسقاط علی الذمة من کثیر وقلیل ص ۲۲۵ ج ۱ من مجموعة رسائل ابن عابدین. ویجب الاحتراز من ان یلاحظ الوصی عند دفع الصرة للفقیر الهزل او الحیلة بل یجب ان یدفعها عازما علی تملیکها منه حقیقة لا تحیلا ملاحظاً ان الفقیر اذا ابی عن هبتها الی الولی کان له ذلک ولا یجبر علی الهبة** الخ

وفی شفاء العلیل وبل الغلیل لابن عابدین (مجموعة الرسائل ابن عابدین ص ۱۹۷ ج ۱) ثم اعلم انه لا یجب علی الولی فعل الدور وان اوصی به المیت لانها وصیة بالتبرع

واذا کان علیه واجبات فوائت فالواجب علیه ان یوصی بما یفی بها ان لم یضق الثلث عنها فان اوصٰی باقل وامر بالدور و ترک بقیة الثلث للورثة او تبرع به لغیرهم اثم بترک ماوجب علیه نبه علیه فی تبیین المحارم وھذا الناس عنه غافلون۔ مزید تفصیل کتب فتاویٰ میں ہے۔

(۳) اجابت اذان باللسان مستحب ہے اور اجابت بالقدم واجب ہے۔ بشرطیکہ ترک اجابت بالقدم سے جماعت بالکلیہ فوت ہوتی ہو ورنہ یہ بھی مستحب ہے۔ کما قال ابن عابدین فی ردالمحتار ج ۱ ص ۳۹۹ والذی ینبغی تحریرہ فی ھذا المحل ان الاجابة باللسان مستحبة وان الاجابه بالقدم واجبة ان لزم من ترکھا تفویت الجماعة والاِبان امکنه اقامتھا لجماعة ثانية فی المسجد او فی بیته لا تجب بل تستحب مراعاة لاول الوقت والجماعة الکثیرة فی المسجد بلا تکرار ھذا ما ظھر لی ۔ یہ علامہ شامی کی رائے ہے احتیاط یہ ہے کہ اجابت بالقدم واجب ہے اور مسجد کی جماعت میں شرکت ضروری ہے جس کے لیے اذان ہوئی ہے۔

(۴) فتاویٰ رشیدیہ میں ص ۱۱۹ پر ہے۔ ایصال ثواب بلا قید طعام وایام کے مندوب اور قید وتخصیص یوم کی اور تخصیص طعام کی بدعت ہے۔ اگر تخصیص کے ساتھ ایصال ہوتو طعام حرام نہیں ہوتا گو اس تخصیص کی وجہ سے معصیت ہوتی ہے۔

(۵) جنازہ کو چالیس قدم تک اُٹھانا کارثواب ہے حدیث سے اس کا ثبوت ہوتا ہے۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار ص ۲۳۱ ج ۲ (واذا حمل الجنازة وضع) ندبا (مقدمھا) بکسر الدال وتفتح وکذا المؤخر (علےٰ یمینه) عشر خطوات لحدیث من حمل جنازة اربعین خطوة کفرت عنه اربعین کبیرة (ثم) وضع (مؤخرھا) علےٰ یمینه کذلک (ثم مقدمھا علےٰ یسارہ ثم مؤخرھا) کذلک فیقع الفراغ خلف الجنازة فیمشی خلفھا وصح انه علیه السلام حمل جنازة سعد بن معاذ۔

(۶) ایسا کرنا درست نہیں ہے اور اس کا کوئی ثبوت صاحب شرع یا مجتہد سے نہیں ہے۔ تفصیل شامی ص ۲۴۶ ج ۲ آخر کتاب الجنائز میں ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔

(۷) اس سے تمام عمر کی قضا ہرگز ادا نہیں ہوسکتی ایک غیر معقول بات ہے اور منقول بھی نہیں ہے۔ نیز اس میں نفل کی جماعت بالتداعی ہے جو مکروہ ہے۔ کما صرح به الشامی وغیرہ ۔وغیر ذالک من القبائح

(۸) اس کا التزام کرکے ان خاص سورتوں کو مخصوص کرنا ہیئت کذائیہ کے ساتھ درست نہیں ہے۔

(۹) اگراتنا براعقیدہ ہے تو ناجائز ورنہ جائز ہے۔

(۱۰) جمعہ کی نماز یہاں کے شہروں میں ہو جاتی ہے۔حدود کی تنفیذ بالفعل ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اس پر قدرت رکھنا ضروری ہے۔ جو کہ یہاں پر موجود ہے اس لیے شہروں میں اس غرض سے احتیاطی پڑھنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔تفصیل کتب فقہ شامی وغیرہ میں ہے۔فتاویٰ رشیدیہ میں بھی اس پر بحث کی گئی ہے۔

نوٹ: چونکہ بیک وقت تین سے زیادہ سوالات کا جواب دینا دارالافتاء کے ضابطہ کے خلاف ہے اس لیے جوابات مختصر لکھے گئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ ذی قعدہ ۱۳۸۶ھ

والدین کو گھر سے نکالنا گناہ کبیرہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا جوان عمر ہے۔ ماں باپ کے خلاف رہتا ہے۔اس کی پرورش،تعلیم،سبیل روزگار شادی نکاح وغیرہ کے خرچ اخراجات کا فریضہ ماں باپ ادا کر چکے ہیں اور رہائش کے واسطے ایک کوٹھی بھی مکان میں خود تیار کروادی ہے۔جس میں اس کی بیوی رہائش پذیر ہے اور اب تک تقفلی رکھا ہوا ہے اگر حویلی دے کر کوٹھی الگ کرے تو کرسکتا ہے۔تعمیر کوٹھی وخرید زمین میں کسی قدر رقم لڑکے نے ماں باپ کو دی تھی مگران دونوں کے کھانے وغیرہ کا خرچ خانگی لڑکے اور اس کی بیوی کا ماں باپ کرتے رہے ہیں۔ جو اس کی دی ہوئی رقم سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔مکان رہائش میں ایک کوٹھی دیگر اور ایک کوٹھڑی خورد وایک سفہ ماں باپ کا تعمیر کردہ تھیں اور بلعہ وغیرہ بھی ماں باپ کا پورا نہ بنایا ہوا ہے۔جن میں ان کا رہائش کا سامان ہوتا ہے کچھ عرصہ ہوا کہ لڑکے مذکور نے ماں باپ کو مار پیٹ کر اور دھکے دے کر مکان سے باہر نکال دیا ہے اور حویلی کو باہر سے تالا لگا دیا ہے اور کہتا ہے کہ مکان کی لاگت نصف سے زیادہ میں نے لگائی ہے اس واسطے شر وفساد مچا رہا ہے اور مبلغ آٹھ صد روپے مانگتا ہے اور کہتا ہے پہلے یہ رقم ادا کرو بعد میں مکان میں بیٹھو۔لہٰذا شریعت کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

اللہ تعالیٰ نے والدین کے بہت بڑے حقوق بتائے ہیں۔فرماتے ہیں **ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما** والدین کو اف تک مت کہو اور جھڑکو بھی نہیں اور بات مناسب اور معقول کہو۔عقوق والدین کبائر میں سے ہے یعنی کبیرہ گناہ ہے اس جوان لڑکے کا والدین کو مکان سے دھکے دے کر

باہر کرنا جبکہ وہ محتاج ہیں اور مکان سے جوان کا اپنی لاگت سے تیار کرایا ہوا ہے نکالنا (اور تھوڑا بہت رقم لڑکے کا مکان کی تعمیر کے لیے دینا جبکہ تمام اخراجات والدین برداشت کرتے رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا) یہ ظلم صریح ہے اور اس کا مرتکب مجرم اور سخت سزا کا مستحق ہے۔ اہل اسلام پر واجب ہے کہ تمام معاملات کی تحقیق کر کے اگر والد کا دعویٰ صحیح ہو تو اس کی امداد فرمادیں اور لڑکے کو متنبہ اور سرزنش کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

تاش یا لڈو اس نیت سے کھیلنا کہ دیگر گناہوں سے محفوظ رہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسائل میں کہ تاش کھیلنا یا لڈو کھیلنا گناہ ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کس قدر۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم شرط لگا کر نہیں کھیلتے نکمے ہوتے ہیں وقت پاس کرنے کے لیے کھیلتے ہیں اور اس سے ہم چغلی وغیرہ سے بچے رہتے ہیں اور گناہ کبیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیا ان کا یہ قیاس درست ہے اور بقول ان کے جو شخص تاش کھیل کر گناہ کبیرہ سے بچ سکتا ہے اس کے لیے جائز ہے یا نہیں۔ مفصل بیان فرمادیں۔

محمد شریف طارق مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا ضلع ملتان

﴿ج﴾

تاش کھیلنا یا لڈو کھیلنا بہت برا ہے اور اگر اس پر ہار جیت کی ہو تو جوا ہے اور بالکل حرام ہے۔ گناہ کبیرہ سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ایک گناہ سے بچنے کے لیے دوسرے گناہ کو اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ کامیاب مومن کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان کی ہے۔

والذین هم عن اللغو معرضون ۔ کامیاب مومنین وہ ہیں جو لھو ولعب سے اعراض کرتے ہیں۔ مولانا شیخ الہند صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خود تو لہو ولعب میں مصروف نہیں ہوئے بلکہ اگر کوئی اور شخص لہو ولعب میں مصروف ہو تو اس سے بھی اعراض کرتے ہیں۔ بہر حال تاش سے اجتناب ضروری ہے۔ کذا فی فتاویٰ دار العلوم۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ محرم ۱۳۷۹ھ

کیا جلسہ میں لڑکی لاؤڈ سپیکر پر تلاوت کرسکتی ہے، عورتوں کا سفید لباس استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) لڑکی صغرسنی کے زمانہ میں یعنی دس برس یا کم عمر کی لڑکی بطور تحریض مسلمانان و ترغیب اچھے لہجے میں قرآن مجید کا رکوع لاؤڈ سپیکر میں جلسہ اسلامی کے موقع پر تلاوت کرسکتی ہے یا نہیں۔

(۲) آج کل زنانہ عام لباس جو رواج پا چکا ہے سفید بوچھن اور خاصہ کی سفید شلوار اور سفید ململ کی قمیص جس سے دیکھنے میں مرد معلوم ہوتا ہے خصوصاً صبح کی نماز کے وقت باہر نکلتے وقت مرد یہ سمجھتا ہے یہ مرد ہے اس سے کوئی بات کروں یا پوچھوں۔ نیز السلام علیکم کہتا ہے بعد میں معلوم ہوتا ہے یہ عورت تھی۔ شرم سار ہوتا ہے آیا یہ عام مذکورہ لباس عورت کے لیے جائز ہے یا نہیں۔ کیا سفید لباس رواجی وعید میں تو داخل نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) اگر لڑکی کم عمر ہو مشتہاۃ اور مراہقہ نہ ہو تو زیب و زینت اور نمائش سے عاری ہو کر جلسہ اسلامی میں قرآن مجید سنا سکتی ہے۔

(۲) لباس مذکورہ اگر مردوں کے ساتھ مخصوص ہے اور عورتوں کے پہننے میں التباس اور اشتباہ لازم آتا ہے تو عورتوں کے لیے اس کا استعمال بوجہ تشبہ بالرجال کے ناجائز ہوگا ورنہ جائز ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

جناب محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
مولوی مفتی احمد جان صاحب عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
بندہ محمد عبداللہ نسیم تونسوی ناقل فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان
مولوی غلام احمد صاحب معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا فٹ بال ٹورنامنٹ دیکھنا جائز ہے

﴿س﴾

مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرمادیں کہ آج کل فٹ بال ٹورنامنٹ میچ وغیرہ کا رواج جو پیدا ہوگیا ہے عوام تو عوام خواص بھی اس میں شمولیت کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس میں وہ قباحتیں اور برائیاں نہیں ہیں جو سینما اور دیگر فواحش میں ہیں۔ کیا یہ تماشے شرعاً جائز ہیں یا نہیں مدلل جواب سے سرفراز فرمائیں۔

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جس طرح نیک اعمال میں مدارج اور مراتب ہیں بعض فرض، بعض واجب، بعض مستحب ہیں۔ اسی طرح اعمال بد میں بھی تفاوت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کفر دون کفر کا باب معاصی کے اس تفاوت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے قائم فرمایا ہے۔ لہٰذا فٹ بال ٹورنامنٹ، والی بال میچ وغیرہ میں اگر کوئی ایسی

صورت پیدا ہو جائے کہ کھلاڑی سب باشرع گھٹنے ڈھکے ہوئے نماز کے پابند اور اوقات نماز میں کھیل کو ختم کرنے والے اور نیت ان کی ورزش صحت جسمانی کو باقی رکھنا یا ترقی دینا تاکہ جہاد کے لیے استعداد پیدا ہوا زیں قسم کے مقاصد پیش نظر ہوں تو پھر یہ کھیل وغیرہ ان شرائط کے ساتھ مباح ہوں گے یا مستحب ہو جائیں گے۔

اگر یہ شکل نہ بن سکے بلکہ عمومی طور پر آج کل کھیلنے والے بے نماز گھٹنے اور ران کھلی ہوئی لہو ولعب مقصد یا اس کے ذریعہ سے روپیہ پیسہ کمانا اور تماشہ دیکھنے والوں میں سے اکثر لوگوں کا لہو ولعب کی نیت سے شامل ہونا اور عورتوں کا شمولیت کرنا وغیرہ مفاسد جو پائے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ٹورنامنٹ وغیرہ باعتبار ان مفاسد کے گناہ اور حرام ہوں گے۔ جتنے زیادہ مفاسد ہوں گے اتنی حرمت زیادہ اور جتنے کم اتنی حرمت کم اور اگر بالکل مفاسد سے خالی ہوں۔ تو مباح قرار دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقط عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا چور سے خریدے گئے جانور کی قربانی درست ہے، سرکاری ملازم دوران ڈیوٹی گاڑی کے نیچے دب کر فوت ہوا گورنمنٹ نے رقم دی کیا یہ بھی میراث ہے، جماعت ثانیہ امام ابو یوسف کے ہاں بلا کراہت جائز ہے کیا یہ درست ہے، کیا چھ جرب زمین کے مالک پر قربانی اور صدقۂ فطر واجب ہیں، جس شخص کے پاس ایک جرب زمین ہو کیا اس پر صدقۂ فطر واجب ہوگا، دورانِ مطالعہ اگر پروانے یا دوسرے کیڑے خلل انداز ہوں تو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ ایک شخص دوسرے شخص کی نوکری دیتا تھا اجارہ کے طور پر مستاجر نے مدت اجارہ کے ختم ہونے پر رقم دینے کے بجائے ایک گائے دے دی۔ مستاجر کا اکثر کسب چوری تھا لیکن گائے کا پتہ نہیں کہ اس کی حلال ملک تھی یا چوری کے ذریعہ حاصل کی تھی۔ اجیر نے وہ گائے کسی کے ہاتھ فروخت کر دی جہاں اس نے بچھڑا اور بچھڑی دیں۔ جب ان میں سے ایک بچھڑی بڑی ہوئی تو مشتری نے وہ بچھڑی دین کے عوض کسی دائن کے ہاتھ فروخت کر دی۔ جہاں اس نے بھی بچھڑیاں دیں ان میں سے ایک بچھڑی چوری ہوگئی۔ مالک نے چور سے اس بچھڑی کے عوض ایک بچھڑا لے لیا لیکن اس کا بھی پتہ نہیں کہ چوری کا تھا یا اپنا حلال کا تھا۔ حالانکہ اس چور کا اکثر کسب چوری کا تھا۔ چور سے پوچھا گیا تو جواب دیا کہ بالکل طیب حلال اور میرا اپنا مال ہے۔ جب یہ بچھڑا بڑا ہوا تو ایک شخص اس چور کے کہنے کے مطابق حلال سمجھ کر اضحیہ کر لی۔ آیا یہ اضحیہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔ حتیٰ الامکان اس مسئلہ کا جواب مفصل تحریر فرما دیں کہ آیا چور کے کہنے پر (کہ یہ حلال ہے) عمل کیا جائے یا اپنے ظن پر مدار ہے اور ظن اور شک (اس بات میں کہ چوری کا ہوگا یا نہیں) کے درمیان

کوئی فرق ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص کھدائی کی مشینوں پر سرکاری نوکری پر متعین تھا۔ اتفاقاً چلاتے چلاتے مشین اُلٹ پڑی۔ وہ شخص کیچڑ میں گر کر دم گھٹنے کی وجہ سے فوت ہوگیا۔ سرکار نے اس شخص کے عوض ورثاء کو کچھ پیسے دے دیے۔ آیا یہ پیسے دیت کے حکم میں ہیں اور بمثل ترکہ جمیع ورثاء کے درمیان تقسیم کیے جائیں گے یا جس کو حکومت دے اس کی بالخصوص ملکیت ہوگی اور اگر حکومت تصریح نہ کرے کہ یہ کس کو دیے جارہے ہیں تو کیا حکم ہوگا۔

(۳) جماعت ثانیہ جبکہ عذر کی وجہ سے جماعت اولیٰ فوت ہوگئی ہو مسجد محلہ میں ہیئات بدلا کر بمطابق مذہب امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے بلا کراہت جائز ہے اور فتویٰ امام ابو یوسفؒ کے مذہب پر ہے یا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق مکروہ ہوگی۔ فتویٰ کس قول پر ہے۔

(۴) ایک شخص کے ہاں چھ جریب زمین ہے۔ دوسرا کوئی مال نہیں ہے۔ ایک جریب کی پیدائش اس کو ملتی ہے۔ دوسری پیدائش کسان کو بطور تبرع کے ہبہ کرتا ہے۔ آیا اس شخص پر شرعاً صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہیں۔ جبکہ ہر ایک جریب کی رقم کم سے کم ایک ہزار روپے ہے۔

(۵) ایک شخص جس کی ملکیت فقط ایک جریب ہے سال کا خرچ اس کی پیدائش پر ہوتا ہے۔ بچت نہیں ہوتی آیا اس پر صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہیں یا نہیں۔

(۶) مطالعہ کتب کسی فانوس یا بتی کی روشنی کی مدد سے بعض اوقات کیا جاتا ہے تو بھڑ کے مانند بڑے بڑے کیڑے (جو روشنی کے عاشق ہوتے ہیں) آکر زور سے اپنے آپ کو بتی پر لگاتے ہیں کبھی کبھی مطالعہ بین پر آکر ٹکراتے ہیں۔ اس کی توجہ بٹ جاتی ہے اور وہ کیڑا سوائے قتل ہونے کے جانے والا بھی نہیں ہوتا تو اس قسم کے ایذا کی بنا پر اس کا مارنا اور قتل کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

ضلع سکھر اسٹیشن مولانا عبدالحکیم مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم



(۱) اگر کسی شخص کے پاس کوئی مال از قسم جانور وغیرہ کے ہو اور آپ کو یہ علم نہ ہو کہ یہ کسی غیر کا ہے اور نہ اس آدمی نے آپ کو یہ خبر دی ہو کہ کسی غیر کا مال ہے تو ایسی صورت میں آپ اس شخص سے مال مذکور خرید سکتے ہیں۔ اگرچہ شخص مذکور فاسق فاجر ہو یا چوری کیا کرتا ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا مال کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جو کہ ایسے اموال کے عموماً مالک نہیں ہوا کرتے جیسا کہ کسی فقیر تنگ دست کے ہاتھ میں قیمتی موتی ہونا یا سونے وغیرہ کی سل ہونا، کسی ایسے جاہل شخص کے ہاتھ میں کوئی بڑی علمی کتاب ہو جس کے آباء میں سے بھی کوئی عالم نہ گزرا ہو اور نہ کتابوں کا تاجر ہو تب مستحب یہ ہے کہ ایسے شخص سے ایسی چیز نہ لی جائے۔

صورت مسئولہ کا حکم بھی یہ ہے کہ ایسے شخص سے ایسا مال خریدا جا سکتا ہے اور اس کا اضحیہ وغیرہ جائز

ہے۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۳۱۰ ج۵ الفصل الثانی میں کتاب الکراھیة وان لم یعلم ھو ان الجاریة ملک الغیر ولم یخبرہ صاحب الید بذلک لا بأس بان یشتری من ذی الید وان کان ذو الید فاسقاً الا ان یکون مثله لا یملک ذالک الشئ فی الغالب وذلک کدرة نفیسة فی ید فقیر لا یملک قوت یومه و ککتاب فی ید جاھل لم یکن فی آبائه من ھو اھل لذلک فحینئذ یستحب له ان یتنزہ ولا یتعرض له بشراء ولا قبول ھدیة ولا صدقة۔

(۲) یہ رقم دیت شمار نہ ہوگی کیونکہ نہ تو یہ قتل شبہ عمد ہے نہ خطاء ہے، نہ جاری مجری خطا ہے، نہ قتل بالتسبیب ہے بلکہ یہ شخص تو اپنی موت آپ مرا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اکیلے اونٹ پر سوار ہوا اور اونٹ سے گر کر فوت ہو جائے تو اس سے کسی پر دیت واجب نہیں ہوتی۔ لہٰذا حکومت کی طرف سے یہ ایک عطیہ اور صلہ شمار ہوگا اور حکومت یہ رقم بالخصوص تصریح کر کے اگر کسی ایک کو دے دے تو صرف اس کی ملکیت ہو جائے گی اور اگر تصریح نہ کی تو ظاہر یہ ہے کہ سب ورثاء کو دینا چاہتی ہے لہٰذا سب کے درمیان یہ رقم تقسیم کی جائے گی۔

(۳) امام اعظم رحمہ اللہ کا قول ظاہر الروایۃ ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی بھی تصحیح کی گئی ہے۔ ہمارے علماء دیوبند رحمہم اللہ نے تکرار جماعت فی مسجد المحلۃ کے مفاسد کو پیش نظر رکھ کر امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ ویسے اگر احیاناً کسی عذر سے جماعت فوت ہو جانے کی صورت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق تبدیل ہیئات کر کے اگر جماعت ثانیہ کی جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ عادت بنالینا درست نہیں ہے۔

کما قال فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار ص ۵۵۲ ج ۱ ویکرہ تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام له ولامؤذن. والتحقیق فی الشامیة فلینظر ثم۔

(۴) اگر شخص مذکور کو ایک جریب کی پیداوار سال بھر کے لیے کافی ہو جاتی ہے خود اس کے اخراجات اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے لیے اس کی پیداوار کافی ہو جاتی ہے یا اگر اس کے لیے پانچ یا ساڑھے پانچ جریب کی پیداوار بھی کافی ہو سکے اور شخص مذکور مدیون بھی نہ ہو تب اس پر صدقۂ فطر اور اضحیہ واجب ہے کیونکہ اس کی ضرورت سے زائد زمین اس کے پاس اتنی موجود ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہے اس لیے یہ صاحب نصاب ہے۔ اس نصاب کے لیے وصف نماء شرط نہیں ہے۔ لہٰذا صدقۂ فطر اور اضحیہ اس کے ذمہ واجب ہوگا۔

کما قال قاضی خان علی ھامش العالمگیریة ص ۲۲۷ ج ۱ فصل فی صدقة الفطر والغنی الذی ھو شرط لوجوب صدقة الفطر ان یملک نصاباً او مالا قیمته قیمة

نصاب فاضلا عن مسكنه وثياب بدنه واثاثه وفرسه وسلاحه ولا يعتبر فيه وصف النماء وما زاد علے الدار الواحدة والدستجات الثلاثة من الثياب يعتبر فی الغنی الخ وفيها ايضاً بعد اسطر. وعن ابی يوسف رحمه الله تعالیٰ يعتبر فی وجوب صدقة الفطر ان يكفی ماوراء النصاب النفقة ونفقة عياله سنة واذا كان له دار لا يسكنها ولو اجرها او لا يواجرها يعتبر قيمتها فی الغنی وكذا اذا سكنها وفضل عن سكناه بشئ يعتبر فيه قيمة الفاضل فی النصاب ويتعلق بهذا النصاب احكام وجوب صدقة الفطر والاضحية وحرمة وضع الزكاة فيه ووجوب نفقة الاقارب.

(۵) اگر دوسرا مال نہیں رکھتا تو صرف اس ایک جریب کی ملکیت سے اس پر صدقہ فطر اور اضحیہ واجب نہیں ہوتا۔

(۶) اس قسم کی ایذاء کی صورت میں اس کا قتل کرنا جائز ہے۔ بدون ایذاء کے مکروہ ہے کما قال فی العالمگيرية ص ۳۶۱ ج۵ ولا بأس بقتل الجرا دلانه صيد يحل قتله لا جل الا كل فلدفع الضرر اولٰی كذا فی فتاویٰ قاضی خان ويكره حرقها كذا فی السراجية قتل النملة تكلموا فيه والمختار انه اذا ابتدأت بالاذی لا بأس بقتلها وان لم تبتدی يكره قتلها واتفقوا علے انه يكره القاؤها فی الماء وقتل القملة يجوز بكل حال كذا فی الخلاصة۔

وفيها بعد اسطر. قتل الزنبور والحشرات هل يباح فی الشرع ابتداء من غير ايذاء وهل يثاب علے قتلهم قال لا يثاب علے ذلک وان لم يوجد منه الايذاء فالاولٰی ان لا يتعرض بقتل شئ منه كذا فی جواهر الفتاویٰ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ محرم ۱۳۸۷ھ

اگر بچہ مسجد کی صف پر پیشاب کرے کیا بھگویا ہوا کپڑا پھیرنے سے صاف ہو جائے گی

جس شخص پر قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو گیا اس پر زکوٰۃ وصدقۂ فطر واجب ہیں

مہر کی رقم جو ابھی تک شوہر کے ذمہ قرض ہے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ

(۱) ایک عورت اپنے شیر خوار بچہ کو لیے مسجد میں صف پر بیٹھی تھی۔ معلوم نہیں اس بچہ نے کتنی مقدار میں پیشاب کیا اور وہ پیشاب کتنی حد میں پھیلا۔ البتہ جب اس عورت کا بڑا بچہ نل سے کپڑا بھگو کر اس پیشاب کردہ جگہ پر پھیر رہا تھا تو اس بات کا علم ہوا۔ اس پر خطیب صاحب کو اطلاع دی۔ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خادم مسجد کو کہہ دو تا کہ وہ صف کو پاک کرے۔ زید کہتا ہے میں نے تعمیل حکم پر خادم مسجد کو تلاش بھی کیا لیکن وہ نہ مل سکا اور چونکہ میں نے بحیثیت مسافر کے گاڑی پر سوار ہونا تھا اس لیے سفر پر چلا گیا اور پیشاب والی جگہ پر سوائے اس کے کہ گیلا کپڑا پھیرا گیا اور کوئی صورت اس کے پاک کرنے کی نہیں کی گئی۔ اب طلب دریافت یہ ہے کہ کیا اس پانی سے بھگے ہوئے کپڑے کے پھیرنے سے وہ جگہ پاک ہوگئی۔ جبکہ پیشاب کی مقدار اور پھیلاؤ کا صحیح علم نہیں۔ اگر پاک نہیں ہوئی اور صف کا بھی امتیاز نہیں رہا کیونکہ تقریباً ہر جمعہ کو صفائی کے دوران تبدیل مکان وجود میں آتی ہے۔ تو یہ بوجھ اور جواب دہی عنداللہ کس پر عائد ہوتی ہے۔ پھر اس کا تدارک کیا ہے۔ زید کس طرح عنداللہ بری الزمہ ہوسکتا ہے۔

(۲) قرض کی مقدار زیادہ ہے۔ بنسبت مالیت کے تو اس کے ذمہ زکوٰۃ اور صدقہ عید الفطر واجب ہے۔

(۳) خاوند مقروض ہے بیوی کا بسلسلہ ادائیگی مہر تو اس مالیت مہر کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہوگی۔ اس میں کچھ مہر تو ایسا تھا کہ زیورات کی شکل میں ادا کر کے پھر بیوی سے بطور قرض لے کر ضروریات میں صرف کر لیا گیا ہے اور کچھ ایسا ہے جو صرف زبانی طور پر ادا کرنے کو کہہ دیا گیا تھا۔ کوئی زیورات یا نقدی کی شکل وجود میں نہیں آئی تھی۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) ایسی صورت میں فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق کسی ایک صف کو متعین کر کے دھوڈالنا چاہیے۔ سب صفیں پاک ہو جائیں گی اور سب پر نماز جائز ہوگی۔ **کمالو تنجس طرف من ثوبه ونسيه فيغسل طرفاً منه ولا بلا تحرا (ردالمحتار) وغسل طرف ثوب او بدن اصابت نجاسته محلاً منه ونسى المحل مطهر له وان وقع الغسل بغير تحر هو المختار. ثم لو ظهر انهافى طرف آخر هل يعيد؟ فى الخلاصة نعم وفى الظهيرية المختار اه فلايعيد الا الصلوٰة التى هو فيها اه** (در المختار ص ۳۲۷ ج ۱) کپڑا پھیر دینے سے پاک نہ ہوگی۔ اس کا جواب پہلے سے معلوم ہو گیا ایک صف کوئی سی دھلا ڈالی جائے ذمہ داری امام پر عائد ہوتی ہے کہ اطلاع کے بعد اس نے تحقیق نہ کی۔ تدارک کی صورت پہلے جواب میں ظاہر کر دی گئی۔

(۲) مالیت کے اعتبار سے قرض زیادہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر نقدی اور غیر نقدی مال و جائیداد سے قرض کی وجہ سے نصاب کے برابر باقی نہیں بچتا ہے تو صدقہ فطر بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ ذی نصاب فاضل عن حاجته الاصلية كدينه و حوائج عياله و ان لم ينم كما مر اھ (درالمختار ص ۳۶۰ ج ۲ باب صدقۃ الفطر) اگر حاجت اصلیہ سے بچا ہوا اتنا اسباب ہو یا زمین وغیرہ جس کی قیمت نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو صدقہ فطر اور قربانی واجب ہوگی۔ جو قرض خاوند کے ذمہ بیوی کا ہے اس کی زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہے سال بسال اس کی زکوٰۃ بیوی ادا کرے گی یا جب وصول ہو جائے اس وقت اس کو زکوٰۃ حساب لگا کر جتنے سال گزریں اتنی برسوں کی ادا کرے یا جتنا قرض وصول ہوتا جائے اتنے کی ادا کرتی جائے جتنا قرض ہے اس کی مقدار کی خاوند کے ذمے سے زکوٰۃ ساقط۔ قرض کی مقدار کو وضع کر کے خاوند کے ملک میں مقدار نصاب باقی بچے تو اس کی زکوٰۃ خاوند کے ذمہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم

الاجوبۃ صحیحۃ عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اطوار حمل اور روح ڈالے جانے سے متعلق مفصل تحقیق



گزارش ہے کہ حمل کے مختلف ادوار تحریر فرما دیں۔ ڈھائی ماہ تک کیا عضو بنتے ہیں اور اس کے بعد کیا عضو اور روح کس وقت پھونکی جاتی ہے۔



شیخ داؤد انطاکی نے ''تذکرہ کی بحث الحمل'' میں لکھا ہے کہ حمل کے اطوار وادوار سات ہیں۔

طور اول ماء خالص صاف اور رقیق پانی (ایک ہفتہ تک)

طور دوم نطفه ثخینه ایک ہفتہ کے بعد خالص پانی کا بیرونی واندرونی پردہ اور جھاگ مجتمع و ملتئم (اکٹھا اور جمع اور منظم وغلیظ) ہو کر ایک گاڑھی قسم کا قطرہ اور نطفہ بن جاتا ہے۔

طور سوم علقة حمراء (خون کا سرخ لوتھڑا) یعنی دوسرے دور کے بعد اس خاص قسم کے گاڑھے قطرہ میں دراز خطوط اور لمبی لکیریں سی کھچ جاتی ہیں۔ جس سے وہ لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ کارروائی سولہ دن تک پوری ہو جاتی ہے۔

طور چہارم مضغه (چبنی ہڈی) یعنی چبانے کے قابل گوشت کا ٹکڑا۔

طور پنجم عظام (چینی ہڈی کے بعد اس کے وسطانی حصہ میں قلب پر دماغ کی شکل کے نقوش کھینچ دیے جاتے ہیں۔ ۲۷ دن تک پھر یہ ٹکڑا امتیاز اور دھاری دار ہڈیوں کی صورت میں متشکل ہو جاتا ہے۔ یہ کارروائی ۳۲ روز تک زائد سے زائد ۵۰ روز میں پورے ہوتے ہیں۔

طور ششم غذا و التحام و ترکیب پانچویں طور کے بعد وہ ہڈیاں غذا کو جذب کرتی ہیں اور ان کو گوشت کا لباس پہنا دیتی ہے۔ یہ عمل ۷۵ روز تک پورا ہو جاتا ہے۔

طور ہفتم روح طبیعیہ یعنی چھٹے درجہ کے بعد وہ گوشت ایک ایسی خلقت کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو مندرجہ بالا تمام اطوار کے مخالف ہوتی ہے اور اس طور میں گوشت کے تمام اندرونی کھوکھلے حصے قوت غزیریہ کے ذریعہ پر ہو جاتے ہیں اور اس گوشت میں قوت غاذیہ (جو تغذیہ کو پیدا کرتی ہے بلکہ قوت نامیہ طبیعیہ (جو نشو ونما کو پیدا کرتی ہے) بھی ظاہر ہو جاتی ہے اور اب یہ حمل بوٹی کے مرتبہ میں ہو جاتا ہے۔ تقریباً یک صد روز تک پھر وہ سونے والے حیوان کے مانند ہو جاتا ہے۔ (قریباً ایک سو بیس دن تک)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۳ محرم ۱۳۹۱ھ

کیا پتلون اور ٹائی کے ساتھ نماز جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو پتلون اور ٹائی پہنتا ہے اور دل میں اُسے اسلامی شعار نہیں سمجھتا۔ کیا از روئے شرع شریف پتلون اور ٹائی لگانا جائز ہے یا نہیں اور اس کی نماز درست ہے کہ نہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

نماز میں ستر عورت فرض ہے اور جب رنگ بشرہ کا معلوم نہ ہو تو ستر ثابت ہے۔ پس اگر ٹائی پتلون پاک ہوں تو نماز ہو جاتی ہے اور پہننا ان کپڑوں کا ممنوع ہے بوجہ تشبہ کے۔ **وفی الشامیه ص ۴۰۲ ج ۱ تحت (قوله وطهارة ثوبه) اراد ما لا بس البدن فدخل القلنسوة والخف** الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ محرم ۱۳۹۱ھ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ عبدالقادر جیلانی کو گیارہویں کا حکم دیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ایک تقریر شجاع آباد میں ہوئی جس کی ابتدا سے انتہا یہ تھی کہ عبدالقادر جیلانی نبی پاک کا بارہ وفات کیا کرتے تھے نبی پاک نے بشارت دی کہ آئندہ آپ ایک روز پہلے یعنی گیارہ تاریخ کو نیاز دلا یا کریں اور یہ گیارہویں اتنی مقبول ہوگی کہ جو بھی میرا امتی ہوگا وہ اسے اپنے اوپر فرض کرے گا اور جو نہ دلائے گا وہ میری امت سے خارج ہوگا۔

(۲) چاند سورج ستارے اور بارش حضرت عبدالقادر جیلانی کے حکم سے طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ کیا آج کی موجودہ نذر کا ثبوت ہے۔ کیا حضور پاک کے زمانے میں ولی، کعبہ، صحابہ اور نبی کی کوئی نیاز اور فاتحہ ہوئی تھی۔ تو حضور پاک کے گھر میں دو دو ماہ مسلسل روزے کیوں ہوتے تھے۔ نیاز نذر کے کھانوں سے گھر کیوں نہیں بھرتا تھا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں میری تسلی فرمائی جائے۔

بمقام شجاع آباد ضلع ملتان وارڈ نمبر ا مکان نمبر ۲۱۵ محمد الیاس خان

﴿ج﴾

(۱) شرعاً اس کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ گیارہویں دین کے اصول یا فروع میں سے ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے۔

(۲) یہ تمام نظام اللہ کی قدرت اور حکم سے چلتا ہے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور ولی کو اس پر تصرف حاصل نہیں۔ موجودہ نذر و نیاز اور فاتحہ کا خیر القرون میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

عبداللہ عفی اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سنت ڈاڑھی کی حد کیا ہے اور ڈاڑھی کتروانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے، جو بچہ مردہ پیدا ہو جائے اس کے لیے فاتحہ اور دفنانے کا کیا حکم ہے، حاملہ عورت کے ساتھ مباشرت جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک امام کی داڑھی کتنی ہونی چاہیے۔ مقرر شدہ شرعی حد کیا ہے، بیان فرمادیں۔ نیز اگر کوئی امام صاحب داڑھی کترائے اور اس کی داڑھی کی حد مشت سے کافی کم ہو تو کیا اس کے پیچھے تمام نمازیں اور جمعہ وعیدین جائز ہیں یا نہیں۔

(۲) قربانی کی کھالوں کا صحیح و شرعی مصرف کیا ہے۔

(۳) کسی نوزائیدہ مردہ بچے کا فاتحہ جائز ہے یا نہ۔ اسے قبرستان میں دفنانا کہاں تک جائز یا ناجائز ہے۔ اگر دفنانا ناجائز ہے تو کیوں۔

(۴) کیا حاملہ عورت کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

ج

ایک مشت کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے۔ **والسنة فيها القبضة الخ ولذا قال يحرم على الرجل قطع لحيته** (الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۴۰۷ ج ۶)۔ جو امام داڑھی منڈوائے یا ایک مشت سے کم کتروائے وہ فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز پنج وقتہ، جمعہ، عیدین، جنازہ وغیرہ تمام نمازیں مکروہ ہیں۔ **ويكره امامة عبد الخ و فاسق** (درمختار) **و كراهة تقديمه كراهة تحريم** (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۶۰ ج ۱)

(۲) قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لایا جاسکتا ہے یعنی ڈول، مصلی وغیرہ بنا سکتا ہے۔ اپنے اصول و فروع کو دے سکتا ہے۔ فقراء و مساکین کو دینا بھی جائز ہے۔ غرض چرم قربانی کے لیے کوئی خاص مد مقرر نہیں ہے۔ البتہ اگر چرم قربانی کو فروخت کیا تو قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اس کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا مصروف ہے۔

(۳) اگر بچہ مردہ پیدا ہو جائے تو اس کے لیے شرعاً فاتحہ وغیرہ نہیں ہے اور بغیر کسی اہتمام کے غسل دے کر دفن کر دینا چاہیے۔ قبرستان میں دفنانے یا نہ دفنانے کے متعلق کوئی خاص جزیہ فی الحال نہ مل سکا۔ تتبع اور تلاش جاری ہے۔ اگر ضرورت ہو تو کسی اور دارالافتاء سے رجوع کر لیں یا یہاں سے پھر رجوع کر لیں۔

(۴) حاملہ عورت کے ساتھ جماع کرنا شرعاً جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بہتر یہ ہے کہ مسجد میں کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے

س

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) مسجد سے باہر گمشدہ چیزوں کا اعلان کرنا کیسا ہے۔
(۲) گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ کے اعلان اور بچہ بچی کے اعلان میں کیا کوئی فرق ہے۔
(۳) کسی مسجد میں اعلان کرنے کی عادت نہ ہو تو اس میں اعلان شروع کرنا چاہیے یا نہ۔
(۴) اور اگر کسی مسجد میں اعلان ہوتا رہتا ہے۔ اس کو جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے۔
(۵) گمشدہ چیز کے علاوہ دوسرے اعلان مثلاً نماز جنازہ کا اعلان یا جلسہ کا اعلان یا کسی کار خیر اور دینی کام کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کے اعلان کا کیا حکم ہے۔ ہر جزئی کا حکم تفصیل کے ساتھ تحریر فرما دیں۔ بیوا توجروا فجزاکم اللہ احسن الجزاء

محمد یوسف مدرسہ تعلیم القرآن تحصیل بھکر ضلع میانوالی

﴿ج﴾

(۱) جائز ہے۔ (۲) نہیں
(۳) نہ (۴) بند کر دیا جائے۔
(۵) بہتر یہ ہے کہ مسجد میں کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ شعبان ۱۳۹۰ھ

کیا بیل پر اونٹ کی طرح مال لادنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بیل کے اوپر اونٹ کی طرح مال لادنا جائز ہے یا نہیں اور کس کس چیز کا لادنا جائز ہے اور کن کن جانوروں کا نہیں۔ براہ کرم جواب باصواب مفصلاً مدللاً تحریر فرمادیں عنایت ہوگی۔

﴿ج﴾

مختلف جانوروں کے لادنے اور انہیں مختلف کاموں کے اندر استعمال میں لانے کی تفصیل یہ ہے کہ ہر وہ کام جو جانور بلا مشقت سرانجام دے سکتا ہے اس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو تو وہ کام لینا اس سے جائز ہے۔ **کما قال فی الدرالمختار و جاز رکوب الثور وتحمیله والکراب علی الحمیر بلا جهد و ضرب اذ ظلم الدابة اشد من ظلم الذمی وظلم الذمی اشد من المسلم** واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

حررہ عبداللطیف غفرلہ الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بلاضرورت مرزائیوں کے ساتھ کھانا کھانا، کیا منی آرڈر کے ذریعہ روپے بھیجنا جائز ہے، عشاء کے بعد سکول یا دفتر کا کام کرنا، سکول میں داخلہ کے لیے تصویریں کھنچوانا، کیا انسانی خون کا استعمال بطور دوا درست ہے، کوٹ پتلون پہننا، کرسی، میز، جناح کیپ بندوق سے شکار وغیرہ جائز ہیں یا نہیں، علماء کرام تقریر پر جو رقم وصول کرتے ہیں کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص جس کو کوئی شرعی مجبوری نہ ہو وہ کافر مرزائی کے ساتھ کھانے کھا سکتا ہے اگر کھا سکتا ہے تو کن حالتوں میں۔

(۲) روپیہ پیسہ دوسرے شہروں میں بھیجنے کے لیے منی آرڈر کیا جاتا ہے۔ کیا منی آرڈر جائز ہے اور کن حالات میں۔

(۳) عشاء کی نماز کے بعد سکول کا کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) میٹرک کے داخلہ کے واسطے تصویر کھچانا جائز ہے یا نا جائز۔

(۵) ایک شخص بیمار ہے اور ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس کو انسان کا خون دیا جائے تو کیا جائز ہے یا نہیں۔

(۶) کوٹ، جراب سویٹر، جرسی، پتلون، کرسی، میز، جناح کیپ، کتا پالنا، بندوق سے شکار کرنا، پین، قلم، مفلر، ہار ٹھیک ہیں اگر صحیح ہے تو کن حالات میں۔

(۷) علماء حضرات جو تقریر کرنے کے بعد رقم وصول کرتے ہیں جائز ہے۔

احسان الحق متعلم مسلم ہائی سکول ملتان

﴿ج﴾

(۱) صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ کھانے پینے اور اختلاط کرنے سے اگر دین کا ضیاع کا اندیشہ ہو تو ان کے ساتھ کھانا اور پینا اور اختلاط کرنا ناجائز وحرام ہے اور اگر دین کے ضیاع کا اندیشہ نہ بھی ہو تو بھی کھانے پینے میں ایسے لوگوں سے اختلاط کرنا اسلامی غیرت اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ علاوہ اس کے ان کے ساتھ کھانے اور پینے اور اختلاط کرنے سے ان کی صحبت مجلس سے بد دینی و مذہبیت کے اثرات لینے کا قوی امکان ہے۔ اس لیے ان لوگوں کے ساتھ کھانے پینے ملنے جلنے مجلس وصحبت میں رہنے سے ہر حال میں بچا جائے۔ البتہ اگر خود تو مذہب اسلام اور یقین وایمان پر پختگی ہو۔ ان سے دینی ضرر کا اندیشہ نہ ہو اور ان کو اسلام میں لانے کی

کوشش اور نیز وہ کھانا پینا ناپاک وحرام بھی شرعاً نہ ہوتو اس صورت میں ان کے ساتھ کھانا پینا اور اختلاط کرنا جائز ہوگا۔ بلکہ باعث ثواب واجر ہوگا۔

(۲) بوجہ اس مسئلہ کے علماء کے درمیان مختلف فیہ ہونے اور ابتلاء ہونے کے منی آرڈر کرنا جائز ہے اور بچنا پھر بھی اولیٰ وتقویٰ ہے۔

(۳) عشاء کے بعد سکول کا کام کرنا جائز ہے البتہ بیکار باتوں سے بچا جائے۔ نیز صبح کی جماعت اس کی وجہ سے نہ چھوٹے۔

(۴) داخلے کے لیے تصویر کھینچنے سے جہاں تک ممکن ہو بچنا ضروری ہے اور اگر بچنا ممکن نہ ہو اور بس میں نہ ہو تو بصورت مجبوری اگر کھینچ لے گا تو شاید مواخذہ نہ ہو۔

(۵) اضطرار و مجبوری کی صورت میں جبکہ بچنا بغیر خون دینے کے ناممکن ہو جائے تو بقدر بچاؤ کے اس کو خون دینا جائز ہے۔

(۶) کافر قوموں کے طرز زندگی میں ان کے طریقوں سے کھانے، پینے، پہننے میں احساس کمتری کا ہونا قومی، ملی، اسلامی غیرت کے خلاف ہے۔ مسلمان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنا سنت طریقہ سے کھانا پینا و پہننا، اٹھنا، بیٹھنا، لیٹنا اس کی طلب ومحبت ہو۔ آپ کی ہر ادا کو پسند کرنا، اپنانا یہ اعلیٰ مقصد ہے کہ اس کے لیے فرمان رحمٰن ہے **ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** الآیہ کہ آپ کے طریقوں میں احساس کمتری طبیعت بن جائے کفار کے طرز طریقوں اور لباس اپنانا تقویٰ ومروت اور سنت کے خلاف ہوگا۔ علاوہ اس کے کفار کے مذہبی شعار اپنانا ناجائز وحرام ہے۔

(۷) اپنے عیبوں اور گناہوں پر نظر ہو اور دوسروں کی نیکیوں پر نظر ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد نائب مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

کیا کافر کا جھوٹا پانی، سود اور تقویم کے سوالات اور بینک کا سود درست ہیں

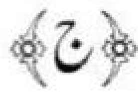
﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) کیا کافر کا جھوٹا پانی پاک ہے مع دلائل ارشاد فرمائیں۔

(۲) کیا سود اور تقویم کے سوالات حل کرنے جائز ہیں۔

(۳) کیا بنک میں روپیہ پیسہ رکھنا سود ہے۔



(۱) کافر کا جھوٹا پانی جبکہ اس نے کوئی حرام چیز مثلاً غیر مسلم کا ذبیحہ یا شراب نہ پیا ہو اور اگر کھا پی چکا ہو تو اس کو کافی وقت گزر چکا ہو یا پاک پانی سے کلی کر کے منہ کو صاف ستھرا بنا چکا ہو تو ان صورتوں میں اس کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ مگر احتیاط اور تقویٰ کے خلاف ضرور ہے۔

(۲) سوال بطور مشق کے اگر حل کرنے ہوں تو بجائے سود کے زکوٰۃ اور سود در سود کے بدلے زکوٰۃ در زکوٰۃ کے مسائل حل کرنا ضروری ہے۔ تقویم کے سوالات حل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳) بنک میں روپیہ پیسہ رکھنا غیر مناسب ہے اگر سود لے تو حرام ہے اور اگر بغیر سود کے حفاظت کے لیے رکھے تو مکروہ ہے اور اگر رکھ چکا ہے اور سود لگ چکا ہے تو سود لے کر بغیر نیت ثواب کے فقراء میں تقسیم کر لینا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

زیرناف بال کے حدود اربعہ کیا ہیں



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زیرناف بال سے کیا مراد ہے۔ کیا زیرناف بال لیتے وقت ذکر اور ناف کے درمیان کے بال لینے مراد ہیں یا ذکر کے اردگرد اور اوپر کے اور خصیوں کے اوپر کے بال لینے مراد ہیں یا ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے درمیان بال لینے مراد ہیں۔ دبر پر، مقعد پر اور اس کے اردگرد کے بھی لینے چاہئیں یا نہیں۔ جائز اور مسنون طریقہ کیا ہے۔ ذکر اور ناف کے درمیان کے بال یا خصیوں کے اوپر کے، ذکر کے اردگرد کے اور ناف کے نیچے کے بال یا خصیوں کے نیچے کے، اردگرد کے، مقعد پر کے، ذکر کے اور ناف کے نیچے کے مراد ہیں۔ جس جس جگہ کے لینے مسنون اور جائز ہوں برائے مہربانی تحریر فرمادیں۔ کیا استرے کے بجائے مشین یا قینچی سے بھی بال لے سکتے ہیں۔ بینوا توجروا



تمام وہ بال جو ناف سے نیچے ہوں خواہ ذکر یا خصیوں یا اس کے اردگرد پر ہوں یا مقعد اور اس کے حوالی پر ہوں ان تمام بالوں کا حلق مسنون ہے۔ استرے اور مشین کے ساتھ بہتر ہے۔ ویسے قینچی سے کاٹنا یا اکھیڑنا یا دوا کے ذریعے سے گرانا بھی جائز ہے۔ ویسے افضل مونڈھنا ہے۔ رانوں وغیرہ کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔ قال فی شرح مسلم للنووی ص ۱۲۸ والافضل فیه الحلق ویجوز بالقص والنتف والنورة

والمراد بالعانة الشعر الذی فوق ذکر الرجل وحوالیه وکذلک الشعر الذی حوالی فرج المرأة ونقل عن ابی العباس بن سریج انه الشعر النابت قول حلقة الدبر فیحصل من مجموع هذا استحباب جمیع ما علے القبل والدبر وحولها الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ

کیا یہ وصیت کہ ''میرے مرنے کے بعد میری آنکھ فلاں کو دی جائے'' درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے زندگی میں نصیحت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری آنکھیں نکال کر کسی نابینے کو لگادی جائیں تاکہ اس میں بصیرت آجائے اور مجھے ثواب ملے کیا ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ایسا کرنا شرعاً جائز ہرگز نہیں ہے۔ انسان کے کسی جزو کے ساتھ انتفاع لینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ قال فی العالمگیریة ص ۳۵۴ ج ۵ الانتفاع باجزاء الآدمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح کذافی جواهر الاخلاطی وفیها ایضاً ص ۳۳۸ ج۵ مضطر له یجد میتة وخاف الهلاک فقال له رجل اقطع یدی وکلها اوقال اقطع منی قطعة وکلها لا یسعه ان یفعل ذلک ولا یصح امره به کما لا یصح للمضطر ان یقطع قطعة من نفسه فیاکل کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

سالگرہ کی عدم جواز کی مفصل تحقیق

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے معاشرہ میں سالگرہ کی رسم کا عام رواج ہے۔ شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگر جائز ہے تو اس کی ایک آدھ مثال تحریر فرمادیں۔

﴿ج﴾

فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتیین ص ۱۵۰ ج دوم) پر اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ

یہ تمام رسمیں سخت بری ہیں۔ ان کو ثواب اور ضروری سمجھنا بدعت و گمراہی ہے۔ آج کل مسلمانوں کو عام طور پر انہیں رسموں نے فقیر و گداگر بنا دیا ہے۔ غیرت و آبرو بلکہ دین تک بیچتے پھرتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے اور سمجھنے سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور دوسرے حضرات سلف اس کو نہ چھوڑتے۔ کیونکہ وہ تو ہر نیک کام کے عاشق تھے۔ مگر کسی ایک ضعیف روایت میں بھی اس کا ثبوت ان حضرات سے نہیں ہوتا بلکہ حضرات علماء نے ان کے بدعت و ناجائز ہونے کی تصریحیں کی ہیں۔ الخ

اس قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ جو اصلاح الرسوم مصنفہ مولانا تھانوی کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رسوم مروجہ زمانہ کے کسی حجت شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں۔ ان کے عدم جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے۔ مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں۔ خواہ بدرجہ مندوب و مستحسن پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر عوام ان کو بمنزلہ واجب و موکدہ جاننے لگیں یا یہ عملاً ان کے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے حجاب و ندامت لاحق ہونے لگے اور باوجود عدم وسعت کے ان کے ارتکاب کی سعی کی جائے اور تارک پر ملامت ہوتی ہے جیسا کہ اکثر بلاد و اکثر طبائع میں باعتبار اکثر رسوم کے ایسے ہی مشاہدہ ہے تو لاریب یہ التزام اور معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدے اور خیال سے بری ہے تب بھی اندیشہ فساد عقیدہ عوام اس کا ارتکاب نادرست ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ و حدیث سے یہ ظاہر و باہر ہے۔ ایسے وقت میں تارک رسوم اور ماحی بدعات اور ساعی رواج طریقہ سنیہ بے شک مثاب و ماجور ہوگا۔ **علی ما دلت علیه الاحادیث الصحیحة والروایات الفقهیة المستندة المعتبرة الصریحة انتهی بلفظه۔** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۴ ربیع الاولیٰ ۱۳۸۴ھ

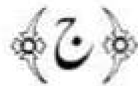
لڑکیوں اور لڑکوں کے گانا گانے سے متعلق مفصل فتویٰ



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

کیا آج کل عورتوں کا یا لڑکیوں کا گانا درست ہے یا نہیں۔

اگر درست نہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں لڑکیوں کے گانے کی اور دف کے بجانے کی اجازت دی تھی۔ مشکوٰۃ شریف میں اجازت موجود ہے۔ بینوا توجروا



گانا فی نفسہ حرام نہیں ہے۔ بلکہ عوارض خارجیہ کی وجہ سے اس میں حرمت آتی ہے۔ مثلاً اس کے ساتھ آلات لہو وطرب از قسم باجہ وڈھول وغیرہ بجائے جائیں یا وقوع الفتنہ یا غلو کا اندیشہ ہو یا ناجائز اشعار گائے جائیں یا اس کے لیے مجلس منعقد کی جائے جس میں فساق کا اجتماع ہو۔ ان تمام محرمات وعوارض کے نہ ہوتے ہوئے نفس گانا حرام نہیں ہے (ازکوکب دری وفتاوی عبدالحی) دف بجانا احناف کے نزدیک حرام ہے یا مکروہ تحریمی۔ قال فی ردالمختار ۳۹۵ ج ۲ استماع الدف والمزمار وغیر ذلک حرام وفی شرع النقایه اما استماع الدف فکاستماع ضرب الدف والمزمار والغناء وغیر ذلک حرام وقال ابو المکارم کرہ (تحریماً) لهو کضرب الدف والمزمار (ماخوذ از حواشی ز جاجة المصابیح ص ۳۹۹ ج ۲) ہاں شوافعؒ کے نزدیک دف بجانا شادی اور رختاں میں جائز ہے لیکن یہ بھی چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔

(۱) بجانے والا مرد نہ ہو کوئی عورت یا لڑکی ہو، (۲) ساز طرب تکلف اور تصنع کے ساتھ نہ بجایا جائے، (۳) عین نکاح یا شادی کے وقت یا اس کے تھوڑا بعد ہو۔ ویسے شوافعؒ کے نزدیک بھی نہ بجانا ہی افضل ہے بلکہ انہوں نے بھی دف بجانے کی کراہت کا قول کیا ہے۔ لفساد الزمان (منقول از زجاجۃ المصابیح وتقریرات بعض اساتذہ) مشکوٰۃ شریف سے جو دف بجانے کی بوقت نکاح اجازت معلوم ہوتی ہے سو اس کے معارض دوسری حدیثیں ہیں جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں۔ عن علیؓ قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن ضرب الدف ولعب الضنج وضرب الزمارة رواه الخطیب وفی روایة مسلم عن عائشةؓ قالت دخل علی ابو بکر وعندی جاریتان تلعبان بدف فقال ابو بکر ابمزمور الشیطان فی بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم زجاجة المصابیح ص ۳۹۹ ج ۲ وغیره ذلک من الآیات والاحادیث والآثار۔ لہٰذا ان حدیثوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ ضرب دف سے مراد نکاح کا اعلان واشتہار مراد لیا جائے یا یوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اجازت دی ہو اور بعد میں روکا ہو۔ کیونکہ اگر دف بجانا نکاح کے وقت سنت ہوتا تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ کرام تابعین وغیرہ رضی اللہ عنہم کے نکاحوں میں عموماً بجایا جاتا۔ حالانکہ یہ ثابت نہیں ہے۔ فی زجاجة المصابیح ص ۴۰۰ ج ۲ وقال التوربشتی ان الدف حرام علی قول اکثر المشائخ وما ورد من ضرب الدف فی العرس کنایة عن الاعلان لا حقیقته او یستدل بحدیث علی علی ان النبی صلی الله علیه وسلم اجازهم ثم بعد ذلک منعهم لان ضرب الدف ماثبت فی نکاح النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ولا فی نکاح اصحابہ عموماً ولو ثبت سنۃ جاریۃ ما ترکوہ قط لشغفھم علٰے اتباع سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تفصیل اگر مطلوب ہو تو امداد الفتاویٰ جلد خامس. دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۶ ربیع الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

کیا زانی اور زانیہ کا قاتل عدالت میں جھوٹ بول کر جان بچا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے کسی عورت سے ناجائز تعلقات قائم کیے اور دوسرے شخص نے ان دونوں کو بوقت فعل زنا قتل کر دیا۔ زانی اور زانیہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ اب قاتل پر مقدمہ ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر قاتل جھوٹ بولے تو مقدمہ سے بری ہو جائے گا اور اگر کذب سے کام نہ لے تو بچنا اس کا محال ہے۔ آیا ایسے شخص کے لیے کذب سے کام لینا شرعاً اپنے جان بچان کے لیے جائز ہے یا کہ نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

اپنی بیوی یا دوسری عورت کے ساتھ عین فعل زنا کے وقت قتل کرنا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ قاتل کو ثواب بھی ملتا ہے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں داخل ہے۔ لہٰذا ایسا شخص اگر سچ بول کر مقدمہ سے براءت حاصل نہیں کر سکتا تو اس کے لیے اس کی گنجائش ہے کہ وہ جھوٹ بول لے اور اگر توریہ یا تعریض سے کام لے تو یہ بہت بہتر ہے تاکہ صریح کذب سے بھی بچ جائے اور مقدمہ سے بھی رہائی حاصل کر لے۔ کیونکہ شرعاً اس سے بہت کم ضرورتوں کے لیے کذب، توریہ ومعاریض کی اجازت دی گئی ہے۔ مثلاً اصلاح بین الناس اور لڑائی وغیرہ میں تو اس موقعہ میں تو بطریق اولیٰ اجازت ہوگی۔ قال فی تنویر الابصار ص ۶۲ ج ۴ باب التعزیر ویکون (التعزیر) بالقتل کمن وجد رجلاً مع امرأۃ لا تحل لہ ان کان یعلم انہ لا ینزجر بصیاح وضرب بما دون السلاح والا لا وان کانت المرأۃ مطاوعۃ قتلھما ولو کان مع امرأتہ وھو یزنی بھا او مع محرمہ وھما مطاوعان قتلھما جمیعا مطلقاً. وعلٰے ھذا المکابر بالظلم وقطاع الطریق وصاحب المکس وجمیع الظلمۃ بادنیٰ شئ لہ قیمۃ. وقال بعدہ فی الدر المختار وجمیع الکبائر والاعونہ والسعاۃ یباح قتل الکل ویثاب قاتلھم انتھی۔

وقال الشامی تحته وقد ظهر لی فی التوفیق وجه آخر وهو ان الشرط المذکور انما هو فیما اذا وجد رجلا مع امرأة لا تحل له قبل ان یزنی بها اذا علم انه نیز جر بغیر القتل سواء کانت اجنبیة عن الواجد او زوجة له او محرما منه اما اذا وجده یزنی بها فله قتله مطلقاً الخ وقال فی البزازیة علےٰ هامش العالمگیریة ص ۳۵۹ ج۲ یجوز الکذب فی ثلاث مواضع فی الصلح بین الناس وفی الحرب ومع امرأته فی الذخیرة اراد به المعاریض لا الکذب الخالص۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک سے کاروبار کی شرعی حیثیت کیا ہے، واقعی وضو کے بعد ٹخنے ڈھکنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کسی ٹرسٹ کے متولی نے اگر وفات سے قبل غیر وارث کو ٹرسٹ کا متولی بنایا ہو کیا وارث اس کو تبدیل کر سکتے ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) آج کل پاکستان میں دی مسلم کمرشل بنک یا دیگر بنکرز ہر قسم سے اپنا سودی کاروبار لین دین یا تجارت یا ترقی زراعت کرانا بروئے شریعت مقدسہ کیسا ہے۔

(۲) وضو کرنے کے بعد اگر ٹخنے ڈھک کر موجودہ پاکستانی رواج کے تحت نماز پڑھنا کیسا ہے۔ کیا نماز ہوگی یا وضو باقی رہے گا یا نہیں۔ ایک آدمی کا بیان ہے کہ سنن ابی داؤد باب اللباس حدیث نمبر ۳۸۰۴ میں درج ہے کہ وضو کے بعد ٹخنے ڈھک کر اگر نماز کی نیت باندھ لی گئی تو وضو ہی باقی نہ رہے گا جب وضو ہی نہ رہا تو نماز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا جواب بھی عنایت فرمادیں۔

(۳) ایک مسجد کے نام کچھ رقبہ وقف ہے جس کا سرپرست ایک ہی آدمی تھا مگر اب وہ فوت ہو گیا ہے۔ متوفی نے پانچ ورثا چھوڑے ہیں۔ تو کیا سرپرست ایک آدمی جس کو متوفی نے اپنی حیات ہی میں سرپرست نائب مناب خود کر دیا تھا رہے گا یا کہ کل ورثاء کو حق سرپرستی بروئے شرع پہنچے گا۔

محمد خلیل الرحمٰن متعلم مدرسہ مدینۃ العلوم

﴿ج﴾

(۱) سودی کاروبار کرنا ہر قسم کا ناجائز ہے خواہ جس نام سے بھی ہو سود لینا اور سود دینا اور اس میں ہر قسم کی اعانت کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ شریعت مقدسہ ایسے تمام لوگوں پر لعنت بھیجتی ہے۔ باقی ان معاملات کی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ اگر آپ نے کسی خاص قسم کے متعلق دریافت کرنا ہے تو اس کی ساری تفصیل لکھ کر بھیج دیں انشاء اللہ اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

(۲) ابوداوٗد کتاب اللباس ص ۵۶۵ پر حدیث یوں ہے۔ **عن ابی هريرة بينما رجل يصلي مسبلاً ازاره فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضاء فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله مالك امرته ان يتو ضأثم سكت عنه ثم قال انه كان يصلي وهو مسبل ازاره وان الله تعالىٰ لا يقبل صلاة رجل مسبل** ۔ غور فرمائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ جس شخص کا کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی نفی فرمائی ہے۔ صحت صلوٰۃ کی نفی نہیں فرمائی ہے اور عدم قبولیت کو عدم صحت لازم نہیں ہے۔ جیسے کہ غلام آبق کے متعلق بھی وارد ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ مولی کے پاس واپس لوٹ آئے۔ نماز کے صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہے اور اس کے اوپر قضا لازم نہیں ہے اور عدم قبولیت کا یہ معنی ہے کہ اس کا اسے ثواب نہیں ملتا ہے۔ تو صحت صلوٰۃ وعدم قبولیت جمع بھی ہو سکتے ہیں۔ نیز اسبال ازار کسی امام نے بھی نواقض وضو میں سے شمار نہیں کیا ہے۔

(۳) اگر اس متوفی نے اپنے بیٹے سراج الدین کو مسجد اور اس کے اوقاف کا سرپرست بنایا ہے تو وہی سرپرست ومتولی ہوگا۔ دوسرے ورثہ کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر سراج الدین کو متولی نہیں بنایا تھا۔ ویسے مسجد کی خدمت وغیرہ اس سے لیا کرتا تھا۔ تب صرف سراج الدین متولی شمار نہ ہوگا۔ اگر وقف کرنے والے یا متولی وقف نے کسی کو غلام رسول متوفی کے بعد متولی بنایا ہو تو وہی متولی شمار ہوگا ورنہ حاکم متولی مقرر کرلے گا اور اگر حاکم سے متولی مقرر کرانا متعذر ہو تب محلّہ والے مشورہ کر کے کسی کو متولی بنا دیں۔ خواہ سراج الدین مذکور کو یا اس کے کسی بھائی کو اور یہ بہتر ہے یا کسی دوسرے اہل شخص کو اگر یہ نااہل ہوں **فی العالمگيرية ص ۴۱۲ ج ۲ وللمتولي ان يفوض لغيره عند موته كا لوصي له ان يوصي الى غيره وفيها ايضاً واذا اراد المتولي ان يقيم غيره مقام نفسه في حياته وصحته لايجوز الا اذا كان التفويض اليه على سبيل التعميم هكذا في المحيط وفيها ايضا اذا مات المتولي والواقف حي فالراى في نصف قم آخر الى الواقف لا الى القاضي وان كان الواقف ميتاً فوصيه اولى من القاضي فان**

لم یکن او صی الی احد ما لدای فی ذلک الی القاضی کذا فی الفتاویٰ وفیها ایضاً وقف صحیح علی مسجد بعینه وله قیم فمات القیم فاجتمع اهل المسجد وجعلوا رجلاً متولیاً بغیر امر القاضی مقام هذا المتولی لعمارة المسجد من غلات وقف المسجد اختلف المشائخ فی هذه التولیة ولا صح انها لا تصح ویکون نصب القیم الی القاضی ولا یکون هذا المتولی ضامناً قول عند ضرورة تعذر التولیة من القاضی یجوز الافتاء علی خلاف الاصح) وفیها ایضاً ص ۴۶۳ ج ۲ وذکر الشیخ الامام الاجل شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالیٰ فی نفقاته عن مشائخ بلخ ان المسجد اذا کانت له اوقاف ولم یکن لها متول فقام واحد من اهل المحله فی جمیع الاوقاف وانفق علی المسجد فیما یحتاج الیه من الحصیر والحشیش ونحوذلک لا ضمان علیه فیما فعل استحساناً فیما بینه وبین الله تعالیٰ فاما اذا اخبر الحاکم بذلک واقربه عنده کذا فی الذخیرة۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۸ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

مسلمان کی کیا تعریف ہے، فاجر وفاسق کسے کہا جاتا ہے اور اُس کی نماز جنازہ کا حکم، منافق کی تعریف، علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی تشریح کیا ہے، علما ئهم شر من تحت ادیم السماء کی تشریح، تامرون بالمعروف اور یامرون بالمعروف کا مصداق کون سی جماعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل سوالوں میں کہ

(۱) قرآن کریم وحدیث نبوی کی رو سے مسلمان کی تعریف کیا ہے۔

(۲) مشرک کون ہے اور اس کی تعریف۔

(۳) فاجر وفاسق کسے کہا جاتا ہے اور اس کی علامت کردار کیا ہے۔

(۴) کیا فاسق وفاجر یا منافق کی نماز جنازہ مسنون ہے۔

(۵) منافق کسے کہتے ہیں اور ان کے کردار کیا ہیں۔

(۶) علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کی تشریح اور اس کے مصداق علماء کا کردار۔

(۷) علماء هم شر من تحت اديم السماء کی تشریح کیا ہے اور اس کے مصداق کون سے علماء کرام ہیں۔
(۸) یامرون بالمعروف کی تعریف میں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی کون سی جماعت عملاً ایسی ہے۔ بینوا توجروا



(۱) مسلمان وہ شخص ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ان باتوں میں تصدیق کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے طرف لاتے ہیں اور اس کا ثبوت بالضرورۃ ہوا ہو اور اس کا اقرار بھی کرے۔ نیز کسی بھی ضروریات دین کا انکار نہ کرتا ہو۔
(۲) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی غیر کو ذات یا صفات خاصہ میں شریک مانتا ہو۔
(۳) فاسق وفاجر وہ شخص ہے جو گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرتا ہو۔
(۴) فاسق وفاجر جو دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوا ہو اگرچہ بہت بڑے گناہوں کا مرتکب بھی رہا ہو اس کا نماز جنازہ مسنون بلکہ فرض کفایہ ہے۔ قال فی شرح العقائد ص ۱۲۱ ویصلی علی کل برو فاجر اذا مات علی الایمان للجماع. ولقوله علیه السلام لا تدعوا الصلاة علی من مات من اهل القبلة الخ
(۵) منافق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک اعتقادی دوسرا عملی۔ منافق اعتقادی کا پتہ لگانا تو بڑا مشکل کام ہے جس کے نفاق کے متعلق علی التعیین اللہ تعالیٰ یا شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے خبر دی ہو۔ اسے منافق اعتقادی خارج از دائرہ اسلام کہہ سکیں گے ورنہ نہیں۔ قال تعالیٰ لا تعلمهم نحن نعلمهم الآیۃ کیونکہ زبان پر تو وہ اسلام اسلام پکارتا ہے۔ باقی دل کا علم تو رب تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے اور منافق عملی وہ ہوتا ہے جس میں کوئی سی خصلت خصال نفاق میں سے پائی جائے جو حدیثوں اور روایات میں مذکور ہیں۔ مثلاً اذا حدث کذب واذا اؤتمن خان واذ عاهد غدر او کما قیل وغیره ذلک۔
(۶) اس کا مطلب غالباً یہی ہے کہ میری امت کے علماء دین انبیاء بنی اسرائیل علیہم الصلاۃ والسلام جیسے تبلیغ دین پر مامور ہوں گے اور وہ یہ انبیاء والا کام سرانجام دیتے ہوں گے۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ اب ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ کام اس امت کے علماء کے ذمہ ہے۔
(۷) اس سے مراد غالباً یہی علماء سوء ہیں جو اپنے دنیاوی اغراض کے لیے طرح طرح کی بدعات کا اختراع وایجاد کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی اور انتشار پھیلاتے ہیں۔ راہ سنت کو چھوڑے بیٹھے ہیں۔ علماء کے لباس میں ملبوس ہو کر عوام مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ عصمنا الله عنهم۔
(۸) اس میں تمام وہ علماء حق داخل ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع کرتے ہوئے دین اسلام

کی خدمت میں شب و روز مشغول ہیں۔ مثلاً جمعیۃ علماء اسلام، تبلیغی جماعت، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت وغیرہ دینی اور اصلاحی جماعتیں اور افراد۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

ایک برسر روزگار بیٹے کے لیے بے روزگار اور ضعیف والد کے حقوق کیا ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک برسر روزگار بیٹے کے لیے اپنے بے روزگار ضعیف والد کی خدمت کے لیے از روئے شرع کون سی حدود متعین ہیں۔

﴿ج﴾

اگر والد مذکور صاحب استطاعت اور مالک نصاب ہے تو بیٹے کے ذمہ اس کا نان ونفقہ لازم نہیں ہے۔ ویسے اطاعت وفرمانبرداری ہر جائز کام میں اس کے ذمہ ضروری ہے اور اگر والد مالک نصاب نہیں ہے اس کے پاس اپنے اخراجات کے لیے مال نہیں ہے تب اگر ضعیف نہ بھی ہو۔ کمائی کے قابل ہو تب بھی اس کے بیٹے مالک نصاب صاحب استطاعت موسر کے ذمہ اس کا نان ونفقہ واجب ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص کے کئی بیٹے بیٹیاں مال دار ہوں تو ان تمام کے اوپر برابر اس کا نفقہ لازم ہوگا اور اگر والد مال بھی نہیں رکھتا اور کمائی کے قابل بھی نہیں تب تو بیٹے کے ذمہ لازم ہے کہ وہ جو کما کر لائے اس میں سے والد کو بھی کھلائے۔ قال فی العالمگیریة ص ۵۶۴ ج ۱ قال ویجبر الولد الموسر علی نفقة الابوین المعسرین مسلمین کانا او دمیین قدراً علی الکسب او لم یقدرا بخلاف الحر بیین المستامنین ولا یشارک الولد الموسرا حداً فی نفقة ابو یه المعسرین کذا فی العتابیة الیسار مقدر بالنصاب فیما روی عن ابی یوسف رحمه الله وعلیه الفتوی والنصاب نصاب حرمان الصدقة هکذا فی الهدایة واذا اختلطت الذکر والاناث فنفقة الابوین علیهما علی السویة فی ظاهر الروایة وبه اخذ الفقیه ابو اللیث وبه یفتی کذا فی الوجیز للکردری وفیها ایضاً قال ابو یوسف رحمه الله تعالیٰ اذا کان الابن فقیراً کسو با والاب زمنا یشارک الا بن فی القوت بالمعروف لانه اذا لم یشار که یخشی الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

باندی سے بغیر نکاح مباشرت کیوں جائز ہے

موجودہ جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو لوگ قید ہو گئے ہیں کیا ان کو غلام اور باندیاں بنانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مالک اپنی مملوکہ جاریہ کے ساتھ بغیر نکاح جماع کرسکتا ہے یا نہیں۔ اگر بغیر نکاح کے جماع کرسکتا ہے تو کیوں اور نہیں کرسکتا تو کیوں۔ وجہ تحریر فرمادیں۔

(۲) موجود جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو مسلمان قتل ہوئے ہیں شہید ہیں یا نہیں۔

(۳) جو کافر مرد اور عورت گرفتار کر کے لائے گئے ہیں وہ غلام اور باندیاں بنائی جاسکتی ہیں یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) اپنی مملوکہ جاریہ کے ساتھ جب وہ مسلمان یا کتابیہ ہو بغیر نکاح کے جماع کرسکتا ہے بلکہ اپنی مملوکہ کے ساتھ نکاح ہرگز ہوتا ہی نہیں اور اگر وہ مشرکہ غیر کتابیہ ہے تو اس کے ساتھ جماع کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ قال تعالٰی **والذین ھم لفروجھم حفظون الاعلٰے ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین. الآیة وقال ایضاً والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم۔**

(۲) جہاد ہے۔ جو مسلمان اس میں قتل ہوئے ہیں وہ شہید ہیں۔

(۳) شرعاً غلام اور باندیاں بنائی جاسکتی ہیں۔ **قال فی الکنز ص ۲۳۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ وقتل الاسری او استرق او ترک احرارا ذمة لنا۔** فقط واللہ تعالٰی اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ

تبلیغی پروگرام اور محفل قرأة کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین کہ کسی تبلیغی پروگرام، اسلامی مجلس یا مقابلہ حسن قرأت کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا جائز ہے اور اگر کوئی تقریب منعقد ہو رہی ہو تو مسلمانوں کو اس میں شرکت اور چندہ دینا باعث ثواب ہوگا یا اس قسم کے پروگرام جس میں مرزائیوں سے بھی چندہ لیا گیا ہو تو کیا اس میں عدم شرکت اور علیحدگی ضروری ہے۔

محمد یعقوب ناظم جمعیۃ العلماء اسلام ملتان

﴿ج﴾

مرزائیوں سے چندہ لینا غیرت اسلامی کے خلاف ہے۔ بالخصوص اس صورت میں جبکہ چندہ لینے سے ان کے اثرات اہل اسلام میں پھیل کر گمراہی کا موجب ہوتے ہیں۔ نیز تبلیغی پروگرام سادگی سے انجام دیے جائیں جس کے لیے چندہ مانگنے اور بالخصوص مرزائیوں کے آگے ہاتھ پھیلانے یا ان کے چندہ کا لالچ بھی دل میں نہ آئے اور مقابلہ حسن قرأت کی مجالس تو سلف میں موجود نہیں تھیں۔ ایسی مجالس میں بدعت کا شبہ ہے۔ اس کے زیادہ اہتمام اور چندہ مانگنے کی حاجت ہی کیا ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا کیا حکم رکھتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا اسلام میں جائز ہے کہ نہیں۔ وضاحت کریں۔

عبدالرحمٰن طارق گورنمنٹ کالج ملتان

﴿ج﴾

ریڈیو پر گانا سننا ناجائز ہے چاہے گھر میں ہو یا دکان میں یا بیٹھک میں البتہ ضروری اعلانات اور خبریں جو حکومت کی طرف سے نشر ہوتی ہیں۔ حسب ضرورت اہل حاجت کو سننا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر امام نے "فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه، فَاُمُّه، هَاوِيَة" پڑھ لیا کیا نماز ہوگئی نہری پانی کا مخصوص حصہ سرکار کی اجازت کے بغیر نیلام کر کے وہ رقم تعمیر مسجد پر خرچ کرنا، نور الایضاح کی عبارت اور حاشیہ کی وضاحت، کیا دولہا کی طرح دلہن سے بھی ایجاب و قبول ضروری ہیں یا انگوٹھا لگانا کافی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) کیا امام فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه، فَاُمُّه، هَاوِيَة پڑھ دے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔

(۲) جس نہری پانی کی سرکاری دارہ بندی نہ ہوئی ہو اس پانی میں سے چند گھنٹے لوگ از خود بلا اجازت

سرکار باہم مشورہ کر کے مشترکہ طور پر گاؤں کی مسجد کے لیے مخصوص کر کے نیلام کرتے ہیں اور حاصل کردہ اس رقم سے بستی کی مسجد تعمیر کرائی جارہی ہے۔ کیا یہ تعمیر اس رقم سے کرانا درست ہے۔

(۳) نورالایضاح ص۳۰ مطبوعہ کراچی کی عبارت **تنزح البئر الصغیر بموت کلب فیھا** پر حاشیہ کے آخر **فاذا لم یمت وخرج حیا ولم یصل فمه الماء ینجس** تحریر ہے۔ کیا کتے کے تر بال اور بھیگا ہوا کتا پاک ہوتا ہے۔ جبکہ ظاہری اور نجاست کوئی نہ لگی ہو۔

(۴) نکاح خواں جس طرح دولہا کو بطور وکالت کے ایجاب وقبول کرتا ہے کیا اسی طرح دلہن کو ایجاب و قبول کرنا نکاح خواں کے لیے ضروری ہے یا دلہن کے وکیل کی اجازت نکاح خواں کے لیے کافی ہے اور دلہن کے وکیل کا دلہن سے رجسٹر نکاح پر انگوٹھا لگوا لینا کافی ہے یا دلہن کے وکیل کے ذمہ لازم ہے کہ صراحۃً ایجاب وقبول کے الفاظ دلہن کو سنا کر کم از کم ایک جواب ناطق یا ساکت وغیرہ لینا ہی ضروری ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) نماز فاسد ہو جائے گی **قال فی العالمگیریة ص ۸۰ ج ۱ اما اذا غیر المعنی بان قرأ ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحت اولٰئک هم شر البریة ان الذین کفروا من اهل الکتاب الی قوله خالدین فیها اولٰئک هم خیر البریة لفسد عند عامة علمائنا وهو الصحیح هکذا فی الخلاصة** ہاں اگر موازینہ پر وقف تام کر کے فَاُمُّہٗ ہاویہ کو بعد میں پڑھے تب فاسد نہ ہوگی۔ عالمگیریہ ص۸۴ ج۱

(۲) اگر سرکار کی طرف سے قانوناً ایسا کرنے کی اجازت ہو تب درست ہے ورنہ نہیں **کما هو بین**۔

(۳) جی ہاں کتے کے تر بال اور بھیگا ہوا کتا پاک ہے جبکہ ظاہری اور نجاست نہ لگی ہو اور نہ اسے پسینہ آیا ہو کتے کا پسینہ لعاب اور سور یہ سب نجس ہیں۔ (ھکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ ص۱۹ ج۱)

(۴) جب کوئی شخص عورت کی طرف سے وکیل بالا نکاح بن جاتا ہے اس طور پر کہ قبل از نکاح وہ عورت سے اس طرح کہہ دے کہ میں تیرا نکاح فلاں بن فلاں کے ساتھ بعوض حق مہر کر دوں اور لڑکی کہہ دے کہ ہاں یا اگر وکیل بننے والا اس کا ولی اقرب ہے تو خاموش ہو جائے وغیرہ اور یہ لڑکی کنواری باکرہ ہے۔ تب مجلس نکاح میں یہ وکیل لڑکی کی طرف سے ایجاب وقبول کرائے پس نکاح منعقد و نافذ ہے۔ اس کے بعد لڑکی کو ایجاب وقبول سنانا یا اسی وقت سنانا ضروری نہیں ہے اور نہ اس سے رجسٹر نکاح پر نفاذ و جواز نکاح کے لیے انگوٹھا لگوانا ضروری ہے۔ صرف وہی وکالت ہی کافی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح اسی زلیخا سے ہوا تھا جس نے انہیں گناہ کی دعوت دی تھی

(س)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عزیز مصر کی بیوی جو زلیخا کے نام سے مشہور ہے اس کے متعلق بعض لوگ قصہ جات میں دیکھے جاتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے ساتھ اسی عورت کا یعنی جس نے یوسف علیہ السلام کو مکان میں بند کر کے فحش اور برائی کی طرف بلایا تھا نکاح کر لیا تھا اور اولاد بھی ہوئی۔ اس کے متعلق تحقیق متفق علیھا مسئلہ یہ ہے کہ نکاح پیغمبر یوسف علیہ السلام کا اس فاحشہ عورت سے قطعاً نہیں ہوا اور نہ ہی قرآن و سنت اور صحیح تاریخ ثقہ سے ثابت ہے اور جنہوں نے لکھا یا کیا یہ سخت بے خبری اور ناواقفیت کی بنا پر کیا ہے۔ بلکہ پیغمبر کی شان پر صریح کہانی ہے۔ فاحشہ عورت کے فحش اور بے حیائی اور آزادی کو قرآن مجید نے سوء اور فحشاء کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔ ایسی ہی بدچلن عورت کو پیغمبر خدا کے گھر میں اہل بیت کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ یاد رہے کہ بعض جاہل شعراء نے لکھ دیا ہے پھر ایسا کر کے اس واقعہ کو لکھا جس سے محض تنقیص شان نبوی ہوتی ہے۔ اگر ذی عقل فہم محقق آدمی سوچ لے تو پیغمبر کی شان کیا اور ایسی بدچلن کہاں۔ واللہ اعلم

جو آیت صریح میں ہے۔ فحش امرأۃ عزیز پر وہ آیت یہ ہے۔ **کذالک لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصین** یعنی یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی فحش گوئی جو زلیخا کی طرف سے صادر ہو چکی تھی ہم نے ہٹا لیا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔ دوسری تحقیق محققین کی ہے بوقت ضرورت پیش کی جاتی ہے۔ دعا گو احمد سعید عفی عنہ۔

(ج)

یوسف علیہ السلام کا زلیخا کے ساتھ نکاح ہونا اہل سیر نے لکھا ہے۔ کوئی یہ مسئلہ قطعیات میں سے نہیں ہے۔ اس میں سکوت ہی بہتر ہے۔ خواہ مخواہ کسی عورت کے متعلق برا بھلا کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت نے ہمیں اس کا مکلّف نہیں بنایا ہے اور نہ عزیز مصر کی بیوی کا استمرار علے الفحش نص قطعی سے ثابت ہے۔ **و کذالک مکنا لیوسف فی الارض الی و کانو یتقون** (سورۃ یوسف) والی آیت کے حاشیہ پر علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بادشاہ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ نیز اس زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہوا تو اس کی عورت زلیخا نے آپ سے شادی کر لی۔ واللہ اعلم محدثین اس پر اعتماد نہیں کرتے۔

تفسیر حقانی ص ۲۹۳ ج ۴ پر ہے۔ زلیخا جو عزیز کی بیوی حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق تھی اس کا باقی قصہ نہ قرآن نے بیان کیا نہ تورایت موجودہ نے مگر اہل سیر نے لکھا ہے کہ اس سے شادی ہوئی اور دو بیٹے ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ درست ہے کہ قرآن کریم نے سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ السلام اور امرأۃ العزیز سے متعلق جتنی بات ہمیں بتلائی ہے اتنی بات پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کے علاوہ باقی امور جو مذکور ہیں ان کی تکذیب وتصدیق دونوں شرعاً لازم نہیں لیکن امرأۃ العزیز کے بارہ میں فاجر اور فاحشہ اور بدکار قسم کے الفاظ لکھنا یا اسے بے حیا بدچلن کے الفاظ سے یاد کرنا صحیح نہیں۔

قرآن کریم نے یوسف علیہ السلام سے اس کے قلبی تعلق محبت، مروّت اور برائی کے ارادہ اور اس کی نیت کا ذکر کیا ہے۔ نیز اس کے کپڑے پھاڑنے کا بھی ذکر ہے لیکن ان امور میں سے کوئی امر بھی گناہ کبیرہ نہیں ہے۔ یہ سب امور صغائر ہیں کبیرہ گناہ (زنا) سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے تقویٰ وطہارت وعصمت کی وجہ سے بچالیا اور صغائر گناہ تو حسنات سے معاف ہوتے ہیں۔ ان الحسنات یذھبن السیئات قرآن کریم کی صریح نص اس پر دلیل ہے۔ کیا امراۃ العزیز نے صغائر کے ارتکاب کے بعد کوئی نیکی نہیں کی ہوگی جس سے اس کا یہ گناہ معاف ہو چکا ہو اور نہ توبہ کی ہوگی۔ الحاصل زیادہ سے زیادہ یہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ امرأۃ العزیز سے صغائر گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اس سے قطعاً لازم نہیں آتا کہ وہ پیغمبر کی بیوی نہیں بن سکتی۔ پیغمبر کی بیوی کے لیے معصوم ہونا شرط نہیں۔ البتہ پیغمبر خود معصوم ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر چہ امرأۃ العزیز کے ساتھ سیدنا یوسف علیہ السلام کے نکاح پر اعتقاد رکھنا لازم نہیں لیکن امرأۃ العزیز کو مذکورہ الفاظ سے یاد کرنا بھی درست نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ نکاح ہو چکا ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

استطاعت شادی نہ ہونے کی صورت میں شہوت ختم کرنے والی دوا استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فقہ امام اعظم رحمہ اللہ سے کہ بندۂ ناچیز مالی لحاظ سے نہایت مفلس ہے۔ الحمدللہ دینی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دے رکھی ہے۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی اس وقت پاکستان میں دیوبندی جماعت کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے سند حاصل کر کے حسب توفیق خدمت دین میں مشغول ہوں اللہ ریاکاری سے بچائے دو وجہ کی بنا پر بندہ کے نکاح میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔ مولوی ہونے کی بنا پر اور دوسرا دنیاوی سرمایہ کی قلت۔ بہت کوشش کی مگر نتیجہ

صفر ہے۔ نیز بندہ بزرگوں کی صحبت میں کچھ عرصہ رہا جس کی وجہ سے دنیا سے بھی بھاگتا ہے۔ حالات زمانہ اف توبہ جاہل گھرانہ میں شادی ہونا تباہی ایمان ہے۔ ان سب وجوہ کی بنا پر اور اس مجبوری کی وجہ سے کہ شاید زنا میں مبتلا نہ ہو جاؤں بندہ نے عہد کر لیا ہے کہ کوئی ایسی دوا استعمال کروں جس سے شہوت کا مادہ ختم ہو جائے اور تجرد کی زندگی اللہ اللہ کر کے گزاروں تا کہ ایمان کی سلامتی سے دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ شہوت کو دبانے کا بہتر عمل یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ پے در پے روزے رکھے جائیں لیکن روزہ رکھنے کی ہمت نہیں۔ بڑھاپا اگر آ گیا تو ویسے کمزوری ہوگی۔ نیز تصوف کی کتابوں میں احیاء العلوم وغیرہ میں صوفیاء عظام کی لغت میں شادی نہ کرانے کے خود یہ بھی تحریر فرمائے ہیں۔ نیز حالات زمانہ اس کے موید ہیں بہر حال ان سب حالات کے پیش نظر مجبوری کی بنا پر ایسی دوا استعمال کرنا جس سے شہوت کا مادہ ختم ہو جائے جائز ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

حبیب اللہ صاحب فاروق احمد خطیب جامع مسجد



ویسے جس شخص کو جور کا خوف نہ ہو۔ بیوی بچوں کے حقوق ہر قسم نان ونفقہ مہر وغیرہ کی ادائیگی پر قدرت رکھتا ہو ایسے شخص کے لیے حالت اعتدال میں نکاح سنت موکدہ ہے اور حالت توقان (غلبۂ شہوت) میں واجب ہے۔ احادیث میں نکاح کرنے کی بڑی ترغیب آئی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اسباب میں بھی کوشش فرمالیا کریں کسی طرح اللہ جل مجدہ انتظام فرمالیں گے۔ عدم وجدان کی صورت شارع علیہ السلام نے روزہ رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ **عن عبداللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء** (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۷) لیکن اگر روزے رکھنے کی ہمت بھی نہیں ہے نسخہ نبویہ علے صاحبہا الف الف تحیہ کو استعمال کرنے کی توفیق نہیں ہے تب دوا کے متعلق گزارش ہے کہ اگر دوا اس قسم کی ہے جس سے قوت شہوانیہ کو کم کر دیا جاتا ہے اس کا استعمال بروئے حدیث **فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء** جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سے بھی شہوت کی تقلیل ہوتی ہے اور اگر اس قسم کی ہے جس سے قوت شہوانیہ کو بالکل ختم اور خارج کر دیا جاتا ہے اس کا استعمال بروئے حدیث درج ذیل ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ **عن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علے عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لا ختصینا** (ہم خصی ہو جاتے) متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف کتاب النکاح ۲۶۷) اس حدیث سے خصی ہونے کی ممانعت ہوئی ہے جس سے مادہ شہوانیہ کو بالکل ختم کر دیا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

منکوحہ غیر کو اغوا کر کے پاس رکھنے والے کے متعلق حضرت لاہوری کا ارشاد

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت اغوا کر لی ہے۔مغویہ عورت کا ناکح بھی موجود ہے۔حضرت لاہوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اغوا کنندہ کے ساتھ کھانا سلام کلام کرنا برتاؤ کرنا ناجائز ہے۔اب شرعاً ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنے جائز ہیں یا نہ جواب شرعی سے ممنون کریں۔

نیز اب بھی اس شخص کے اس عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔مغویہ بھی اس وقت اس کے پاس موجود ہے۔

﴿ج﴾

حدیث شریف میں وارد ہے **من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان او کما قال** یعنی جو شخص بھی تم میں سے کوئی حرام کام ہوتا ہوا دیکھے تو اس کو ہاتھ قوت سے روکے اگر ہاتھ سے روکنے کی اس میں استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر زبان سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ بہت کمزور ایمان کا درجہ ہے۔دل سے برا جاننے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے اثرات ظاہری تعلقات پر پڑے۔لہٰذا جو شخص کسی منکوحہ غیر عورت کو بطور داشتہ کے رکھتا ہے وہ حرام کا مرتکب ہو رہا ہے۔تمام مسلمانوں کو ضروری ہے کہ اسے سمجھائیں اور اس فعل بد سے روکیں اور توبہ پر آمادہ کریں۔اگر پھر بھی یہ شخص اپنی حرام کاری سے باز نہ آئے تو اس سے تمام دوستانہ تعلقات غمی شادی وغیرہ منقطع کر لیں اور حضرت مولانا لاہوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو ارشاد سوال میں مذکور ہے وہ درست ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ محرم ۱۳۸۵ھ

غیر ثقہ عالم کا رویت ہلال کے متعلق فتویٰ دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق کہ عالم ثقہ کی تعریف کیا ہے اور ان کے سوا اگر کوئی اور غیر ثقہ عالم رویت ہلال وغیرہ مسائل میں فتویٰ دیں تو کیا قابل قبول ہوگا یا نہیں۔اگر عالم ثقہ ان کا فتویٰ رویت ہلال کے بارے میں رد کرنا چاہے شک کی بنا پر تو کیا اس کو رد کرنے کا حق ہے یا نہیں اور عالم ثقہ کیا قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں۔

السائل محمد اکبر خان

﴿ج﴾

عالم ثقہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جن مسائل میں فتویٰ دیتا ہے ان میں ماہر ہو۔ علاقہ کے علماء کرام کا اس کے علم وتقویٰ پر اعتماد ہو اور وہاں کے لوگوں کا مسائل کے اندر مرجع ہو۔ یعنی علماء وعوام الناس دونوں کی نظروں میں ماہر عالم اور معتمد علیہ ہو۔ لہٰذا ایسی صفات کا حامل شخص اگر کسی ایسے گاؤں وغیرہ میں جہاں حاکم شرعی نہیں ہے رویت ہلال کے متعلق شہادت لے کر حکم صادر فرمائے تو اس کا حکم وہاں کے باشندوں پر رویت ہلال کے متعلق عائد ہوگا ورنہ نہیں۔ باقی مفتی اور ثقہ عالم کے دیگر اوصاف مفصلاً عالمگیری ص ۳۷۸،۳۷۹ ج ۳ میں موجود ہیں وہاں دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ محرم ۱۳۸۵ھ

عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آیا عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک ہے تو کسی صحابی یا بزرگ کا قول یا کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ درالمختار کس نے لکھی۔
ماسٹر فضل الحق ضلع ملتان مدرس مڈل سکول جہانگیر آباد تحصیل خانیوال

﴿ج﴾

عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے۔ مسلم شریف میں ہے۔ **خمس من الفطرة الختان نوار استحداد** الخ۔ علامہ نوری شارح مسلم ص ۱۲۸ ج ۱ پر فرماتے ہیں۔ **اما تفصیلها فالختان واجب عند الشافعی وکثیر من العلماء وسنة عند مالک واکثر العلماء وهو عنه الشافعی واجب علی الرجال والنساء جمیعاً** الخ اس طرح اشعۃ اللمعات ص ۱۹۵ ج ۱ پر ہے۔ **وفی الفتاویٰ عالمگیریه ص ۳۵۶ ج۵ اختلفت الروایات فی ختان النساء وذکر فی بعضها انه سنة هکذ احکی عن بعض المشائخ وذکر شمس الائمة الحلوانی فی ادب القاضی للخصاف ان ختان النساء مکرمة کذا فی المحیط۔**

کتاب الدرالمختار شرح تنویر الابصار علامہ محمد علاؤ الدین بن علی الحصکفی الحنفی کی تصنیف ہے۔ بڑے پایہ کے عالم مفتی اور مصنف ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ شوال ۱۳۸۴ھ

ڈھول بجانا شرعاً جائز ہے یا حرام

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر ڈھول بجایا جائے تو اس میں کوئی فتویٰ ہے۔ یہ مسئلہ اس لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ڈھول بجانا کوئی حرام نہیں ہے اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ بالکل حرام ہے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ ڈھول بجانا کیسا ہے۔ صرف ڈھول کی بات ہے گانے باجے اور ناچنا وغیرہ نہ ہو۔ صاف ڈھول بجایا جائے تو اس میں شریعت کا کیا فتویٰ ہے اور وہ حدیث بھی زیر نظر رکھتے ہوئے فتویٰ دینا جو کہ ایک مائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف بجاتی تھی۔ جواب سے جلدی مطلع فرمائیں۔

تحصیل بھکر ضلع میانوالی معرفت امام بخش

﴿ج﴾

محض ڈھول بجانا بھی ناجائز اور حرام ہے مگر بعض حالات میں اطلاع وغیرہ کرنے کے لیے اس کی اجازت ہے۔ مثلاً رمضان میں افطار کے وقت یا سحری کے وقت کا اعلان، روزہ یا عید کے چاند کے نظر آنے کی اطلاع، نکاح کا اعلان وغیرہ اس قسم کے امور سے اس کی اجازت ہے کہ صرف اعلان تک ہی اس کا بجانا محدود رہے۔ فسق و فجور، فحش تماشے اور گانا گانے، ناچ وغیرہ کے لیے قطعاً جائز نہیں۔ قال فی الشامیة ص ۳۹۵ ج ۶ واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذالک حرام وان سمع بغتة یکون معذوراً ویجب ان یجتھد ان لا یسمع قھستانی وفی الفتاویٰ الھندیه ص ۳۵۴ ج۵ وسئل ابو یوسف رحمه الله تعالیٰ عن الدف اتکرهه فی غیر العرس بان تضرب المرأة فی غیر فسق للصبی قال لا اکرهه واما الذی یجئ منه اللعب الفاحش للغناء فانی اکرهه کذا فی محیط السرخی. استماع صوت الملاهی کا لضرب بالقضیب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذبها کفر ای بالنغمة۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳۰ شوال ۱۳۸۴ھ

محض شک کی وجہ سے کسی کو منصب سے معزول کرنا یا اُس کی طرف گناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے بنک کو زمین کرایہ پر دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص زنا کرتا ہے یا لوگوں کو اس پر شک ہے اور یہ شخص خادم مسجد بلا اجرت ہے۔ تو کیا اس کو خادمیت مسجد سے الگ کردیا جائے۔ بصورت شک کیا وہ شخص مجرم ہے اور بغیر شہود عینی کے اس کی تشہیر کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔

مخالفین اس شخص کو مسجد محلّہ میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ کیا اس کے لیے دوسری جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہے۔ جبکہ مسجد محلّہ کا زیادہ حق ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی زمین کرایہ پر دیتا ہے۔ بنک بنانے کے لیے کیا اس کے لیے یہ رقم حلال ہے یا حرام کیونکہ اس میں سودی کاروبار کے لیے معاونت ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

جبکہ شخص مذکور واقعہ مذکورہ (زنا) سے انکار کرتے ہیں تو محض شک وشبہ کی بنا پر شخص مذکور کو متہم بفعل مذکور نہیں کرسکتے اور ان کو خدمت مسجد سے منع نہیں کرسکتے اور نہ اس کی تشہیر کرسکتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (سورہ حجرات)

(۲) یہ رقم حلال ہے ولا بأس ببیع العصیر ممن یعلم انه یتخذه خمرا ومن اجر بیتاً لیتخذ فیه بیت نار او کنسیة او بیعة او یباع فیه الخمر بالسواد فلا بأس به ہدایہ ص ۴۷۰ ج ۴۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر کو قربانی میں شریک کرنا، اگر کسی عورت کے پاس ایک ہزار مالیت کے زیورات ہوں لیکن نقد نہ ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں، ڈاک خانہ اور بنک کے سود کا کیا حکم ہے، امام کی عدم موجودگی میں اچھا پڑھنے والے طالبعلم اور غلط پڑھنے والے معمر شخص سے امامت کے لیے کون زیادہ مناسب ہے، اگر بہو پردہ نہ کرتی ہو تو سسر کو بیٹے اور بہو سے بائیکاٹ ٹھیک ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک آدمی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین نہیں مانتا بلکہ وہ کہتا ہے چونکہ سبائی گروہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اکثر جلیل القدر صحابہ نے بیعت نہیں کی۔ بلکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں جنگ کی اس لیے وہ امیر المومنین نہیں ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط اس پر چند دلائل بطور وضاحت مسئلہ بیان فرمادیں۔

(۲) اگر وہ آدمی کسی (دیوبندی اہل سنت والجماعت یا بریلوی) کے ساتھ مل کر قربانی میں گائے کے اندر شریک ہوجائے تو قربانی باقیوں کی صحیح ہوجائے گی یا نہیں۔

(۳) ایک عورت جو کہ زیورات طلائی کی ہزار یا اس سے کم کی مالکہ ہے لیکن نقد اتنے پیسے نہیں رکھتی کہ قربانی خرید سکے اور اس کا خاوند اس کو قربانی لے کر نہیں دیتا۔ کیا اس پر قربانی واجب ہے یا کہ نہیں۔

(۴) جو پیسے بنک یا ڈاک خانہ میں رکھے جاتے ہیں اور وہ اس پر سود دیتے ہیں اگر آدمی ان کو لے کر مسجد کے ساتھ ٹٹی خانہ بنوادے تو جائز ہے یا کہ نہیں یا وہ کسی بہت تنگ دست مسکین کو دے دیے جائیں تو جائز ہے یا کہ نہیں۔

(۵) ایک مسجد کے امام کی غیر موجودگی میں اگر ایک حافظ قرآن نوعمر طالب علم شادی شدہ اور معمولی مسائل نماز کی واقفیت رکھنے والا موجود ہے اور ایک اس کا چچا بھی موجود ہے۔ جو کہ قرآن پاک بھی صحیح نہیں پڑھتا۔ الحمد کو اَلْحَمْدُ اور ایاک کی کاف کو بڑھا کر ایاکا اور نعبد کو بھی لمبا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قانون قرأت سے تو بالکل بے بہرہ ہے لیکن وہ صوفی منش آدمی ہے ذکر کرتا ہے سارا دن قرآن پڑھتا ہے۔ لوگوں کو تعویذ دیتا اور دم کرتا ہے۔ سن رسیدہ ہے۔ کیا ان دونوں میں سے امام کی جگہ کس کو دی جائے۔ تاکہ وہ نماز پڑھادے۔

(۶) ایک آدمی نے گھر میں شرعی پردہ شروع کرایا تو چند رشتہ دار عورتوں نے مل کر اس کی گھر والی کا پردہ ختم کرایا اور پھر اس طرح وہ بغیر شرعی پردہ کے اپنے چچا کے لڑکے یا ماموں کے لڑکے وغیرہ سے بے پردہ ہوگئی ہے۔ اب اس آدمی کا والد چاہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے اور بہو سے بالکل بائیکاٹ کر کے ان کو علیحدہ کر دوں کیا یہ جائز ہے۔ بینوا توجروا

عبدالمجید وعبدالحمید ساکنان گجر کھڑ املتان



(۱) یہ شخص اہل سنت والجماعت کے مسلمہ عقیدہ کا مخالف ہے۔

(۲) باقیوں کی قربانی صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس شخص کو قربانی میں شریک نہ کیا جائے۔

(۳) اس عورت پر قربانی واجب ہے چاہے کچھ زیورات بیچ کر اس کو قربانی خریدنا پڑے۔

(۴) بنک یا ڈاک خانہ سے سود لینا جائز نہیں۔ اگر لیا ہے تو کسی مسکین کو دے دے لیکن اس میں نیت ثواب نہ کرے۔

(۵) جو شخص مسائل نماز سے واقف اور قرأۃ صحیح پڑھتا ہے وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے وہی امامت کرے۔

(۶) بالکل بائیکاٹ تو درست نہیں البتہ اس کے گناہ کی وجہ سے اگر ان کے ساتھ رشتہ داروں جیسے سلوک نہ کرے تو یہ جائز ہے جیسا کہ ہر مسلمان نماز وتر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہے۔ **ونخلع ونترک من یفجرک** کہ ہم علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

نابالغہ یا بالغہ باکرہ لڑکی کا مہر باپ وصول کرسکتا ہے، مرد کو سونے کا دانت لگوانا نکاح کے وقت عورت سے پوچھنا ضروری ہے یا اس کے والد سے پوچھنا کافی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا لڑکی کا مہر جو اس کا باپ نکاح سے پہلے لڑکے کے باپ سے دو یا اڑھائی ہزار روپیہ وصول کر لیتا ہے۔ یہی مہر نکاح خواں مہر باندھ سکتا ہے یا کہ لڑکا اس کے علاوہ اور دے۔

(۲) کیا مرد کو ایک سونے کا دانت لگوانا جائز ہے یا نہ۔

(۳) کیا نکاح کرتے وقت نکاح والی عورت کو نکاح خواں ضرور پوچھے یا کہ اس کے باپ کی اجازت سے نکاح باندھ دے۔ جبکہ نکاح والی عورت کو زیور وغیرہ بھی پہنائے ہوئے ہوں۔

معرفت صوفی نور محمد امریکن ہسپتال چوبارہ روڈ لیہ

﴿ج﴾

(۱) لڑکی اگر نابالغہ ہو یا بالغہ ہو مگر باکرہ ہو تو ایسی لڑکی کا مہر اس کا باپ وصول کر سکتا ہے۔ لہٰذا اگر مہر کی رقم لڑکی کے باپ کو پیشگی دی جائے تو نکاح خوان اسی رقم کو مہر باندھ سکتا ہے اور لڑکے کے ذمہ اس کے علاوہ کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔ **کما فی البحر الرائق ص ۱۱۰ ج۳ وانما یملک الاب قبض الصداق برضاھا دلالة فیبرأ الزوج بالدفع الیه ولھذا لا یملک مع نھیھا والجد کالاب کما فی الخانیة الخ**

(۲) چاندی کا دانت لگوانا تو بالاتفاق جائز ہے اور سونے کے دانت لگوانے میں اختلاف ہے۔ امام اعظم

رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز کہتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ سونے کا دانت نہ لگوایا جائے۔ کما فی الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار ص ۳۶۱ ج ۶ (ولا يشد سنه) المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (ويتخذ انفامنه) لان الفضة تنته۔

اور امداد الفتاویٰ ص ۱۳۸ پر ہے اختلاف ہے اس لیے گنجائش ہے مگر اول احتیاط ہے۔ کذا فی الدر المختار۔

(۳) اگر لڑکی نابالغہ ہو تب تو لڑکی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہے تب اس کی رضامندی سے نکاح ہوگا۔ خواہ نکاح سے قبل اس سے پوچھا جائے اور وہ کسی کو اختیار دے دے اور وہ شخص اس کی طرف سے ایجاب وقبول کر لے یا نکاح کے بعد اس سے پوچھا جائے اور نکاح اس کا باپ پڑھا دے اور اس کو پتہ چل جانے کے بعد وہ اس نکاح کو منظور کر لے یا خاموشی اختیار کرے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جاتا ہے۔ بہر حال اس میں تفصیل ہے۔ جس صورت میں شک گزرے تو مقامی کسی معتمد عالم دین سے دریافت کر لیا کریں یا پھر صورت لکھ کر ہمارے پاس دارالافتاء میں بھیج دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۸ شوال ۱۳۸۷ھ

کسی نمازی اور شریف شخص کا عورتوں کو اغوا کروا کر ان پر زیادتی کروانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص (زید) جو کہ ایک عبادت گزار، متقی اور پرہیزگار ہے اس کی لڑکی جو کہ عاقلہ اور بالغہ ہے نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے والدین کی عدم رضامندی کی بنا پر اپنے پسند کے ایک مرد (بکر) سے اپنے چند دیگر ہمراہیوں کے ذریعہ بکر کی پہلی بیوی، اس کی ضعیف والدہ اور اس کی نابالغہ معصوم بچی کو زبردستی جبر وتشدد کے ذریعہ اغوا کر لیا اور انہیں اپنے آدمیوں کی زیر نگرانی حراست میں رکھا۔ دوران حراست مغویان جو کہ محض عورتیں تھیں اور بے بس و مجبور تھیں ان کے ساتھ زید کے چند آدمیوں نے زنا کیا۔ کچھ عرصہ بعد چند شرفاء کی ذاتی کوشش اور مداخلت سے مغویان کو واپس کرایا گیا۔ اس انتقامی کارروائی کے باوجود بھی زید اپنے داماد اور اپنی لڑکی سے لاتعلق ہے اور لڑکی کی والدہ کو بھی اپنی لڑکی سے نہیں ملنے دیا۔ چنانچہ شرعی نقطۂ نگاہ سے دریافت طلب امور یہ ہیں۔

(۱) کیا دین وشریعت کی رو سے زید کا جو کہ متقی وعبادت گزار ہے یہ فعل کہ اس نے انتقاماً بکر کی عورتوں کو اغوا کر لیا درست ہے۔

(۲) زید نے غیر محرم مردوں کے ذریعہ مستورات کو جبراً اغوا کر لیا جنہوں نے خود اور زید نے بھی ان کی بے پردگی کی ان پر تشدد کیا اور انہیں باندھ کر گھسیٹ کر کاروں میں ڈالا گیا۔ دین وشریعت کی رو سے زید اور اس کے ہمراہیوں کا یہ فعل درست ہے۔

(۳) زید کی زیر حراست وزیر نگرانی زید کے آدمیوں نے مجبور وبے کس عورتوں کی عصمت دری کی۔ کیا دین وشریعت کی رو سے زید اس گناہ کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہے۔

(۴) کیا اس قدر انتقامی کارروائی کے باوجود زید کا اپنی لڑکی اور اپنے داماد سے لاتعلق رہنا اپنی لڑکی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنا اور لڑکی کی والدہ کو اپنی لڑکی سے ملنے نہ دینا کیا زید کا یہ سب طرز عمل دین وشریعت کی رو سے درست ہے۔

اگر دین وشریعت کی رو سے مندرجہ بالا واقعات وحقائق کی روشنی میں زید گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اس کے کفارہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

طفیل احمد عباس ضلع رحیم یار خان



زید جوان کبائر کا مرتکب ہوا ہے اس کو متقی اور پرہیز گار کہنا جہالت ہے ان کبائر کا مرتکب متقی اور پرہیز گار نہیں کہلاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہلایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بالغہ عاقلہ عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔

پس صورۃ مسئولہ میں جس عورت نے اپنی مرضی سے کسی شخص سے نکاح کیا ہے جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ نکاح اپنے کفو میں ہو اور اس کے والد کو فسخ نکاح وغیرہ کا اختیار باقی نہیں۔ پس زید کا انتقامی کارروائی کر کے داماد کی بیوی، والدہ اور معصوم بچی کو اغوا کرنا ناجائز اور حرام کا ارتکاب ہے اور اس معاملہ میں زید کے ساتھ امداد کرنا صریح حکم خداوندی **ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان** الآیہ کی خلاف ورزی ہے اور پھر ان کے ساتھ زنا کرنا تو غضب الٰہی اور قہر خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ العیاذ باللہ

لہٰذا زید اور ان کے ساتھ اس سلسلہ میں اعانت کرنے والے تمام افراد پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں زار وقطار رو کر توبہ تائب ہو جائیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور ہمیشہ کے لیے استغفار کرتے رہیں اور جن لوگوں پر انہوں نے ظلم کیا ہے ان کو راضی کر دیں۔ داماد وغیرہ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ لڑکی اور اس کی والدہ کے درمیان تعلقات ختم نہ کریں اور صلہ رحمی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ملنے دیں۔ لڑکی اور داماد بھی اس مسئلہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اس بیان میں آپ کے تمام سوالات کا جواب آ گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۷ محرم ۱۳۹۰ھ

اگر عورت کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہوتو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے، زانی مرد وعورت کی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا، یہ کیسے ممکن ہے کہ وطی فی الدبر سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) عورت کے تھنوں میں دودھ زیادہ ہوتو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے۔ نیز بکری کے بچے نے اگر پی لیا تو گوشت پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(۲) زانی مرد اور زانیہ عورت کا آپس میں خود تو نکاح جائز ہے کیا ان کی اولاد کا آپس میں جائز ہے۔

(۳) حرمت مصاہرت کے بارے میں فتاویٰ قاضی خان کے اندر ایک طرف تو محض مس المرأۃ بالشہوۃ سے حرمت مصاہرۃ یا محض نظر کرنے سے اس کے فرج کو بھی حرمت مصاہرت ثابت کرتی ہے اور اسی باب (محرمات) میں لکھتے ہیں۔ **وکذالک لولاط امرأة لا یحرم علیه امها وابنها** الخ کیا یہ عبارت غلط ہے یا اس میں کوئی فرق ہے۔ بینوا توجروا

سمیع اللہ قریشی

﴿ج﴾

(۱) عورت کا دودھ بکری کے بچے کو پلانا درست نہیں لیکن اگر پلا لیا تو گوشت میں حرمت نہیں آتی۔

(۲) زانی اور مزنیہ کے اصول وفروع کا آپس میں نکاح جائز ہے۔ **ویحل لا صول الزانی و فروعه اصول المزنی بها وفروعها** (شامی ۳۷ ج ۳)

(۳) فتاویٰ قاضی خان کی یہ عبارت بالکل صحیح اور درست ہے اور اس پر فتویٰ ہے کہ وطی المرأۃ فی الدبر کی صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حرمت کی علت اصلی وطی جو سبب للولد بنے وہ ہے اور مس بالشہوۃ بھی چونکہ مفضی الی ہذا الوطی ہے اس لیے وہ بھی اس کے قائم مقام ہے اور وطی فی الدبر علت اور سبب ولد نہیں اور وطی فی الدبر کی صورت میں مس بالشہوۃ بھی مفضی الی وطی مخصوص (فی مقام الحرث) نہ بنا تو مس بھی حرمت کا سبب نہیں بنتا۔ قال فی البحر **ولو وطی المرأة فی الدبر فانه لا یثبت حرمة المصاهرة وهو الاصح لانه لبس بمحل الحرث فلا یفضی الی الولد کما فی الذخیرة وسواء کان بصبی او امرأة کما فی غایة البیان وعلیه الفتویٰ کما فی الواقعات ولانه لو وطئها فا فضاها لا تحرم علیه امها لعدم تیقن کونه فی الفرج الا اذا حبلت وعلم کونه منه واورد علیهما ان الوطی فی المسئلتین حقه ان یکون سببا للحرمة کالمس بشهوة سبب لها**

بل الموجود فيهما اقوى منه. واجيب بان العلة هى الوط السبب للولد وثبوت الحرمة بالمس ليس الا لكونه سببا لهذا الوطئ ولم يتحقق فى الصورتين الخ (البحر الرائق ص ۹۹ ج ۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

میلاد کی مجلس میں یہ کہنا کہ ''حضور جلوہ گر ہوئے'' اور تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ سیرت النبی مسمی مولود شریف مروجہ میں کچھ بیان کے بعد خاصا کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ بآواز بلند اور قیام کرنے سے قبل تقریر کے بعد یوں بھی کہتے ہیں کہ جلوہ گر ہو یا سید المرسلین، جلوہ گر ہوا امام المرسلین

ان الفاظ میں اگر حاضر و ناظر کا امکان ہے مگر کہنے والے کہتے ہیں کہ ہم ان الفاظ سے حاضر ہونا مقصود نہیں لیتے اور ان الفاظ کے بعد بیٹھنے والے سامعین کو ان الفاظ سے قیام کی طرف اشارہ و حکم کرتے ہیں کہ اٹھو تعظیم احمد کے لیے پھر سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور درود بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ ان تینوں الفاظ کے کہنے کے بعد بھی وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ہونا بیچ محفل میلاد میں کے قائل نہیں تو اس قسم کی میلاد شریف میں ہمارے اکابرین اور علماء سلف کی کیا رائے ہے اور کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا کیا حکم ہے۔

بحث ومباحثہ کے بعد علاقہ کے لوگ وعلماء کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے نہیں۔ مگر اس قسم کے قیام اور ہمارے درود میں خشوع وخضوع ہوتا ہے۔ اس لیے صرف ہماری خوشی کے لیے اس کو قائم رکھنا چاہیے۔ ہمارے اعتقاد میں درود میں کوئی کیفیت نہیں جس طرح چاہے پڑھ سکتے ہیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں بیان فرما کر جلدی جواب عنایت فرمائیں۔

﴿ج﴾

ذکر ولادت باسعادت کے وقت قیام کرنا بدعت اور ناروا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو ردا وكما قال یعنی جو شخص دین میں کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔ قیام میلاد مروج کا ثبوت چونکہ قرون مشہود لہا بالخیر میں نہیں ملتا ہے لہٰذا اس کو اچھا سمجھ کر کرنا دین میں زیادتی اور بدعت ہے۔ وقال النبى صلى الله عليه وسلم كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وفى رواية وكل ضلالة فى النار۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۴ پر ایک فتویٰ ہے جس پر ہندوستان کے اکابر علماء کے

دستخط ہیں۔ وہ ملاحظہ ہو" مجلس مروجہ مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت ومکروہ ہے۔ اگر چہ نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام ان قیود کے یہ مجلس ممنوع ہوگئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے کہ مرکب حلال وحرام سے حرام ہو جاتا ہے۔ پس اس ہیئت مجموعہ مجلس مولود میں بکثرت وزائد از ضرورت چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین الآیہ حکم ناطق قرآن شریف کا ہے۔ علے ھذا امردان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب ہیجان فتنہ کا ہے اور کراہیت سے خالی نہیں اور قیام بالخصوص اسی ذکر اور اسی محفل میں ہونا بدعت ہے۔ پس حضور ایسی محفل کا سبب ان امور بدعت ومکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہوگا۔ الخ۔

باقی کسی کیفیت یا خضوع وخشوع پیدا کرنے کی خاطر کسی بدعت وناروا کام کو جائز نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جس سے دین میں زیادتی کا شبہ پیدا ہوتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ

کیا منکوحہ غیر کو پاس بسانے والے سے اچھا تعلق رکھنے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے جو عورت بچوں سمیت میکے بیٹھی ہوئی ہے اس کے نان ونفقہ کا کیا حکم ہے، جس شخص نے اغوا کردہ عورت کی واپسی کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق معلق کر کے پھر واپس کی ہو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک آدمی جس کا نام محمد حیات ولد اصغر خان ہے اور ارکان خمسہ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ طیبہ کو نہیں کرتا اور حرام کا مرتکب یہاں تک ہے کہ تین سال سے ایک عورت نکاح والی مسماۃ امیراں بی بی کو گھر میں بسا رہا ہے اور دو بچے بھی ہوگئے ہیں اور عقائد میں بھی مشرک ہے۔ ایسے آدمی کی کسی حال میں امداد یا کوئی تعلق رکھنا از روئے شریعت کیسا ہے اور جو آدمی ایسے آدمی کے ساتھ تعلق یا امداد کرے اس کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے۔ ایسے آدمی کا حق شرع والا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا ہے۔

(۲) جنت بی بی دختر اکبر خان تین سال سے اکبر خان یعنی باپ کے گھر میں ہے بمعہ دو لڑکیاں جنت بی بی نان ونفقہ اور سکنی محمد حیات خان ولد اصغر خان کے نکاح میں ہے اس سے یعنی حیات خان سے وصول کر سکتی ہے یا نہیں اور محمد حیات خان ولد اصغر خان کافی مالدار ہے اور جنت بی بی اور دو لڑکیاں کا کم از کم سو روپیہ ماہوار خرچہ

ہے۔ باپ کے گھر میں اور محمد حیات خان کے گھر میں تو سو روپیہ سے بھی زائد تھا۔ شریعت محمدیہ میں جنت بی بی کے خرچہ کے لیے کیا حکم ہے۔

(۳) زید کی ایک عورت ہے اس کے بعد ایک دوسری عورت اغوا کرتا ہے جس کا نکاح بھی موجود ہے اور اغوا شدہ عورت کو کہتا ہے کہ اگر میں تجھ کو واپس کر دوں تو مجھ پر اپنی عورت طلاق ہے۔ اب اس کو واپس کر دیا اور وہ عورت اغوا شدہ اپنے خاوند کے پاس رہتی اور پھر اغوا کر کے لایا پھر واپس کر دی پھر اغوا کر کے دوبارہ لے آیا۔ اب اس کی طلاق دینے کے تین چار گواہ موجود ہیں۔ کیا اس کی پہلی بیوی کا نکاح شرعاً موجود رہتا ہے۔ بینوا توجروا



(۱) اسلام کے ارکان خمسہ کے تارک کے ساتھ میل جول اور تعلقات سے اجتناب ضروری ہے۔ خصوصاً اگر اس کے عقائد شرکیہ ہوں تو اس کے ساتھ ترک موالات ضروری ہیں ان کے ساتھ تعلق رکھنے سے برے اثرات کا اندیشہ ہے لیکن ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے کا نکاح ختم نہیں ہوتا لیکن بہر حال ان کے تعلقات سے اجتناب ضروری ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں واقع ہوئے عالموں نے منع کیا وہ باز نہ آئے۔ پس ان کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ پس ان کے دلوں کا اثر بڑھ گیا پس لعنت کی ان پر زبان داؤد اور عیسیٰ بن مریم سے یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اٹھ بیٹھے فرمایا کبھی تم کو نجات نہ ہوگی جب تک اہل معاصی کو مجبور نہ کرو گے۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد بحوالہ امداد الفتاویٰ)

(۲) بلا رضا خاوند والدین کے گھر پر رہ کر شوہر سے نان ونفقہ نہیں لے سکتی جب تک کہ خاوند کے گھر نہ جائے۔ وان نشزت فلا نفقة لها حتى تعود الى منزله (ہدایہ ص ۴۱۸ ج ۲)

اور اگر شوہر کی طرف سے ظلم کی وجہ سے والدین کے گھر بیٹھی ہے تو اس صورت میں شوہر کے ذمہ نان ونفقہ واجب ہوگا۔ لان المعتبر فی سقوط نفقتها فوات الاحتباس لا من جهة الزوج (ردالمحتار ص ۵۷۸ ج ۳)

(۳) یہ طلاق اغوا کردہ عورت کے واپسی سے معلق تھی۔ جب اس نے پہلی عورت کو واپس کر دیا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی جس میں عدت کے اندر قولاً یا فعلاً رجوع کر سکتا ہے۔ عدت کے بعد نکاح جدید بتراضی طرفین بغیر حلالہ جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ جمادی الاخری ۱۳۸۹ھ

جب دو شریک بھائیوں میں سے ایک نے وارثوں سے حقوق معاف کروا لیے تو اس مال میں دونوں شریک ہوں گے، کیا بچے کو ناک کے ذریعہ دودھ ڈالنے سے رضاعت ثابت ہو جائے گی کیا ذبح فوق العقدہ کی صورت میں جانور حلال ہوگا

﴿س﴾

ایک شخص مسمی باسم زید فوت ہو گیا۔

(۱) ایک بیوی اور کچھ بیٹیاں اور دو چچازاد بھائی چھوڑ گیا۔ ان دونوں چچازاد بھائیوں میں ایک بڑا بمنزلہ وصی کے تھا (میت کی طرف سے یہ شخص وصی نہیں بنایا گیا خود بخود بڑے ہونے کی وجہ سے تصرف کرتا تھا) اور ترکہ میں حوائج کے لیے تصرف کرتا تھا۔ یہ ورثاء سب کے سب بالغ ہیں۔ ان دونوں بھائیوں نے اپنی خصوصی املاک کو جو ترکہ کے علاوہ تھیں وہ ترکہ مشترکہ سے ملا دیا اور خلط ملط کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے یہ مشورہ کیا تھا کہ باقی وارثوں سے ترکہ لینے کی معافی لی جائے۔ ایک بھائی گیا اور میت کی زوجہ سے کہا کہ اپنا ترکہ جو تیرے حصہ کا ہے وہ ہم کو معاف کرو اس نے معاف کیا اور بھائی (میت کے ابن العم) نے کچھ مال مخلوط میں اس کو ہدیہ دیا اسی طرح میت کی بیٹیوں میں سے ایک کو حصہ مستحقہ سے کم دے کر بقیہ سے معافی مانگی۔ اس نے معافی دے دی اسی طرح بقایا بیٹیوں کو بھی کچھ دیا اور باقی سے معافی لی۔ اب بڑا بھائی کہتا ہے کہ ہر مال متروک سب میرا ہے میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ کیا تھا۔ چھوٹا کہتا ہے کہ سب مال میں میں شریک ہوں جواب مرحمت کریں کہ شریعت مطہرہ میں اس مسئلے کا کیا حل ہے۔

(۲) زید کی دو بیویاں ہیں ایک کا نام زینب ہے اور دوسری کا ہندہ۔ ہندہ کے زید سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام ہے عمرو اور دوسرے کا نام بکر۔ عمرو کی ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ہے فاطمہ بکر کے دو بیٹے ہیں ایک کا نام ہے خالد اور دوسرے کا ولید ہر ایک بیٹے کی ماں جدا جدا ہے۔ خالد کو اپنے دادا کی بیوی زینب نے ناک کے ذریعہ سے دودھ ڈال دیا لیکن یہ معلوم نہیں کہ جوف تک پہنچا یا نہیں اور ولید کو زینب نے منہ کے ذریعہ دودھ پلایا۔ اب عرض یہ ہے کہ فاطمہ بنت عمرو کے ساتھ ان دو علاتی بھائیوں خالد اور ولید میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(۳) کسی حلال جانور کے ذبح کرتے وقت چھرا فوق العقدہ چل گیا اور عقدہ نیچے رہ گیا یہ حلال ہوگا یا نہیں باقی ذبح معمول کے مطابق ہے۔ بینوا توجروا

ضلع جیکب آباد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم جیکب آباد بدست عبداللطیف مدرس مدرسہ ہذا

﴿ج﴾

(۱) دونوں بھائیوں نے جب مل کر یہ مشورہ کیا کہ دیگر ورثاء سے حصہ معاف کرایا جائے چنانچہ ایک بھائی جب گیا تو یہ بھائی اپنی طرف سے اصیل اور دوسرے بھائی کی طرف سے وکیل ہے اور ورثاء نے اسے جب کہا کہ جو تیرے حصہ میں آئیں وہ ہم آپ کو معاف کرتے ہیں اور انہوں نے معاف کر دیا تو یہ معافی دونوں بھائیوں کے لیے ہوگی اور دونوں اس مال میں برابر کے شریک ہوں گے۔ بڑے بھائی کا اب یہ کہنا کہ یہ سب کچھ میں نے اپنے لیے کیا صحیح نہیں۔

(۲) صورت مسئولہ میں زینب ولید کی رضائی ماں زید رضائی باپ عمر رضائی بھائی اور فاطمہ رضائی بھتیجی بن گئی اور ولید کے ساتھ فاطمہ کا نکاح حرام ہوگیا۔ ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب اور خالد کو ناک کے ذریعہ دودھ ڈالنے کی صورت میں اگر دودھ جوف تک پہنچا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی نکاح حرام ہے۔

(۳) ذبح فوق العقدہ کی حالت میں بھی عروق ثلاثہ منقطع ہو جائیں ذبیحہ حلال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۵ رجب ۱۳۹۰ھ

شادی کے موقع پر ڈھول نقارہ وغیرہ بجانا اور لڑکی والوں کو جبراً گانے وغیرہ سنوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ گانا بجانا شادی وغیرہ کے موقعہ پر ڈھول نقارہ بجانا اور آج کل جو مزامیر استعمال کیے جاتے ہیں یا بعض مقامات پر عورتوں وغیرہ کا ناچ کرایا جاتا ہے شرعی حیثیت سے اس کا کیا حکم ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کو مجبور کرے کہ شادی کے موقعہ پر لڑکے والے لڑکی والوں کو کہیں ضرور گانا اور ساز وغیرہ آپ کو سنوائیں گے۔ لڑکی والے اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لڑکے والے مصر ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے۔

عبداللہ ملتان

﴿ج﴾

یہ سب امور شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ قرآن وحدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء مشکل ہے۔ تفسیر روح المعانی میں آیت و من یشتری لھو الحدیث کے تحت بہت کثرت سے حرمت کی روایات منقول ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکونن من اُمتی قوم یستحلون الحریر والخمر والمعازف۔

جامع ترمذی میں ہے۔ تکون فی امتی خسف ومسخ اذا ظھرت القینات والمعازف وفی التتار خانیة وان کان السماع غنا فھو حرام باجماع العلماء لان التغنی واستماع الغنا

حرام۔شامی ص ۳۴۹ ج ۶۔

حدیث پاک میں ہے **لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق** ۔اس لیے لڑکی والے اس بات کو ہرگز قبول نہ کریں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امام احمد نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم فرمایا مجھ کو میرے پروردگار نے معازف اور مزامیر کے مٹانے کا۔

سوچنے کی بات ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کے مٹانے کے لیے تشریف لائیں۔اس کو رونق دینے والے اور اس پر اصرار کرنے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔اس لیے لڑکے والوں کو سمجھایا جائے کہ کامیابی اور فلاح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے نہ کہ خلاف شرع احکام میں۔

والجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸صفر ۱۳۹۶ھ

والدین کے حقوق اولاد پر اور نافرمان اولاد کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرے چھ لڑکے ہیں اور تین لڑکیاں اور سب میرے نافرمان ہیں۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان پر کیا جرم لازم آتا ہے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ والدین کا اولاد پر کتنا حق ہے اور اگر اولاد فرمانبردار رہے تو اس کے لیے کتنا اجر ہے اور اگر نافرمان رہے تو ان کے لیے کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

شرعاً والدین یعنی ماں باپ کے اولاد پر بہت زیادہ حقوق ہیں۔اولاد اپنے والدین کی اطاعت جب تک اولاد سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرائیں لازم ہے واجب ہے۔اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جہاں اپنے ایک ہونے اور بندگی کی دعوت دی ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔حتیٰ کہ والدین کو غصہ و ناراضگی میں زبان سے اف کا لفظ بھی جس سے والدین کو تکلیف ہو نہیں بولنا چاہیے یعنی والدین کو ایذا دینا تو درکنار انہیں خالی ایسا لفظ جس سے انہیں تکلیف ہو زبان پر نہ لائیں اور نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کثیرہ میں اپنے والدین سے بہتر سلوک اور معاملہ کا فرمایا ہے اور ان کی نافرمانی سے روکا ہے اور جو اولاد نافرمانی کرے باپ یا ماں کی ان کے لیے سخت وعید دنیا و آخرت میں فرمائی ہیں۔حتیٰ کہ متعدد احادیث میں یہ وارد ہے کہ شب قدر جیسی مبارک رات میں جس میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت، بخشش و رحمت بالکل عام ہوتی ہے سوائے چار آدمیوں کے سب امۃ مسلمہ کی مغفرت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان چار قسم کے لوگوں میں ایک شخص

مجرم والدین کی نافرمانی والا ہے جن کی اللہ تعالیٰ اس مبارک مغفرت والی رات میں بھی معافی نہیں فرماتے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اس شخص کی اولاد کو اپنے باپ کو راضی کرنا ضروری وفرض ہے تا کہ اس مبارک مہینے میں ان کی مغفرت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ

خالہ زاد بہن کی لڑکی سے نکاح بلاشبہ درست ہے، چچازاد بھائی کی بیٹی سے نکاح درست ہے جس مسجد کا متولی ہندو ہو کیا اس میں نماز جائز ہے، ڈاکخانہ میں رکھی ہوئی رقم پر جو منافع ملتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں، پراویڈنٹ فنڈ پر جو اضافی رقم ملتی ہے کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

جناب مکرمی مفتی صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از آداب کے خدمت والا میں التماس کی جاتی ہے کہ ان تحریر کردہ فتووں کے اجوبہ پہ توجہ فرما کر جلد از جلد جوابات ارسال فرما دیں۔ نیز مفصل جواب تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

(۱) زینب اور ہندہ بہنیں ہیں جن کے ماں باپ ایک ہیں۔ زینب کی ایک لڑکی ہے جس کا نام رابعہ ہے اور ہندہ کا ایک لڑکا ہے جس کا نام خالد ہے اور رابعہ کی ایک لڑکی ہے جس کا نام زہرہ ہے اور زہرہ کا نکاح خالد سے ہوا ہے۔ نیز زہرہ کا باپ اور خالد کا باپ بھائی بھی ہیں تو ایسا نکاح شریعت کی رو سے جائز ہوگا یا نہ۔ نیز اگر دو بھائی نہیں ہیں تو اس صورت میں نکاح کس حالت پر رہے گا۔ تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

(۲) خالد اور محمود بھائی ہیں اور خالد کا ایک لڑکا راشد ہے اور راشد کی ایک لڑکی ہے۔ جس کا نام حبیبہ ہے اور محمود کا ایک لڑکا ہے جس کا نام احمد ہے اور راشد اپنی لڑکی مسمّٰی حبیبہ کو اپنے چچازاد بھائی یعنی احمد کے نکاح میں دیتا ہے کیا صورت مذکورہ میں نکاح درست ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کا شافی جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) ایک مسجد مسلمانوں نے بنائی۔ بعد میں غفلت کی بنا پر مسجد کی خدمت مسلمانوں نے چھوڑ دی۔ کوئی ہندو مسجد کی خدمت کرتا ہے یعنی پیش امام کی تنخواہ اور بجلی کا بل اور مسجد کے لیے دریاں وغیرہ اس نے خریدی ہیں اپنی رقم سے۔ اب بعض حضرات فتویٰ دے چکے ہیں کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ ہر نمازی اپنا مصلیٰ نماز پڑھنے کے لیے لائے اور نیز جنہوں نے اس سے پہلے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کوئی صورت جواز کی ہے یا نہیں نیز کافر کے مال کا مسجد میں لگانا یا لگنا کیا حقیقت رکھتا ہے اگر جواز کی کوئی

صورت نہیں تو جو نمازیں اس میں پڑھی گئیں وہ اپنی نمازیں واپس قضا کریں۔ اطمینان بخش جواب عنایت فرمائیں۔

(۴) زید نے ڈاک خانہ میں مبلغ ایک ہزار روپے رکھے ہیں۔ وہ ڈاک خانہ والے اس کو اس رقم پر سالانہ کچھ دیتے ہیں۔ آیا یہ رقم جو کہ اصل مبلغ سے زائد دیتے ہیں زید کے لیے مال حلال شمار ہوتی یا نہیں اس کا نہایت تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

(۴) گورنمنٹ ملازمین کی ماہواری تنخواہ سے کچھ رقم کاٹ لیتی ہیں۔ پھر اس رقم کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کے اصول کے مطابق اس کی نوکری پوری ہو جاتی ہے یا وہ مر جاتا ہے۔ تو پھر وہی اصلی رقم اور زائد بھی یعنی ہر سو روپیہ پر کچھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ زائد رقم جو کہ ان مذکورین کو دی جاتی ہے یہ جائز ہے یا نہ۔ اس کا لینا حلال ہے یا حرام۔ مہربانی فرما کر ان مسائل کا جواب جلد از جلد ارسال فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

محمد اسماعیل حیدرآباد سندھ

﴿ج﴾

(۱) نکاح بلاشبہ جائز ہے۔

(۲) ہندو کا مسجد میں خرچ کرنا اگرچہ فی نفسہ جائز ہے لیکن امور جائزہ خارجی عوارض کی وجہ سے ناجائز ہو جاتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں پر ہندوؤں کی منت اور ان کا ممنون احسان ہونا لازم آتا ہے۔ اس لیے جائز نہیں۔

(۳) صریح سود ہے حلال نہیں۔

(۴) اگر اس رقم کو وصول کیا جاتا اور پھر جمع کرا کر زائد لیا جاتا تو جائز نہ ہوتا لیکن جب تنخواہ کا حصہ کاٹ کر جمع کر لیا گیا تو زائد لینا ضروری ہے۔ یہ زائد انعام گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ اس کی مملوک رقم کا سود نہیں ہے۔ اس لیے کہ قبل القبض وہ رقم اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی۔ لہٰذا زائد لینا درست ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۴ رجب ۱۳۸۱ھ

نابالغ عیسائی لڑکے کی والدہ جب مسلمان ہوگئی تو لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت پہلے عیسائی تھی۔ پھر وہ مسلمان ہوئی۔ جب مسلمان

ہوئی اس وقت اس کا لڑکا دو سال کا تھا۔ وہ بھی ساتھ لے آئی۔ اب اس کا عیسائی باپ کہتا ہے کہ لڑکا مجھے واپس کرو کیا یہ لڑکا عیسائی باپ کو واپس کر دیا جائے یا نہ۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

غلام قادر طالب العلم چک نمبر ۵۴۰

﴿ج﴾

نابالغ لڑکا اگر اس کے والدین میں سے ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم ہے تو اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ چونکہ اس لڑکے کی والدہ مسلمان ہو چکی ہے۔ اس لیے یہ لڑکا مسلمان ہے۔ عیسائی والد کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی سرپرستی اور تربیت کی وجہ سے وہ پھر عیسائی نہ ہو جائے اس لیے اس لڑکے کو اس کی والدہ کی پرورش میں ہی رکھا جائے یا حکومت اس کا اور کوئی انتظام کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

یہ جو مشہور ہے کہ جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو اُس کا جھوٹا باپ نہیں کھا سکتا کیا یہ درست ہے اور جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو کیا اُس کا منہ چومنا باپ کے لیے ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جو بچہ اپنی والدہ کا دودھ پیتا ہو وہ (یعنی بچہ) اگر کوئی چیز کھائے یا پیے تو اس کا جھوٹا اس کا والد نہ کھائے اور نہ پیے اس کی والدہ کھا پی سکتی ہے۔

جو بچہ دودھ پیتا ہو تو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا منہ اس کا والد نہیں چوم سکتا کیا ان دونوں مسئلوں کی کوئی اصل ہے۔

صوفی محمد صادق ٹرنک فروش جھنگ صدر

﴿ج﴾

ان دونوں مسائل کی کوئی اصل نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

والجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

لڑکی کے والدین نے داماد سے جو روپے لیے وہ رشوت ہے واپس کرنا ضروری ہے

﴿س﴾

مودبانہ گزارش ہے کہ ایک آدمی نے شادی کی اور شادی کرتے وقت لڑکی والوں کو مبلغ سات سو روپے دیے اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اس کو جب لڑکی پیدا ہوگئی تو وہ بھی ان کو دے گا۔ چونکہ سندھ میں یہ رواج بھی ہے کچھ عرصہ کے بعد جب اس کی لڑکی پیدا ہوئی اور سات آٹھ مہینوں کی ہوگئی تو اس نے اپنے خسر سے کہا کہ یہ لڑکی ہے اور کسی کے نام کرلو (منگنی سے پہلے لڑکی کسی لڑکے کے نام کردی جاتی ہے اور وہ لڑکی اگر مر بھی جائے تو دینے والے کا قرضہ ادا ہوگیا) سو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ لڑکی فوت ہوگئی اور دوسری لڑکی پیدا ہوئی اور وہ لڑکی تو انہیں دینے کو تیار ہے لیکن اس کا یہ سوال ہے کہ جو پیسے اس سے لیے گئے تھے وہ ان سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔ برائے نوازش تحریر فرمائیں کہ وہ پیسے ان سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

عبدالغفور ضلع جیکب آباد

﴿ج﴾

لڑکی کے والدین کو شوہر سے یا شوہر کے والدین سے کچھ روپیہ لینا ردمختار میں رشوت اور حرام لکھا ہے۔ پس اس روپیہ کو واپس کرنا ضروری ہے اور اس شخص کے لیے لینا جائز ہے۔ **ومن السحت ما یأخذ الصهر من الختن بسبب بنته بطیب نفسه حتی لو کان بطلبه یرجع الختن به (مجتبی) الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار حظر و اباحت** ص ۴۲۴ ج ۶ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۹ شوال ۱۳۸۹ھ

جو اپنے مال کا دفاع کرتا ہوا مرے گا وہ شہید ہے، کیا قرآن کریم غلط پڑھنے والوں کی نماز ہوسکتی ہے ضاد کو ڈواد پڑھنا، ایک مسجد سے غیر ضروری قرآن کریم اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا، جو عورت شوہر کے کہنے پر پردہ نہ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے، شوہر قرآن پڑھانا چاہتا ہو اور بیوی انکار کرے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

مہربانی فرما کران سوالات کا جواب عنایت فرمادیں۔

(۱) اگر کسی راہزن نے مال کو لوٹا اور مالک سے طاقت میں زیادہ تھا۔ کیا مالک کو اس کے ساتھ جھگڑنے کا

حکم ہے یا نہیں۔ اگر مالک نے جنگ کی اور مر گیا کیا شہادت کا درجہ ہے یا نہیں۔ اگر مالک نے چور کو قتل کیا تو مالک پر گناہ ہے یا نہیں۔

(۲) بہت سے لوگ جو قرآن پاک کے پڑھنے سے ناواقف اور جاہل ہیں۔ حتیٰ کہ الحمد شریف، سورتوں اور التحیات کو ایسے غلط پڑھتے ہیں جو کہ الفاظوں کو بدلتے ہیں۔ کیا ان کی نماز صحیح ہوگی یا نہ۔

(۳) بعض سندھ کا امام بجائے لفظ ض یعنی لفظ ض ڈواد پڑھتے ہیں۔ کیا ان کی اپنی نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(۴) کسی مسجد میں بہت سے قرآن پاک وقف کا موجود ہے اور پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ اب اس مسجد سے کچھ قرآن مجید اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا جس میں قرآن مجید نہیں ہیں اور خالص پڑھنے کے لیے رکھنا۔ کیونکہ وہاں پڑھنے والے موجود ہیں۔ مثلاً طلباء دین وغیرہ۔ بہر حال اس دوسری مسجد میں جتنی ضرورت ہے اتنی پہلی میں نہیں۔ تو بقدر ضرورت وقف والا قرآن مجید دوسری مسجد میں نقل کیا جائے۔

(۵) اگر خاوند نے اپنی عورت کو کہا کہ تو پردہ نشیں ہو جا۔ جب باہر نکلتی ہے تو پردہ کے ساتھ نکل جا اور عورت نے کہا کہ میں پردہ نشینی نہیں کروں گی۔ کیا شریعت میں اس کے لیے کوئی سزا یا طلاق کا حکم ہے یا نہیں۔

(۶) خاوند نے اپنی عورت کو کہا کہ میں تجھے تعلیم قرآن پاک دیتا ہوں تو قرآن پڑھ عورت نے انکار کیا کہ میں تعلیم نہیں لوں گی کیا شریعت میں کوئی سزا ہے یا طلاق کا حکم۔

﴿ج﴾

(۱) راہزن کے ساتھ مالک مال کو لڑنے کی شرعاً اجازت ہے اگر مالک مارا گیا تو شہید ہوگا۔ راہ زن مارا گیا تو مالک مال پر گناہ نہیں ہے۔

(۲) ان کی نماز کی تحقیق کی آپ کو کیا ضرورت ہے۔

(۳) ہر سنی ملا کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(۴) جائز نہیں۔

(۵) مرد کو حق ہے کہ اسے سزا دے مگر پہلے نصیحت زبانی کرے۔ پھر سونے میں علیحدگی کرے۔ آخر میں ضرب (غیر مبرح) یعنی وہ ضرب جس سے ہڈی پسلی نہ ٹوٹے اجازت ہے اور حکمت و دانائی کا طریق اختیار کرے۔ جب بالکل نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دینے کی بھی اجازت ہے۔ طلاق دینے سے پہلے کسی عالم دین سے طلاق سنت کا طریقہ سیکھ لے۔

(۶) طلاق کا حکم نہیں ہے۔ نصیحت کرتا رہے۔ واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

اگر بھائی نکاح نہ کرتا ہوتو عورت بغیر اجازت کے موزوں جگہ پر نکاح کرسکتی ہے

جھوٹی گواہی دینا اور حسد کرنا حرام ہے، ایسا سیاسی تعاون جس میں دینی مضرت ہو جائز نہیں ہے

کسی کا مال دھوکہ سے لینا اور غصب کرنا جائز نہیں ہے، رفاہ عام کے لیے نلکا مسجد میں لگوانا جائز ہے

جاہل غسال کی امامت، جس عورت کے بہنوئی سے ناجائز تعلقات ہوں اس سے سلوک کا حکم

چوری کا مال خریدنا اور تمام مال کو راہ خدا میں خرچنے کی وصیت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اس شخص کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے جس کی ہمشیرہ، بیوہ، حاجی اور زمیندار (مالکہ) ہو اور طلب شادی رکھتی ہو۔ بعمر ۴۵ سال (تقریباً) صحت مند ہو اور لوگوں سے بھی اظہار خواہش کر چکی ہولیکن لالچ ملکیت سے بھائی اس کی منشا کے متفق نہ ہوں جبکہ وہ پابند نمازی، حاجی خطیب جمعہ ہوں۔

(۲) ممبر ہو، جھوٹی گواہی، مقابلہ، حسد رکھتا ہو۔

(۳) عموماً غیر اعتقادی اتفاق وامداد سیاسی رکھتا ہو اور دنیاوی طمع کا بندہ ہو۔

(۴) اپنے اقرباء سے زائد مفاد بوجہ لیٹری لینا چاہتا ہو یا ان کے مال دھوکہ سے غصب کرنا یا دوسروں سے غصب کرنا پسند کرتا ہو۔

(۵) وراثتی جائیداد منقولہ میں نلکا وغیرہ شارع عام کے لیے فیض وسہولت محلّہ داری ہو، کو مسجد میں لگوانا بہ قیمت اٹھا کر بسلسلہ سازش جائز ہے یا نہ۔ ممبر یں بیچ کر لگوانے والے غیر وراثتی لوگ ہیں ان کا واسطہ کوئی نہیں ہے۔ صرف گھر کے پاس ہیں۔ لگانے والا پہلے مسجد پر رقم کثیر خرچ کر چکا تھا یہ نلکا محض فیض عام کے لیے لگوایا۔ جماعت کو نلکا دینے سے انکار کر دیا تھا۔

(۶) ایک آدمی شرعی مسائل سے نابلد ہو۔ مردے کو غسل دیتا ہو کیا اس کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے۔ قرآن مجید بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو۔ ایک حافظ قرآن ہو اٹھارہ سال عمر ہو ہر وقت عورتوں کے ساتھ رہتا ہو۔ کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے جبکہ دونوں خود نماز کے پابند نہ ہوں۔

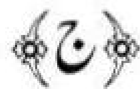
(۷) جس عورت کے اپنے سگے بہنوئی سے ناجائز تعلقات ہوں اس سے برتاؤ جائز ہے یا نہ۔

(۸) گورنمنٹ نے نکاح کیا لڑکی والا کا نکاح جبکہ وہ نیک آدمی ہے ٹھیک ہے یا نہ۔ جبکہ لڑکے والا چور اور بدمعاش آدمی ہے یا وہ کہتا ہے کہ لڑکی والے کا کھانا حرام ہے اور لڑکی والا کہتا ہے لڑکے والے کا کھانا حرام ہے۔

(۹) ہمارا والد قریب الموت تھا۔اس نے اپنے سرمایہ میں سے ایک نلکا برائے پانی خرید کرنے اور اپنے محلّہ میں کسی رشتہ دار کے گھر لگانے کی وصیت کی۔اس کی وصیت پر عمل کیا گیا خدا کا کرنا تھا کہ ہمارا والد فوت ہو گیا کچھ دن کے بعد جھگڑا ہو گیا اور جس کے گھر نلکا لگایا تھا اس نے اہل محلّہ کو پانی بھرنے سے بند کر دیا۔ہمیں یعنی ان کے لڑکوں کو بھی پانی بھرنے سے منع کر دیا۔نلکا کو تالا لگا رہا اس نے اپنی ملکیت سمجھ لیا۔اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ نلکا ایسی جگہ لگایا جائے جو شارع عام ہو۔ہم نے نلکا شارع عام پر لگانا چاہا مگر ہمارے مخالف زبردستی اٹھا کر مسجد میں لے گئے اور وہاں نصب کر دیا۔کیا وہاں نلکا کا نصب کر دینا جائز ہے۔جبکہ وصیت کرنے والے کی وصیت یہ نہیں تھی۔جب نلکا ہم شارع پر لگا رہے تھے تو مخالف پارٹی نلکے کی مشین زبردستی سے لے گئے اور مسجد میں جا کر مبلغ چالیس روپے میں فروخت کر دی۔جبکہ خرید کرنے والوں کو تمام حالات مندرجہ بالا معلوم تھے اور رقم خود لے لی۔ کیا اس صورت میں یہ نلکا وہاں لگانا جائز ہے۔خرید کرنے والے بھی ہمارے مخالف تھے اور انہیں تمام حالات معلوم تھے۔ ہمارے والد نے خود فوت ہونے سے پہلے مبلغ چار صد روپے مسجد میں دیے پھر اپنے محلّہ میں نلکا لگانے کا ارادہ کیا تھا۔اہل مسجد اس کے پاس گئے تھے کہ یہ نلکا آپ محلّہ کے بجائے مسجد میں دے دو۔ ہمارے والد مسمی اللہ دتا نے انکار کر دیا تھا۔کیونکہ میں چار صد روپیہ مسجد میں دے چکا ہوں۔ یہ نلکا میں اپنے محلّہ میں لگانے کی وصیت کرتا ہوں تا کہ تمام محلے والے اور میرے لڑکے بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے والد نے اپنے بڑے لڑکے مسمی خدا بخش کو وصیت کی تھی کہ اس نلکا کی دیکھ بھال تمہارے ذمہ ہے۔خدا بخش باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آنے پر اپنے والد سے پوچھا کہ یہ نلکا یہاں کیوں لگایا گیا ہے۔اس کے والد نے جواب دیا تھا کہ ہماری گلی تنگ ہے۔رب نواز خان ساکن شلہانی میرے لڑکوں کو تنگ کرے گا اس لیے یہ مکان جہاں نلکا لگایا گیا ہے باہر ہے اور فالتو پانی باہر کھلی جگہ میں چلا جائے گا۔

(۱۰) ایک آدمی مرنے سے پہلے وصیت کرتا ہے کہ میری تمام چیزیں راہ خدا میں دے دیں۔اگر ان کے بچے غریب ہوں تو کیا وہ خود کھا سکتے ہیں۔

محلّہ ریلوے اسٹیشن بھکر بشیر احمد راجپوت ہوٹل



(۱) یہ عورت بھائی کی مرضی حاصل کر کے نکاح کرے تو بہتر ہے ورنہ بغیر اجازت حاصل کیے موزوں جگہ نکاح کر لے۔

(۲) جھوٹی گواہی دینا اور حسد کرنا حرام ہیں۔ان عادات والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(۳) اگر اس میں دینی مضرتیں واضح طور پر ہوں تو پھر سیاسی امداد کرنا ناجائز ہے اور اس کی امامت میں کراہت ہے۔

(۴) غیر کا مال غصب کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہیں۔

(۵) ناجائز ہے۔

(۶) ان صفات کے حامل امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(۷) ایسی عورت کو حسب طاقت ہاتھ یا زبان سے ان ناجائز حرکات سے روکے۔ رک جائے اور توبہ کر لے تو بہتر ہے ورنہ اس کے ساتھ تعلقات اور برتاؤ منقطع کردے۔

(۸) اس واقعہ کی شرعی نکتہ نگاہ سے تحقیق کی جائے اور جو باطل پر ہو اسے سمجھایا جائے ورنہ تعلقات منقطع کردے جائیں۔

(۹) واقف یا موصی کی شرط کے خلاف کرنا جائز نہیں ہے۔ نلکا متولی جو مسمی خدا بخش ہے کی مرضی کے مطابق شارع عام پر لگایا جائے جو متولی کی مرضی کے عین مطابق ہے۔

(۱۰) وصیت اگر کل مال کی کر چکا ہے تو ایسی صورت میں تجہیز و تکفین اور ادائے دیون کے بعد بقایا مال کے ایک تہائی کو فی سبیل اللہ فقراء میں تقسیم کرنا ہوگا اور اس کی غریب اولاد اس میں سے کچھ نہیں لے سکتی۔ ہاں باقی دو تہائی مال وہ آپس میں شریعت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ کیونکہ کل مال کی وصیت بغیر رضامندی ورثہ کے نافذ نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ شوال ۱۳۸۴ھ

تاش اگر بغیر کسی شرط کے کھیلی جائے تو پھر بھی مکروہ تحریمی ہے
پکی قبریں ناجائز ہونے کی کیا دلیل ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) تاش کھیلنا جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز ہے تو کون سی کتاب حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔ بحوالہ صفحہ تحریر کریں۔

(۲) قبروں کے اوپر سیمنٹ ڈالنا اور پکی قبریں بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو کون سی کتاب حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔

صوفی منشاء احمد

﴿ج﴾

(۱) تاش کے ساتھ اگر جوا کھیلا جائے تو اس کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے اور اگر بدون جوا کے کھیلا جائے تو بھی بوجہ لہو و لعب ہونے کے مکروہ تحریمی ہے۔ کما فی العالمگیریة ص ۳۵۲ ج۵ ویکرہ

اللعب بالشطرنج والنرد و ثلاثة عشر و اربعة عشر و كل لهو ماسوى الشطرنج حرام بالاجماع واما الشطرنج فاللعب به حرام عندنا الخ وجاء في الحديث لهو المؤمن باطل الا في ثلث آه۔ (مشکوۃ)

(۲) ناجائز ہے۔ مشکوۃ شریف ص ۱۴۸ پر حدیث میں اس سے نہی آئی ہے۔ وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه رواه مسلم ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

کھڑے ہو کر کھانا کھانا کیوں ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے۔ اگر گناہ ہے تو کیوں۔ کیا قرآن و حدیث میں اس کی ممانعت ہے اور کھڑے ہو کر کھانے میں کیا چیز مانع ہے۔

محمد ادریس لوہا مارکیٹ لاہور

﴿ج﴾

وفى الصحيح المسلم. عن قتادہ عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يشرب قائماً قال قتادہ فقلنا فا لا كل فقال ذاک اشرو اخبث ۔ روایت بالا سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر کھانا مکروہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ صفر ۱۳۹۶ھ

کیا کسی جماعت کے غریب ورکر کو جماعت کے فنڈ سے خرچہ دیا جا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جماعت کا کوئی امیر یا ناظم غریب ہو تو وہ مقامی جمعیۃ کے فنڈ کے خرچہ سے جماعت کا کام کر سکتا ہے یا نہ۔

﴿ج﴾

اگر معطیین نے تبلیغ کی غرض سے دیے ہوں اور جماعت کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے اجازت ہو تو

اس فنڈ سے جماعت کا کام کرنا درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ

جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم آباد ہوں کیا وہاں اسلامی قوانین نافذ ہو سکتے ہیں؟
اسلامی ملک میں غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اسلامی قوانین کی جائے نفاذ کیا ہے۔

(۲) کیا کسی خطہ زمین پر جس میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی آباد ہوں اسلامی قوانین کا نفاذ ہوسکتا ہے۔

(۳) جس ملک میں غیر مسلم معاہد کا درجہ رکھتے ہوں ملکی معاملات میں کیا ان کا درجہ کم تر ہوگا۔ جواب عنایت فرماویں۔

بمقام خامن جناپور ڈاک خانہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان عبدالمجید صاحب

﴿ج﴾

(۱) حکومت الٰہیہ کے قیام کے لیے کوئی جگہ کوئی ملک مخصوص نہیں ہے۔ تمام روئے زمین پر اسلامی قوانین نافذ کیے جا سکتے ہیں۔ اللہ جل مجدہ کا ارشاد ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام (۳-۱۹) ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین (۳-۸۵)۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ (۲-۱۹۳)۔

(۲) ہاں ہوسکتا ہے ارشاد باری ہے کہ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین او توا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون (۹-۲۹)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم قومیں آباد ہوں وہاں اسلامی قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ غیر مسلم قومیں جزیہ ادا کریں گے۔ ان کا خون اور مال بھی مسلمانوں جیسا محفوظ ہوگا۔

(۳) ہاں بعض معاملات میں کم تر ہوگا۔ ان کو حکومت کی کلیدی آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا۔ قضاء اور افتاء کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ وغیر ذالک معاملات کے اندر وہ ہمارے اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔ مثلاً خرید وفروخت، اجارہ وغیرہ اور عبادات کے اندر ان کو شریعت حقہ کے مطابق ادائیگی پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ وہ اس میں آزاد رہیں گے اس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر کوئی مدرس بڑھاپے کی وجہ سے سبق برائے نام پڑھاتا اور تنخواہ لیتا ہو کیا یہ جائز ہے، قربانی کا گوشت یا سری وغیرہ تمام شریکوں کی اجازت سے غریب کو دینا جائز ہے، صدقہ فطر کچا سیر پہ کتنا وزن آتا ہے، بیس مثقال سے کتنا وزن بنتا ہے، گانا بجانے سے منع کرنے کے لیے جرمانہ بالمال کرنا، قومی فیصلہ کے خلاف کرتے ہوئے مہر زیادہ دینے والے کو جرمانہ کرنا، حکومت سے قتل مقاتلہ پر عوض طلب کرنا، جو علماء خلاف شرع کاموں میں حکومت کے لیے آلہ کار بنے ہوں ان کی تنخواہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اگر ایک مدرس تدریس سے بے طاقت اور بوڑھا ہو جائے اور بالکل سبق نہیں پڑھا سکتا یا ایک دو گھنٹے اس وجہ سے تدریس کرتے ہیں کہ مدرسے کی تنخواہ سے محروم نہ ہو جاؤں تو اس مدرس کو پنشن کے طور پر تنخواہ دینا جائز ہے یا نہ یا اس کو گھنٹے کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔

(۲) اگر قربانی کی سری یا گوشت تمام شرکاء کی اجازت پر غریب و فقیر کو دیا جائے جائز ہے یا نہ۔

(۳) صدقۃ الفطر کچہ سیر پر کتنا وزن آتا ہے۔

(۴) سونے کے بیس مثقال کا وزن کتنا ہے۔

(۵) ریڈیو بجانے اور دیگر نغمے تماشے سے منع کرنے کے لیے قوم کے اتفاق پر تعزیر بالمال جائز ہے یا نہ۔

(۶) عورتوں کے مہر کے لیے ایک خاص حد مقرر کرنا مثلاً ایک ہزار قومی اتفاق پر جائز ہے یا نہ اگر کسی نے اس سے زیادہ مہر اپنی بیٹی یا بہن کا لے لیا تو اس پر تعزیر بالمال اپنی قوم کو لینا جائز ہے یا نہ۔

(۷) حکومت سے قتل مقاتلہ پر مطالبہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہ۔

(۸) حکومت موجودہ نے ہمارے وطن کے علماء کی تنخواہ مقرر کی ہے جو حکومت کی مخالفت نہیں کریں گے۔ جو آج کل بعض میں مخالف شریعت احکاموں پر دستخط کرتے ہیں یہ تنخواہ جائز ہے یا نہ۔

ٹوچی ایجنسی شمالی وزیرستان میر علی

﴿ج﴾

(۱) مدرس کو پنشن کے طور پر تنخواہ دینا جائز نہیں۔ گھنٹوں کے حساب سے جتنی تنخواہ پر مدرسے سے فیصلہ ہو

جائے اتنی تنخواہ دینا ہوگا۔

(۲) جائز ہے۔

(۳) صدقۂ فطر میں اگر گندم یا گندم کا آٹا یا گندم کے ستو دے تو اسّی (۸۰) تولے کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر بلکہ احتیاط کے لیے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دے دینا چاہیے کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دیوے تو اس کا دوگنا دینا چاہیے اور سو روپے کے سیر کے حساب سے ۲۲ چھٹانک $\frac{4}{5}$ ۴ تولہ یعنی ۲۳ چھٹانک کے قریب پس پورا ۲۳ چھٹانک دے دے۔

(۴) ساڑھے سات $\frac{1}{2}$ ۷ تولہ

(۵) ریڈیو اور دیگر تماشے وغیرہ حرام ہیں اور ان کا روکنا ضروری ہے لیکن تعزیر بالمال حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ **کما فی الدر المختار لا بأخذ مال فی المذهب الی قوله فی المجتبی انه کان فی بدء الاسلام ثم فسخ** ص ۶۱ ج ۴ الخ اور حدیث **لا یحل مال امرأی مسلم الا بطیب نفس منه** اس کی مؤید بھی ہے۔ اس لیے تعزیر بالمال کے بجائے اور طریقوں سے منع کرنے کی کوشش کی جائے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک تعزیر بالمال جائز ہے۔ اگر دوسرا طریقہ مؤثر نہ ہو تو آخری درجہ میں اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

(۶) عورتوں کے لیے کم مقدار مہر شرعاً دس درہم ہے اور زیادہ کی شرعاً کوئی تحدید نہیں۔ البتہ اتنا مہر رکھنا چاہیے جتنا کہ خاوند ادا کر سکے اور اس پر قومی اتفاق جائز ہے۔ باقی تعزیر یہاں بھی جائز نہیں۔ عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تعزیر بالمال جائز ہے۔

(۷) جائز ہے۔ بعض صورتوں میں اور بعض میں نہیں۔ سب احوال برابر نہیں ہوتے۔ تفصیل کی گنجائش نہیں۔

(۸) تنخواہ کی خاطر خلاف شرع امور پر دستخط کرنا سخت گناہ ہے اور اس قسم کی تنخواہ لینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ جمادی الاولی ۱۳۸۸ھ

جس گھڑی کے ڈائل میں جاندار کی تصویر ہو اُس کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ یہاں ایک گھڑی جس کا نام Drien ہے اور کافی شہرت سے استعمال ہو رہی ہے اس کے ڈائل پر شیر کی تصویر کمپنی سے لگی ہوئی ہے۔ تصویر بہت بڑی نہیں مگر ہر ایک پہچانتا ہے

کہ یہ شیر کی تصویر ہے۔ اگر یہ گھڑی ہاتھ پر ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر نماز ہو جاتی ہے تو اس میں کراہت ہے یا کہ نہیں۔

عبدالقدوس میڈیکل ٹریننگ سکول

﴿ج﴾

تصویر کھنچوانا اور تصویر والی چیز پاس رکھنا جائز نہیں۔ اس لیے اس گھڑی سے شیر کی تصویر مٹا کر ہاتھ پر باندھنا چاہیے۔ نماز اس میں درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۴ صفر ۱۳۹۶ھ

عدت جلدی گزارنے کی غرض سے مطلقہ کا اسقاط حمل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دیتا ہے اور بوقت طلاق عورت حاملہ ہے۔ اگر عدت جلدی گزارنے کی غرض سے اس کا حمل گرایا جائے وہ حمل ڈیڑھ ماہ کا ہو یا دو ماہ کا ہو یا تین ماہ کا۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ خاوند بھی حمل گرانے پر راضی ہو اور اس کے بعد یعنی اسقاط حمل سے اس کی عدت بھی ختم ہو جاتی ہے یا نہ اور اسقاط حمل کے بعد دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

عبدالمجید متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

روح پڑنے سے قبل بوقت عذر اسقاط کو فقہاء نے مباح قرار دیا ہے۔ شامی ص ۶۷۱ ج ۳ میں ہے قال فی **النهر بقی هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منه شیٔ ولن یکون ذلک الا بعد مأة وعشرین یوماً**۔ اور حمل کو چار ماہ میں روح پڑ جاتی ہے۔ لہٰذا تین ماہ کا حمل اگر گرایا جائے اور خاوند کی بھی اجازت ہو تو مندرجہ بالا جزئیہ کے تحت جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مردوں کے لیے چاندی کے سوا پیتل، تانبا، لوہے کا چھلہ وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہیلتھی رنگ کا رِنگ حلقہ، چھلہ بطور علاج پہننا جائز ہے یا نہیں

اخبار کوہستان، مشرق میں اس کے متعلق اشتہار آتا رہتا ہے اور اس کے بہت فوائد بیان کیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس کے پہننے سے بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ان فوائد میں سے ایک یہ بھی لکھا ہے کہ لمبی صحت مند زندگی کے لیے ہیلتھی رنگ استعمال کریں اور یہ لوہے کا بنا ہوا ہے جس میں ایٹمی اور مقناطیسی قوت رکھی ہوئی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں بالتفصیل بیان کیا جائے۔کیونکہ بعض اسے جائز اور بعض ناجائز اور شرک کہتے ہیں۔
محمد بشیر ملتان شہر

﴿ج﴾

چاندی کے سوائے لوہے،تانبے،پیتل،ہڈی یا کسی پتھر کے حلقہ کا استعمال مردوں عورتوں دونوں کے لیے اور سونے کے چھلہ کا استعمال مردوں کے لیے مکروہ وحرام ہے۔زینت کے لیے کوئی استعمال کرے یا علاج کے طور پر کسی مرض کے لیے استعمال کرے دونوں صورتوں میں ان چیزوں کے حلقہ و چھلہ کا استعمال ناجائز وحرام ہے۔ولا یتختم الا بالفضة لحصول الاستغناء بها فیحرم بغیرها کحجر الی ان قال والعقیق وعمم منلا خسر و ذهب وحدید و صفر ور صاص وز جاج وغیرها الخ (قوله فیحرم بغیرها الخ) لماروی الطحاوی باسناده الی عمران بن حصین و ابی هریره قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وروی صاحب السنن باسناده الی عبدالله بن بریده عن ابیه ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه خاتم من شبه فقال له مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحه ثم جاء وعلیه خاتم من حدید فقال مالی اجد علیک حلیة اهل النار فطرحه فقال یارسول الله من ای شئ اتخذه قال اتخذ من ورق ولا تتمه مثقالاً فعلم ان التختم بالذهب والحدید والصفر حرام الخ الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۳۵۹ ج ۶

ہدایہ ص ۴۵۵ ج ۴ پر ہے۔وفی الجامع الصغیر ولا یتختم الا بالفضة وهذا نص علی ان التختم بالحجر والحدید والصفر حرام وذکر صاحب الهدایه الحدیث المذکور الذی رواه اصحاب السنن الثلاثه واحمد والبزار وابو یعلی وابن حبان عالمگیری ص ۳۳۵ ج ۵ میں ہے۔ویکره للرجال التختم بما سوی الفضه هکذا فی الینا بیع والتختم بالذهب حرام فی الصحیح کذا فی الوجیز الکر دری وفی الخجندی التختم بالحدید والصفر والحابس والرصاص مکروه للرجال والنساء جمیعاً الخ ان عبارات حدیثیہ اور فقہیہ سے مذکورہ چیزوں کا حکم واضح ہے۔نیز جملہ کتب وفقہیہ میں ان چیزوں کے چھلہ کے استعمال کو مکروہ وحرام لکھا ہے۔بعض میں اسکو حرام لکھا ہے جیسے کہ ہدایہ اور درمختار وشامی کی عبارات سے واضح ہے اور بعض میں سونے کو حرام اور دوسری اشیاء کو مکروہ تحریمی لکھا

ہے۔ جیسے عالمگیری وغیرہ کی عبارات سے واضح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

حج سے واپسی پر ڈھول باجے بجوانے کے ساتھ ہجڑے نچوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص حج کرنے کے لیے گیا۔ جب واپس آیا انگریزی باجوں اور قوالوں کے ساتھ آتش بازی بجاتا ہوا ہیجڑے نچوائے کیا ایسے شخص کی حج قبول ہے۔

﴿ج﴾

مذکورہ بالا امور سب بہت بڑے گناہ ہے۔ ان کا مرتکب یا ان میں شرکت کرنے والا، ان افعال پر رضامندی اور خوشی کا اظہار کرنے والا سب کے سب فاسق بن جاتے ہیں۔ ان امور سے اجتناب کرنا شرعاً لازمی اور ضروری چیز ہے۔ حج ایک بہت بڑی عبادت ہے اور اس کے بہت بڑے فضائل کتب احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ حج کرنے والا شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ بچہ جو آج ہی ماں نے جنا ہو اور حاجی کا استقبال کرنا اس سے مصافحہ کرنا اور اس سے دعائیں منگوانا یہ سب کے سب کار ثواب ہیں۔ حج کی صحت کا دارومدار وہ تو ان ظاہری افعال وارکان کی ادائیگی پر ہے اور قبولیت کا دارومدار اخلاص اور صحیح نیت پر ہے۔ حج کی صحت اور قبولیت کا تو ہم زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ حج ادا کرنے کے بعد بھی ان امور کا ارتکاب کرنا جو سراسر فسق و فجور ہے اور رب تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ حج کی عدم قبولیت کی امارت بن سکے۔ ویسے شریعت نے اسے امارت و علامت نہیں قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فی نفسہ یہ امور بہت بڑے گناہ ہیں۔ ان سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معاون مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۷ محرم الحرام ۱۳۸۴ھ

اگر ایک بھائی نے مشترکہ زمین کی قیمت لے کر زبانی انتقال کرائی ہو تو دوسرے بھائی کو اپنے حصہ کی زمین کی قیمت لینا جائز ہے، بالغہ لڑکی کا نکاح اگر اسکی مرضی سے غیر کفوء میں کیا جائے تو باپ کو اعتراض کرنے کا حق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح متین مندرجہ مسائل میں کہ

(۱) ایک زمین کا رقبہ جو نو کنال ۱۹ مرلے کا ہے ہم دو بھائیوں کا مشترکہ ہے۔ میرے بھائی نے ایک شخص سے چھ سو روپے لے کر میری اجازت اور مرضی کے بغیر اس آدمی کے نام زبانی انتقال کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد میرا بھائی مر گیا اور گورنمنٹ نے نیا قانون جاری کیا جس کی رو سے اس زبانی انتقال کو توڑ دیا گیا اور تحصیل دار صاحب نے اس آدمی کو کہا درست طریقہ پر بیع نامہ کرآؤ جس پر دونوں حصہ داروں کے دستخط موجود ہوں تو اب وہ میرے پاس آیا۔ میں نے اسے کہا کہ میرے حصے کے پیسے اگر مجھے دے دو تو میں بھی اپنے حصہ کا وثیقہ تحصیل میں جا کر لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ پانچ سو روپے میں نے اپنے حصے کا اس سے لے کر اپنا حصہ اسے لکھ دیا۔ حالانکہ اسی زمین کا ایک دو آدمیوں نے دو صد روپیہ فی کنال کے حساب سے یعنی تقریباً دس روپے کم دو ہزار مجھے دینا چاہا مگر میں ان کو چھوڑ کر اسی شخص کو اپنا حصہ پانچ صد روپیہ پر دے دیا۔ اب کچھ لوگوں نے عام مجلس میں یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ تم نے اپنے بھائی کی دی ہوئی زمین کو پھر رقم لے کر اپنا حصہ رکھ دیا ہے۔ تمہارے پیچھے نماز جائز نہیں۔ لہٰذا شریعت کی رو سے جو کچھ میں نے کیا ہے جائز ہے یا نہیں اور میرے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص نے خود اپنا بال بچہ ایک شخص کے ہاں چھوڑا ہوا ہے۔ اس شخص کی بیوی نے اپنی لڑکی کا نکاح لڑکی کے باپ کی عین موجودگی میں ایک عام مجلس میں ایک لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ لڑکی بالغ اور نکاح کے لیے رضا مند ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس لڑکے کے بڑے بھائی کے اس لڑکی کی ماں سے ناجائز تعلقات ہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ یہ نکاح شریعت میں جائز نہیں۔ کیا نکاح جائز ہے یا نہیں اور نکاح خواں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) آپ کے بھائی نے جو تمہاری مشترکہ زمین ساری کی ساری فروخت کر دی اور آپ سے اجازت نہیں لی تھی تو یہ آپ کے حصہ میں بیع فضول ہے اور اس کی صحت اجازت پر موقوف ہے۔ جب آپ نے بھائی کی بیع کی اجازت نہیں دی تو اس مشترک زمین میں سے نصف حصہ مشاع آپ کا بحالہ مملوکہ ہے۔ آپ اسے جس قیمت پر فروخت کریں اور جس شخص کو فروخت کریں آپ کو فروخت کرنے کا حق حاصل ہے اور آپ کے لیے بالکل جائز اور حلال ہے۔ تو جب آپ نے اپنا نصف حصہ اسی مشتری پر بیع جدید کے ساتھ بعوض پانچ سو روپے فروخت کر دیا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور آپ کے پیچھے نماز بالکل صحیح ہے۔ ہاں مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ کے بھائی سے مبلغ تین سو روپیہ کل جائیداد کے آدھے حصہ کا ثمن واپس لے لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) لڑکی جب بالغ ہے اور اس کا نکاح اس کی رضامندی کے ساتھ کسی لڑکے کے ساتھ پڑھا گیا ہے تو نکاح مذکورہ صحیح اور مکمل ہے۔ اگر وہ لڑکا اس لڑکی کا کفو ہے ورنہ تو باپ کو اعتراض کا حق پہنچتا ہے اور روایت مفتیٰ بہ کے مطابق نکاح صحیح نہیں ہوتا ہے۔ صورت مذکورہ میں لڑکا اگر لڑکی کا کفو ہے اور لڑکی بالغ ہے اس کی مرضی سے

نکاح پڑھا گیا ہے۔ تو اس کی صحت نہ باپ کی موجودگی پر اور نہ اس کی رضا پر موقوف ہے باقی جو یہ کہا جاتا ہے کہ اس لڑکے کے بڑے بھائی کا اس لڑکی کی ماں سے ناجائز تعلق ہے تو اگر ہو بھی تو بھی اس کے نکاح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کے بڑے بھائی کا نکاح تو پھر اس لڑکی کے ساتھ صحیح نہیں ہوگا لیکن چھوٹے بھائی کا نکاح تو بالکل صحیح ہے۔ اس کی یہ لڑکی کچھ نہیں لگتی۔ گو بڑے بھائی کی مزنیہ کی لڑکی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معاون مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ محرم ۱۳۸۴ھ

اگر گندم میں چوہا پس گیا تو آٹا پاک ہے یا ناپاک

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ آٹے کی مشین میں گندم ایک من پسوایا گیا ہے۔ اتفاقاً اس میں ایک چوہا چکی میں رگڑا گیا۔ کچھ علامات آٹے کے چھاننے کے وقت برآمد ہوئیں۔ ازروئے شرع اس کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

اگر واقعی چوہا گندم کے ساتھ چکی میں رگڑ کر پس گیا ہے اور اس کے ذرات ہو کر آٹے میں مل گئے ہیں تو وہ آٹا ناپاک ہے استعمال کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاکٹری سند پاس نہ رکھنے والا شخص اگر علاج کرتا ہے اور کسی مریض کو نقصان پہنچا دے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر کوئی آدمی انگریزی دوائی استعمال کرے اور ڈاکٹری پیشہ کرے۔ حالانکہ وہ ڈاکٹری پاس نہیں ہے نہ اس کے پاس ڈاکٹری کی سند ہے اور نہ دوائیوں کے خواص سے واقف ہے۔ اگر کوئی دوائی مریض کو نقصان دہ ثابت ہو تو اس کے ازالہ سے واقف نہیں اور نہ اسے کوئی توجہ ہے۔ اگر ایسے آدمی کے ہاتھ سے کوئی مر جائے بیماری کی عدم تشخیص ہونے کی وجہ سے۔ طبیعت کی مخالف دوائی دینے سے مریض کو شدید نقصان پہنچے۔ کیا یہ عنداللہ مجرم ہے یا نہیں اور ان کو یہ ڈاکٹری کا پیشہ کرنا شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہ۔

محمد ابراہیم کھولہ کھوٹ باہو



اگر یہ بات درست ہے تو اس کے لیے یہ پیشہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ اس پر لازم ہے کہ خود بخود اس کو ترک کرے۔ ورنہ عدالت کے ذریعہ اس پر حجر لگانا درست ہے۔ **لما فی الدر ص ۱۴۷ ج ۶ وطبیب جاهل قوله (جاهل) بان یسقیهم مهلکا اذا قوی علیهم لا یقدر علی ازالة الضرر۔** فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ صفر ۱۳۹۶ھ

گھڑی کے ساتھ لوہے کی چین استعمال کرنا

ضرورت کی وجہ سے امام کا لوگوں کی صف کے اندر کھڑا ہونا



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ہاتھ کی گھڑی کے لیے فولادی یا پیتل یا کسی اور دھات کا چین استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ چمڑے اور نائیلون کے پٹے کے کٹ جانے کا احتمال قوی ہوتا ہے اور ہجوم میں ایسے واقعات کثرت سے رونما ہو چکے ہیں۔ آیا اس سے نماز بھی ادا ہو جائے گی۔

(۲) اگر بضرورت یا بلا ضرورت صف اول امام کے اتنی قریب کر دی جائے کہ صرف ڈیڑھ فٹ کا فاصلہ باقی رہے اور خلف الامام بوجہ ضرب کے ایک آدمی کی جگہ خالی رہے اس صورت میں نماز میں کچھ خلل تو نہیں واقع ہوگا۔ بینوا توجروا

محمد ابراہیم مدرس مدرسہ تعلیم القرآن نواں شہر ملتان شہر



(۱) گھڑی میں چین کا استعمال کرنا درست ہے۔ **کما فی الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۳۵۹ ج ۶ ولا یکره فی المنطقة حلقة حدید او نحاس وعظم۔** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۲) اس سوال کا جواب علیحدہ کاغذ پر معلوم کیا جائے۔ نیز وضاحت کریں کہ یہ صورت کبھی کبھار پیش آتی ہے یا دائماً اس طریقہ کو اختیار کیا جاتا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں۔

از دارالافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے کی اطلاع متعلقہ افسر کو کر دینی چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر کوئی صنعتی ادارہ اس طرح کی خیانت کر رہا ہو کہ اپنے حصہ داروں کا روپیہ خرد برد کر کے چوری اپنی نجی جیب میں لے جا رہا ہو جس سے اس کو ڈبل منافع ہو رہا ہو۔ وہ اس طرح تو حصہ داروں کا حصہ غصب کر رہا ہے دوسرا جو قوم وملت کے مفاد کی خاطر اس چوری شدہ رقم پر ٹیکس عائد ہوتا ہے وہ بھی بچا رہا ہے۔ کیا اس کی مخبری شرعی لحاظ سے کی جا سکتی ہے۔ جو کہ سچی اور برحق ہو۔ جس سے حق والوں کا حق محفوظ ہو جائے اور قوم وملت کی غصب شدہ رقوم کو جو کہ جا رہی ہے بچایا جا سکے۔

چوہدری خوشی محمد جھنگ روڈ شہر بھکر ضلع میانوالی

﴿ج﴾

متعلقہ افسر کو جو اس کا انسداد کر سکتا ہے۔ اس کی اطلاع دینا درست ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

غیر مقلدوں سے متعلق سوال جواب اور عورت کا عید الفطر کا خطبہ دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مقلد اور غیر مقلد میں کیا فرق ہے۔ مقلد اور غیر مقلد کی وضاحت فرمائیے۔

(۲) غیر مقلد کے پیچھے مقلد نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ جو شخص نماز تراویح آٹھ رکعت پڑھتا ہے بیس کا انکاری ہے آیا وہ غیر مقلد ہے یا نہیں۔

(۳) وہ کہتا ہے کہ فقہ میں کتے کے چمڑے پر نماز جائز ہے۔

(۴) عید الفطر پر اس کے کہنے پر اس کی والدہ نے عورتوں کا خطبہ دیا اور نماز عید الفطر کرائی ہے۔ ایسے عقیدہ کے شخص کے متعلق علماء دین متین کیا فرماتے ہیں۔ مہربانی فرما کر بالتفصیل جواب دیں۔

﴿ج﴾

(۱) مقلد اسے کہتے ہیں جو فروع مسائل میں ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام کے فہم ودرایت وتقویٰ پر پورا

اعتماد کرتے ہوئے اس کے مجتہدات کو صحیح جانتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا پابند ہو اور غیر مقلد جو ایسا نہ ہو۔

(۲) اگر شرائط وارکان نماز (جو احناف کے ہاں ہیں) کی مراعات کا پابند ہے اور متعصب نہیں ہے تو اس کے پیچھے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس کی مراعات نہیں کرتا ہے تو صحیح نہیں ہے اور اگر مراعات وعدم مراعات مشکوک ہے یا متعصب ہے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔ کذافی فتاویٰ دار العلوم ص ۲۴۸ ج ۳ اس علاقہ میں بیس رکعت تراویح کا انکار غیر مقلد کی علامت ہے۔

(۳) کتے کا چمڑا دباعت سے اور ذبح سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۴) عورتوں کو خطبہ دینا عید الفطر کی نماز اجتماع کے ساتھ ادا کرنا مکروہ ہے۔ ایسا شخص اگر متعصب ہے یا شرائط وارکان کی مراعات اس کی مشکوک ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۱ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

جس فرش کی لپائی میں گوبر استعمال ہوئی ہو اس پر مصلیٰ ڈال کر نماز پڑھنا



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جس مکان کی دیواروں کو گوبر مٹی کے ساتھ شامل کر کے لپائی کی جائے یا فرش کو گوبری یعنی گائے بھینس وغیرہ چیزوں کے گوبر کو مٹی کے ساتھ ملا کر فرش پر لیپ کر دیا جائے۔ ایسی جگہ پر مصلیٰ یا کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(۲) اوپلہ حیوانات حلال گوشت پر دودھ رکھ کر گرم کرنا جوش دینا کیسا ہے۔ ہمیں بطور حیوانات حرام گوشت مثلاً گدھا و خچر وغیرہ کی لید کے ساتھ جوش دینا کیسا ہے۔ دونوں صورتوں میں حلال اور حرام گوشت میں اگر کوئی فرق ہو تو تحریر فرمادیں۔

(۳) قربانی کا گوشت عیسائیوں کو دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ملتان ڈاک خانہ خاص ضلع کبیر والہ بمقام خاص دربار عبد الحکیم مدرسہ مظہر العلوم ملتان



(۱) ایسی جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا جائز ہے جب کہ وہ کپڑا اتنا باریک نہ ہو جس سے نیچے وہ زمین نظر آئے۔ قال فی العالمگیریۃ ص ۶۲ ج ۱ ولو کانت النجاسۃ رطبۃ فالقی علیھا ثوبا وصلی ان کان ثوباً

يمكن ان يجعل من عرضه ثوبان کا لنہالی یجوز عند محمد وان كان لا يمكن لايجوز وان كانت يا بسته جازت اذا كان يصلح ساتراً كذا في الخلاصة وفي الفتاوىٰ اذا ثنى ثوبه والاعلى طاهر دون الاسفل يجوز في السراج الوهاج و شرح المنية لا بن امير الحاج ناقلاً عن المبتغي اھ وغير ذالک من الجزئيات.

(۲) حلال گوشت وحرام گوشت جانوروں کے گوبر اور لید وغیرہ پر جو چیز گرم کی جائے اس کا کھانا بالکل جائز ہے اور گوبر وغیرہ سے انتفاع لینا جائز ہے۔ قال في الهداية ص ۴۶۲ ج ۴ فصل في البيع ولا بأس ببيع السرقين ويكره بيع العذرة وقال الشافعي لا يجوز بيع السرقين لانه نجس العين فشابه العذرة وجلد الميتة قبل الدباغ ولنا انه منتفع به لانه يلقى في الاراضي لاستكثار الريع فكان مالاً والمال محل للبيع الخ تو گوبر، لید وغیرہ کے ساتھ گرم کرنے سے کوئی اس کے اجزاء دودھ وغیرہ میں نہیں مل جاتے۔ ویسے انتفاع لینا اس سے جائز ہے۔ جیسا کہ عبارت بالا سے ثابت ہے۔

(۳) دیا جا سکتا ہے کیونکہ کافر ذمی کو سوائے فرض زکوٰۃ کے دیگر صدقات واجبہ و نافعہ دیے جا سکتے ہیں اور قربانی کا گوشت تو ضیافت ہے یہ تو بطریق اولیٰ دیا جا سکتا ہے۔ قال في العالمگيرية ص ۱۸۸ ج ۱ واما اهل الذمة فلا يجوز صرف الزكاة اليهم بالاتفاق ويجوز صرف صدقة التطوع اليهم بالاتفاق واختلفوا في صدقة الفطر والنذور والكفارات قال ابو حنيفة و محمد رحمهما الله تعالىٰ يجوز الا ان فقراء المسلمين احب الينا كذا في شرح الطحاوي۔

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ ذی الحج ۱۳۸۴ھ

نسب سے متعلق مفصل تحقیق

﴿س﴾

چہ می فرمایند علماء دین متین درمسئلہ ذیل کہ مولوی محمد ظریف صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب دو حقیقی بھائی تھے۔ مولوی محمد اعظم صاحب بوجہ انقلاب زمانہ یہاں سے ریاست بہاولپور مقام شدانی نقل مکانی فرما گئے۔ اول الذکر بمعہ اہل وعیال یہاں رہ گئے۔ مولوی محمد اعظم صاحب کے اہل وعیال اب تک وہاں سکونت پذیر ہیں اور مولوی محمد ظریف صاحب کی اولاد یہاں موجود ہے۔ تقریباً پانچ پشتوں تک بات ہے۔ وہاں ریاست بہاولپور کے کاغذات مال میں ان کی ذات قریشی درجہ چلی آتی ہے۔ شاید زمینوں کی خرید وفروخت کے سلسلے میں اسی اندراج کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ پہلے بھی قریشی ذات منسوب اور مشہور تھے۔ یہ ہمارے

بزرگوں مولوی محمد قاسم صاحب ومولوی محمد شریف صاحب وغیرہ کی زبانی معلوم ہوا کہ یہاں ہمارے کسی بزرگ نے ملتان کے ضلع کے اقوام کھوکھر میں شادی کی تھی۔ اس اثنا میں دور گزشتہ حکومتوں کی طرف سے اقوام قریش پر کسی نامعلوم وجہ کے باعث قومی جرگہ اور تاوان ہوا اس تاوان کے خوف سے انہوں نے اس مناسبت سے جو کھوکھروں کی طرف شادی کی ہوئی تھی اپنے تئیں کھوکھر ظاہر کر کے تاوان سے بچنے کا حیلہ کیا۔ پھر اس وقت سے کھوکھر مشہور ہونے لگے۔ تقریباً تیرہ چودہ سال کا عرصہ ہوا ہوگا کہ وہاں ہمارے رشتہ داروں میں سے میاں خورشید احمد سب انسپکٹر تھانہ دار آ کر متعین ہوئے۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کے کاغذات مال میں ذات کھوکھر درج ہے تو اس نے اس غلطی کی اصلاح کے لیے آمادگی ظاہر کی۔ بلکہ ریاست کے کاغذات مال سے اپنا شجرہ قومی بذات خود لا کر یہاں ڈیرہ تحصیل کے کاغذات مال کو دیکھ کر احتجاج شروع کیا کہ جب شجرہ میں مولوی محمد شریف ومولوی محمد اعظم صاحبان دونوں حقیقی بھائی ہیں وہاں اندراج اور ہے اور یہاں کے کاغذات میں اندراج کچھ اور اس غلطی کی اصلاح ضروری ہونی چاہیے۔ چنانچہ ہر دو شجرہ تحصیل دار صاحب کو پیش کر کے اصلاح کی درخواست کی۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب جو کاغذات مال کے ذمہ دار افسر ہوتے ہیں پوری چھان بین اور تحقیق سے صحت قومیت کا انتقال درجہ کر کے تصدیق فرمائی۔ اسی دن سے کاغذات خرید وفروخت اراضی میں یہ اندراج قریشی صدیقی چلا آتا ہے۔ جس پر تیرہ چودہ سال تک تو بالکل خاموشی رہی۔ اب ان ایام میں کسی صاحب نے ذاتی بغض کی وجہ سے اس مسئلہ کو کھڑا کر کے اپنے دلوں کے غبار نکالنے کا ذریعہ بنا لیا اور مختلف فتاوی صادر کیے جانے لگے اور ہنوز ہر مجمع اور ہر جگہ اس موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے اور احادیث وفقہ وغیرہ کے حوالے دے کر عوام الناس کو متاثر کیا جا رہا ہے اور کسی اور جذبہ کے ماتحت اس مسئلہ کو آڑ بنا کر لوگوں کو متنفر کیا جا رہا ہے اور ہماری طرف سے سوائے صبر اور خاموشی کے کوئی رد عمل نہیں ہوا۔ لہٰذا جملہ ذمہ دار علماء سے استدعا ہے کہ مسئلہ مذکورہ کے مالہ وما علیہ پر پورے غور وخوض اور بلا رود ورعایت قرآن وحدیث اور فقہ کی روشنی میں مدلل جواب ارشاد فرمائیں۔ دلائل شستہ اور دقیق ہونے چاہئیں تا کہ فریق مخالف کو پھر مزید مجال اعتراض نہ رہے۔ جواب میں احادیث وفقہ کے مستند حوالہ جات ضرور ہونے چاہئیں۔ اپنی تقاریر وغیرہ میں اسی بات پر زور دیا کہ ان لوگوں نے اپنی ذات اور قومیت کو چونکہ بدل دیا ہے اس لیے کافر، حرامی اور نا قابل اقتداء ہیں۔ حالانکہ ہم نے کوئی ذات وغیرہ تبدیل نہیں کی۔ البتہ ایک غلطی جو مدت سے چلی آ رہی تھی اس کی اصلاح اور درستی معتبر اور ذمہ دار افسران کی طرف سے ہوئی ہے۔ ایسی ہی تحریری غلطیاں کاغذات وغیرہ میں آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ بعدہ ان کی اصلاح اور درستی کی جاتی ہے اور یہ سب کام ایک تیسرے آدمی جو ہمارا رشتہ دار ہے اور اب بھی وہ موجود ہے نے کیا ہے ہم لوگ قطعاً اس کے محرک نہیں ہوئے۔

مولانا محمد اکرم صاحب تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان

﴿ج﴾

(۱) بیان استفتاء سے ظاہر ہے کہ فریق ثانی نے بغض وحسد کا طریق اختیار کیا ہے جو کہ سراسر فرمان نبوی **لاتحاسدوا ولا تباغضوا** کے خلاف ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بغض وحسد سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ **طوبی لمن اشتغل بعیوبه عن عیوب الناس** یعنی اس کے لیے بشارت ہے جو کہ دوسروں کے عیوب کو نظر انداز کر کے اپنی غلط کاریوں اور عیوب پر غور کرے۔

(۲) اپنی قومیت کی اصلاح کوئی جرم کی بات نہیں ہے اور نہ وعید نص میں داخل ہے۔ متعدد آیات مبارکہ سے اصلاح اغلاط کی تلقین ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے **الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا**۔ (پارہ۲) اور ارشاد ہے **ان ارید الا الاصلاح ما استطعت** (پارہ۱۲) اور ارشاد ہے **فاصلحوا بینهما بالعدل** (پارہ۲۶)

(۳) بصورت جائز ہونے کے ناجائز فعل کے انسان کافر نہیں ہو جاتا۔ جیسا کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے **لا تکفره بذنب** اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے سے خود قائل مستحق کفر ہو جاتا ہے۔ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان میں متفق علیہ حدیث مرقوم ہے۔ **ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما** (متفق علیہ)

(۴) بصورت گنہگار ثابت ہونے کے نماز گنہگار کے پیچھے ناجائز نہیں ہو جاتی جبکہ کوئی امام مسجد کا یا عید کا مقرر ہو تو وہ دوسرے علماء سے زیادہ مستحق امامت ہے۔ جیسا کہ در المختار اور رد المختار میں مصرح اور مفصل ہے۔ بعد مقرر ہونے کے امام کے اور مسلمانوں کے اتفاق ہونے کے جو شخص تفریق پیدا کرے وہ سخت گنہگار ہے اور مستحق سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ **اعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا** قولو (آل عمران) اور ارشاد ہے **ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شیٔ الایه**۔ الخ (سورۃ انعام)

کتبہ عبید اللہ عفا اللہ عنہ مفتی ڈیرہ غازی خان

المجیب مصیب وانا اقول بہ غلام محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

﴿ھو المصوب﴾

سوال مذکورہ میں جو واقعات درج کیے گئے ہیں اگر واقعی واقعات وحالات اسی طرح ہیں تو یہ کوئی غیر شرعی اور ناجائز عمل نہیں کیا گیا اور جن لوگوں نے بغیر شرعی فیصلہ کے اور مستند علماء کرام کے سامنے فریقین کے بیانات اور ثبوت کے بغیر اس قسم کی تقاریر کی ہیں کہ یہ لوگ کافر حرامی وغیرہ ہیں انہوں نے سخت کبیرہ گناہ اور بہتان باندھنے کا جرم کیا ہے۔ جناب قاضی مفتی عبید اللہ صاحب نے جو مفصل ومدلل جواب لکھا ہے سوال کے مطابق جواب صحیح اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رقمہ مسکین محمد جمال عفا اللہ عنہ خطیب بھکر

۴ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

اگر یہ واقعات درست ہیں تو جواب صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرس حدیث قاسم العلوم ملتان
۹ صفر ۱۳۹۶ھ
الجیب مصیب غلام مصطفیٰ رضوی مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

حضرات علماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے

(۱) اسلام میں ذات پات کی کیا اہمیت ہے۔
(۲) شعوب اور قبائل کی تفریق صرف تعارفی ہے یا اور کوئی زیادہ حیثیت اس کو حاوی ہے۔
(۳) ذات پات اور قومیت کا تعین کی ابتدا کیسے اور کس طرح ہوئی۔
(۴) ہر قومیت کا تعین خدا تعالیٰ کی طرف سے یا شارع علیہ السلام کی ذاتِ مبارکہ سے ہوا۔ ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے بلکہ انسانی وضع کردہ چیزیں ہیں۔
(۵) ہمارے خیال میں قومیت کا تعین ہر ایک گروہ نے اپنی رضامندی اور صوابدید سے کیا۔ گویا یہ انسانی تخلیق ہے شرع مطہرہ کا اس میں چنداں دخل نہیں ہے۔
(۶) ہمارے خیال میں کسی گروہ یا طبقہ کی قومیت مستند اور محفوظ نہیں۔ نہ اس کا کافی ثبوت بہم پہنچ سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ
(۷) جب یہ انسانی وضع کردہ چیز ہے تو حسب ضرورت اور موقع اس میں ردوبدل کی گنجائش موجود ہے۔
(۸) وعید نسب کے متعلق جو احادیث یا فقہاء کی عبارتیں واقع ہیں ان کو واضح فرمایئے اور اس کے صحیح مقاصد اور معانی سے مطلع فرمایئے۔
(۹) قومیت کو تبدیل کرنے والے انسان کے پیچھے اقتداء جائز ہے یا نہ۔ اگر اقتداء جائز نہیں تو وہ کس عظیم گناہ کا مرتکب ہوگا جبکہ صلوا خلف کل بر و فاجر کا ارشاد صاف موجود ہے۔
(۱۰) قومیت کو تبدیل کرنے یا قومیت کی غلطی کو درست کرنے میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔
(۱۱) حدیثوں میں آیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا برا نام سنتے تھے تو فوراً اس کا نام اچھا تجویز فرماتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے مواقع پر ایسی تبدیلی کرنا جائز ہے۔ پھر کسی شخص کی قومیت یا ذات میں جو پہلے ہی غیر مستند اور غیر محفوظ ہے کوئی اور موزوں اور پسندیدہ نام تجویز کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔



(۱) اسلام میں نسب کو عمل کے بغیر کوئی اہمیت نہیں ہے۔ البتہ عمل صالح کے ساتھ شرافت نسبی نور علیٰ نور ہے۔

(۲) شعوب وقبائل کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔ **وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم** اس قرآنی ارشاد سے حیثیت قبائل کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

(۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جب اطراف ارض میں پھیلی اور منتشر ہوئی تو تعارف کے لیے شعوب وقبائل کی بنیاد پڑی۔

(۴،۵) ظاہری طور پر انسانوں نے اپنے تعارف کے لیے انساب وشعوب وقبائل کو وضع کیا تا کہ تعارف اور جان پہچان میں دقت نہ ہو۔ بعد میں لوگوں نے اس کو فخر اور مباہات کا ذریعہ بنایا جو ناجائز ہے۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی ہے۔ اس لیے کہ وہ خالق کائنات ہیں **وجعلناکم شعوباً** الخ

(۶) یہ خیال غلط ہے۔ عموماً قومیتیں صحیح مشہور ہوتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ

(۷) ردوبدل بلاضرورت شدیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں فساد کا خطرہ ہوتا ہے اور التباس لازم آتا ہے۔ ضرورت شدہ کا تعین بھی خود نہ کرے بلکہ علماء سے پوچھ کر کیا جا سکتا ہے۔

(۸) مسلم شریف ص ۵۷ جلد اول میں حضرت سعد وابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ **من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام** ۔ اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ اصلی باپ کو چھوڑ کر دوسرے مشہور ومعروف یا کسی ضرورت کی بنا پر کسی کو والد بنانا نسب کو بگاڑنا ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ناجائز ہے۔ قومیت کی تبدیلی بھی اگر اس کو مستلزم ہو تو گناہ میں داخل ہوگی ورنہ نہیں۔

(۹) اگر تبدیلی قومیت خلط نسب کو مستلزم ہے تو گناہ ہے اور امامت کے لیے مخل ہے ورنہ نہیں۔

(۱۰) فرق ظاہر ہے۔ تبدیل کرنا گناہ ہو سکتا ہے جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے اور اصلاح تو مستحسن اور مطلوب ہے۔

(۱۱) برا نام بدلنا مستحسن ہے۔ اس طرح کسی قوم کا برا لقب تبدیل کرنا جائز ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ التباس کا موجب ہو۔ مثلاً اپنے آپ کے لیے صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا علوی کا لقب تجویز کرے چونکہ اس میں شبہ لازم آتا ہے۔ یہ ناجائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۷ صفر ۱۳۹۶ھ

مرہونہ زمین سے اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو وہ قرضہ سے منہا کیا جا سکتا ہے

بدکاری کرنے والے مرد وعورت کی پشت پناہی ہرگز جائز نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک آدمی دوسرے سے چار کنال زمین رہن لیتا ہے اور اگر زمین کا عام بھاؤ کم از کم ساٹھ روپے ٹھیکہ فی بیگھہ ہے تو جس آدمی نے پیسے دیے ہیں وہ بضد ہو کر کہتا ہے کہ تیرہ روپے سال کی کاٹ دوں گا۔ اس سے زیادہ نہیں دے سکتا کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ نصف حصہ کم از کم تیس بنتے ہیں۔

(۲) ایک عورت اور مرد جو اعلانیہ طور پر زنا کرتے ہیں اور تمام گاؤں والے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ ایک مولانا صاحب نے ان کے اس ناجائز حرکات پر شرعی حدود نافذ کر دیں کہ ان کے ساتھ لین دین کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا جس آدمی کا بھی ہو وہ مسلمان نہیں اور ان کو شہر بدر کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس ایک دوسرے مولوی صاحب ان کی پشت پناہی کرتے ہیں اور ان کے گھر یعنی عورت کے گھر میں بیٹھتے اُٹھتے ہیں اور کھانا وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ جس مولانا نے فتویٰ لگایا ہے وہ سند یافتہ ہیں اور دوسرے مولوی صاحب سند یافتہ نہیں۔ اس کے بارے میں مدلل ثبوت دیں کہ ان مولوی صاحب پر کیا حد شرعی نافذ ہوتی ہے۔ حدود توڑنے پر ان ہر دو مجرم پر فتویٰ لگایا گیا اور ان کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے والے مولانا صاحب کے ساتھ کیا ہونا چاہیے۔

﴿ج﴾

(۱) مرہونہ زمین سے کسی کے لیے بھی نفع لینا جائز نہیں لیکن اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو یہ تمام نفع قرضہ کی وصولی میں شمار ہوگا۔ یعنی منافع کی مقدار راہن سے قرض ساقط ہو جائے گا۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اصل منافع سے کم قرضہ ساقط کرنا شرعاً جائز نہیں۔

(۲) بدکاری کرنے والے مرد اور عورت کو سمجھایا جائے لیکن اگر وہ باز نہیں آتے تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کے ساتھ خورد ونوش، نشست و برخاست غرض ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ باز آجائیں۔ ان کی پشت پناہی کرنا قرآن مجید کے صریح حکم ''ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی گناہ اور شرعی حدود سے متجاوز امور میں کسی کی اعانت نہ کرو'' کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے پشت پناہی کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ فوراً اس کی اعانت چھوڑ کر توبہ تائب ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ صفر ۱۳۹۰ھ

ڈاڑھی والے کی نماز بغیر داڑھی والے کے پیچھے، کیا اخبارات میں دینی مضامین دینا جائز ہے، دکانوں پر پنج تن پاک کا کیلنڈر لگانا، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو جلانا، شیعہ کو راسخ العقیدہ بنانے کی غرض سے پاس رکھنا، جمعیت کی خدمت کرنا کافی ہے یا ہم احراری بن جائیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس کے بارے میں کہ

(۱) داڑھی کتنی رکھنی ضروری ہے۔

(۲) کیا متشرع آدمی کی غیر متشرع آدمی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

(۳) آج کل اخبارات میں غیر اسلامی کارروائیوں کو روکنے کے لیے قرآن وحدیث سے رہبری کی جاتی ہے جو ورق پڑھنے کے بعد ردی کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ راہوں میں، نالیوں میں ان کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے اگر ایسی تحریر اخبارات میں آنی ضروری ہیں تو ان کے آداب کو محفوظ رکھنے کی تنبیہ کی جائے ورنہ مسائل کا مطالبہ کافی ہے۔

(۴) اکثر دکانوں پر اور پاکستان میں اکثر پریس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ تن، حضرت غوث اعظم اور اکابرین کے خیالی فوٹو شائع کرتے ہیں کیا ان پر کوئی پابندی عائد ہو سکتی ہے کوئی قانون لاگو ہو سکتا ہے جبکہ غیر ملکی ایسی حرکت کریں تو ہم مسلمانوں کو بڑی غیرت آجاتی ہے۔

(۵) قرآن پاک کے پرانے اور شہید اوراق جلائے جا سکتے ہیں۔ اسلام کی حدود میں ان پر روشنی ڈالی جائے (کیونکہ وھاڑی کے ایک خطیب صاحب نے پرانے اوراق جلا دیے ہیں)۔

(۶) میرا ایک دوست شیعہ تھا جس سے میرے مخلصانہ تعلقات تھے میں نے اسے اس کے مذہب سے نکالنے کے لیے کچھ اوقات تبلیغی جماعت کے ساتھ لگوائے جس سے اُس کے جذبات بدل گئے۔ پھر ساتھیوں کے مشورے سے اسے ایک تبلیغی ساتھی کے پاس ملازم کروایا گیا لیکن اُس ساتھی نے اس پر محنت نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دوبارہ اپنے مذہب پر آ گیا ہے۔ اب وہ میرے پاس رہتا ہے بندہ اُسے علیحدہ کر دے یا اُس پر محنت کرے اس بارہ میں بھی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

(۷) ہم دو ساتھی جمعیت کے رکن ہیں۔ ہمارے حضرت صاحب (حضرت خواجہ خان محمد صاحب کندیاں والے) بھی جمعیت کے رکن ہیں یہاں احرار والے ہمیں احرار کا رکن بننے پر مجبور کرتے ہیں۔ کیا ہم دونوں فارم ایک وقت میں پر کر سکتے ہیں اس بارہ میں بھی رہبری کی ضرورت ہے۔

﴿ج﴾

(۱) درمختار ص ۴۰۷ ج ۶ میں ہے **ولا بأس بنتف الشيب واخذ اطراف اللحية والسنة فيها القبضة** اس روایت سے معلوم ہوا کہ طریقہ سنت داڑھی کے بارہ میں یہ ہے کہ مقدار ایک مشت کی رکھی جائے اور ایک مشت سے زائد کو کٹوانا جائز ہے اور ابن عمر کی حدیث کا یہی مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان زائد بالوں کو جو ایک مشت سے زائد اور بڑھے ہوئے تھے ان کو کتروا دیتے تھے اور داڑھی کو برابر کر دیتے تھے۔

(۲) متشرع آدمی کی نماز غیر متشرع کے پیچھے مکروہ ہے لیکن جو نمازیں پڑھی گئی ہیں وہ صحیح ہیں واجب الاعادہ نہیں۔

(۳) جن کاغذوں پر قرآنی آیات یا شرعی مباحث یا مسائل تحریر ہوں ان کو پاؤں میں ڈالنا یا کسی قسم کی بے عزتی کرنا جائز نہیں ایسے کاغذات کی حتی کہ خالی کاغذ کے آداب محفوظ رکھنا بھی ضروری ہیں۔ **قال في الدر**

۳۸۶ ج ۲ ولا يجوز لف شئ فی کاغذ فقه ونحوه وفی کتب الطب یجوز وفی الشامية (قوله و نحوه) الذی فی المنح ونحوه فی الهندية ولا یجوز لف شئ فی کاغذ فيه مكتوب من الفقه والكلام الاولی ان لا يفعل وفی كتب الطب يجوز ولو كان فيه اسم الله تعالىٰ واسم النبی عليه السلام يجوز محوه ليلف فيه شئ ومحو بعض الكتابة بالريق وقد ورد النهی عن محو اسم الله تعالىٰ بالبصاق ولم يبين محو كتابة القرآن بالريق هل هو كاسم الله تعالىٰ او كغيره

(۴) جب تک مسلمان اسلامی تعلیمات سے سرشار نہیں ہوتے اور ان میں اخلاقی بلندی پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک اس قسم کی حرکات کا سدباب مشکل نظر آتا ہے۔

(۵) ایسے متبرک اوراق کو کسی پاک وصاف کپڑے میں لپیٹا جائے اور کسی ایسی جگہ جس کے اوپر سے لوگوں کی گزر نہ ہو مثلاً قبرستان وغیرہ میں لحد کھود کر اس میں دفنائے جائیں یہی طریقہ افضل ہے اور ان کا جلانا درست نہیں ہے۔ کما قال فی العالمگیریہ ص ۳۲۳ ج۵ المصحف اذا صار خلقًا لا يقرأ منه ويخاف ان يضيع يجعل فی خرقة طاهرة ويدفن ودفنه اولىٰ من وضعه موضعا يخاف ان يقع عليه النجاسة او نحو ذالک ويلحد له لانه لو شق ودفن يحتاج الىٰ اهالة التراب عليه وفی ذلک نوع تحقير الا اذا جعل فوقه سقف بحيث لا يصل التراب اليه فهو حسن ايضاً كذا فی الغرائب المصحف اذا صار خلقاً وتعذرت القرأة منه يحرق بالنار اشار الشيبانی الىٰ هذا فی السير الكبير وبه ناخذ كذا فی الذخيره

(۶) اس شخص کو علیحدہ نہ کیا جائے بلکہ اس کو اسلامی تعلیمات سے روشناس اور مذہب حقہ کے دلائل سے مطمئن کر کے راہ راست پر لانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ صفر ۱۳۸۹ھ

کفار و مشرکین کو خیرات وزکوۃ دینا، مشرکہ، یہودن اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا، مشرک کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام ہے، کافر کو دوست بنانا، کیا مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، مشرک اور کافر کو گواہ بنانا، کیا تعویذ کرنا واقعی شرک ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) کفار اور مشرکین کو زکوٰۃ اور خیرات دینا جائز ہے یا نہیں۔
(۲) مشرک کا ذبیحہ کھانا حلال ہے یا حرام۔
(۳) مشرکہ کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے اور یہودی اور عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔
(۴) کافر یا مشرک کو دوست بنانا کیسا ہے۔
(۵) مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے خود فتویٰ لگانے والا کافر ہوتا ہے یا نہیں۔
(۶) مشرک کو گواہ بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اس کی گواہی شریعت کی رو سے قبول ہوتی ہے یا نہیں۔
(۷) کسی پیر، ولی، فرشتہ، جن یا پیغمبر کو متصرف فی الامور مافوق الاسباب کا عقیدہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے۔
(۸) تعویذ کرنا کیسا ہے۔ تلبیس ابلیس والے نے اس کو مشرک قرار دیا ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) کفار اور مشرکین کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ کما فی الهدایه ص ۱۸۵ ج ۱ ولا یجوز ان یدفع الزکوٰة الی ذمی لقوله علیه السلام لمعاذ خذها من اغنیائهم وردها فی فقرائهم. دیگر صدقات، خیرات وغیرہ دینا جائز ہیں۔ ویدفع الیه ماسویٰ ذلک من الصدقة لقوله علیه السلام تصدقوا علی اهل الادیان کلها (حواله بالا)

(۲) مشرک کا ذبیحہ حرام ہے۔ ولا توکل ذبیحة المجوسی والمرتد والوثنی (هدایه ص ۴۳۲ ج ۴ وشرط کون الذابح مسلما الخ (درمختار ص ۲۹۶ ج ۶)

(۳) جائز نہیں۔ لقوله تعالیٰ ولا تنکحوا المشرکات حتی یومن۔ کتابیات (یعنی معتقدین کتاب سماوی) کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ ویجوز تزوج الکتابیات لقوله تعالیٰ والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب الخ (ہدایہ ص ۲۹۰ ج ۲) البتہ جو باوجود اس قوم میں سے ہونے کے کسی کتاب سماوی کے اعتقاد کا التزام نہ رکھیں جیسے آج کل بعض کی حالت ہوگئی ہے۔ تو اس کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہوگا۔

(۴) جملہ امور موانست اور محبت میں کفار سے احتراز اولیٰ ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ ج ۲ ص ۲۵) ایک اور جگہ مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سائل کے اس قسم کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔ اگر من جہۃ الدین است کفر است قال الله تعالیٰ ومن یتولهم منکم فانه منهم اور اگر باعتبار دنیا است، پس اگر اختیاری است محل مواخذہ است برکم کردن اسباب آں باید کوشید قال الله تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیا من دون المؤمنین (مجموعہ فتاویٰ ج ۳ ص ۱۳۴)

(۵) کسی کا نام لے کر کافر کہنا بڑا گناہ ہے۔ بشرطیکہ اس کا کفر قطعی نہ ہو۔ اس طرح کہنے والا حقیقتاً کافر

نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کو حدیث کے ظاہری الفاظ سے شبہ ہوگیا ہے۔ حدیث یہ ہے کہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لا خیہ کافر فقد باء بھا احدھما (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۱۱) یعنی جو کسی بھائی کو کافر کہتا ہے تو وہ ایک نہ ایک پر ضرور پڑتا ہے لیکن حدیث سے ظاہری معنی مراد نہیں کہ اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے بلکہ اس کے مراد میں بہت سے اقوال ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کا وبال اور گناہ اس پر پڑتا ہے۔ (وغیرہ ذلک) چنانچہ نوویؒ لکھتے ہیں۔ ھذا الحدیث مما عدہ بعض العلماء من المشکلات من حیث ان ظاھرہ غیر مراد. وذالک ان مذھب اھل الحق انہ لا یکفر المسلم بالمعاصی والقتل والزنا الخ مسلم ج ۱ ص ۵۷

(۶) مشرک کو گواہ بنانا جائز نہیں لقولہ تعالیٰ ان یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا، وکما فی الھدایۃ ص ۲۸۶ ج ۲ لا شھادۃ للکافر علی المسلم

(۷) کسی ولی، پیر، فرشتہ وغیرہ کو بذاتِ خود متصرف فی الامور مافوق الاسباب ماننا شرک فی التصرف ہے جس کی تردید میں متعدد آیات اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون، جن، نحل، یونس اور سورہ سبا وغیرہ میں نازل فرمائی ہیں۔

(۸) جو تعویذات موافق شرع الفاظ پر مشتمل ہوں اور خلاف شرع کاموں کے لیے بھی نہ ہو وہ جائز ہیں اور اگر شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں یا خلاف شرع کاموں کے لیے ہوں تو جائز نہیں۔ بلکہ بعض اس قسم کے تعویذ، گنڈے یا جھاڑ پھونک کو اگر صحیح جانے تو کفر و شرک کا خطرہ ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

جہاں پرانی قبریں ہوں وہاں مسجد بنانا



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:

(۱) ملکیتی زمین میں مختلف لوگوں کی قبریں ہیں۔ یہ خطہ وقف ہوگا یا نہیں۔

(۲) ایک ملکیتی زمین میں چند قبریں ہیں مالک اس زمین کو مسجد میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ بعض قبریں توڑ کر مسجد میں شامل کر دی ہیں۔ ایسا خطہ مسجد میں شامل کرنا جائز ہے۔

محبوب خان پولیس لائن ملتان



اگر قبرستان کسی کا مملوک ہے اور سابقہ قبروں کے نشان مٹ گئے ہیں اور اتنا زمانہ گزر گیا ہو کہ اس میت کی

ہڈیاں مٹی ہوگئی ہوں تو مالک کی اجازت سے وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ اگر قبروں کے نشان باقی ہیں لیکن اتنا زمانہ گزر گیا ہو کہ اہل قبور بالکل معدوم ہو گئے ہوں۔ تو وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ کما فی الشامیة ص ۲۴۵ ج ۲ اذا بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیره وزرعه والبناء علیه ومقتضا جواز المشی فوقه واللہ اعلم اور اگر قبرستان وقف ہے اور پرانا ہو گیا ہے اور اس قبرستان میں لوگوں نے اموات دفن کرنا ترک کر دیا ہے اور سابقہ قبروں کے نشان مٹ گئے ہوں تو وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ لما فی عمدة القاری شرح صحیح البخاری ص ۴۳۵ فان قلت هل یجوز ان تبنی المساجد علی قبور المسلمین قلت قال ابن القاسم لو ان مقبرة من مقابر المسلمین عفت وبنی قوم علیها مسجد لم ار بذلک بأساو ذلک لان المقابر وقف من اوقاف المسلمین لدفن موتاهم لا یجوز لاحد ان یملکها فاذا درست واستغنی عن الدفن فیها جاز صرفها الی المسجد لان المسجد ایضا وقف من اوقاف المسلمین لا یجوز تملکه لاحد فمعناهما علی هذا واحد۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ رجب ۱۳۸۸ھ

ایک عیالدار شخص جو ایک مکان کا مالک اور سرکار کا ملازم ہو تو مستحق زکوٰۃ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید ایک بال بچے دار آدمی ہے۔ پانچ بچوں اور ایک بیوی کا واحد کفیل ہے۔ ایک مکان بمعہ احاطہ ۵ مرلہ کا مالک ہے۔ ایک عدد گھڑی ملکیت میں ہے۔ جس کی قیمت ۵۰ روپے ہے۔ ڈھائی صد روپیہ پر سرکاری ملازم ہے لیکن بچوں کا گزر اوقات مشکل سے ہوتا ہے اور ۶/۵ صد روپیہ کا مقروض ہے۔ شریعت مصطفیٰ کی رو سے آگاہ فرمادیں کہ زید مذکور عشر زکوٰۃ کا مال کھا سکتا ہے یا نہیں۔

دلاسہ خان قصائی ملازم شفاخانہ حیوانات چکڑالہ خاص میانوالی

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں اگر زید سید نہیں تو اس کے لیے زکوٰۃ عشر لینا جائز ہے۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۷ صفر ۱۳۹۸ھ

دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ دینا

﴿س﴾

بخدمت اقدس استاذی المکرّم حضرت قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی و دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم

ورحمۃ اللہ۔ خیریت جانبین مطلوب ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت تا قیامت فرمائے۔

صدر کے امدادی و دفاعی فنڈ میں لوگ دریافت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ باقی یہاں پر حالات معمول پر ہیں۔ شورکوٹ میں اور ماہی وال تحصیل جھنگ میں بمباری سے کچھ نقصان ہوگیا ہے۔ تمام احباب کی طرف سے سلام عرض ہو۔ فقط والسلام

محمد یٰسین خطیب جامع مسجد مومن پورہ جھنگ صدر



جائز نہیں۔ اس میں مختلف مصارف ہیں۔ بعض مصارف تو زکوٰۃ کے ہیں اور بعض نہیں اس لیے زکوٰۃ کی رقم کا اپنے مصرف پر لگانا یقینی نہیں ہے۔ اس لیے زکوٰۃ کی رقم فنڈ میں داخل نہ کی جائے۔ البتہ مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی، دوائی وغیرہ پر خرچ کر کے ان کے تملیک کر دی جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱۹ ذیقعد ۱۳۹۱ھ

قرض رقم جو چار سال بعد ملی ہو کیا سالہائے گزشتہ کی زکوٰۃ واجب ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے بکر کو مثلاً پانچ سو روپیہ رقم بطور قرض حسنہ کے دے دی اور بکر نے یہ رقم چار سال کے بعد واپس کر دی تو کیا یہ درمیانی مدت چار سال کی زکوٰۃ لازماً دینی ہوگی۔ نیز اگر لازماً ادا کرنی ہوئی تو یہ زکوٰۃ کون ادا کرے گا۔ کیا زید کے ذمہ میں ہے یا کہ بکر زکوٰۃ ادا کرے گا۔ حالانکہ زید نے اس مدت چار سالہ کے اندر اس رقم مذکورہ سے استفادہ کچھ بھی نہیں کیا۔ آیا پھر بھی زید کو زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ بینوا توجروا۔

محمد عبداللہ بلوچستانی متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان



صورت مسئولہ میں گزشتہ چار سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی زید کے ذمہ لازم ہے۔ ولو کان الدین علی مقر ملئی الخ فوصل الی ملکه لزم زکوٰۃ مامضی (الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار کتاب الزکاۃ ص ۲۶۶ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۶ محرم ۱۳۹۰ھ

کپاس کی لکڑیوں میں عشر واجب ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کپاس کی لکڑیاں جو کہ ایندھن کے کام آتی ہیں اور آج کل اہمیت رکھتی ہیں کیا گھاس بھوسہ کی طرح اس میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

خلیل احمد

﴿ج﴾

کپاس کی لکڑیوں میں عشر نہیں ہے۔ جیسا کہ صاحب درمختار نے تصریح فرمائی ہے اسی طرح بھوسہ میں بھی عشر نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۰ محرم ۱۳۹۴ھ

خیالات فاسدہ اور وساوس شیطانیہ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں یعنی جو خیالی منصوبے انسان باندھتا ہے خواہ برے ہوں یا اچھے اور خیالات ہی خیالات میں جو کچھ وہ کام کر گزرتا ہے خواہ وہ غلط ہو یا صحیح کیا ایسے خیالات پر قیامت کے دن یا حساب کتاب کے وقت محاسبہ ہوگا۔ جبکہ وہ عملی صورت میں ابھی وقوع پذیر نہ ہوا ہو محض ہی خیال ہو۔

حبیب الرحمٰن طارق گورنمنٹ کالج ملتان

﴿ج﴾

خیالات فاسدہ و وساوس شیطانی پر شرعاً کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ جب تک ان کے ماتحت کوئی عمل نہ کر گزرے جب خیالات فاسدہ کے ماتحت کوئی عمل ہو جائے تو پھر اس عمل کو پیش کر کے مسئلہ دریافت فرمادیں صرف وساوس کے درپے نہ ہوں اور نہ ان سے گھبرائیں۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی سے تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ اس شخص کا ایک لڑکا عاقل و بالغ اپنے والد کے خلاف گواہی دے یا اپنے والد سے علیحدہ ہو جائے اس صورت میں والد اس لڑکے کے لیے بددعا کرے۔ کیا اس بددعا کی وجہ سے والد کے خلاف قدم اُٹھائے یا نہ یعنی والد سے علیحدگی اختیار کرے اور عدالت میں گواہی دے۔ اگر ایسا کرے تو وہ لڑکا شرعاً گنہگار ہوگا اور قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی یعنی والد کی بددعا کے متعلق کیا مسئلہ ہے اور اس کا اثر ہوگا یا نہیں۔ محض ذاتی رنجش، جھگڑا فساد اور بداخلاقی کی وجہ سے رشتہ کرنے سے انکاری ہے۔

﴿ج﴾

شرعاً عقوق و نافرمانی والدین کی ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح جھوٹی گواہی بھی سخت جرم و گناہ ہے۔ اب لڑکے کے لیے مخلص یہی ہے کہ جو کام کرے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھتے ہوئے شریعت کے مطابق انجام دیں۔ اس کا والد اگر ناراض بھی ہو تو پرواہ نہ کرے اور انشاء اللہ تعالیٰ والد کی بددعا اور ناراضگی اسے ضرر نہ دے گی۔ اسی طرح اگر سچی بات کہنے میں سسر صاحب ناراض ہو کر بیوی بچوں سے محروم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی بھی پرواہ نہ کرے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ نکاح دونوں لازم ہو چکے ہیں۔ باپ اگر فسخ کراتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اگر حاکم فسخ کر بھی دے تو شرعاً معتبر نہ ہوگا۔ اگر اس فسخ کے بعد لڑکی کا اور جگہ نکاح کر دیا گیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا اور لڑکی تمام عمر بدکاری و حرام میں مبتلا رہے گی۔ اسی طرح سسر بھی اگر نکاح فسخ کرا لے تو یہ فسخ بھی معتبر نہ ہوگا اور لڑکی بغیر طلاق لیے دوسری جگہ نکاح کرے گی تو حرام کاری میں مبتلا ہوگی۔ لہٰذا لڑکے اور دونوں فریق کے رشتہ داروں اور اہل اسلام کو یہ لازم ہے کہ باپ اور سسر میں مصالحت کراتے ہوئے فریقین کو مجبور کریں کہ وہ لڑکیوں کو اپنے اپنے خاوندوں کے گھر میں آباد کریں اور اگر آبادی کی صورت کسی طرح ممکن نہ ہو تو اتفاق و صلح سے دونوں طرف والے طلاقیں دے دیں لیکن سسر صاحب کو یہ معلوم ہو کہ چونکہ اس لڑکی و داماد کا تعلق صحیح ہو چکا ہے اور اولاد پیدا ہو گئی ہے اس لیے وہ ضد میں اگر اپنی لڑکی اور نواسوں کی زندگیاں خراب نہ کرے ان کو ذلیل و خوار نہ کرے۔ پہلے تو پوری کوشش یہ ہو کہ دونوں کی لڑکیاں اپنے خاوند کے پاس آباد ہوں لیکن اگر دونوں طرف سے کسی طرح ممکن نہ ہو تو وہ اس نکاح کو ملحوظ رکھیں اور لڑکی کے طلاق لینے کی کوشش نہ کرے بلکہ وہ اپنی لڑکی داماد کو دے دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

رنگ ریزی کے لیے سور کے بال والا برش استعمال کرنا اور ایسے برشوں کی تجارت کرنا

﴿س﴾

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب امید ہے باخیریت ہوں گے۔ عرض ہے کہ میری دکان ہے جناب تشریف لا چکے ہیں۔ میرا کاروبار رنگ وروغن عمارتی کا ہے۔ رنگ وروغن لگانے کے لیے جو برش استعمال ہوتا ہے۔ اس میں دنیا کی ممتاز فیکٹریاں سور کا بال استعمال کرتی ہیں۔ یہاں پاکستان میں بھی یہی بال باہر سے منگا کر برش بنائے جاتے ہیں۔ انگریزی میں اسے برسٹل کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے بال مثلاً گھوڑا، بیل یا اونٹ کے بالوں میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ رنگ کا پھیلاؤ زیادہ کر سکیں۔ شرعی طور پر سور کے بال والے برش جن کا رنگ، تجارت میں اہم کردار ہے تجارت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ تجارت کا مطلب ہے اس سے نفع حاصل کرنا یا نقصان ہونا اگر خرید کر بغیر نفع کمائے دے دیا جائے تو گویا اس پر تجارت کا لیبل یا مفہوم نہ ہو تو کیا جواز ہے۔ ان دونوں کا جواب قرآن حدیث کی روشنی میں دیں۔

﴿ج﴾

فی الهداية ص ۵۸ ج ۳ لا يجوز بيع شعر الخنزير لانه نجس العين فلا يجوز بيعه اهانة له ويجوز الانتفاع به الخرز للضرورة فان ذالك العمل لا يتأتى بدونه الخ

واضح رہے کہ خنزیر نجس العین ہے۔ شریعت نے اس کی توہین کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ہدایہ کی عبارت بالا مذکور سے واضح ہے۔ خنزیر کے بالوں اور اس کے بنے ہوئے برشوں کی تجارت میں خنزیر کا اعزاز واکرام ہے۔ لہٰذا ہرگز ہرگز خنزیر کے بالوں اور اس کے تیار شدہ برشوں کی تجارت کی شرعاً اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔ رنگ و روغن عمارتی میں گھوڑے خچر وغیرہ کے بالوں اور دوسروں کیمیاوی سلالائیڈ سے تیار شدہ برشوں کو کام میں لایا جائے اور ان سے تیار کیے جائیں اور دیگر اہل اسلام کو بھی اس مسئلہ سے واقف کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا زیر ناف بالوں کی کوئی حد مقرر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زیر ناف بال کہاں سے کہاں تک صاف کرنے واجب ہیں اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن میں صاف کرنے چاہئیں۔ اگر اس میعاد میں صاف نہ کیے ہوں اور حج کے لیے احرام باندھے تو احرام صحیح ہوگا یا نہیں۔

سائل محمد یونس سندھ کراکری ہاؤس

﴿ج﴾

زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے کوئی حد نظر سے نہیں گزری البتہ شرح مسلم فتح الملھم میں حوالی الذکر کا لفظ موجود ہے یعنی ذکر کے گرد جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناف تک صاف کرنے ضروری نہیں ہیں۔ البتہ ناف تک صاف کرنے سے زیادہ صفائی ہوجاتی ہے اچھا تو یہ ہے کہ ایک ہفتہ کے وقفہ سے اس کو صاف کیا جائے۔ آخری مرحلہ چالیس یوم تک ہے۔ اس سے آگے مکروہ ہے لیکن اس کا احرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا یہ درست ہے کہ جلق کرنے والے کے ہاتھ قیامت کے دن گابھن ہوں گے

﴿س﴾

کیا کسی حدیث کی کتاب میں یہ بیان آیا ہے کہ مشت زنی کرنے والے کا ہاتھ قیامت کے دن ایسا موٹا ہوگا جیسے کوئی چیز گابھن ہوئی ہو۔

محمد اکرم عفا اللہ عنہ

﴿ج﴾

کوئی روایت حدیث اس قسم کی سامنے سے نہیں گزری۔ البتہ زواج بندی ص ۴۰ پر یہ مضمون ہے مترجم نے استاد سے سنا ہے جلق والوں کی انگلیاں قیامت میں حاملہ ہوں گی اس میں جالق سخت مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

زواج بندی حدیث کی معتبر کتاب نہیں ہے۔ البتہ فعل جلق قبیح فعل ہے احتراز کرنا لازم ہے۔

والجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سمگلنگ کا مال خریدنا، فروخت کرنا جائز ہے

﴿س﴾

آج کل سمگلنگ کا مال یعنی سرحد سے بغیر حکومت ڈیوٹی ادا کیے پار کیا ہوا کپڑا یا اور اشیاء بازار میں عام فروخت کیے جا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی اس پر پابندی ضرور ہے۔ مگر ہر بازار میں بک بھی رہے ہیں۔ کیا از روئے شریعت ہم ان کو اپنے علاقہ میں خرید کر کے اور پھر اس مال کو منافع پر بیچ کر اس کی کمائی سے گزارا کر سکتے ہیں یعنی یہ کمائی حلال ہے یا حرام یا مشتبہ۔

منجانب احمد علی کپڑا فروش تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

﴿ج﴾

یہ کمائی حلال ہے لیکن اگر اس کاروبار میں ذلت نفس کا خطرہ ہو تو اس کاروبار سے اجتناب کرنا چاہیے لیکن کمائی میں کوئی حرمت نہیں آتی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۱۱ شوال ۱۳۷۷ھ

اگر کمبل پر کبوتر وغیرہ کی تصویریں ہوں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

صورت مسئلہ یہ ہے کہ بندہ نے ایک کمبل خریدا ہے جس میں کبوتر وغیرہ کی تصویریں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کمبل کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

واضح ہو کہ اگر کمبل پر تصویریں اتنی چھوٹی ہیں کہ اگر زمین پر رکھ دو گے تو کھڑے ہو کر دکھائی نہ دیں تو ایسے کمبل کے ساتھ نماز درست ہے اور اگر اتنی بڑی تصویریں ہوں کہ اگر کمبل زمین پر رکھ دیں تو کھڑے ہو کر دکھائی دیں تو ایسے کمبل کے ساتھ نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

المجیب عبدالواحد
الجواب صحیح محمد اسحاق

مسجد میں نمازیوں کے پاس ذکر جہری کرنا مکروہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جماعت مل کر بلند آواز سے مسجد میں ذکر کرے خصوصاً نمازوں کے ٹائم پر جبکہ نمازی بھی پاس نماز پڑھ رہے ہوں۔

والسلام احقر امیر حسین کشمیری طالب العلم مدرسہ اظہار العلوم چکوال

﴿ج﴾

نماز یا تلاوت کے وقت مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ اور بدعت ہے۔ شامی ص ۶۶۰ ج ۱ میں ہے
اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد و غیرها الا یشوش جهرهم علی نائم او موصل او قارئ۔ واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۲ رجب سے ۲۱ رجب تک خوب تیاری کر کے پھر لوگوں کو کنڈے کھلانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ ہمارے ملک میں لوگ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہکے نام کی نیاز پکاتے ہیں جس کو عرف میں امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کا کنڈا کہا جاتا ہے اور حسب ذیل طریقہ سے اس کی تیاری کی جاتی ہے کہ ۲۳ رجب سے لے کر ۲۱ رجب تک یعنی ایک دن کم کامل سال عورتیں اپنی خوردنی اشیاء سے ماہواری حسب توفیق بچا کر رکھتی جاتی ہیں جب ۲۱ رجب کی شام ہوتی ہے سب عورتیں اپنے تمام سامان کو خوب دھویا کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ۲۱ رجب سے ایک دو دن پہلے اپنے گھروں کو بھی پونچھا پھیرتی ہے اور کپڑے وغیرہ خوب دھوتی ہے۔ پھر ۲۲ کی شب عشاء پڑھ کر خود بھی اور بچوں کو بھی نہلاتی ہیں۔ بعدہ دھوئے کپڑے پہن کر جو چیز سال بھر سے جمع ہوتی ہے۔ میٹھا، نمکین سب پکاتی ہے۔ یہاں تک کہ صبح صادق سے قبل فارغ ہو جاتی ہیں۔ پھر نماز پڑھ کر سب لوگوں کو بلا کر اپنے گھر کے اندر کھلایا جاتا ہے لیکن اپنے گھر کے اندر بمنزلہ شرط کے ہے۔ پھر اگر پوچھا جائے کہ ایسا طریقہ کیوں کرتی ہو تو جواب ملتا ہے کہ ہم نے امام جعفر صاحب کے فضائل و مناقب میں پڑھا ہے کہ امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ اس تاریخ کو جو شخص اس طریق سے چیز دے گا بہت ثواب ہوگا تو کیا یہ نیاز پکانا اس طریقہ سے اور باقی شرائط و ساخت کے اور پھر اس کا کھانا کیسا ہے۔ دلیل کے ساتھ بیان فرمائیں۔

المستفتی صوفی محمد رمضان محلہ شاہ گردیز ملتان شہر

﴿ج﴾

کسی عمل کا موجب ثواب وعقاب ہونا دلیل شرعی پر موقوف ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت کے ساتھ صدقہ و خیرات کرنا اور باقی امور انجام دینا اور اس طرز خاص اور عمل خاص کو موجب ثواب سمجھنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں۔ لہٰذا ان امور کو اس ہیئۃ کذائیہ کے ساتھ زیادہ موجب ثواب خیال کرنا بدعت سیئہ ہے۔ جس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ حدیث میں ہے کہ **من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد۔ واللہ اعلم**

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

لڑکے کو سوتی کپڑے کا فراق پہنانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا جس کی عمر دو تین ماہ ہے اس کو سوتی کپڑے کا سادہ فراق پہنانا جو کہ ٹیڈی شکل کا بھی نہیں ہے۔ آیا لڑکے کو ایسا فراق پہنانا ٹھیک ہے یا نہیں۔

عبدالقیوم نیو چنیوٹی بلڈنگ پیلس روڈ طارق آباد لائلپور شہر

﴿ج﴾

اسلامی طرز اور اپنا قدیمی لباس اختیار کرنا افضل اور بہتر ہے۔ بنسبت ان جدید طرز کے لباس وفیشن کے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ آپ کے لیے آخرت میں ذخیرہ ہو اور دنیا میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تو اس کو فراق سے بچائیے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی ادارے کی طرف سے عاریۃً دی گئی سائیکل کو ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کسی ادارے کا سائیکل اگر مدرسہ کے کسی ملازم کے پاس رہتا ہو تو مدرسہ کے کام کے بغیر اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یا نہ اگر کسی اشد ضرورت کے تحت کسی وقت اپنے ذاتی کام میں استعمال کرے تو کیا کچھ شرعی اجازت ہے یا نہ۔ فقط واللہ اعلم

عبدالواحد متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

ملازم ادارے کے سرپرست اور بڑے مثلاً مہتمم صاحب ادارہ کی اجازت سے اپنے ذاتی کام میں استعمال کر سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد نائب مفتی مدرسہ ہذا

مردار کی چربی اگر بیرون ملک سے درآمد کی جائے یا اندرون ملک ہو لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دریں مسئلہ کہ امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے چربی درآمد کی جاتی ہے۔ جسے صابن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چربی مردار جانوروں کی بھی ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی ہیئۃ تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو کیا یہ صابن ہمیں از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں۔

محمد سرور مالک کوثر سوپ انڈسٹریز اکبر روڈ ملتان شہر

﴿ج﴾

وعبارة المجتبى جعل الدهن النجس فى صابون يفتى بطهارته. لانه تغير والتغير يطهر

عند محمد ويفتى به للبلوىٰ وظاهره ان دهن الميتة كذالک لتعبيره بالنجس دون المتنجس الا ان يقال هو خاص بالنجس لان العادة وضع الزيت فى الصابون دون بقية الادهان تامل. ثم رايت فى شرح المنية مايؤيد الاول حيث قال وعليه يتفرع مالو وقع انسان او كلب فى قدر الصابون فصار صابونا يكون طاهرا لتبدل الحقيقة الخ ثم اعلم ان العلة عند محمدهى التغير وانقلاب الحقيقة اه (شامى ص ۳۱۶ ج ۱) قلت فعلى هذا لافرق بين ودک نجس العين وغيره كما يظهر مما قال فى الدرالمختار ص ۳۲۶ ج ۱ لا يكون نجسار ما دقذر ولا ملح كان حمارا او خنزيرا ولا قذر وقع فى البير فصا رحماة لا نقلاب العين به يفتى اھ واللہ اعلم عبارت بالا سے ظاہر ہے کہ ناپاک یا مردار کی چربی سے صابن تیار کیا جائے تو بوجہ انقلاب حقیقت یہ صابن پاک سمجھا جائے گا اور یہ چربی وغیرہ بھی پاک ہو جائے گی اور اس صابن کا استعمال بھی جائز ہوگا لیکن واضح رہے کہ طہارت صابن الگ مسئلہ ہے اور ایسی چربی کو خرید کرنا اور اسے صابن میں استعمال کرنا الگ مسئلہ ہے۔ چنانچہ شامی ص۳۷ ج ۵ ربیع الفاسد (بخلاف الودک) ای دهن الميتة لانه جزؤها فلا يكون مالا ابن ملک ای فلا يجوز بيعه اتفاقا وكذا الانتفاع به لحديث البخارى ان الله حرم بيع الخمر والميسر والخنزير والاصنام قيل يا رسول الله ارايت شحوم الميتة فانه يطلى به السفون ويدهن بها الجلود و يستصبح بها الناس قال لا هو حرام الحديث تامل شامی کی اس عبارت سے یہ واضح ہے کہ میت کی چربی یعنی ناپاک چربی کی بیع ناجائز ہے اور اسی طرح ناپاک چربی سے نفع لینا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ لہٰذا جو چربی امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔ اگر وہ ناپاک ہے اور مردار کی چربی ہے تو اس کا درآمد کرنا اور صابن میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی اس ناجائز کا ارتکاب کرلے اور اس سے صابون بنالیں تو وہ صابن پاک اور اس کا استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ ہذا

سالانہ درس ختم ہونے کے وقت طلباء کا اساتذہ کے لیے دعوت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ مروج ہے کہ کتاب کے ختم کرنے پر طلباء آپس میں چندہ کر کے مٹھائی وغیرہ خرید لیتے ہیں۔ مٹھائی طلباء مع استاد کھا لیتے ہیں اور کبھی دوسروں کو بھی دے دیتے ہیں۔ طلباء میں بھی فرق ہوتا ہے، کوئی دولتمند ہوتا ہے، کوئی غریب ہوتا ہے۔ اگر غریب نے چندہ زیادہ دیا تو دولتمند اس

سے زیادہ دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ چاہے مرضی ہو یا نہ ہو یا کبھی یکساں چندہ کرتے ہیں، کسی کے پاس رقم ہوتی ہے کسی کے پاس نہیں ہوتی۔ جب رقم نہیں ہوتی تو شامل بھی نہیں کرتے۔ اگر رقم تھوڑی ہو، تھوڑی رقم پر باقی ساتھی رضا مند نہیں ہوتے اور جس نے تھوڑی رقم دی اس کو طعنہ دیتے ہیں یا اگر اس طرح چندہ جمع کیا جائے کہ کسی نے زیادہ دیا کسی نے کم اور کسی نے نہیں دیا اور کھانے میں تمام یکساں شریک ہو گئے جس نے یہ چندہ کم دیا ہے اس کے لیے یہ مٹھائی کھانا کیسا ہے اور جس نے چندہ بالکل نہیں دیا۔ اس کے لیے یہ کھانا کیسا ہے بظاہر تو تمام شریک ہیں لیکن پوچھا کسی نے نہیں یا اگر تمام طلباء آپس میں یکساں چندہ کریں کسی کو کسی قسم کی تکلیف چندہ وغیرہ کی نہ ہو یا اگر یکساں چندہ نہ ہو کم زیادہ ہو لیکن پوری رضامندی سے ہو۔ اپنے حق سے زیادہ کھانے کی اجازت بھی مل جائے اور اس کو رواج بھی نہ سمجھا جائے۔ ویسے چندہ جمع کر کے مٹھائی تقسیم کر کے کھالیا جائے تو یہ کھانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

رحمت اللہ متعلم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

طلباء مدرسہ دینیہ کو اسوۂ حسنہ حضرات صحابہ خصوصاً اصحاب صفہ کا پیش نظر رکھنا لازم ہے۔ علم کی طرف توجہ تام اور تکرار، مطالعہ، ادب و احترام اساتذہ، فارغ اوقات میں خدمت اہل اسلام، تبلیغ وغیرہ مشاغل اور ذمہ داریاں ایسی ہیں کہ ایک مومن قانت ان سے فارغ ہو کر دوسرے غیر ضروری امور کی طرف اہتمام اور توجہ کو صرف نہیں کر سکتا۔ پھر اس قسم کی دعوتیں اور شیرینی بوجہ مفاسد کثیرہ بدعت نما ہیں حتی الامکان ان سے احتراز لازم ہے۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ الحدیث۔ وانا واتقیاء امتی براء من التکلف۔ صحابہ کے متعلق آیا ہے اقل تکلفاً بہر حال یہ رسم بحالت موجودہ قابل احتراز ہے۔ فقط هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ریڈیو کی مکینکی سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں ریڈیو میکینک کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس صورت میں ریکارڈ اکثر سننے میں آئیں گے اور ٹیسٹ کرتے وقت یا ایک کو ٹیسٹ کرتے وقت گاتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی آواز سے بہت ہی واسطہ پڑے گا اور دوسری طرف حدیث نبوی کے غالباً یہ الفاظ ہیں کہ جو کان کسی گانے والی عورت کی آواز سنے ان میں سیسہ پگھلایا جائے گا۔ اب براہ کرم اس فتویٰ سے میری تسلی کریں۔ آیا میں ریڈیو مرمت کا کام کر سکتا ہوں یا نہیں۔

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں حتی الوسع اس پیشہ کو جو کہ مفضی الی الحرام ہے اختیار نہ کیا جائے۔ بلکہ کوئی اور جائز کاروبار شروع کر دیں اگر اس کی تنخواہ کم بھی ہو ایک حرام سے تو محفوظ ہو جائیں گے۔ شریعت کے پابند رہیں گے۔ عیش وعشرت نہ ہو معمولی سا گزارہ ہو تو کیا بات ہے اور یہ ضروری بھی نہیں کہ کسی دوسرے کاروبار اختیار کرنے سے اور کم ہو۔ اس لیے کہ کتنے لوگ ہیں کہ جائز کاروبار کرتے ہیں اور اہل ثروت ہیں۔ عیش وآرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اگر اختیار بھی کریں تو اس طرح اپنے آپ کو بچائیں کہ ٹیسٹ کرتے وقت کلام پاک یا کوئی تقریر اس سے سنیں۔ فقط واللہ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ

جس کے گھر ۱۶ سال سے جوان لڑکی بے نکاح بیٹھی ہو کیا اس سے بائیکاٹ درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس صورت مسئلہ میں ایک شخص کی چار لڑکیاں ہیں ایک لڑکی سولہ سال سے بالغہ ہے دوسری لڑکی دس سال سے بالغہ ہے۔ باقی دونا بالغہ ہیں۔ بالغہ لڑکیوں کے خطبہ کے لیے اس کے اقارب قومی نسبی وحسبی ہمیشہ آتے ہیں لیکن کسی کو دینے کا فیصلہ نہیں کرتا۔ علماء کرام کے وعظ جو کہ تحقیقاً اس کی ہدایت کے لیے کرائے گئے ہیں۔ اس سے بھی اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا شرعاً مسلمانوں کو اس کے برخلاف عدم تعاون و ترک معاملات جائز ہیں یا نہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

بائیکاٹ اور عدم تعاون انتہائی سزا ہے۔ جو کہ انتہائی مجبوری سے کسی کبیرہ کے ارتکاب پر جب کہ افہام و تفہیم کی تمام صورتیں بیکار ہو جائیں دی جاتی ہے۔ صورت مسئولہ میں حتی الامکان افہام وتفہیم کی تمام ممکن صورتیں عمل میں لائی جائیں اور اس شخص کے تمام اعذار کو رفع کیا جائے جو کہ اس کے نکاح کر دینے سے رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل علم سے مشورہ کر کے عدم تعاون وغیرہ کرنا جائز ہوگا اس لیے فوری طور پر بائیکاٹ وعدم تعاون کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جب تک تمام حقیقت حال واضح نہ ہو۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس ڈرامہ میں عورت کا کوئی کردار نہ ہو کیا اُس کا دیکھنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایسا ڈرامہ جس میں عورت کا کردار پیش نہ کیا جائے اور کوئی فحش و غیر اسلامی خیال کا اظہار بھی نہ ہوا ایسا ڈرامہ عندالشرع جائز ہے یا ناجائز اور ایسے ڈرامے کی آمدنی کسی اسلامی مقصد کے لیے خرچ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

المستفتی ثناء الرحمٰن صدر سٹوڈنٹ یونین گورنمنٹ کالج ملتان

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جب تک ڈرامہ مذکور کی پوری کیفیت نہ بتائی جائے تب تک اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ عموماً ڈرامے متعدد شرعی قباحتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ بالفرض اگر کوئی ڈرامہ فحش اور غیر اسلامی خیالات کے اظہار سے خالی بھی ہو تب بھی عام طور پر لہو ولعب اور بے فائدہ ہونے سے خالی نہیں ہوا کرتا۔ لہٰذا بوجہ عبث ہونے اور تلہی وتلعب کے مکروہ اور ناجائز ضرور ہوگا۔ کمافی الدرالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۳۹۵ ج ۶ (و) کرہ (کل لهو) لقوله عليه الصلوٰة والسلام كل لهو المسلم حرام الا ثلاثة ملا عبة اهله و تاديبه لفرسه ومنا ضلته بقوسه. وقال الشامي تحته (قوله وكره كل لهو) اى كل لعب وعبث فالثلاثة بمعنى واحد كما فى شرح التاويلات والاطلاق شامل لنفس الفعل واستماعه كالرقص والسخرة والصفيق وضرب الاوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق فانها كلها مكروهة لا نها زى الكفار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

اگر کوئی شخص سال والی کمیٹی ۶ ماہ کے بعد ختم کرنا چاہے تو کیا صورت ہے
جس شخص کے پاس کمیٹی کی رقم جمع کی جاتی ہے کیا قرعہ ڈالنے سے قبل وہ اس کو خرچ کر سکتا ہے
اگر قرعہ ڈالنے سے قبل وہ تمام رقم ضائع ہو جائے جو جمع ہو چکی ہے تو ذمہ دار کون ہوگا

﴿س﴾

جناب مکرم ومحترم محمد انور شاہ صاحب مدظلہ

احوال آنکہ جناب کا نوازش نامہ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ وضاحت طلب امور درج ذیل ہیں۔

جب کوئی آدمی کمیٹی ختم کرنا چاہے تو اس کو اس کی جمع کرائی ہوئی رقم اس وقت ملے گی جب قرعہ میں اس کا نام نکلے گا۔ مثلاً ایک آدمی نے سال کے عرصہ کے لیے کمیٹی میں حصہ رکھا۔ مگر ۶ ماہ کے بعد حالات نے جواب دے دیا تو وہ آدمی جو کمیٹی جمع رکھتا ہے۔ کوئی آدمی پیدا کرے گا یا اپنے پاس سے ۶ ماہ بقایا کی قسط دیتا رہے گا اور جب اس آدمی کے نام قرعہ نکلے گا اس کو اس کی جمع شدہ رقم دے دی جائے گی۔

جس کے پاس رقم جمع کرائی جاتی ہے وہ اس کا کلی مختار ہے چاہے اس کو استعمال کرے یا ویسے ہی جمع رکھے۔ یہ ہر آدمی کا علیحدہ علیحدہ ضامنؒ ہے۔ نہ وہ کوئی قرض ہوتا ہے ہاں البتہ امانت ہوتی ہے۔ مگر وہ اسی وقت واپس مل سکتی ہے جب قرعہ نکلے اس سے پہلے نہیں۔ ہاں اگر قرعہ اندازی سے قبل وہ رقم ہلاک ہو جائے تو وہ آدمی مکمل طور پر ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس میں کسی ممبر کو نقصان نہیں ہوتا۔ وہ سب رقم اس کو قرعہ پر دینی پڑے گی۔ ہاں البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ جس کا نام قرعہ میں نکلا اس نے کچھ مہلت دے دی تو یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔

حاجی محمد اشرف صاحب

﴿ج﴾

کمیٹی بصورت مذکورہ ناجائز ہے۔ بدو وجہ ایک تو یہ کہ اس کے اندر قرض کی تاجیل کو لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی اگر کمیٹی کے ارکان میں سے کوئی رکن اپنی جمع کردہ رقم جو کہ قرض ہے مدت معینہ سے قبل وصول کرنا چاہتا ہے تو اس کو حسب اصول کمیٹی مروجہ وہ رقم نہیں دی جایا کرتی۔ حالانکہ شرعاً تاجیل قرض لازم نہیں ہوا کرتی۔ جب بھی قرض واپس کرنا چاہے تو شرعاً وہ واپس لے سکتا ہے۔ اگر چہ اجل مقرر کر بھی چکا ہو۔ تو چونکہ ضوابط کمیٹی مروجہ الزام مالا یلزم شرعاً لازم آ رہا ہے اور اس میں تغییر حکم شرع ہے اس لیے کمیٹی ناجائز ہوگی۔ **کما قال فی تنویر ولزم تاجیل کل دین الا القرض۔**

دوسری یہ کہ کمیٹی مروجہ میں مقرض اس قرض سے نفع مشروط حاصل کرتا ہے اور **کل قرض جر نفعا حرام**۔ درمختار ص ۱۶۶ ج ۵ فقہاء کا ضابطہ ہے۔ کمیٹی مروجہ میں نفع ظاہر ہے کہ مشروط ہے۔ اگر چہ متردد ہے۔ قرعہ نکلنے کی صورت میں نفع یعنی قرضہ اس کو مل جاتا ہے اور نہ نکلنے کی صورت میں نفع نہیں ملتا ہے۔ بہر حال مشروط ضرور ہے۔ اگر چہ ملنا متردد ہے اور جو نفع قرضہ میں ہو مشروط ہو یا متعارف ہو۔ وہ ناجائز ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا یہ عقد بھی ناجائز شمار ہوگا۔ **کما قال فی الدرالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۱۶۶ ج ۵ وفی الخلاصة القرض بالشرط حرام والشرط لغوبان یقرض علی ان یکتب به الی بلد کذا لیوفی دینه وفی الاشباه کل قرض جر نفعا حرام فکره للمرتهن سکنی المرهونة باذن**

الراهن. وفي الدرايضاً مع شرحه ردالمحتار ص ٦٣ ج ٦ مطلب اسكن المقرض وقالوا اذا لم تكن المنفعة مشروطة ولا متعارفة اجر المثل على المقرض لان المستقرض انما اسكنه في داره عوضا عن منفعة القرض لا مجانا وكذا لواخذ المقرض من المستقرض حمار ليستعمله الى ان يرد عليه الدراهم اه. وهذه كثيرة الوقوع۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا نجدی شیطان کا لقب ہے

﴿س﴾

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ شیخ نجدی شیطان کا لقب ہے۔ان کا یہ کہنا درست ہے یا نہ۔اگر شیخ نجدی شیطان کا لقب نہیں تو اس مولوی صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔اگر واقعی لقب شیطان کا ہے تو یہ لقب اس کو کب دیا گیا اور کیوں دیا گیا۔بینوا توجروا

﴿ج﴾

مولوی صاحب کا یہ قول محض فاسد اور باطل ہے۔اس کی کوئی اصل نہیں۔طبعی رجحانات کو شرعی رنگ دے کر عوام کو گمراہ کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔مولوی صاحب موصوف کو اس قسم کی مخترعہ باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے اور نہایت ہی سنجیدگی و وقار اور متانت سے شرعی مسائل بیان کریں۔افراط تفریط سے اجتناب کریں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

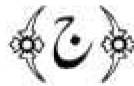
جو مہتمم مدرسہ کے فنڈ میں خیانت کا مرتکب ہوا ہو اُس کو کسی بھی صورت میں دوبارہ لانا درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کو ایک ادارہ کا مہتمم بنایا گیا تھا۔ابتدائی مقام پر وہ شخص سفیر بھی خود رہا خطیب بھی خود رہا اور ناظم بھی خود رہا۔خزانچی بھی خود رہا۔کچھ عرصہ کے بعد اُسی مسجد و مدرسہ کی انتظامیہ نے اس مہتمم سے فہمید حساب کا مطالبہ کیا۔حساب نہ فہمید کرانے کی بنا پر پریشان ہوا اور اُس ادارہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلا۔عرصہ دراز سے تقریباً پانچ سال ہونے والے ہیں کہ جب اس دوران پانچ سال میں یہ کردار ادا کرتا رہا کہ اس ادارہ کے نام سے عوام سے چندہ وصول کرتا رہا ہے اور خود ہضم کرتا رہا ہے۔اب جب عوام کو یہ

پتہ چلا کہ یہ مہتمم صاحب چندے کر کے خود کھا جاتا ہے نہ مدرسہ ہے نہ طلباء ہیں نہ مدرسین ہیں۔ برملا ذلت کا سامنا کرنا پڑا تو اب وہ مہتمم صاحب پھر کوشاں ہیں کہ میں کسی طریقہ سے پھر اسی ادارہ کا مہتمم بن جاؤں۔ حالانکہ انتظامیہ کمیٹی اس پر ناراض ہے۔ جماعت ناراض ہے۔قوم ناراض اس کے جانے کے بعد وہ ادارہ کافی ترقی پذیر ہے۔اسی کے قائم مقام جو صاحب کام کر رہے ہیں بڑے عالم بالشرع بغیر تنخواہ مدرسہ کا مفاد سوچنے والے ہیں مدرسہ کے لیے حالانکہ اول مہتمم اس ادارہ کے تنخواہ خوار بھی تھے اور سفارت سے نصف حصہ آمدنی سے خرچہ کاٹ کر لیتے تھے۔کیا ایسے خائن مہتمم صاحب جس پر قوم ناراض ہے پھر ادارہ کا وہ شرعاً مہتمم بن سکتا ہے۔حالانکہ اکثر زندگی کا حصہ اس کا ایسے چندے وصول کرتے رہنا اور اپنے عیال پر خرچ کرتے رہنا بالکل کثیر عیالدار ہے اور وجہ معاش کا کاروبار ہے۔کسی فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کی رو سے اگر اس کو مجاز ہو تو بیان فرمائیں۔

قاضی رسول بخش تحصیل شجاع آباد



شرعی طریقہ سے خوب تحقیق کی جائے اگر واقعی اس شخص میں خیانت وغیرہ امور مذکورہ فی السوال موجود ہیں تو شرعاً یہ درست نہیں کہ ایسے شخص کو دوبارہ کسی دینی ادارہ کا مہتمم بنایا جائے۔فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ

قرآن کریم میں رکوع کی جو علامتیں ہیں کیا یہ حضور سے ثابت ہیں



ما قولكم رحمكم الله فى علامات الركوع التى فى القرآن العظيم اهى مقدرة بالمقدار ام بالمضامين ولا يستفهم احد الامرين اما الاول فلان مقدار بعض الركوع زائد على البعض واما الثانى فلكون بعض الركوع مشتملا على مضامين كثيرة وبعضها لا يتم فيه مضمون واحد فماذا معيارها. وقول بعض العلماء انها منصوص عن النبى صلى الله عليه وسلم فلا اصل له لان ذخيرة كتب الحديث خالية عن تذكرة الركوع و مقدارها فمن اين تثبت علامات الركوع ومن عينها وما معيارها۔

المستفتی عبدالخالق غفرلہ متعلم اشرف المدارس ناظم آباد کراچی



اعلـم ايها الاخ الارشد ان وضع علامات الركوع ليس تو قيفيا ثابتا من الشارع عليه الصلوٰة والسـلام بل هو من المشائخ الفقهاء كما يأتي وضعوها كما وضع السلف التعاشير والـنـقط في القرآن مع انه كان مصحف الامام خاليا عنهما وجاء عن ابن مسعود رضى الله عنـه جـر دوا الـقـران او كـمـا قال. واما وضع النقط فلحفظ الاعراب واما وضع التعاشير فـلـحفظ الآى وليعلم الامام فى التراويح قدر ما يقرأ فى كل ركعة ليقع الختم مرة كما جاء فـي الـمبسـوط لشـمـس الائـمة السـرخسى المتوفى فى حدود سنة ۴۹۰-۵۰۰ وغيرها اقـوال ص ۱۴۶ ج۲. (الفصل السادس فى حق قدر القراء ة (من التراويح) وروى الحسن عـن ابـى حـنـيـفة رحـمهـمـا الله تعالىٰ ان الامام يقرأ فى كل ركعة عشر آيات ونحوها وهو الاحسن لان السنة فى التراويح الختم مر ة وبـما اشار اليه ابو حنيفة رحمه الله تعالىٰ يختم الـقـرآن مـر ـة فيهـا لان عـدد ركعات التراويح فى جميع الشهر ست مأة وعدد الآى ست آلاف وشئ فاذا قرأ فى كل ركعة عشر آيات يحصل الختم فيها اه وهكذا فى فتاوىٰ قاضى خـان متـوفـى ۵۹۲ علےٰ هامش العالمگيرية ص ۲۳۲-۲۳۸ ج ۱ واستحسنها العلماء ثم اعـلـم ايهـا الاعـزان مشائخنا الحنفية خصوصاً مشائخ بخارا كما ياتى لما رأوا ان التعاشير لـيـس فيهـا حـسـن مـعـتـدبـه سـوى انـه مـقـدر محدود لعشر آيات ليس فيها اعتبار المعانى والـمـفـاهـيـم والمضامين قطعاً مع انه لا بدمنه لانه قد يقع التعشير علےٰ آية لا يستحسن ان يـخـتـم الـركعة بها بل يناسب ان يقرأ آية او آيتان ونحوها ليتم المضمون وايضا رأو احسنا ان يـقـع الـختم ليلة السابع والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار قد كثرت بـانهـا لـيـلة السابع والعشرين من رمضان والتعاشير يقع مراعاتها الختم ليلة الثلاثين ـفلهذا وضـعـوا عـلامـات الركوع وجعلوا القرآن خمس مأة واربعين ركوعاً ليقع الختم فى الليلة الـسـابـعة والـعشـرين وراعوا فيه امرين الاول ان لا يكون ركوع واحد مقدار مالا يؤدى به فرض القراء ة وواجبهـا فـلهـٰذا لا ترى ركوعاً اقل من ثلث آيات قصار او آية طويلة وترى ايـضـا ان الـسـور الـقـصـار فـى آخـر الـقـرآن جعلوا كل واحدة منها ركوعاً ـوالـثـانى. التز مـوابـحـسـب الـوسـع ان يـكـون الـركـوع مشتـملا علےٰ مضمون واحد مع تقاريب اعدا د الـكـلـمـات ومـقـدارهـا الا ان يـطول مضمون واحد زائداً علےٰ ۵۴۰/۱ زيادة غير مناسبة

فجعلوه قسمين او اكثر والا ان يقصر مضمون واحد ناقصا عن ۵۴۰/۱ نقصانا غير مناسب فجعلوه جزء ركوع ولهٰذا ترىٰ جميع ركوعات القرآن علےٰ هذالشرط منتظماً الا ما شذ ندر وهو ما جاء فى سورة الواقعة من قوله تعالىٰ (لاصحاب اليمين ع) ثلة من الاولين وثلة من الآخرين جعلوها مع الركوع الآتى مع انه ينبغى علےٰ هذا الشرط ان يكون مع السابق. ولعله يكون لهٰذا ايضاً وجه وجيه لا نصل اليه ويحتمل ان يكون من الناس، او وقع منهم هذا من غير شعور به واللہ تعالیٰ اعلم

ودليل ما قلت من واصفه ووصفه وغرضه وغير ذالک من وجه تسمية ما يأتى. واما المعيار فقلته من عند نفسى استنباطاً من الغرض والنظر ركوعات القرآن بحسب فهمى القرآن ولعل عند غيرى احسن هذا قال فى المسبوط المزبور ص ۱۴۶ ج۲ وحكى عن القاضى الامام عماد الدين رحمه الله تعالىٰ ان مشائخ بخارا جعلوا القرآن خمسأة واربعين ركوعاً وعلموا الختم بها ليقع الختم فى الليلة السابعة والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار قد كثرت بانها ليلة السابع والعشرين من رمضان وفى غير هذه البلدة المصاحف معلمة بالآيات وانماسموه ركوعاً علےٰ تقرير انها تقرأ فى كل ركعة. اه وهكذا فى العالمگيرية ص ۱۱۸ ج ۱ وقاضى خان علےٰ هامشها ص ۲۳۷ ج ۱ وعلم من هدا ان وضع علامات الركوع قبل ۴۹۰ ھ بكثير لانه يرويه السرخسىؒ (المتوفى ۴۹۰ ھ افوال) عن عماد الدين القاضى وهو ينسبه الى مشائخ بخارا رحمهم الله تعالىٰ. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ضرر رساں کتوں کو قتل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو کتے یعنی سگ کھانے پینے میں تکلیف دہ ہوں ان کا مارنا یا مروانا کیسے ہے۔ از روئے شریعت کیا حکم ہے۔

مولوی محمد نواز امام مسجد ضلع ڈیرہ غازی خان

﴿ج﴾

شرعاً ایسے کتوں کو مارنا قتل کرنا جائز ہے۔ اگر یہ کتے کسی کے مملوک ہوں تو مالک کو کہا جائے کہ ان کتوں کو مار ڈالو کیونکہ یہ ضرر دیتے ہیں۔ اگر وہ انکار کریں تو حاکم کو درخواست دے کر انہیں مجبور کیا جائے۔ برائے حوالہ

عالمگیری دیکھوص ۳۶۰ ج ۵ قرية فيها كلاب كثيرة ولاهل القرية منها ضرر يومر ارباب الكلاب ان يقتلوا الكلاب فان ابوا رفع الامر الى القاضي حتى يلزمهم ذالک کذا فی محیط السرخسی فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جرم کے ثبوت کے بغیر تعزیری حکم لگانا قوم کی غلطی ہے، ایک شخص کے کہنے یا گواہی دینے پر فیصلہ نہیں ہونا چاہیے، جس شخص نے کہا ''ڈاڑھی والے کافر ہوتے ہیں'' کیا خود کافر ہو جائے گا دینی معاملات میں جس عالم کے قول کو مستند مانا جاتا ہے اس کی شرائط کیا ہیں

﴿س﴾

زید، بکر، خالد نے کسی عورت سے کہا کہ پانی پینے کے لیے لاؤ وہ نہیں لائی پھر خالد نے کسی دوسری جگہ اس سے کسی موقع پر یہ کہا کہ یہاں آؤ وہ نہیں آئی۔ یہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ جس کی خبر کسی کو نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس پر ایک افیونی کا یہ بیان ہے کہ قوم کے سامنے مجھے عورت کے وارث نے خبر دی ہے کہ یہ پتہ نہیں کہ کیا خبر دی ہے اس پر قوم نے زید بکر خالد کو برائے تذلیل اپنے یہاں کا حکم نافذ کر دیا اس پر زید نے غصہ سے یہ کہہ دیا کہ ڈاڑھی والے کافر۔ کیونکہ حکم نافذ کرنے والے اکثر ڈاڑھی والے تھے۔ تو زید کے قول کی بنا پر ایک عربی تعلیم یافتہ شخص نے یہ کہا کہ تم خود کافر ہو گے۔ لہٰذا تجدید ایمان ضروری ہے۔ چنانچہ اس جگہ مجمع کے سامنے کلمہ تلقین کیا گیا اور فسخ نکاح کا حکم سامنے آیا تو اب پوچھنا یہ ہے کہ زید، بکر، خالد پر اس کی قوم تعزیری حکم مذکورہ لگانے کا حق رکھتی ہے یا نہیں۔

کیا صرف شخص مذکورہ کے بیان پر حکم سزا نافذ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ بیان بھی زید بکر خالد کی غیر موجودگی میں ہوئے ہوں۔ بلکہ نہ مدعی نہ مدعی کے وارث کا دعویٰ یا بیان ہوا اور نہ زید بکر کا اقرار بھی ہو۔

کیا صورت مذکورہ میں زید واقعی کافر ہو گیا ہے اور نکاح ٹوٹ گیا۔ کیا واقعہ مذکورہ میں درصورت ثبوت سب ایک ہی سزا کے مستحق ہیں یا زید بکر کی سزا اور خالد کی اور ہونی چاہیے۔ بکر عربی تعلیم یافتہ شخص کا زید کو کافر اور فسخ نکاح کا حکم دینا اگر غلط ہو تو وہ کس تعزیری سزا کے مستحق ہیں اور یہ شخص اس قسم کا حکم لگانے کا حکم حق رکھتے ہیں اور کسی عالم کے مسائل میں معتمد علیہ ماننے کے لیے کیا شرائط ہیں۔

ازمعرفت حافظ محمد رفیع صاحب

﴿ج﴾

زید، بکر، خالد پر اس قوم کو مندرجہ بالا ثبوت کی وجہ سے یہ تعزیری حکم لگانے کا حق نہیں۔ صرف ایک شخص کی بات کو صحیح نہیں سمجھنا چاہیے لیکن یہاں تو اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس میں کوئی زنا وغیرہ کا تو ذکر نہیں۔ پھر اس سے تعزیر نہیں ہو سکتی۔ البتہ قوم کو اُن کے برے ارادوں کا علم کسی قدر محقق ذریعہ سے ہو جائے۔ پھر مناسب تعزیر دینی چاہیے۔ مندرجہ بالا طریقۂ تعزیر خاص اس جرم کے لیے کہیں مذکور نہیں۔

اگر ایسے کسی مسلمان کے نام کو لے کر کافر کہا جائے تو اس میں تاویل کی جائے گی اور کہنے والے کو کافر یعنی اسلام سے خارج نہیں مانیں گے۔ اس لیے کہ کسی شخص کے کفر کے بارے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے لیکن یہاں تو ڈاڑھی والوں کو کہا ہے تو اگرچہ حکم کرنے والے مراد ہوں لیکن ان کو دوسرے لفظوں سے بھی یاد کر سکتا تھا۔ پھر جب ان کو ڈاڑھی والوں کے نام سے ذکر کیا ہے تو اس میں ڈاڑھی کی سخت توہین ہے اور واضح رہے کہ استخفاف بالسنہ یعنی سنت کی تحقیر و توہین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا زید کو خود تجدید نکاح وغیرہ کرنا چاہیے۔

عالم مستند ہو کسی مدرسہ عربیہ سے فارغ ہو یا علمائے مستند اس کے عالم ہونے کی شہادت دیتے ہوں۔ اس کے علاوہ متقی ہو۔ زمانہ کے احوال سے لوگوں کے عرف و رواج وغیرہ سے تقریباً واقف ہوتا کہ ان کے حالات کو سمجھ کر فتویٰ دے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

پیر و مرشد کی تصویر کو پاس رکھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زید کے پاس اپنے پیر و مرشد کی ہمراہ کھچوائی ہوئی تصویر بغرض زیارت موجود ہے جس کی کبھی کبھی زیارت کرتے ہیں۔ کیا زید کے اس عمل سے شرک یا انکار توحید کا کوئی پہلو نکلتا ہے یا نہیں اور اس کے طرز عمل کی کیا حیثیت ہوگی۔

﴿ج﴾

تصویر فوٹو رکھنا گناہ ہے۔ اس کو دیکھنا اور وہ بھی عقیدت کے ساتھ اور زیادہ عظیم گناہ ہے۔ شرک کی ابتدا اسی طرح ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ود، سواع، یغوث، یعوق، نصر پانچ بت پوجے جاتے تھے۔ یہ پانچ دراصل اپنے زمانے کے صالح انسان تھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے معتقدین نے

ان کے بتوں کو شیطان کے ورغلانے سے اس لیے بنایا کہ ان کو دیکھ کر ان صالحین کی زیارت ہو سکے گی۔ آخر رفتہ رفتہ پھر با قاعدہ پرستش تک نوبت پہنچ گئی۔ یہ واقعہ صحیح بخاری میں منقول ہے اس لیے مندرجہ بالا عمل سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

وقف کردہ زمین کو دوبارہ وارثوں کی زمین میں شامل کرنا

کیا کسی شخص کے لیے زیادہ مال وقف اور وارثوں کے لیے برائے نام چھوڑنا جائز ہے

﴿س﴾

بخدمت جناب علماء دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ سائلہ کے والد حاجی غلام رسول کے تین لڑکے اور ایک سائلہ لڑکی تھی اور سائلہ کے والد کا ایک بھائی الٰہی بخش تھا اور سائلہ کی والدہ بھی تھی ان تین لڑکوں کے نام یہ تھے ایک کا نام عبداللہ دوسرے کا عبدالسلام تیسرے کا عبدالشکور تھا پہلے قضاءِ الٰہی سے عبدالسلام فوت ہو گیا اور پھر دوسرا عبداللہ فوت ہو گیا۔ سن ۲۲ عیسوی تیسرا لڑکا عبدالشکور فوت ہو گیا۔ جب یہ تیسرا لڑکا فوت ہو گیا تو سائلہ کے والد کو سخت صدمہ ہوا اس صدمہ سے سائلہ کے والد کا ہوش قائم نہ رہا۔ اس صدمہ کے بعد سائلہ کے والد نے ایک مسجد اور مسافر خانہ بنایا اور محکمہ نزول سے مبلغ چار ہزار روپیہ کی زمین خرید لی۔ سن ۳۰ میں ایک وصیت نامہ لکھا سن ۳۲ میں لکھا احقر نے ایک مسجد اور ایک مسافر خانہ بنا کر وقف کیا اور جو چار ہزار روپیہ کی محکمہ نزول سے زمین خریدی ہے یہ زمین شامل اوقاف کر دی ہے۔ اگر زندگی رہی تو اس زمین پر ایک مدرسہ خود بناؤں گا ورنہ احقر کے بعد اس زمین پر دینی مدرسہ بنایا جائے اس تحریر پر سائلہ اور اس کی والدہ نے التجا کی کہ تم نے تین لاکھ روپیہ کی جائیداد وقف کر دی ہے اور ۱۵ ہزار کی جائیداد وارثوں کو دی ہے یہ خیرات نہیں ظلم ہے۔ اس پر سائلہ کے والد نے اس نزول والی زمین آدھی سے زائد تو وقف میں ملا دی اور آدھی سے کم سائلہ کی زمین کے ساتھ ملا دی جو سائلہ کے قبضہ میں ہے۔ اب التماس ہے کہ جو آدھی زمین سے زائد تو وقف میں ملا دی اور جو آدھی سے کم زمین سائلہ کے قبضے میں ہے یہ زمین اسلام کے قانون سے وقف ہے یا یہ آدھی زمین وقف میں نہیں آتی اور دوسرا وصیت نامہ حاضر خدمت ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں کہ اسلام میں تین لاکھ روپیہ کی جائیداد وقف کر دے اور وارثوں کو ۱۵ ہزار روپیہ کی جائیداد دے یہ وقف جائز ہے یا نہیں اور وصیت نامہ میں لکھا ہے کہ یہ وقف جائیداد احقر کے خاندان میں رہے یعنی احقر کے خاندان میں ہو اس وقف جائیداد کا ہمارے خاندان سے متولی جائز ہے یا دوسرا متولی اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ اگر دوسرا متولی ہو تو جائز ہے۔

حیات بی بی دختر حاجی غلام رسول بیوہ حاجی حبیب اللہ ملتان شہر



یہ ساری زمین جو محکمہ نزول سے خرید کر کے وقف کر چکا ہے یہ سب وقف ہے اس میں کچھ حصہ اپنی لڑکی کی زمین کے ساتھ ملانا شرعاً درست نہیں۔ کیونکہ وقف زمین انتقال نہیں ہوسکتی اور وقف صحیح ہو جانے کے بعد قول مفتی بہ کے مطابق لازم ہو جاتا ہے جس میں رجوع نہیں ہوسکتا۔ کما قال فی العالمگیری ص ۳۵۰ ج ۲ وعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالىٰ على وجه تعود منفعته الى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث كذا فى الهداية وفى العيون واليتيمة ان الفتوىٰ على قولهما كذا فى شرح الشيخ ابى المكارم للنقاية وفيها ايضا بعد اسطر. واذا كان الملك يزول عندهما يزول بالقول عند ابى يوسف رحمه الله وهو قول الائمة الثلاثة وهو قول اكثر اهل العلم وعلى هذا مشائخ بلخ وفى المنية وعليه الفتوىٰ كذا فى فتح القدير وعليه الفتوىٰ كذا فى السراج الوهاج وفيها ايضا بعد اسطر. وعندا بى حنيفه حكمه صيرورة العين محبوسة على ملكه بحيث لا تقبل النقل عن ملك الى ملك والتصدق بالغلة المعدومة متى صح الوقف الخ

جی ہاں ایسا جائز ہے جبکہ وقف مرض میں نہ کر چکا ہو ورنہ کل جائیداد کی ایک تہائی تک وقف درست ہو جائے گا۔ کما قال فی الهداية ص ۶۱۸ ج ۲ والوقف فى الصحة من جميع المال

اس شخص واقف کے خاندان میں کوئی اہل موجود ہو خائن نہ ہو تب تو کسی غیر خاندان میں سے متولی مقرر کرنا درست نہیں ہے اور اگر اس خاندان میں کوئی اہل موجود نہ ہو تب کسی غیر خاندان میں سے بھی متولی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۲ رجب کو کنڈے دینے کی کوئی اصل نہیں ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب المرجب کو مروجہ کنڈے کھائے پکائے جاتے ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز ان کی نسبت حضرت امام جعفر صادق کی طرف کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کا یوم ولادت ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ تاریخی طور پر نہ ہی یہ حضرت امام جعفر صادق کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی آپ کا کوئی قول و وصیت بلکہ اسی روز حضرت سیدہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا

گیا اور اسی دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے اور یہ اہل رفض و بدعت کی طرف سے مروجہ بدعت سعیدہ طاہرہ پر بہتان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں دعوتیں اڑاتے ہیں اور در پردہ درون سینہ مخفی بغض وعداوت کا سامان کرتے ہیں لہٰذا اس میں مذہب حقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کیا ہے۔ وضاحت سے بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

۲۲ رجب المرجب میں یہ مروجہ کنڈے بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں ہے اور نہ ہی اس پر کوئی ثواب کا وعدہ ہے۔ اس واسطے ایسے کام کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

قرآن کریم سے یا حروف ابجد سے فال نکالنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کوئی فالنامہ جیسے فالنامہ پیغمبری یا قرآن شریف سے یا ابجد سے یا ستاروں سے یا کسی حساب سے کیا جائے مثلاً کوئی چیز گم ہو جائے یا بیماری سے رہا ہونے سے کیا فال نکالنا جائز ہے یا کہ غلط۔

معرفت محمد عبداللہ

﴿ج﴾

محققین نے اس کو ناجائز لکھا ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کا یقین کیا جائے تو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد انور شاہ غفرلہ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۵ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ

بیوی کو دس طلاقیں دینے والے کی بیوی طلاق مغلظہ کے ساتھ حرام ہوگئی، نماز میں تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا، کسی بزرگ یا پیغمبر کے نام کی منت ماننا، صلوٰۃ استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں، کیا شب معراج والی رات واقعی ۱۶ سال لمبی تھی، آج کل پس مرگ مروجہ ختم قرآن کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) فرض کرو کہ زید باہر اکیلا جارہا ہے اور اس نے دس طلاق ڈال دیے اور اس کی نیت یہ نہ تھی کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں لیکن اس کے منہ سے دس طلاق نکلے کہ میں نے اپنی بیوی کو دس طلاق پر چھوڑ دیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ خود دس طلاق کے کہنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوئی۔ آپ مہربانی کر کے اس سے آگاہ فرمادیں کہ زید کی بیوی کو طلاق ہوگئی یا نہیں پوری تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ نیز کون سی طلاق پر وہ طلاق ہوتی ہے اور یہ عورت زید کو کس طریقہ پر روا ہوتی ہے یعنی حلالہ سے یا بغیر حلالہ۔

(۲) اشارہ نماز نزد اشهد ان لا سنت ہے یا مستحب یا مکروہ ہے۔

(۳) نذر غیر اللہ یعنی کسی بزرگ یا مرحوم یا پیغمبر کے نام ماننا جائز ہے یا نا جائز ہے۔

(۴) نفل استسقاء دو رکعت ہیں یا چار۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس رات معراج پر تشریف لے گئے تھے وہ رات کتنے سال کی تھی بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ رات ۱۶ سال تھی۔

(۶) مردے کے پیچھے جو ختم قرآن مروج ہے اس ختم کے پڑھنے والے کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔ معتبر کتابوں سے حوالہ دے کر مشکور فرمائیں۔ بینوا توجروا

فقیر علی محمد

﴿ج﴾

(۱) زید کی بیوی مطلقہ ہوگئی۔ اب بغیر حلالہ کے اس کے لیے یہ بیوی حلال نہیں ہوسکتی۔ وفی الدرالمختار ص ۲۳۲ ج۳ والبدعی ثلاث متفرقة اوثنتان بمرة اومرتین آه قال الشامی قوله ثلاث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولٰی طلاق صریح میں نیت کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ بغیر نیت کے بھی طلاق پڑتی ہے۔

(۲) اشارہ نماز میں سنت ہے۔ عن ابن عمر رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا جلس فی الصلوٰة وضع یدیه علی رکبتیه ورفع اصبعه الیمنی الحدیث رواه مسلم (مشکوٰۃ ص۸۴)

(۳) نذر لغیر اللہ حرام ہے کما فی البحر الرائق ص۲۹۸ ج۲۔ واما النذر الذی ینذره اکثر العوام علی ما هو مشاهد والحال الی قوله فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوه منه انه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز الانه عبادة و العبادة لا تکون للمخلوق

(۴) استسقاء کی نماز دو رکعت ہے۔ کذا فی فتح القدیر ج اول باب الاستسقاء۔

(۵) معراج کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ معراج ہوا ہے یقیناً باقی یہ باتیں کہ وہ رات کتنی لمبی تھی وغیرہ اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث نظر سے نہیں گزری ہے۔ ویسے واعظین حضرات سے اس کے متعلق مختلف باتیں لکھی گئی ہیں جن میں سے کسی ایک قول پر یقین رکھنا ٹھیک نہیں۔

(۶) مردہ کے پیچھے ختم قرآن اگر بغیر کسی اجرت کے ہو تو جائز ہے۔ اگر کھانا وغیرہ عوض میں دیا جاتا ہے تو ناجائز اور عام رواج میں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ بھی اجرت ہے کیونکہ المعروف کالمشروط شامی ص ۲۴۰ ج ۲ میں ہے۔ ویکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیت لانه شرع فی السرور لا فی الشرور وهی بدعة مستقبحة والحال الی قوله واتخاذ الدعوة لقرأة القرآن وجمع الصلحاء و القراء للختم وقال فی آخر هذه الصفحة واخذ الاجرة علی الذکر وقرأة القرآن وغیر ذلک مما هو مشاهد فی هذا الزمان وما کان کذلک فلا شک فی حرمته وبطلان والوصیة به ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم. آه واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

اگر مسجد میں اگربتی جل رہی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ شرعیہ کہ جمعہ کے دن بوقت ظہر مسجد جامع میں اگربتی جلانی مفسد صوم ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

مسجد میں اگربتی جلانا مفسد صوم نہیں۔ البتہ بالقصد دھواں سونگھنا یا نسوار لینا مفسد ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفی عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فی زمانہ ظالمانہ ٹیکسز وصول کرنے والی چونگیوں کا ٹھیکہ لینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شہر میرپور تحصیل وضلع سکھر صوبہ سندھ میں واقع ہے۔ اس میں سرکاری محصول چونگی علیحدہ ہے۔ علاوہ اس کے دوسرے جو لوگ چل پھر کر سبزی بیچتے ہیں

یا حجام حجامت کرتے ہیں، موچی جوتی گانٹھتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان سے بھی محصول وصول کیے جاتے ہیں۔ اس محصول کے ٹھیکے شہری لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ کیا ایسا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا ناجائز۔

جواب مع ادلہ شرعیہ وحوالہ کے مرحمت فرمادیں۔

المستفتی حافظ محمد حنیف

﴿ج﴾

موجودہ دور میں عام میونسپل کمیٹیوں کے مصارف اکثر غیر ضروری ہوتے ہیں۔ مصالح عامہ سے غیر متعلق امور پر غریب مزدوروں پر قسم قسم کے ٹیکس نئے نئے ناموں سے لگائے جاتے ہیں یہ ایک ظلم ہے۔ اس ظلم میں تعاون کرنے والا بھی گنہگار ہوگا خواہ وہ ٹھیکیدار ہوں یا کوئی دوسرا۔ ایسے میونسپل کمشنروں کو منتخب کرنے والے بھی اس گناہ میں شریک ہوں گے۔ **قال الله تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان** الآیۃ مصالح عامہ کے لیے بھی جواز کا حکم جب ہے کہ بیت المال خالی ہو۔ شامی لکھتا ہے کہ **ینبغی تقیید ذالک (الجواز) بما اذا لم یوجد فی بیت المال ما یکفی لذلک** الخ ص ۳۳۷ ج ۲۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۷ ذی قعدہ ۱۳۷۴ھ

واقف کے مقصد کے خلاف کوئی بھی تصرف وقف میں متولی کے لیے ناجائز ہے

﴿س﴾

ایک صاحب نے اپنی مملوکہ زمین میں ایک مکان مشتمل بر حجرہ جات وقف متعلق مسجد اور خانقاہ کے برائے رہائش مسافروں اور طلباء اور زائرین خانقاہ اور اپنی اولاد کے کر دیا۔ وہ مکان موسوم بسرائے کلاں کاغذات سرکاری میں درج ہے۔ متولی اس کا جو واقف کا لڑکا ہے بعض حجروں کو گرا کر موٹر کا گراج اور رہائش کے کوٹھ جات پختہ تعمیر کر کے اوپر ان کے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا اس کو ان کوٹھ جات کے اوپر مسجد تعمیر کرنے کا حق پہنچتا ہے اور وہ مسجد کے حکم میں شرعاً ہوں گے یا نہ۔

دلائل کی روشنی میں اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

﴿ج﴾

قال الشامی ۴۴۵ ج ۴ وفی الاسعاف لایجوز ان یفعل الا ماشرط وقت العقد وفیه

۴۴۵ ج ۴ علی انھم صرحوا بان مراعاۃ غرض الواقفین واجبۃ الخ وفی الدرالمختار ص ۴۳۳ ج ۴ وشرط الواقف کنص الشارع الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ ان کوٹھہ جات پر واقف کے لڑکے کو مسجد تعمیر کرنے کا حق نہیں ہے۔فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

احقر العباد محمد صابر غفرلہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی

جواب صحیح ہے جو وقف جس کام کے لیے کیا گیا ہے۔کسی متولی کو اس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں۔یہ حجرے چونکہ مہمانوں کی قیام گاہ یا اولاد کے استعمال کے لیے وقف ہیں۔ان میں تصرف مندرجہ سوال درست نہیں۔

محمد شفیع

۱۱ رجب ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۳ رجب ۱۳۸۸ھ

اصاب من اجاب سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اسماء رجال (احادیث لکھنے اور نقل کرنے والے لوگوں کے حالات) کے علم کا کیا فائدہ ہے

﴿س﴾

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی اسماء الرجال کی کیا تعریف ہے اور اسماء الرجال جاننے سے کون کون سے علمی فوائد مطلوب ہوتے ہیں۔

﴿ج﴾

تعریف،فن الرجال علم تعرف بہ رجال السند ثقۃ و وصفاً وضعفا و دیانۃً ومیلاد او موتاً ولقاء یہ ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعہ سے سند حدیث کے رواۃ کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں،باعتبار ثقہ ہونے وضع ،ضعف دیانت ولادت ، وفات اور ملاقات کرنے کے۔فوائد معرفۃ حدیث نوعاً۔اس فن کے جاننے سے ہر حدیث کا پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ کس نوع میں سے ہے۔صحیح ہے،حسن ہے،ضعیف ہے وغیرہ ذلک من الانواع اس فن کی فضیلت اور اہمیت کے متعلق ائمہ حدیث کے مندرجہ ذیل ارشادات ملاحظہ فرمادیں۔قال عبداللہ بن مبارک لولا الاسناد لقال من شاء ماشاء وقال الامام مالکؒ سموالنا رجالکم وقال الامام الشافعی طلب الحدیث بلا اسناد کرجل یرتقی بلاسلم وفی المواھب اللدنیۃ ثلاثۃ من خصائص ھذہ الامۃ الاعراب والانساب والامسناد وفیھا ایضاً لم یکن فی امۃ من

الامم قوم یحفظون آثارھم ماسویٰ ھٰذہ الامۃ غرض یہ ایک ایسا عظیم الشان فن ہے۔جس کے ذریعے ہمارا دین محفوظ ہے۔اگر یہ علم نہ ہوتا تو پھر واضعین کذابین ذخیرہ احادیث میں بہت کچھ اپنی طرف سے ملا لیتے اور یہی ہی ایک ایسا فن ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم قومیں مرعوب ہیں۔ان کی آسمانی کتابیں بھی تحریف سے محفوظ نہیں رہ سکیں اور بفضلہٖ تعالیٰ اس امت محمدیہ نے تو اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بذریعہ فن اسماء الرجال تحریف سے بچالیا۔ھذا ما عندی والتفصیل فی المطولات

عبداللطیف غفرلہ الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ

کسی مسجد یا خانقاہ کے متولی کو کس وقت معزول کیا جا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں حضرت علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک دعویدار تولیت خانقاہ ومسجد شریف کے ایک چاہ رہٹ وغسل خانے خانقاہ کے بند کر دے اور منسلکہ قبرستان سے زمین غصب کر کے بلا ضرورت مکان خود تعمیر کرے۔نیز قبور اسلاف کرام کی کھود کر ان کی بے حرمتی کرے اور ایک قبر میں سے اپنے واجب الاحترام بزرگ کی نعش نکال کر اسے گٹھڑی بنا کر اسی قبر کے ایک کونہ میں رکھ کر اپنے والد کو وہیں دفن کر دے۔ان حرکات کا مرتکب جو تولیت کا دعویدار بھی ہو،کے خلاف شرعاً جو حکم شریعت ہو صادر فرمایا جائے۔

فقیر محمد مرزا ولد مولوی محمد بخش صاحب

﴿ج﴾

بصورت صحت واقعہ متولی مذکور کا معزول کر دینا واجب ہے۔حاکم وقت کے سامنے معاملہ پیش کر کے اس کو حکماً معزول کرایا جائے۔قال فی الدرالمختار ص ۳۸۰ ج ۴ و ینزع وجوباً لو الواقف غیرماً مون (قال الشامی تعلیقاً علیہ) قولہ وجوباً مقتضاہ اثم القاضی بترکہ والاثم بتولیۃ الخائن ولا شک فیہ (بحر) فی الجواھر القیم اذا لم یراع الوقف یعزلہ القاضی وفی خزانۃ المفتین اذا زرع القیم لنفسہ یخرجہ القاضی من یدہ آہ ۔نیز مسلمان بزرگ کی قبر کو کھود کر اس کی ہڈیوں کو جمع کر کے اس میں دوسرے شخص کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔الا بالضرورۃ الشدیدۃ قال فی الدرالمختار ص ۲۳۸ ج ۲ ولا یخرج منہ بعد اھالۃ التراب حتیٰ کہ کافر ذمی کی عظم یعنی ہڈی بھی محترم ہے۔قال فی الدرعظم الذمی محترم آہ

البتہ مشرکین اہل حرب کی قبروں کو کھود کر اس میں مسلمانوں کا مقبرہ بنانا جائز ہے۔قال الشامی واما اھل الحرب فان احتیج الی نبشھم فلا بأس بہ (تاتا خانیہ) فتبنش وترفع العظام والآثار

وتتخذ مقبرة المسلمین الخ لہٰذا صورت مسئولہ میں متولی فاسق ہے تو بہ اس پر لازم ہے۔اس کو تولیت سے معزول کر دیا جائے۔

محمود عفا اللہ عنہ خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

جو مکان مدرسہ کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا بیچنا اور عیدگاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی زندگی میں اپنا ایک مکان وقف کیا اور وقف نامے میں یہ لکھا کہ اس مکان کی آمدنی درس وغیرہ پر خرچ کی جائے رفاہ عامہ اور صدقہ جاریہ کے کاموں میں بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔اس کے قبول اور خرچ کا اختیار ایک انجمن ارکان کو حاصل ہوگا۔
سوال یہ ہے کہ اگر اس انجمن کے ارکان اس مکان کو فروخت کر کے اس بستی کی عیدگاہ کے ساتھ شامل کر لیں اور عیدگاہ کے ساتھ ہو کر وہ زمین بھی وقف رہے اور اس عیدگاہ میں درس وتدریس کا کام بھی جاری کرا دیں ایسی صورت میں صدقہ جاریہ، رفاہ عامہ اور تدریس سب چیزیں اس وقت مصارف میں شامل ہو جاتی ہیں۔کیا اس وقف شدہ مکان کو فروخت کر کے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس کا صرف کرنا جائز ہے یا نہ۔دلائل کے ساتھ جواب دیں شکریہ۔

﴿ج﴾

یہ مکان درس وغیرہ کے لیے وقف ہو گیا ہے لہٰذا بدون تصریح واقف اس کا فروخت کرنا اور اس بستی کی عیدگاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے۔**قال فی الشامی وفی الاسعاف ولا یجوز له ان یفعل الاما شرط وقت العقد وفیه ص ۴۴۵ ج ۴ علی انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفین واجبة ص ۴۴۵ ج ۴ وفی الدرالمختار ص ۴۳۳ ج ۴ شرط الواقف کنص الشارع** الخ فقط واللہ اعلم
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ

شادی کے موقع پر سہرا باندھنا، شادی پر ڈھول باجے کا اہتمام کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شادی کے موقعہ پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں۔شادی وغیرہ کے موقعہ پر ڈھول اور باجہ وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہیں۔

شفیع اللہ قریشی

﴿ج﴾

سہرا باندھنا خلاف شرع ہے۔ کیونکہ یہ رسم کفار کی ہے۔ حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تشبہ کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انہی میں سے ہے۔ لہٰذا مسلمان کی شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بسر وچشم تسلیم کرتے ہوئے کفار کے رسم ورواج اوران کے ساتھ تشبہ سے احتراز کرے۔ (اصلاح الرسوم مع اضافہ ص ۳۵)

ڈھول باجہ وغیرہ بجانا وغیرہ امور شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ قرآن وحدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء (شمار) متعسر اور مشکل ہے۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث (الایہ) وفی التاتار خانیہ ان کان السماع غنا فھو حرام لان التغنی واستماع الغنی حرام وفی الدرالمختار دلت المسئلہ علے ان الملاھی کلھا حرام فی التغنی بضرب وتصفیق الخ ص ۳۴۹ ج ۶ ردالمختار

بہر حال ان امور سے اجتناب ضروری اور بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدرسہ کی قوت حاکمہ شوریٰ ہوتی ہے مہتمم نمائندہ ہوتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ کسی شہر میں دینی مدرسہ جس کے معاونین اس شہر میں اور دوسرے شہروں میں بھی کئی ایک موجود ہیں جن کی امداد سے مدرسہ کا کام چلتا ہے جمادی الاولیٰ میں مدرسہ کے معاونین کی امداد کے لیے چٹھیاں لکھی جاتی ہیں اس مدرسہ کے ملازمین سے ایک ملازم مولوی صاحب ہیں جو تدریس کا کام بھی کرتے ہیں اور ماہ رجب میں اس مدرسہ کی امداد کے لیے مدرسہ کی طرف سے مدرسہ کی مطبوعہ رسید بک جمع کراتے ہیں۔ رسید بکوں پر ناظم مدرسہ کی مہر لگی ہوئی ہے یعنی مدرسہ کے لیے سفارت کا کام کرتے ہیں اور بعض لوگ مدرسہ ہذا کو ان کے اثر ورسوخ سے بھی چندہ دیتے ہیں۔ مولوی صاحب مذکور سفارت کے ایام میں سکول ڈیوٹی پر ہوتے ہیں۔ رجب وغیرہ کی تنخواہ وصول کرتے ہیں اور کچھ انعام سفارت بھی ان کو دیا جاتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ رجب ۱۳۸۰ھ میں حسب دستور سابق مدرسہ کی رسید بک لے کر مدرسہ کے لیے چندہ جمع کرانے کے لیے باہر گئے ہیں۔ شوال تو ختم ہو چکا ہے۔ ذی قعد کی پندرہ تاریخ ہو چکی لیکن مولوی صاحب نے ابھی تک جو چندہ مدرسہ ہذا کے لیے جمع کیا تھا مدرسہ میں جمع نہیں کرایا اور رسید بکیں واپس نہیں کیں اور مولوی

صاحب رجب وشعبان کی تنخواہ وصول کر چکے ہیں۔ اب آپ حضرات سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس مولوی نے مدرسہ کے لیے جو چندہ جمع کیا ہے وہ چندہ کسی اور مدرسہ پر صرف کرنے کے شرعاً مجاز ہیں۔ کیا ان کو یہ حق حاصل ہے کہ سفارت کے ایام کی تنخواہ مدرسہ سے وصول کریں۔ جو چندہ مدرسہ کے لیے جمع کیا ہے وہ کسی اور مدرسہ پر صرف کریں۔

مولوی عبدالغفور اندرون دروازہ مہمان والد قصور ضلع لاہور

﴿ج﴾

مدارس کی قوت حاکمہ ان کی مجلس شوریٰ ہوتی ہے اور اسی کے ہاتھ میں تمام امور نصب وعزل ہوتے ہیں۔ مہتمم مدرسہ مجلس شوریٰ کا نمائندہ ہوتا ہے اور اسی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کو استعمال کرتا ہے۔ مدرسہ کے جملہ ملازمین، مدرسین جب تک مدرسہ کے ملازم ہیں قوانین مدرسہ کے پابند و ملازم ہوتے ہیں کسی کے لیے جائز نہیں کہ مجلس شوریٰ کے احکام سے روگردانی کرے جو رقم مدرسہ کی رسید بکوں پر جمع ہو وہ مدرسہ کی ہوئی۔ اگر وہ زکوٰۃ کی رقم ہے تو یہی مدرسہ کا مہتمم بطور وکیل مزکی طلبہ وغیرہ کو تملیک کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مدرسہ کی رسید بک پر حاصل شدہ رقم میں کسی قسم کا تصرف کرے۔ حتیٰ کہ مدرسہ کے محصل کو یہ بھی اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس میں تنخواہ از خود کاٹ لے۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ رقم مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرائیں اور پھر مدرسہ سے مقرر کردہ تنخواہ وصول کریں۔ انعام سفارت بھی لینے سے پہلے طے کرنا ضروری ہے۔ پہلے سے اگر طے نہ ہو تو بوجہ جہالت اجرت کے یہ عقد اجارہ (سفارت) عقد فاسد ہوگا اور بصورت فساد عقد اجرت مثل ادا کرنی لازم ہوگی۔ اجرت مثل سے مراد اتنے دنوں اتنا کام کرنے کی معروف تنخواہ ہوگی۔ نیز ایام غیر حاضری کی تنخواہ میں مدرس مذکور بالکل استحقاق نہیں رکھتا۔ اگر یہ واقعات درست ہیں تو بوجہ ان امور کے مدرس مذکور مستحق عزل ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے اپنی تمام برادری کو خنزیر کہا ہو اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص بہوش و ہواس جملہ برادری کو لفظ خنزیر استعمال کر گیا۔ اب ایسے شخص کے لیے شرعاً سزا کیا ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوا۔

شیخ محمد یوسف سمن آباد کالونی ملتان



قال فی الهدایہ ولو قال یا حمار یا خنزیر لم یعذر لانہ ما الحق الشین بہ للتیقن فیہ (الی قولہ) وان کان من العامۃ لا یعذر وھذا احسن (ہدایہ ص۵۱۵ ج۲) صورت مسئولہ میں اس شخص پر کوئی تعزیر یا کفارہ لازم نہیں۔اس نے برا لفظ استعمال کیا۔ برادری سے علانیہ معافی مانگ لینے کے بعد اس پر کوئی گناہ نہیں۔حدیث شریف میں ہے۔التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

شعبۂ سیاسیات

شیعہ نمائندہ کو ووٹ دینا اور ووٹ کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت مسئولہ میں کہ ایک پکا سنی مسلمان عبدالکریم خان شیعہ منکر اصحاب وام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کو ووٹ دلوانے کا عہد کرتا ہے جس سے شیعہ مذکور اپنی امداد فاش لینا چاہتا ہے۔ یعنی نمائندہ سنی برملا کہتا ہے کہ میں اپنا ووٹ کامیاب ہونے پر شیعہ مذکور کو چیئرمینی کے لیے دوں گا بلکہ اس شیعہ سبی ایک سنی کو نمائندگی کے لیے کھڑا کر کے شیعہ لوگوں سے ووٹوں کے بارے میں عہد و پیاں لے رہا ہے۔ تو عندالشریعت شریف اگر پکا مسلمان اس شیعہ سے اپنا کیا ہوا وعدہ توڑ دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی فرما دیں کہ شریعت شریف میں شیعہ سبی کو عہد کر دینا انتخاب میں کیسا ہے۔

﴿ج﴾

جو شخص صحابہ کرام کا مخالف اور گالیاں دینے والے یا سننے والے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت دینے والے کو امداد دیتا ہے وہ گنہگار ہے اور عہد اور دعائے خیر کوئی قبول نہیں۔ پکا سنی مسلمان اس قسم کے عہد سے باز آئے۔ نیز ایسے سنی کہلانے والے سے بالکل ووٹ دینے کا عہد نہ کرے جس سے صحابہ کرام اور امہات المومنین (رضی اللہ عنہم) کو سب و شتم بکنے والوں کی امداد کا شبہ ہو اور اگر کسی نے غلطی سے عہد بھی کر دیا ہے تو فوراً وعدہ توڑ کر کسی دیندار پکے مسلمان کو ووٹ دیں جس سے اس قسم کے لوگوں کی امداد کا بالکل شبہ نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ غفرلہ
جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر اس پکے سنی مسلمان نے اس سبی شیعہ سے وعدہ بھی کیا ہو اور حلفاً بھی کیوں نہ کیا ہو اس پر اس ناجائز وعدے کو توڑنا لازم ہے اور حلفاً وعدہ کیا ہو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھ دے تا کہ وہ اس گناہ کبیرہ کی جھوٹی گواہی دینے سے بچ جائے گا اور قسم سے بھی بری الذمہ ہو جائے گا۔ علاوہ اس کے ایک شیعہ غالی کو

چیئر مین کے لیے ووٹ دینا اور اسے چیئر مین بنانا مسلمانوں کو دینی مذہبی نقصان پہنچانا ہے اوران کی دینی بربادی ہے۔ اگر یہ پکا سنی مسلمان امیدوار شیعہ سے عہد و پیان بھی توڑ دے پھر بھی مسلمان ووٹروں کو اس کے مقابلے میں جو دوسرے سنی مسلمان امیدوار کھڑے ہیں ان میں اپنے ووٹ کے لیے دیانتدار اور امانتدار دین و مذہب پر سیرت وصورت کے لحاظ سے جو زیادہ پابند ہو اسے منتخب کرائیں اور سنی مسلمان نمائندہ شیعہ سے عہد و پیان نہ توڑے تو مسلمان ووٹر ایسے امیدوار کو قطعاً ووٹ نہ دیں ورنہ وہ مذکورہ بالا وعید حدیثیہ یعنی شرک کے برابر گناہ اور کبیرہ گناہ میں پڑیں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لوگوں کا ووٹ بٹورنے کے لیے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرنا

کیا کسی ووٹر کو دنیوی لالچ میں ووٹ دینا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین صورت ذیل میں کہ اس وقت جو قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ملک میں ہورہے ہیں ان میں امیدوار بسا اوقات انتخاب کنندگان (ووٹرز) کو دنیاوی لالچ دیتے ہیں۔ ان کی ضمیر کی قیمت لگا کر انہیں خریدتے ہیں۔ برادری ذات پات کا واسطہ دیتے ہیں۔ کیا شرعاً امیدوار کے لیے اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنا جائز ہے۔

ووٹر کے لیے ووٹ دینے کے عوض رقم لینی یا برادری ودیگر نسلی عصبیتوں کے جذبے سے ووٹ دینا جائز ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

ووٹ ایک مقدس امانت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ المستشار مؤتمن جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اسے امانت سپرد کی جاتی ہے جس میں خیانت کرنا اور صحیح مشورہ نہ دینا ایک عظیم جرم ہے۔ امانت اس کے اہل کو سپرد کرنا شریعت میں لازم ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا بہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم امانتوں کو ان کے اہل کے حوالہ کردو۔ حدیث صحیح میں منافق کی علامات میں سے ایک علامت یہ بتلائی گئی ہے۔ واذا اؤتمن خان یعنی منافق کو جب امانت سپرد کی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ ایک حدیث میں مروی ہے لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔ جو شخص امانت کو صحیح طور پر ادا کرنے کا اہل نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ نیز ووٹ دینا ایک شہادت ہے گویا ووٹر (رائے دہندہ) جسے ووٹ دیتا ہے وہ درحقیقت اس کی اہلیت کی شہادت دیتا ہے اور جھوٹی شہادت دینی مومن کی شان کے خلاف

ہے۔ والذین لا یشھدون الزور کی آیت اس پر شاہد صدق ہے۔ حدیث صحیح میں شرک کے بعد جھوٹی شہادت کو سب سے بڑا کبیرہ گناہ بتلایا گیا ہے۔ علاوہ بریں ووٹ دینا ووٹر کی طرف سے امیدوار کی رکنیت کی سفارش بھی ہے اور کسی نااہل کی سفارش کرنا گناہ ہے۔ حتیٰ کہ وہ نااہل کے گناہوں اور غلطیوں میں شریک رہتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها جو بری سفارش کرتا ہے اس کا بھی اس میں حصہ ہوتا ہے۔ بنابریں کسی نااہل کو ووٹ دینا شرعاً عظیم گناہ ہے۔ بالخصوص اس وقت تو یہ جرم اور بھی عظیم ہو جاتا ہے جبکہ اس کے عوض رقم لی جائے اور ضمیر فروشی کی جائے یا عصبیت جاہلیہ کا جذبہ کارفرما ہو۔ ایسی رقم لینی رشوت ہے اور بہ تصریح احادیث نبویہ واجماع رشوت لینا اور دینا دونوں کبیرہ گناہ ہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح خدا بخش خطیب جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ ملتان شہر

قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان شہر

محمد شفیع غفر اللہ لہ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

ماتحت لوگوں کا نوکری کی مجبوری سے ظالم کو ووٹ دینا



اگر کوئی شخص کچھ لوگوں سے جو ان کے زیر ملازمت ماتحت ہوں قرآن پاک پر ہاتھ رکھوا کر ان سے حلفیہ طور پر عہد لیتے ہیں کہ ہونے والے انتخابات یا ریفرنڈم میں ووٹ ہمیں دیں گے۔ اگر یہ لوگ اس شخص کو خلاف شرع اور ظالم سمجھتے ہوں قرآن پر ہاتھ رکھ کر معاہدہ کریں اور ان کو ووٹ دیں تو کیا یہ جائز ہے یا ناجائز جبکہ حلف لینے والوں کا یہ یقین ہے کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والی یونین جو قوانین بنائے گی اور وضع کرائے گی وہ اسلامی اصول کے بھی خلاف ہوں گے اور مزدوروں کے مفاد کے بھی خلاف ہوں گے۔

غلام حسین ضیاء ملتان



واضح رہے کہ ووٹ شرعاً ایک رائے ہے اور اپنی رائے کو غلط طور پر استعمال کرنا اور اسلامی اصول اور عام انسانیت کے مفاد کے خلاف رائے دینا ہرگز جائز نہیں اور جبکہ یہ یقین ہو کہ آپ کے ووٹوں سے کامیاب ہونے والی یونین اسلامی اصول اور مفاد عامہ کے خلاف قوانین وضع کریں گے تو پھر ان کو ووٹ دینا اسلامی اصول کے خلاف قوانین میں ان کی اعانت اور امداد کرنا ہے جو کہ حکم خداوندی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کہ ''ایک دوسرے سے گناہ پر اور ظلم پر اعانت نہ کرو'' کی صریح خلاف ورزی ہے اور ایک مسلمان کے لیے یہ قطعا

جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرے۔

پس صورۃ مسئولہ میں جس یونین کا ذکر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق یہ رائے بھی سوال میں ذکر کی گئی ہے کہ وہ اسلامی اصول اور مفاد عامہ کے خلاف قوانین وضع کریں گے۔ان کے ساتھ قرآن پر معاہدہ کرنا اور ان کو ووٹ دینا جائز نہیں اور نہ حلف دینے والوں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی کو اپنی رائے کے بارے میں مجبور کرے بلکہ ووٹروں کے سامنے اپنا منشور پیش کریں اور مستقبل کے ارادوں سے ووٹروں کو مطلع کیا جائے اور پھر فیصلہ ووٹروں پر چھوڑ دے۔یہی اسلامی اصول بھی ہیں اور جمہوری قواعد بھی یہی ہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

کیا عورت ووٹ ڈال سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کیا عورتوں کا ووٹ بنانا جائز ہے یا نہیں اور ووٹ بنا کر وہ اپنا ووٹ استعمال کر سکتی ہے۔اگر وہ استعمال کر سکتی ہے تو اس کے لیے کیا کیا شرائط ہیں۔بینوا توجروا

﴿ج﴾

عورتوں کا ووٹ بنانا جائز ہے۔ضروری نہیں اور اگر دینی مفاد کے پیش نظر ہو تو وہ اپنا ووٹ بے پردگی سے بچتے ہوئے استعمال کر سکتی ہے اور اگر کوئی اہم دینی مصلحت پیش نظر نہ ہو تو عورتوں کے لیے ووٹ کا استعمال کرنا قباحت سے خالی نہیں ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مرزائی کے بجائے کسی مسلمان کو منتخب کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مرزائی مسلمان کو مسلمان جماعت یا ادارہ کی نمائندگی از روئے شرع کر سکتا ہے یا نہیں یا اس کے سپرد مسلمانوں کا کوئی اہم شعبہ کیا جا سکتا ہے۔

﴿ج﴾

کسی مرزائی کو کسی اہم منصب پر مسلمانوں کے لیے فائز کرنا شرعاً صحیح نہیں ہے۔چونکہ باتفاق جمیع فرق

اسلامیہ مرزائی خارج از اسلام اور مرتد ہیں۔عقیدۂ ختم نبوت جو متواترات میں سے ہے اس کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔اس لیے ایسے شخص کو مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں پہنچتا ہے اور نہ ایسے شخص کو اتنی اہمیت دینی شرعاً جائز ہے۔کسی دوسرے سنجیدہ مسلمان کو منتخب فرمالیا جائے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا ووٹ ڈالنے کے لیے عورت گھر سے نکل سکتی ہے

﴿س﴾

چہ میگویند علماء کرام دریں مسئلہ کہ خروج زنان از خانہ برائے ووٹ شرعاً جائز است یا نہ۔

﴿ج﴾

رفتن زنان بموضع ووٹ کہ دراں بے پردگی و مانع شرعی دیگر نہ باشد باذن شوہر جائز است۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مسجد پر جمعیت کا جھنڈا لگانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہم نے اپنی مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی گروپ کا جھنڈا لہرایا ہے۔اعتراض تو بہرحال لوگ کریں گے لیکن ہمیں اعتراض سے کوئی سروکار نہیں۔صرف سوال یہ ہے کہ آیا مسجد میں جھنڈا لگانا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔اگر نہیں تو چونکہ ہمارے گھر کی دیوار اور مسجد کی دیوار بالکل متصل ہے تو مسجد کی دیوار سے ہٹا کر گھر کی دیوار پر لگا دیں گے۔بینوا توجروا

﴿ج﴾

جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے اور فی نفسہ اس جھنڈے کو مسجد میں لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن جمعیۃ کا جھنڈا لگانے کے بعد شاید باقی جماعتیں بھی اپنے زیر تسلط مساجد میں اپنے اپنے جھنڈے لگانا شروع کر دیں گے اور اس طرح مساجد کی نسبت بھی پارٹیوں اور جماعتوں کی طرف ہونے لگ جائے گی اور یہ درست نہیں جیسے کہ اس کے مفاسد مخفی نہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ جھنڈا مسجد کے ساتھ اپنے ملحقہ مکان پر لگا دیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جمعیت علماء اسلام کے جھنڈا کی مفصل تحقیق

﴿س﴾

حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حسب ذیل معاملہ میں ہماری رہبری فرمائیے۔ احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیے تاکہ دلوں کو اطمینان میسر آئے اور دین کا صحیح راستہ معلوم ہو سکے۔ ان دنوں بڑے تذبذب کا دور گزر رہا ہے۔ بقول علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الٰہی یہ تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں
یہ سلطانی بھی تمہاری ہے یہ درویشی بھی تمہاری

حضرت ہم عوام نے آپ ہی لوگوں کی زبانی بارہا سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں قیامت کے روز ہر نبی کو، ہر رسول کو، ہر قطب کو، ہر ولی کو، ہر عالم کو، ہر جاہل کو جواب دینا ہوگا۔ اب یہ ضروری نہ رہا کہ صرف جاہل ہی خبردار رہے اور عالم بے خبر رہے۔ ایسا نہ ہو اس دنیا کے فتنہ میں مبتلا ہو کر ہم عوام اور خواص ایسے ہو جائیں۔

اس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا ذلیل   ہر کوچہء رقیب میں بھی سر کے بل گئے

جمعیۃ العلماء اسلام ۱۹۵۳ء سے چلی آ رہی تھی۔ ۱۹۶۹ء کے اواخر میں آ کر دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ یہ موضوع زیر تحقیق نہیں۔ (اوّل) مرکزی جمعیۃ العلماء اسلام (تھانوی گروپ) (دوم) (ہزاروی گروپ) ہزاروی گروپ کے علماء اپنے جھنڈے کو عوام کے سامنے لائے اور اس کے دلائل میں مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۸ ج ۲ اور بھی احادیث پیش کر رہے ہیں۔ اس پرچم کو پرچم نبوی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اشتہار کے الحاق سے ظاہر ہے۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے بروز جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء قلعہ کہنہ ملتان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جھنڈا (ہزاروی گروپ) پرچم نبوی نہیں ہے۔ یہ کانگریسی علماء ہند کا جھنڈا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس جھنڈے کو ضبط کرے۔ صرف زبانی فرمایا دلائل کا اظہار نہیں فرمایا ہے۔ شاید دلائل بعد میں دیں گے۔ خدارا اس جھنڈے کی احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیے تاکہ امت مسلمہ کو صحیح راستہ مل سکے۔ ہم حیران ہیں کہ دونوں جمعیۃ کے جھنڈوں کی ایک سی دھاریاں ہیں۔ صرف ایک رنگ کا اختلاف ہے۔ اس معمہ کو حل فرمائیے۔ مولانا احتشام الحق صاحب کے اس بیان سے جھنڈے کی کوئی عظمت باقی نہیں رہتی ہے۔ عوام نے ہزاروی گروپ کے کہنے پر اپنے گھروں پر جھنڈے نصب کر لیے اس کو باعث برکت جانا۔ کیا رنگ کے اختلاف سے ایک جائز اور ایک ناجائز ہو گیا ہے۔ کراچی کے مولوی صاحب کی زبان سے نکلے تو عین اسلام ہو اور پنجاب کے مولوی صاحب کی زبان سے نکلے تو غیر اسلام ہو۔ خدارا رشد و ہدایت کا راستہ دکھلایئے۔

فقط والسلام نور محمد ٹھنڈی کوہی ملتان شہر



سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی حدیث میں دو قسمیں آتی ہیں۔ایک اللواء دوسرا الرأیة۔لواء چھوٹے جھنڈے کو اور رأیۃ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں۔چنانچہ سندی علی ابن ماجہ میں ہے۔اللواء ھو العلم الصغیر والرأیة الکبیر (سندھی علی ہامش ابن ماجہ ص۲۰۲ ج ۲) اور نہایۃ میں ہے۔الرأیة العلم الضخم کہ رأیہ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں اور مغرب میں ہے کہ لواء لشکر کے چھوٹے جھنڈے اور رایہ لشکر کے بڑے جھنڈے کا نام ہے۔علامہ طیبی لغوی تحقیق کے سلسلہ میں بحوالہ تورپشتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ مرکزی جھنڈا ہوتا ہے جس کو جنگ کا سپہ سالار سنبھالے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے اردگرد معرکہ جنگ بپا ہوتا ہے اور لواء چھوٹا جھنڈا ہوتا ہے جو محض امیر کے مقام وخیمہ کی علامت ہوتا ہے۔امیر کی رہائش کو منتقل کرنے کے ساتھ اس کو بھی منتقل کیا جاتا ہے۔الحاصل ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ لواء چھوٹے جھنڈے اور رایہ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں۔روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔چنانچہ علامہ اصبہانی اپنی کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرکے لکھتے ہیں۔عن الحسن رضی اللہ عنه کانت رأیة النبی صلی اللہ علیه وسلم تسمی العقاب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب رکھا جاتا تھا۔نہایہ میں ہے وکان اسم رایة النبی صلی اللہ علیه وسلم العقاب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔امام لغت سید محمد مرتضٰی الحسینی الزبیدی عقاب کی لفظی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔والعقاب علم ضخم واسم رأیة النبی صلی اللہ علیه وسلم کما ورد فی الحدیث۔اسی طرح امام لغت الحدیث محمد طاہر فرماتے ہیں۔کان اسم رایة النبی صلی اللہ علیه وسلم العقاب وھی العلم الضخم. مجمع البحار ص ۴۰۵ ج ۳۔

لفظ عقاب کی بنا پر بعض مستشرقین نے لکھ دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر عقاب (شاہین) کی تصویر بنی ہوئی تھی۔کیونکہ عربی زبان میں شاہین کو بھی عقاب کہتے ہیں لیکن یہ بات قطعاً غلط ہے جو ہادی حق صلی اللہ علیہ وسلم شرک اور کفر کو مٹانے کے لیے تشریف لائے اور مصورین کو ملعون ہونے کا حکم سنائے وہ کس طرح اپنے جھنڈے پر عقاب بنا سکتے ہیں۔اب رہا یہ مقصد کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں کے رنگ کیسے تھے تو جامع ترمذی ص۲۹۷ ج۱ ابوداؤد ص۳۵۶ اور ابن ماجہ ص۲۰۲ میں ہے۔کان لواءہ یوم دخل مکة ابیض کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا اور راجح روایت کے مطابق بڑا جھنڈا سیاہ سفید دھاریوں والا تھا۔چنانچہ مسند احمد ابوداؤد ص۳۵۶ اور ترمذی شریف ص۲۹۷ میں ہے۔عن موسی ابن عبیدة مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب

رضی الله عنه يسأله عن رأية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة عن نمرة کہ محمد ابن قاسم کے غلام موسیٰ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں یہ دریافت کروں کہ وہ کس قسم کا تھا تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کا جھنڈا چوگوشہ سیاہ سفید دھاریوں والا تھا۔ لفظ ''نمرۃ'' کے معنی سیاہ سفید دھاریوں کے ہیں۔ چنانچہ شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری رحمہ اللہ حدیث کے لفظ ''نمرۃ'' کی تشریح فرماتے ہیں وهى بردة فيها تخطيط سواد و بياض كلون النمر الحيوان المشهور (لمعات بحواله حاشية ابن ماجه شريف ص ۲۰۲) یعنی نمرہ وہ چادر کہلاتی ہے جس میں سیاہ وسفید دھاریاں ہوں جیسا کہ چیتے کا رنگ جو ایک مشہور جانور ہے۔ اسی طرح مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجہود ص ۲۳۰ ج ۳ میں اور علامہ سید علی بن سلیمان حاشیہ ابو داؤد میں اور شیخ عبدالحق لمعات ص ۳۷۰ ج ۳ میں غرضیکہ تمام شارحین حدیث اس پر متفق ہیں کہ ''نمرۃ'' اس چادر کو کہا جاتا ہے جس میں سیاہ وسفید دھاریاں ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بھی اسی نمرہ سے بنایا گیا تھا۔ بعض احادیث میں سودا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ عن ابن عباس رضى الله عنه قال كانت راية النبي صلى الله عليه وسلم سوداء ولواءه ابيض۔ لیکن لفظ ''سوداء'' کے بارے میں تمام محدثین نے یہی لکھا ہے کہ اس سے مراد خالص سیاہ نہیں ہے۔ بلکہ سیاہ سفید دھاریاں مراد ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ قال ابن الملك اى ما غالب لونه اسود بحيث يرى من البعيد اسود لا انه خالص السواد یعنی ابن الملک نے فرمایا کہ سیاہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سیاہ رنگ کی دھاریاں غالب ہونے کی وجہ سے دور سے ایسی نظر آتی تھیں گویا کل سیاہ ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جھنڈا کل سیاہ تھا۔ اسی طرح الکوکب الدری ص ۴۳۸ ج ۲ میں ہے۔ ثم انماذكر من سواده فانما هو تغليب او بناء على ما كان يبصر من بعيد والا فقد كان فيه خطوط سود و بيض ان احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا چوگوشہ سیاہ سفید دھاریوں والا تھا۔ اب رہی یہ بات کہ جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے مطابق ہے یا نہیں۔ تو اس سوال کا جواب ظاہر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا بھی چوگوشہ سیاہ وسفید دھاریوں پر مشتمل ہے۔ جس طرح سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ وسفید دھاریوں والا تھا اور احادیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے جھنڈے میں سیاہ رنگ غالب تھا اور جمعیۃ کے جھنڈے میں بھی سیاہ دھاریاں غالب ہیں۔ بنا بریں جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا اس جھنڈے کا مصداق ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگوں کے امتیاز کو مٹانے اور نظام عدل کی طرف اشارہ کرنے والی سیاہ وسفید دھاریوں والے چادر نمرہ سے بنایا تھا اور جمعیۃ کا یہ پرچم پرچم نبوی کہلانے کا مستحق ہے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم پرچم نبوی نہیں ۔حکومت کو چاہیے کہ اس کو ضبط کرے یا تو ان کی جہالت اور لاعلمی پرمبنی ہے یا پھر اقرب الی الحق اور اقرب الی الصواب جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بغض وعناد پرمبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت سے نوازے۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ رجب ۱۳۹۰ھ

کیا عورت صدر یا وزیر اعظم بن سکتی ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عورت مرتبہ اور امارت پر شرعاً فائز ہوسکتی ہے یا نہیں ۔بیـنـوا بیاناً واضحاً بالدلائل الواضحة الشافية۔



دلائل شرعیہ قرآنی آیات اور احادیث شریفہ اور فقہ کی عبارتیں اس پر دال ہیں کہ عورت امامت کبریٰ یعنی امارت عامہ کی اہل نہیں ۔قوله تعالىٰ الرجال قوامون على النساء الآیہ مرد حاکم ہیں عورتوں پر بما فضل الله بعضهم على بعض الآیہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے، بڑھائی دی ہے ایک کو ایک پر یعنی انسانوں میں مرد کو عورت پر۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کا درجہ اور فرق درجوں میں بیان فرمایا ہے اور مرد کا درجہ اس کے حاکم ہونے کے ساتھ بیان فرمایا تھا۔ یعنی یہ صفت مردوں کی ہے عورتوں کی نہیں ۔ آیت کے اطلاق سے عموم سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی عورت مرد پر حاکم نہیں ہے۔ تو جب وہ ایک خاوند پر بھی حاکم نہیں تو عام انسانوں کے لیے وہ کیسے حاکم بنے اور امارت عامہ کی وہ کیسے اہل ہو۔ دوسری آیت سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے اور کئی احادیث اس بات کی تشریح کرتی ہیں ۔ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ اذا كان امراء كم شراركم واغنياء كم بخلاء كم و اموركم الى نساء كم فبطن الارض خير من ظهرها یعنی جب تمہارے امراء تمہارے بدترین لوگ ہوں اور جب تمہارے دولتمند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ یعنی اس وقت تمہارے لیے زندگی سے موت بہتر ہے۔ (بخاری، احمد، نسائی) اور ترمذی کی روایت ہے۔ عن ابی بكرة رضی الله تعالىٰ عنه لما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل فارس ملكوا عليهم بنت كسرىٰ قال لن يفلح قوم ولو امرهم امرأة جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے معاملات کا سربراہ

عورت کو بنایا ہو۔ نیز احادیث میں وارد ہے کہ ھن ناقصات العقل والدین یعنی عورتیں عقل اور دین میں کم ہوتی ہیں۔ علم کلام کی کتابوں شرح عقائد وغیرہ میں جہاں امامۃ کبریٰ کا بیان ہے اس کے اہل ہونے میں ذکراً یعنی مرد ہونے کی شرط کی ہوئی ہے۔ کتب فقہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔ لہٰذا ان وجوہ اور دیگر اسباب کی بنا پر تمام امت اور ائمہ کا اتفاق ہے کہ عورت عمومی طور پر اسلامی ملک اور سلطنت کی امارت کے لیے اہل نہیں۔ البتہ ضروری طور پر بعض مسائل میں حدود وقصاص کے علاوہ اگر اس کو حکم (ثالث) بنایا جائے تو گنجائش ہے اور اس میں بھی کامیابی مشکل ہے لیکن کسی ملک کی تمام ذمہ داریوں کو اس کے حوالے کر دینا خلاف عقل ونقل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص کے مرزائی ہونے کے شواہد موجود ہوں اس کو ووٹ دینا قطعاً جائز نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ہمارے شہر ملتان میں ایک صنعتکار میاں مختار احمد شیخ مالک یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز مرزائی خاندان کے معروف فرد ہیں۔ شیخ صاحب موصوف کے والدین، برادران حقیقی اور سسرال والے بھی مرزائی ہیں۔ شیخ صاحب موصوف نے ۱۹۶۶ء جنوری میں یونین کمیٹی نمبر۱۲ کی چیئرمینی کے انتخاب کے لیے بطور امیدوار خود کو پیش کیا۔ اس سلسلہ میں وہ شیخ محمد یعقوب صاحب بی ڈی ممبر سے ووٹ مانگنے کی غرض سے آئے۔

شیخ محمد یعقوب صاحب نے ان کی مرزائیت کی وجہ سے شیخ مختار صاحب کو ووٹ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ شیخ مختار صاحب نے شیخ محمد یعقوب کے اطمینان کے لیے ان کو مندرجہ ذیل وضاحتوں پر مشتمل تحریر دی کہ میں مسلمان ہوں۔ میرا مرزائیت کی دونوں جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ میں مرزا صاحب کو اور ان لوگوں کو جو مرزا صاحب کو نبی یا مجدد سمجھتے ہیں میں ان کو بھی مسلمان نہیں سمجھتا۔ اس واضح تحریر کے بعد ان کے اپنے خاندان سے جو مرزائی ہیں بڑے ہی خوشگوار تعلقات قائم رہے اور مسلمانوں سے اور ان کے اجتماعات سے کوئی تعلق نہ رکھا بلکہ ۶ ستمبر ۱۹۶۷ء میں لاہوری مرزائیوں کے ہفتہ وار رسالہ (پیغام صلح) میں چندہ دہندگان کی فہرست شائع ہوئی جس میں شیخ مختار صاحب نے اپنے دیگر خاندان کے افراد کے ہمراہ -/۲۵۰ روپے چندہ دیا۔ اس فہرست میں اس خاندان کے مردوں نے -/۲۵۰ روپے اور عورتوں نے -/۱۵۰ روپے دیے۔ شیخ مختار صاحب کی بیگم فرح مختار نے اپنے خاندان کی عورتوں کے ہمراہ -/۱۵۰ روپے دیے اور شیخ مختار صاحب کے سسر میاں غلام شبیر ریٹائرڈ ایڈیشنل کمشنر نے بھی -/۳۰ روپے دیے۔ شیخ صاحب کے والد شیخ فضل الرحمٰن نے بمطابق رپورٹ

رسالہ مذکورہ تاریخ مذکورمل کی طرف سے -/۱۵۰۰۰ روپے دیے۔ جبکہ مختاراے شیخ مل کا بڑا حصہ دار اور مینجنگ ڈائرکٹر ہے۔

اب اس وقت اس آئندہ الیکشن میں شیخ مختار صاحب اُمیدوار ہیں اور ان کے ہمدردان کے مسلمان ہونے کا چرچا کررہے ہیں۔ نیز ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرزائیوں کے مذہبی قائدین نے ان کو ہدایت کی ہے کہ آپ الیکشن میں کامیابی کے لیے جماعتی سلسلے سے برأت کا اظہار کرکے بھی الیکشن میں کامیاب ہونے کی کوشش کریں۔ اندریں صورت حال حضرات مفتیان کرام سے اس امر کی رہنمائی مطلوب ہے کہ یہ شخص جو صرف انتخاب کے دنوں میں اپنے مسلمان ہونے کو بڑی شدومد سے ظاہر کرتا ہے اور بعد کو جماعت احمدیہ کو چندہ وغیرہ بھی دیتا ہے۔ نیز اس کا سارا کا سارا خاندان بشمول زوجہ مرزائی ہے۔ انہوں نے بھی اس کے واضح اعلان پر کبھی ناراضگی کا اطلاق نہیں کیا۔ کیا اس شخص کو ووٹ دینا جبکہ انتخاب میں دوسرے مسلمان بھی شریک ہوں شرعاً جائز ہے کہ نہیں۔ ایک خداترس مسلمان کے لیے احتیاط کا راستہ کون سا ہے۔

اس انتخاب میں پختہ ذہن رکھنے والے مرزائی نوجوان شیخ مختار کے حق میں انتہائی سرگرمی سے کام کررہے ہیں۔

﴿ج﴾

یہ درست ہے کہ میاں مختاراے شیخ معروف مرزائی خاندان کا ایک فرد ہے۔ ان کے والد اور بھائی بہن اور تمام رشتہ دار علانیہ مرزائی ہیں۔ خود مختاراے شیخ بھی علانیہ مرزائی (خاندان کے باقی افراد کی طرح) رہا ہے۔ اب سیاسی چکر چلانے کی خاطر الیکشن میں مسلمانوں سے ووٹ حاصل کرنے کی خاطر شاید اس نے مندرجہ سوال تحریر لکھی ہوگی یا خلوص قلب سے یہ تحریر لکھی ہوگی۔ حقیقت تو عالم الغیب خداوند کریم بہتر جانتا ہے۔ البتہ مرزائی اخبار پیغام صلح میں مرزائی تفسیر بیان القرآن کی اشاعت کے سلسلہ میں مختاراے شیخ کا -/۲۵۰ روپے چندہ دینے کا اعلان اور اس کی مل سے -/۱۵۰۰۰ روپے کے عطیہ کا اعلان اس کی اس سابق تحریر کو مشکوک بنا دیتا ہے اور یہ اس بات کی واضح دلیل بن جاتی ہے کہ وہ تحریر محض سیاسی چال تھی۔ ورنہ مسلمان ہوجانے کے بعد مرزائی تفسیر بیان القرآن کی اشاعت میں اتنی خطیر رقم دینے کے کیا معنی ہوسکتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس کے خاندان کے تمام افراد والد بھائی وغیرہ کے تعلقات کی بحالی اور سکہ بند مرزائیوں کا الیکشن میں اس کے لیے کنویسنگ یہ بھی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس کے خاندان کے افراد اور دیگر مرزائی انہیں اپنا ہم عقیدہ تصور کرتے ہیں۔ ان حالات میں ان کے مسلمان ہونے کا فتویٰ بہت ہی مشکل امر ہے اور خلاف احتیاط ہے۔

بہرحال وہ مسلمان ہے یا مرزائی اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہوسکتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اس قسم کے مشکوک شخص کو ہرگز الیکشن میں کامیاب نہ ہونے دیں اور اس قسم کے امیدوار کو ووٹ دینا بالکل جائز نہیں ہے۔

اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے اُمیدوار کو جو اچھا اور معتمد مسلمان ہو اس کو کامیاب کرانا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

جب جمعیت ہی کی طرف سے دو آدمی ووٹ لینے کا تقاضا کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ وارڈ ۸ میں اگر اشخاص نے ایک شخص پیر بخش کو متفقہ طور پر انتخاب کرا کر عہد کر کے اپنے وارڈ کا ممبر منتخب کر لیا۔ اس پنچایت میں ایک شخص مسمی حاجی فقیر محمد بھی موجود تھا جس نے اس پنچایت میں اقرار کیا کہ میں بھی اس فیصلہ پر متفق ہوں۔ بعد میں پیر بخش کی برادری سے بھی ایک شخص نے ممبری کے لیے درخواست گزاری۔ جس کو بعد میں اس کی برادری نے بٹھلایا۔ اس بیٹھنے والے کی درخواست گزارنے پر حاجی فقیر محمد نے کئی اشخاص کے کہنے پر درخواست گزار دی۔ اب یہ شخص دونوں جمعیۃ علماء اسلام کے ہیں، پیر بخش اس بات پر بضد ہے کہ جب پنچایت نے میرے سے عہد لیا کہ تم جمعیۃ علماء اسلام کا ووٹ دو گے اور میں نے اس کا عہد کر لیا۔ حاجی فقیر محمد نے اس بات پر کیوں درخواست گزاری کہ میری برادری کے دوسرے شخص نے درخواست گزاری ہے۔ چونکہ پیر بخش کی برادری کا آدمی بھی اس پنچایت میں موجود تھا اس کے بعد اس نے درخواست واپس لے لی۔ اب حاجی فقیر محمد نے درخواست واپس نہیں لی اس صورت میں ووٹ کس کو دینا جائز ہے۔ فتویٰ عطا فرمائیے۔

چوہدری محمد یونس ولد سلامت اللہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

چونکہ ووٹ ایک امانت ہے امیدواروں میں ووٹ اس کو دیا جائے جو رائے دینے والے ووٹر کے نزدیک زیادہ دیندار اور نیک ہو اور زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہو۔ ممبری کے حقیقی فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو اور ممبری کو بہ نسبت دوسروں کے اچھی طرح انجام دیتا ہو۔ رفاہ عامہ کا زیادہ خیال رکھنے والا ہو اور معاملات میں لوگوں پر ظلم بھی نہ کرتا ہو۔ لہٰذا اس صورت میں امیدوار مسمی پیر بخش اور حاجی فقیر محمد میں جو ان صفات کا مالک ہو اور اہل ہو۔ اسے ووٹ دیا جائے لیکن یہ معلوم ہو کہ اگر پیر بخش اور حاجی فقیر محمد دونوں نیک اور اہل ہوں تو حسب وعدہ و فیصلہ پنچایت و برادری مسمی پیر بخش کو ووٹ دیے جانے کا مستحق ہے اور مسمی حاجی فقیر محمد کی یہ فریب ہی خلاف وعدگی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ووٹ شہادت بھی ہے اور امانت بھی، نااہل کو ووٹ دینا گناہ کبیرہ ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو صاحبان جو بنیادی جمہوریت میں ممبر بننے کے امیدوار ہیں میں سے کون ووٹ لینے کا صحیح حقدار ہے۔

زید اور بکر دونوں بریلوی العقیدہ ہیں۔ زید صحیح العقیدہ دیوبندی جماعت کے پاس آتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ دینی معاملات میں علماء حق اور شریعت محمدی کے مقابلہ میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہیں کروں گا اور یقین دلاتا ہے کہ سیاست کے میدان میں جس طرح جمعیت علمائے اسلام حکم صادر کرے گی اسی طرح کروں گا۔ اپنا ووٹ جمعیۃ کے حق میں گزاروں گا اور جمعیت کا ممبر بن جاتا ہے اور اب اقرار کرتا ہے کہ میں بریلوی نہیں ہوں۔ دیوبندی عقائد کو قبول کرتا ہوں اور اسی عقیدہ پر رہوں گا۔ یہ سب کچھ مسجد میں بیٹھ کر پانچ معزز حضرات کے سامنے کہہ رہا ہے۔

ہماری جماعت نے بطور امیدوار کھڑا کیا اور اس کی کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ امیدواری کے لیے نامزدگی کی درخواست منظور کرانے سے چند دن قبل بکر اور اس کی جماعت کی طرف سے ہماری دیوبندی جماعت کے سامنے زید پر اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ بکر اور اس کی پارٹی اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اس اعتراض کی بنا پر اپنے حق میں ووٹ طلب کرتے ہیں۔ اعتراض یہ ہے کہ ایک جنازہ ہوا امامت کے لیے دیوبندی العقیدہ حافظ صاحب کو بلانے کے لیے آدمی آتا ہے اور زید وہاں موجود ہے اور کہتا ہے کہ کیا شاہ صاحب نہیں تھے۔ (واضح رہے کہ شاہ صاحب بریلوی العقیدہ ہے) اور پھر کہتا ہے کہ اچھا اچھا حافظ کو لے جاؤ۔ نماز جنازہ کی امامت شاہ صاحب کرتے ہیں۔ تمام رسومات بریلوی عقیدہ کے تحت ادا کی جاتی ہیں لیکن زید اس بارے میں خاموش رہتا ہے۔ تائید کے موقعہ پر بکر اور اس کی جماعت زید سے تائید کنندہ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ تائید نہ کرے اور زید کو مجبور کرے کہ زید اپنا نام واپس لے لے اور واسطہ شریعت دیتے ہیں کہ چلیں شریعت پوچھتے ہیں۔ اگر شریعت زید کو ووٹ دلائے تو دے دو ورنہ ووٹ کے حقدار ہم ہیں۔ ہمارا نمائندہ زید کی تائید کرتا ہے۔ دونوں پارٹیوں کو ایک دیوبندی عالم کے پاس لے جاتا ہے اور ان الفاظ میں فتویٰ طلب کرتا ہے کہ زید نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ دینی معاملات میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا لیکن ایک جنازہ کے موقعہ پر وعدہ خلافی کی (مفصل حالات اوپر درج ہیں) ہم زید کے ساتھ وعدہ کے پابند ہیں کہ نہیں جواب ملتا ہے کہ تم پر ضروری نہیں کہ اب تم وعدہ کو پورا کرو۔ اس کے بعد مذکورہ تائید کنندگان بکر کی پارٹی سے وعدہ کرتا ہے کہ ہم زید کے اپنے کاغذات واپس لینے پر

مجبور کر سکتے ہیں ورنہ ہم اپنے سارے ووٹ بکر کو دیتے ہوئے قران وحدیث فقہ حنفیہ کی رائے واضح فرمادیں کہ جماعت ووٹ کس کو دے۔ نیز بکر یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنے بغیر دو ووٹ دینے کا یقین دلاتا ہوں اور اپنا ووٹ کنونشن بیگ کو دوں گا۔



ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق و نااہل امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے۔ جو کہ کبیرہ گناہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار فرمایا ہے۔ اس لیے ووٹروں کا ووٹ جو کہ ایک امانت ہے امیدواروں میں جو دیندار اور امانتدار ہو، معاملہ فہم ہو رفاعہ عامہ کا خاص خیال رکھتا ہو۔ ممبری کا حق ادا کر سکتا ہو اور اپنے ووٹ کو آگے ایسے ہی آدمی کو دے اور معاملات میں ظالم نہ ہو وغیرہ ایسے امیدوار کو ووٹ دینا ضروری ہے۔ صورت مسئولہ میں زید ہی کو بنسبت بکر اپنے ووٹ کے لیے پسند کریں اگر کوئی اور ایسا اہل اس حلقہ میں کھڑا نہ ہو کیونکہ زید پنجگانہ نماز میں پابند ہے اور معاملات میں لوگوں کے ساتھ بنسبت بکر کے اچھا ہے اور جمعیۃ العلماء اسلام جو کہ ایک حق وعلماء کی جماعت ہے اس کا رکن ہے تو لہٰذا زید سے مزید عہد و میثاق دینی امور و معاملات لے کر اسی کو منتخب کریں اور بکر جو اپنا ووٹ نہیں دے سکتا ہے وہ دوسروں کا کیا دلائے گا اور نہ علماء حق کی جماعت سے وابستہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ایک امیدوار کا رقم لے کر دوسرے امیدوار کے حق میں دست بردار ہونا کیا اس کو مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آج کل ووٹوں کا زور ہے۔ ایک امیدوار دوسرے کو کہتا ہے کہ تم ممبری سے دست بردار ہو جاؤ۔ تجھے کچھ رقم یا جائیداد دوں گا۔ آیا وہ روپیہ یا جائیداد لے کر بیٹھ جائے اور ممبری سے دست بردار ہو جائے تو وہ روپیہ وغیرہ اس کے لیے حلال ہے یا نہ۔

اگر دست بردار ہونے والا ممبر یہ شرط کرے کہ تم اپنا روپیہ مسجد پر خرچ کرو تو میں دست بردار ہو جاؤں گا۔ آیا اس شرط پر مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر ووٹر کسی امیدوار سے روپے لے کر اپنا ووٹ اس کو دے تو یہ روپیہ اس کے لیے جائز ہوگا یا نہیں۔

مستفتی عبد اللطیف ملتان

﴿ج﴾

ووٹروں کو ووٹ کے معاوضہ میں اپنی ذات کے لیے روپیہ لینا رشوت اور ناجائز ہے۔ علاوہ اس کے اگر یہ امیدوار بے دین و نااہل اور ظالم ہے تو اس کو ووٹ دینا سخت گناہ ہے۔ کیونکہ ووٹ دینا ایک امانت ہے۔ امانت کو جو اس کا اہل ہو اس کے حوالے کیا جائے۔ امیدواروں میں ووٹ اس کو دیا جائے جو رائے دینے والے ووٹر کے نزدیک زیادہ دیندار اور نیک ہو اور زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہو۔ ممبری کے حقیقی فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو اور ممبری کو بہ نسبت دوسروں کے اچھی طرح انجام دیتا ہو۔ یعنی رفاہ عامہ کا زیادہ خیال رکھنے والا ہو اور معاملات میں لوگوں پر ظلم بھی نہ کرتا ہو نااہل اور غیر مستحق کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ نیز اگر ایک امیدوار دیندار امانت دار اور اہل ہے اور دوسرے امیدوار نااہل اور اس سے بے دینی و فسق پھیلانے اور ظلم کا اندیشہ ہو تو ایسے امیدوار کے حق میں اس دیندار و اہل کو بیٹھنا گناہ ہوگا۔ اگرچہ اس نااہل امیدوار سے مساجد اور امور خیر کے لیے رفاہ عامہ کے لیے رقم کثیر لے لے۔

ووٹروں کو ووٹ کے معاوضہ میں جو شخص رقم دیتا ہے جو دینا ناجائز ہے اور مساجد اور امور خیر و رفاہ عامہ میں ان کے لیے صرف کرے تو اسے ثواب نہیں ہوگا۔ ایسی رقم کا مساجد وغیرہ میں صرف کرنا جائز ہوگا لیکن ووٹروں اور بیٹھنے والے امیدوار اور کھڑے امیدوار یعنی دہندہ کے متعلق مذکورہ بالا تفصیل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

شیعہ کو ووٹ دینا سخت گناہ کی بات ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مذہب اہل سنت والجماعت کے اپنے مذہبی عالم فاضل یا اپنے مذہب کا کوئی دیانتدار کے ہوتے ہوئے کو چھوڑ کر دنیاوی لالچ یا وہمی دباؤ کی وجہ کر کے اہل شیعہ جو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ عظام کا سبی شیعہ ہو اور بے نمازی وغیرہ بھی ہو اس کے ساتھ دست بیعت یا معاہدہ ہو کر وقت مقابلہ حق و باطل کا ہوتے ہوئے سرے میدان پر اہل سنت والجماعت کے کوئی چند افراد اپنے مذہب کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ووٹوں سے یا معاونت سے مذکورہ شیعہ کے ساتھ دست بیعت کرتے ہیں جس سے اہل شیعہ باطل مذہب اپنے آپ کو سچا ہونا دلیل پکڑتے ہیں کہ ہم سچے ہیں، ہمارا مذہب سچا ہے۔ اہل سنت والجماعت ایسے ایمان فروشوں کے لیے کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ آیا وہ افراد ایمان پر قائم ہیں اور نکاح باقی ہے

یا نہیں۔ نیز نماز جمعہ اس کا پڑھنا پڑھانا جائز ہے یا نہیں ہے۔ نیز دعا سلام کیسا ہے اگر بے علمی کی وجہ کر کے زبانی معاہدہ کر بیٹھیں کہ ووٹ شیعہ سنی کو دیویں گے تو اس وعدہ کا عند الشریعت کیا فیصلہ ہے۔ نیز اگر اپنے مذہب کا ووٹ لینے والا کوئی نہ ہو تو اہل شیعہ کے لیے ووٹ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

محمد مطیع اللہ خاص بہادر پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

شیعہ امیدوار کو سنی کے مقابلہ میں ووٹ دینا جائز اور سخت گناہ ہے لیکن صرف چونکہ ووٹ دینا اس کے مذہب کی تصدیق اور حق سمجھنا نہیں ہے۔ لہٰذا مومن باقی رہے گا اس کا نکاح بھی باقی ہوگا۔ نماز جنازہ بھی اس کا پڑھا جائے گا۔ ہاں سنی کے مقابلہ میں شیعہ کو ووٹ دینا گناہ ہے اسے توبہ کرنا لازم ہے۔

اگر شیعہ کو ووٹ دینے کا اس نے معاہدہ کر لیا ہے تو شریعت میں وہ اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ بلکہ اسے اس کے خلاف کرنا ضروری ہے اور قسم اٹھانے کی صورت میں اس کے اوپر لازم ہے کہ قسم توڑ کر سنی مسلمان کو ووٹ دے کر کفارۂ یمین ادا کرے۔

اگر اپنا ہم مذہب کوئی امیدوار کھڑا نہ ہوا ہو تو ووٹ کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

چونکہ کسی ایک امیدوار نے منتخب ہونا ہوتا ہے اس لیے امیدواروں میں جو دین و مذہب میں اہل سنت والجماعت کے قریب ہو دین و مذہب میں مفید ممبری کے لیے اس کے حق میں استعمال کریں۔

والجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق مفصل تحقیق

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو مریض ہیں جن میں سے ایک مریض کی قوت باہ یعنی مردانہ طاقت بالکل ختم اور زائل ہو چکی ہے اور یہ مریض شادی شدہ ہے دوسرے مریض کی مردانہ قوت تو ٹھیک ہے لیکن کسی دوسرے مرض میں مبتلا ہے یہ دونوں مریض ایک قابل اور لائق سول سرجن کے زیر علاج ہیں۔ قدرت کو ایسا منظور ہوا کہ وہ مریض جس کی مردانہ طاقت ٹھیک تھی مر گیا۔ اب سول سرجن نے اس مردہ سے ذکر کاٹ لیا اور اس دوسرے مریض کو لگا دیا جس کی مردانہ طاقت ختم ہو چکی تھی اور اس کا ذکر کاٹ کر مردہ کو لگا دیا۔ اب یہ مریض جس کی قوت باہ زائل ہو چکی تھی ٹھیک ہو گیا اور اس کی مردانہ طاقت بحال ہو گئی۔ لہٰذا اس دوسرے ذکر کے لگانے سے اس کی اولاد بھی پیدا ہونے لگی اور اپنی بیوی کی ضرورت بھی پوری کرنے کے قابل ہو گیا۔

کیا شریعت میں یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔ اگر سول سرجن ایسا عمل نہ کرے تو یہ قوت باہ کی بیماری میں مبتلا مریض ٹھیک نہیں ہوسکتا اور اس کی زندگی مفت میں تباہ ہو جائے گی۔ اگر یہ صورت شریعت میں جائز نہیں ہے تو کیا مذکورہ مریض شادی شدہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ کیونکہ وہ تو بیوی کی خواہش پوری نہیں کرسکتا۔
والسلام

استفتاء حضرت مولانا مفتی اعظم محمد شفیع صاحب زید مجدھم (دارالعلوم کراچی)
فقیر غلام مرسلین محلہ فقیراں تحصیل لکی مروت ضلع بنوں

﴿ج﴾

چونکہ بتصریح جمیع فقہاء کرام انسان کے کسی جزو کے ساتھ انتفاع لینا جائز نہیں ہے۔ شرافت وکرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعضاء سے نفع اٹھانے کو حرام قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ مخمصہ کے عالم میں جب کوئی چیز حلال یا حرام سوائے عضو انسانی کے جان بچانے کے لیے میسر نہ آسکے ایسے وقت میں بھی شریعت مطہرہ نے سد رمق کے لیے عضو انسانی کے کھانے کو جائز نہیں قرار دیا۔ جیسے کہ نیچے حوالہ جات ذکر کر دیے جاتے ہیں نہ خود اسے اپنا عضو کاٹ کر کھانے کی اجازت دی ہے نہ کسی غیر انسان کے عضو کی اگرچہ اجازت بھی ہو۔ بلکہ اگر مرے تو مر جائے لیکن اپنا یا کسی دوسرے انسان کا عضو کاٹ کر نہ کھائے جس سے اس کی حیات عادۃً یقینی ہے۔ حالانکہ ایسے وقت میں شریعت مطہرہ نے بنص قرآنی خنزیر ومیتۃ جو نجس العین ہیں کے کھانے کو مباح بلکہ ضروری قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ اسے بقدر سد رمق نہ کھا کر مر جانے کو خودکشی کے مترادف قرار دیا ہے۔ دیکھیے خنزیر ومیتۃ جو نجس العین ہیں کے گوشت کے استعمال اور انسان جو مکرم ومحترم ہے کے اعضاء کے استعمال میں کتنا بڑا تفاوت ہے۔ لہٰذا ایک انسان کا آلہ تناسل کو بذریعہ آپریشن دوسرے شخص کو لگانا ایک شخص کی آنکھ دوسرے شخص کو لگانا ایک شخص کے دانت دوسرے شخص میں لگانا اسی طرح کسی بھی عضو انسانی کو دوسرے میں لگانا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ جب مخمصہ جیسی ضرورت شدیدہ کی صورت میں عضو انسانی سے انتفاع لینا ناجائز ہے تو کیسے محض بینائی یا قوت مردمی وغیرہ معمولی ضرورتوں کی وجہ سے عضو انسانی سے انتفاع لینا جائز ہو جائے۔ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔

قال فی العالمگیریة ص ۳۵۴ ج ۵ (باب ۱۸ فی التداوی من الکراهیة) الانتفاع باجزاء الادمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح کذا فی جواهر الاخلاطی وفیها ایضا مضطر لم یجد میتة وخاف الهلاک فقال له رجل اقطع یدی وکلها او قال اقطع منی قطعة وکلها لا یسعه ان یفعل ذلک ولا یصح امره به کما لا یسع للمضطر ان یقطع قطعة من نفسه فیاکل کذا فی فتاویٰ قاضی خان وهکذا فی الفتاویٰ البزازیه (کتاب الاکراه) علی هامش العالمگیریة ص ۱۳۲ ج۶ وهکذا فی خلاصة الفتاویٰ ص ۳۶۳ ج ۴

وقال الشامی تحت قول صاحب الدر ص ۳۶۲ ج۲ (فصل فی اللبس) (ولا یشد سنه المتحرک (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (قوله المتحرک) قید به لما قال الکرخی اذا سقطت ثنیة رجل فان اباحنیفة یکره ان یعیدها ویشدها بفضة او ذهب ویقول هی کسن میتة ولکن یاخذ سن شاة ذکیة یشد مکانها وخالفه ابو یوسف فقال لا بأس به ولا یشبه سنه سن میتة استحسن ذلک وبینهما فرق عندی وان لم یحضرنی اه اتقانی زاد فی التتار خانیه قال بشر قال ابو یوسف سالت ابا حنیفة عن ذلک فی مجلس آخر فلم یر باعادتها بأسا.
وفی البدائع (ص ۱۳۲ ج۵ ولو سقط سنه یکره ان یاخذ سن میت فیشدها مکان الاولی بالاجماع وکذا یکره ان یعید تلک السن الساقطة مکانها عند ابی حنیفة و محمد رحمهما الله ولکن یاخذ سن شاة ذکیة فیشدها مکانها وقال ابو یوسف رحمه الله لا باس بسنه ویکره سن غیره قال ولا یشبه سنه سن میت استحسن ذلک وبینهما عندی فصل ولکن لم یحضرنی (ووجه) الفصل له من وجهین احدهما ان سن نفسه جزء منفصل للحال عنه لکنه یحتمل ان یصیر متصلا فی الثانی بان یلتئم فیشتد بنفسه فیعود الی حالته الاولی واعادة جزء منفصل الی مکانه لیلتئم جائز کما اذا قطع شئ من عضوه فاعاده الی مکانه فاما سن غیره فلا یحتمل ذلک والثانی ان استعمال جزء منفصل عن غیره من بنی آدم اهانة بذلک الغیر والادمی بجمیع اجزائه مکرم ولا اهانة فی استعمال جزء نفسه فی الاعادة لی مکانه (وجه) قولهما ان السن من الادمی جزء منه فاذا انفصل استحق الدفن ککله والاعادة صرف له عن جهة الاستحقاق فلا تجوز وهذا لایوجب الفصل بین سنه وسن غیره وهکذا فی خلاصة الفتاویٰ ص ۳۷۰ ج۴ وهکذا فی الهندیه ص ۳۳۶ ج۵
وفی البحر ص ۱۸۶ ج۸ لہٰذا اگر کسی کا دانت دوسرے شخص میں لگادیا گیا ہو یا اسی طرح کوئی دوسرا عضو از قسم آلہ تناسل وغیرہ بذریعہ آپریشن دوسرے کے ساتھ پیوست کر دیا گیا ہو اگر اس کا نکالنا یا جدا کرنا بغیر ضرر ممکن ہووے تو جدا کرنا ضروری ہے ورنہ نہیں لما قال فی البحر ص ۱۸۶ ج۸ وفی الذخیرة سقط سنه فاخذ سن الکلب فوضعه فی موضع سنه فثبتت لایجوز ولا یقلع ولو اعاد سنه ثانیا وثبت قال ینظر ان کان یمکن قلع سن الکلب بغیر ضرر یقلع وان کان لا یمکن الا بضرر لا یقلع
باقی صورۃ مسئولہ میں جو اس شخص کی اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ثابت النسب ہیں اور اس کی اولاد شمار ہوگی کیونکہ مادہ منویہ تو اس شخص کا اپنا ہے اگرچہ دوسرے شخص کا آلہ کے ذریعے رحم میں پہنچایا گیا ہے کیونکہ آلہ کا ہونا یا آلہ کا ادخال ثبوت نسب یا حمل ٹھہرنے کے لیے ضروری نہیں ہے۔ بلکہ مادہ منویہ زوج کا بیوی کے فرج میں پہنچنا ہی

کافی ہوتا ہے جیسا کہ مجبوب اپنی منکوحہ کے ساتھ بذریعہ سحق مجامعت کرے اوراس سے اولاد پیدا ہو جائے یا باکرہ عورت کے ساتھ فیما دون الفرج ہو جائے اور منی اس کے فرج میں پہنچ جائے اور حمل ٹھہر جائے۔ قال قاضی خان علی هوامش العالمگیریة ص ۴۱۰ ج۳ واذا جومعت البکر فیما دون الفرج ودخل الماء فرجها فحملت فدنا اوان ولادتها یزال عذرتها ببیضة او بحرف درهم لان خروج الولد بدون ذلک لا یکون الخ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ عبداللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مختلف ممالک کی کرنسیوں کا آپس میں تبادلہ کرنا، والدہ اگر بیٹے کو جائیداد کا کچھ حصہ دے کر فوت ہو جائے تو بقیہ جائیداد میں سے حصہ پائے گا یا نہیں، گندم کاٹنے کے بعد زمین پر جو فضلات رہ جاتے ہیں کیا اُن کا فروخت کرنا جائز ہے، افیون کے تاجروں سے گورنمنٹ کا مقابلہ ومقاتلہ کرنا



(۱) چہ می فرمایند علماء دین کہ بدل کردن روپیہ پاکستانی با روپیہ ایرانی وافغانی وعربی مثلا متفاضلۃ جائز است یا نہ اگر جائز نباشد۔ پس باین امر غیر مشروع حج کردن یعنی حج فرض ادا مے شود یا نہ۔

(۲) فرزند ارث مادر خود از عمومی خود گرفتہ تواند یا نہ۔ مثلاً مادر زید با عمومی اش یک چشم آب یا زمین داد و وصیۃ نکردہ بود مرد۔ آیا زید چشم یا زمین را از عم خود مطابق شرع گرفتہ مے تواند یا نہ۔

(۳) بیع فضلات زمین بعد از حصادہ جائز است یا نہ۔ وزمین مملوکہ خود است بر آن فضلات نصف ساق گندم وگیاہ ہستند کہ بہ زمین بعد از حصد مے مانند۔

(۴) تاجر افیون کہ بدون اذن امیر است با منعقد امیر مقابلہ کند وکشتہ مے شود وہر دو جانب مسلمان ہستند آیا کہ آں تاجر شہید یا نہ وحالانکہ حکومت حکم کشتن نہ مے دہد بلکہ حکم گرفتن۔ بینوا توجروا

گل محمد ناروی ایرانی



(۱) اگر بدلین از جنس فضہ باشد تفاضل ناجائز است وگر از جنس فضہ نباشد تفاضل جائز باشد۔ اما در بلاد یکہ مردمان کاروبار این تبادلہ کنند واز نرخ مقرر زیادہ گیرند۔ پس در آں اموال فتوی بر حرمت دادہ شود کما افتی بہ صاحب الہدایۃ فی کتاب الربوا۔

(۲) اگر تملیک کردہ نہ دادہ باشد پس فرزند او حصہ شرعیہ خود از وے تواند گرفت۔

(۳) بیع این جائز است چرا کہ مال متقوم مملوک مقدور التسلیم است و معلوم است۔

(۴) زیرا کہ تجارت افیون ناجائز است و حکومت ازیں تجارت منع مے تواند کرد۔ لہٰذا آنکسان کہ منع از حکومت تجارت افیون مے کنند۔ و برخلاف حکومت بجنگ مے آیند آنان باغی شمردہ اگر حکومت بغاوت اینان را بدون قتل و قتال ختم نہ تواند کرد۔ پس حکومت را با ایشان قتال کردن جائز بشرط مجبوری۔ پس از باغیان ہر آنکس کہ قتل شود شہید شمردہ نہ شود۔ **کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمختار ص ۳۲۲ ج۵ ومع نهی ولی الامر عنه حرم قطعا. ایضا ص ۲۶۱ ج ۴ (باب البغات) هم الخار جون عن الامام الحق لغیر حق۔** فقط واللہ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انکم ٹیکس والوں کے ظلم سے بچنے کے لیے رشوت دینا

﴿س﴾

حضور والا سے نظام حکومت محکمہ انکم ٹیکس کا رویہ مخفی نہیں ہے راست باز کو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ میں کاروبار کرتا ہوں سرمایہ صرف میرا ہے۔ مگر انکم ٹیکس والوں کے مظالم اور ناجائز تکلیفات جو وقتاً فوقتاً اس محکمہ سے نازل ہوتے ہیں بچنے کے لیے اپنے بھائی کی فرضی شمولیت دکھا کر کاروبار شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

سائل محمد یوسف معرفت حسن بخش دکاندار اندرون پاک گیٹ ملتان

﴿ج﴾

ظلم سے بچنے اور مجبوری کی صورت میں جائز ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدرسہ کے لیے وقف جائیداد کی آمدن کو مسجد، مدرسہ اور مہمان خانہ پر خرچ کرنا

مدرسہ کے مہمان خانہ کو ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے کچھ اراضی بحق مدرسہ عربیہ دو حصہ مہمان

خانہ دوحصہ مسجد ایک حصہ کل پانچ حصوں میں وقف کردی ہوئی ہے۔ اپنا اہتمام رکھا ہوا ہے۔ اراضی کو سالانہ چار ہزار روپیہ میں ٹھیکہ پر دیا ہوا جس کا حصہ کی تقسیم کے مطابق مندرجہ ذیل رقومات ہیں۔

مطابق حصہ سالانہ -/۶۰۰ روپیہ خرچہ سالانہ مدرسہ -/۱۷۲۰- زائد خرچہ -/۱۲۰

مطابق حصہ مہمان خانہ -/۱۶۰۰ روپیہ خرچ سالانہ مسجد ۸۳۰ زائد خرچ ۳۰

مطابق حصہ مسجد ۸۰۰ روپیہ خرچ سالانہ مسجد ۸۳۰ زائد خرچ ۳۰

آمدنی سالانہ سال ۶۸ کا میزان ۴۰۰۰ خرچ کا سالانہ میزان ۴۱۰۰ زائد خرچ ۱۰۰

اسی طرح ہر سال خرچ زائد یک صد یا دوصد کے قریب ہو جاتا ہے جو کہ صاحب اہتمام اپنی گرہ سے خرچ میں دیتا ہے لیکن مدرسہ یا مہمان خانہ وغیرہ کے نام درج نہیں کرتا کیا وہ درج کرسکتا ہے۔

چونکہ حصہ کے لحاظ سے خرچہ میں کمی پیش ہو جاتی ہے کیا صاحب اہتمام کو اس طرح کرنے کا اختیار ہے کہ جس طرح مدرسہ کا حصہ ۱۶۰۰ روپیہ آتا ہے اور خرچ مدرسہ ۱۷۲۰ ہو چکا ہے یا مہمان خانہ کا نقشہ میں حصہ کے کم خرچ ہے کیا ایسا کرنے کا مختار ہے۔

مدرسہ و مہمان خانہ میں صرف خرچ روٹی کا بھی ٹھیکہ دیا ہوا ہے کہ سالانہ مثلاً ۵۰۰ روپیہ خرچ روٹی طلباء حضرات ۵۰۰ روپیہ روٹی مہمان خانہ سالانہ دی جاتی ہے اپنے اندازہ کے مطابق یہ رقومات کچھ کم معلوم ہوتی ہیں تاکہ ٹھیکہ والے زیادہ فائدہ نہ اٹھا سکیں اور یہ بھی ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ ٹھیکہ داری مجبوری صورت میں کی گئی ہے۔ کیونکہ مدرسہ میں تو طلباء حضرات کی تعداد معین ہونے کے باوجود ان کے مہمان وغیرہ روزانہ آتے جاتے ہیں۔ باقاعدگی نہیں ہوتی اور مہمان خانہ میں کسی دن کچھ اور کبھی کچھ بعض اوقات پچاس یا کسی دن پانچ ہوتے ہیں سوا ٹھیکہ دینے کے اور کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی کیا بوجہ مجبوری یہ ٹھیکہ داری درست ہے واپسی شرعی لحاظ سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

﴿ج﴾

مہتمم صاحب اپنی طرف سے مدرسہ یا مہمان خانہ میں جو زائد رقم کر لیتا ہے وہ درج کرسکتا ہے اور وہ اس فنڈ میں بطور قرض کے دے تو آئندہ وہ اسی فنڈ سے جس سلسلہ میں اس نے زائد رقم خرچ کی ہے وصول بھی کرسکتا ہے بشرطیکہ اس کی آمد زیادہ ہو جائے اور بچت نکل آئے۔

مہمان خانہ کے حصہ کی رقم مدرسہ میں یا مدرسہ کے حصہ کی رقم مہمان خانہ کے حصہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔

مہمان خانہ کی روٹی کا ٹھیکہ دینا جائز نہیں اس لیے کہ یہ درحقیقت اس روٹی کی بیع ہے اور یہ معلوم نہیں کہ سال میں کتنی روٹی دے گا تو یہ بیع مجہول ہے جو ناجائز ہے۔ بنا بریں صورت مسئولہ میں بہتر صورت یہ ہے کہ مہمان خانہ کے لیے مطبخ کا انتظام کیا جائے اور باتنخواہ باورچی رکھیں لیکن مدرسہ اور مہمان خانہ کا حساب علیحدہ علیحدہ ایک مد کا پیسہ وغیرہ دوسرے مد میں صرف نہ کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

اگر ۱۳ سال کا لڑکا گھر سے رقم چوری کرے اور لوگ اس سے مختلف بہانوں سے لے لیں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین دریں مسئلہ کہ زید نے اپنی نقد رقم پانچ ہزار روپیہ کو دفن کر دیا گھر میں۔ تقریباً دو برس کے بعد تحقیق وسنبھال کی۔ اسی اثنا میں زید کا چھوٹا بھائی جس کی عمر تقریباً ۱۳ برس کی ہے اس کو کسی طرح رقم مدفون کا علم ہوا تو اس نے نکال لی۔ بعد ازیں خالد کے لڑکے چار ہیں۔ بکر، محمود، ناصر، رازق یہ اجنبی ہیں۔ زید وعمر کی برادری کے نہیں ہے۔ ان کو علم ہوا ہے کہ عمر کے پاس رقم ہے۔ دوستانہ تعلق قائم کر کے اکٹھے کھاتے رہے اور کچھ نقد بھی لیتے رہے۔ کچھ مدت کے بعد مدفون رقم کی زید نے سنبھال کی تو رقم نہ ملی۔ آخر نالہ وفریاد ہوئی تو عمر نے کہا کہ رقم میرے پاس ہے۔ چنانچہ زید سے کہا لاؤ رقم مجھے دو۔ اس نے کہا اچھا کچھ دنوں کے بعد دوں گا۔ اسی اثنا میں عمر نے بکر وغیرہ سے مطالبہ کیا کہ مجھے بھائی تنگ کرتا ہے۔ مجھے رقم دو میں واپس کرتا ہوں۔ تو بکر نے کہا کہ اچھا ہم دیتے ہیں۔ آخر کئی دن گزر گئے۔ زید نے عمر کو تنگ کیا اور عمر نے بکر کو۔ آخر بکر نے کہا کہ رقم نہیں ہے۔ یہ حالات پوشیدہ ہوتے رہے۔ جب ان کا علم ہوا تو عمر نے کہا زید کو کہ میں نے رقم بکر کو اکتیس صد روپیہ دیا ہے۔ ایک ہزار ایک دفعہ اور بارہ سو دوسری دفعہ اور نو صد تیسری دفعہ۔ ساڑھے آٹھ صد محمود کو تین صد ایک دفعہ اور تین صد دوسری دفعہ، اڑھائی صد تیسری دفعہ اور ایک صد رازق کو اور ایک صد ناصر کو اور ایک صد ان کی والدہ زینب کو کلی مجموعہ ساڑھے بیالیس صد ہوا اور باقی ساڑھے سات صد روپیہ عمر اور مذکورہ بالا اشخاص عیاشی وغیرہ میں خرچ کر گئے ہیں۔ جب زید نے اور عمر نے اور بلال وغیرہ نے انکار کر دیا کہ ہم نے کچھ نہیں دینا عمر کا آخر وہ مایوس ہو کر چلے گئے۔ پھر صبح سویرے عزیز کے پاس جھگڑا گیا۔ تو عزیز نے جانبین کو بلایا تو بکر نے عزیز کے پاس بلا انکار کہہ دیا کہ مجھے عمرو نے پانچ صد روپیہ دیا تھا جس سے میں نے ایک صد واپس کر دیا اور چار صد دینا ہے۔ باقی رقم کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ اس کے بعد محمود کو لایا گیا اس نے تین صد کا اقرار کیا کہ

ایک صد میں نے بعد میں واپس کر دیا تھا اور دو صد کے کبوتر وغیرہ لے گیا تھا۔ لہٰذا باقی رقم کا میرے اوپر جھوٹ ہے۔ ناصر اور رازق دونوں نے انکار کر دیا کہ ہم نے لیا ہی نہیں ہے اور ان کی والدہ زینب بھی انکار کرتی ہے۔ اب فرمائیں کہ یہ ساری رقم ان کو دینی پڑتی ہے۔ جو عمر کہتا ہے یا جو بکر وغیرہ اقرار کرتے ہیں وہ دینی ہوگی۔

﴿ج﴾

اگر زید کے چھوٹے بھائی کے پاس اس بات کے گواہ ہوں کہ میں نے فلاں فلاں کو اتنی رقم دی ہے تو فبھا پھر گواہ پیش کرے تو رقم شرعاً ان کے ذمہ ثابت ہو جائے گی اور اگر گواہ نہیں تو پھر جنہوں نے قرض لیا ہے تو جس قدر رقم وہ تسلیم کرتے ہیں وہ تو ثابت ہے اور بقیہ میں ان کو قسم دی جائے گی کہ ہمیں اتنی رقم جتنا وہ دعویٰ کرتے ہیں نہیں دی گئی۔ اگر وہ قسم اٹھالیں پھر وہ بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر انکار کر لیں تو بمقدار دعویٰ رقم ان کے ذمہ واجب ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ محرم ۱۳۸۹ھ

قیمت میں سے -/۵۰ روپے کم کر کے پھر وصول کرنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں دریں مسئلہ کہ ایک شخص مثلاً زید نے بکر کو پچاس روپیہ برائے اللہ و رسول بخشا ہے بعد میں زید نے بکر سے وصول کر لیا ہے۔ زید نے کہا میں نے بکر کو نہیں بخشا تو کیا زید کے ساتھ تعلقات معتبر ہے یا نہ۔ صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بخشنے والے تین صد روپے زرِ ثمن میں پچاس روپیہ کم کر دیا تھا پھر کسی رشتہ دار نے پچاس روپیہ دینا تھا اس سے روک لیا۔

﴿ج﴾

صورۃ مسئولہ میں زید کے لیے تین سو روپیہ میں سے پچاس روپیہ معاف کرنے کے بعد پھر پچاس روپیہ وصول کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ جب بھینس تین سو روپے میں فروخت کر دی پھر پچاس روپے میں فروخت کی تو اب زرِ ثمن صرف ڈھائی سو روپے رہ گیا۔ اب پچاس روپیہ واپس لینا ناجائز ہے۔ اہل علاقہ کو چاہیے کہ اسے سمجھا کر پچاس روپیہ واپس دلائیں۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مضاربت پر دی گئی رقم سے خریدا گیا باغ اگر آسمانی آفت سے تباہ ہوا تو کیا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے عمرو کو مبلغ ایک ہزار روپیہ برائے تجارت مضاربۃً دیا۔ عمرو نے آموں کا باغ خرید لیا۔ جبکہ چھوٹی چھوٹی املیاں نکل رہی تھیں وہ باغ آفت کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ کیا عمرو نے جو بیع کی ہے باطل ہے یا نہیں اور عمرو کو ہزار روپیہ واپس (زید کو) دینا لازم آتا ہے یا نہیں۔

غلام سرور شاہ

﴿ج﴾

اگر باغ میں چھوٹی چھوٹی املیاں ظاہر ہو گئی تھیں اور وہ قابل انتفاع (اچار وغیرہ) تھیں تو یہ بیع درست ہو گئی تھی۔ کما فی الدر وان کان بحیث ینتفع به وعلفاً للدواب فالبیع جائز اور عقد مضاربت میں اگر نقصان ہو جائے تو یہ نقصان مال پر پڑتا ہے لہٰذا عمرو پر ہزار روپیہ زید کو واپس دینا لازم نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بیٹے کے نام بغیر قبضہ دیے دکان درج کرانا اور پھر واپس لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مسمی محمد عمر نے اپنے لڑکے محمد انور مرحوم کے نام ایک دکان بے نامی یعنی عارضی طور پر پھر واپس لینے کے لیے اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے خریدی تھی۔ کیونکہ لڑکی کی شادی پر لڑکی کو جہیز میں دینی ہے۔

اسی طرح مرحوم کے نام بے نامی طور پر یعنی عارضی طور پر دوسری نصف دکان میں نام درجہ رجسٹری کرایا۔

اسی طرح مرحوم کی بیوی سردار بیگم کے نام ایک مکان خریدا۔ اپنی جیب سے روپیہ دیا۔ یہ بھی بے نامی عارضی یعنی پھر واپس لینے کے لیے نام رجسٹری کرایا اور نہ کوئی ہبہ نامہ، تملیک نامہ اور نہ کوئی وصیت نامہ لکھا تھا۔ اب میں ضعیف العمر ہوں۔ چار لڑکیاں اور ایک لڑکے کی بیاہ شادیاں بھی کرنی ہیں۔ کیا اب میں مسمی محمد عمر جائیداد واپس لینے کا حقدار ہوں یا نہیں ان کا کوئی جائز حق ہے کہ نہیں۔ حالانکہ مرحوم بیٹے محمد انور کو شادی پر کافی زیور کپڑا اور چاندی بھی دی تھی۔ جو اس بیوہ کے پاس ہے۔

﴿ج﴾

اگر یہ بات درست ہے کہ شخص مذکور نے سرکاری کاغذات میں صرف ان کا نام درج کیا ہے قبضہ ان کو نہیں

دیا گیا یہ دکانیں اور مکان تمام کے تمام اس کے قبضہ میں ہیں۔ تو محض سرکاری کاغذات میں اندراج سے ان کی ملکیت نہیں ہوتی اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کے فوت ہونے پر وہ تحریر کردہ دکان یا مکان اس کے وارثوں کو ملے گی۔ بلکہ یہ تمام جائیداد محمد عمر کی ملکیت ہے اور وہ اس میں ہر تصرف کا مالک ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک میں ملازمت کرنا، کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا، موجودہ وکالت جائز ہے یا نہیں کیکڑا وغیرہ جانوروں کو اور خصیوں کو فروخت کرنا، ادویات میں ڈالنا جس شربت میں شراب کی آمیزش ہو اُس کا کیا حکم ہے، میز کرسی پر کھانا وغیرہ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ

(۱) بنک کی ملازمت مطلق خواہ کسی شعبہ کی ہو اگر کوئی تفصیل ہو تو تحریر فرمائیں۔

(۲) کرنٹ کھاتہ (جس میں طرفین سے سود نہ ہوتا ہو) میں رقم جمع کرنا کیسا ہے۔

(۳) وکالت جو موجودہ زمانہ میں رائج ہے کیا از روئے شریعت جائز ہے۔

(۴) بعض ادویات جیسے سرطان جو ایک مردہ حیوان ہوتا ہے یا بعض حیوانات کے حصے ہوتے ہیں دکان پر فروخت کرنا۔ نیز انکا بطور ادویہ استعمال کیسا ہے۔

(۵) آج کل سوڈے کی بوتل میں اسنس ڈالا جاتا ہے کیا شرعی حیثیت سے استعمال درست ہے کیونکہ شہرت یہ ہے کہ اس میں شراب پڑتی ہے یا اسپرٹ جس میں شراب ہوتی ہے۔

(۶) میز و کرسی پر کھانا وغیرہ کھانا کیسا ہے۔ بینوا تو جروا

جامع مسجد چیچہ وطنی ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) بنک میں سودی کاروبار ہوتا ہے اور سود کے لینے دینے والے اور گواہ وغیرہ دس آدمیوں پر شریعت میں لعنت آئی ہے اور سخت وعید آئی ہے۔ اس لیے بصورت مجبوری بنک کی ملازمت جائز ہے۔ جب بھی اور کوئی جائز ذریعہ معاش یا ملازمت مل جائے فوراً بنک کی ملازمت چھوڑ دی جائے۔

(۲) اگر رقم کی حفاظت کی اور کوئی جائز صورت مل سکے تو بنک میں کرنٹ کھاتہ کے اندر رقم جمع کرانا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں اعانت ہے سودی کاروبار کرنے والوں کی۔ ہاں اگر کسی بنک کو ترک سود پر آمادہ کیا جا سکے

اور فی سبیل اللہ قرض کے لین دین کے لیے تیار ہو جائیں تو اس میں رقم کرنٹ کھاتہ میں جمع کردی جائے۔

(۳) ایسی وکالت جائز ہے جس میں مظلوم کی اعانت ہوتی ہے اور صاحب حق کو حق وصول کرنے میں وکیل امداد کرے۔ ایسے مقدمہ جات جس میں ظالم کی حمایت ہوتی ہو وکالت کرنا ناجائز ہے۔

(۴) سرطان اور حبہ بیرستزد (جو کہ دریائی حیوان ہیں) کے خصیے ہیں ان کی بیع وشرا جائز ہے البتہ کھانے میں استعمال کرنا ناجائز ہے۔ بلکہ خارجی استعمال کرنا جائز ہے۔ (والتفصیل فی بہشتی جوہر)

(۵) تحقیق کرلی جائے اگر اسنس خالص رس ہو جیسے لیموں انار وغیرہ اور اس میں شراب کی آمیزش نہ ہو تو پھر اس کا استعمال جائز ہوگا۔

(۶) میز وکرسی پر بیٹھ کر کھانا خلاف سنت ہے۔ فقط واللہ اعلم

بالوں کو وسمہ اور سیاہ خضاب لگانا

(س)

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید اپنے بال کو وسمہ مہندی سے سیاہ کرتا ہے اور اس کے جواز کی دلیل میں یہ کہتا ہے کہ یہ خضاب نہیں بلکہ مہندی ہے۔ شرعاً خضاب اور وسمہ مہندی کا کیا حکم ہے۔

سائل خطیب نور مسجد موتی بازار نواب شاہ سکھر

(ج)

حضرت مولانا تھانوی اصلاح الرسوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ من جملہ ان رسوم کے داڑھی کا سیاہ خضاب کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کا سینہ۔ ان لوگوں کو جنت کی خوشبو نصیب نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے (اس کی مزید تفصیل کے بعد لکھتے ہیں)۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ وسمہ کا سیاہ خضاب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں مہندی اور نیل کے خضاب کی اجازت آئی ہے اور مہندی اور نیل سے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے مگر یہ امر لازم نہیں کیونکہ مہندی اور نیل کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر ان دونوں کو مخلوط کرلیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر دونوں کو جدا جدا لگادیں تو سرخ ہو جاتا ہے۔ بعض سے سیاہی ہوتی بعض سے نہیں ہوتی۔ جب حدیث میں سیاہ خضاب سے مطلقاً ممانعت آئی ہے تو حنا اور نیل کا خضاب اسی ترکیب سے جائز ہوگا جس میں سیاہی نہ آئے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور سیاہ خضاب کے ممنوع

ہونے کی جو علت ہے وہ تو وسمہ میں برابر ہے۔ علت کے اشتراک سے حکم کا اشتراک ضروری ہے (اصلاح الرسول ص ۲۵، ۲۶ مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جب عالم دین نے کفو میں نکاح پڑھایا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین صورت مسئلہ ہذا جو حسب ذیل ہے کہ ایک عالم فقہ کے متعلق ایک عورت کے ساتھ ناجائز تعلق کا لوگوں نے الزام لگا رکھا تھا لیکن بچشم خود لوگوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ عالم مذکور کا اقرار تھا۔ اتفاقاً عورت بالا مذکورہ مطلقہ ہوگئی۔ بعد گزرنے میعاد شرعی کے مقررہ عورت مذکورہ نے عالم فقہ مذکورہ کے ہمراہ روبرو گواہان عاقل وبالغ وعادل نکاح کر لیا۔ من بعد ورثاء عورت مذکورہ کو خبر ہوئی ورثاء سنتے ہی نکاح ثانی کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ چونکہ ورثاء عورت مذکورہ مجہول مطلق تھے۔ لہٰذا عالم مذکور ناکح بمعہ منکوحہ مذکورہ وابستہ عدالت کا پکڑا روبرو مجسٹریٹ درجہ اول دفعہ ۳۰ میں بیان نکاح شرعی عورت مذکورہ سے دلوا کر اجازت حاصل کر کے نکاح قانون اندراج رجسٹر نکاح خوانی کرایا جس کا ثبوت بمعہ پرت رجسٹر نکاح خوانی و نقول بیانات عدالت مجسٹریٹ مذکور حاصل کر کے تشہیر کرائی اور واپس اپنے مسکن پر آ گئے۔ لہٰذا ایسے عالم فقہ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

حاجی غلام محبوب عفی عنہ

﴿ج﴾

اگر زنا اور ناجائز تعلق کا ثبوت نہیں ہوا اور عورت مذکورہ سے شرعاً صحیح نکاح تمام مذکورہ نے کر لیا ہے عالم مذکور بظاہر عورت کا کفو بھی ضرور ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے پیچھے نماز ناجائز یا مکروہ ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر زرگر کے ہاں سے کسی کے زیور چوری ہو جائیں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ زید نے ایک زیور نقرہ سے وزن میں تولہ ایک زرگر مسمی طالب حسین کو دیا کہ اس زیور کو شکستہ اور گال کر مجھ کو اس کے مال کی جوڑیاں بنا دے تو مسمی مذکور زرگر نے زید کے کہنے کے مطابق جوڑیاں تیار کر کے بکر کو کہا کہ جوڑیاں تیار ہے آ کر لے جاؤ چنانچہ زید آیا اور

جوڑیوں کو دیکھا تو کہا جوڑیاں ہمارے پیمانہ سے بڑی ہیں اور اس وقت ہم کو ضرورت بھی نہیں ہے۔تم اس مال کو تصرف کرلو ہم کو پھر بنا دینا۔طالب حسین نے اس کے مال کو گھر رکھ دیا تو چند یوم کے بعد طالب حسین کی چوری ہو گئی تو اب زرگر کہتا ہے تمہارا مال چوری ہو گیا ہے کیا بکر زرگر سے اس کا مال لینے کا مستحق ہے یا نہ اور طالب حسین کی چوری ضرور ہوئی ہے۔

﴿ج﴾

جب زید نے جوڑیوں کو دیکھا اور کہا کہ ہمارے پیمانہ سے بڑی ہیں تو گویا اس نے (اجیر) زرگر سے قبض کرلیا۔اب گویا کہ اس نے زرگر کے ساتھ ایک عقد کرلیا کہ جوڑیوں کو تم لے لو اور اس کے بدلے میں دوسری ہمارے لیے بنوالو اور اس نے تو زرگر کو قبض کرالیا اور زرگر نے بعد کو قبض کرانا تھا۔یہ عقد فاسد ہے بیع صرف میں تقابض فی المجلس شرط ہے اور تقابض کے نہ ہونے سے بیع فاسد ہوئی جس کا حکم یہ ہے کہ مقبوض بالقیمۃ ہوگا۔زرگر سے اس کی قیمت لی جائے گی۔

ویفسد الصرف بخیار الشرط والاجل لا خلا لهما بالقبض (درمختار باب الصرف ص۲۵۹ ج۵) **بمثله ان مثلياً والا فبقيمةيعنى بعد هلا كه الدرالمختار باب بيع الفاسد ص ۹۰ ج ۵**

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

خشخاش کاشت کرنا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ بندہ کے ملک ضلع سوات میں عام خشخاش کی کاشت کرتے ہیں۔اس کو بعض لوگ حرام کہتے ہیں اور کھیت پر خشخاش بونے سے تین سال تک اس کھیت پر فصل حرام ہو جاتا ہے۔مدلل جواب دیں اور بعض کہتے ہیں کہ مکروہ ہے۔

واضح رہے کہ خشخاش کی فصل افیون کے منافع لینے کے لیے ہے۔کیا اس سے افیون کا منافع لینا ٹھیک ہے۔

﴿ج﴾

خشخاش کی کاشت حرام نہیں ہے۔لہٰذا ان لوگوں کا قول بلا دلیل ہے۔فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے چچازاد بہن بھائی کی زمین فروخت کی ہو اور وہ بعد از مدت بسیار واپسی کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی نے اپنے چچازاد بہن و بھائی کی زمین اس حال میں فروخت کی کہ اس کا چچا بچی اور بچہ صغیر چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کے پرورش کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ تو یہ ان کی پرورش کرتا رہا اور اس خرچہ میں ان کی کچھ زمین فروخت کر دی۔ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء یعنی پاکستان بننے سے بھی بہت پہلے اس نے یہ زمین کسی ہندو کو بیع کر دی ہے۔ یہ ثبوت کاغذات ملتا ہے۔ اس کے بعد اس ہندو نے یہ زمین ایک مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دی۔ اس کا ثبوت پھر حکومت کے کاغذات میں ۵۵ والے میں اس زمین کا اس مسلمان کے نام ہونے سے ملتا ہے۔ اب وہ بھی فوت ہو گیا ہے۔ یعنی وفات پا گیا ہے زمین کے پہلے مالک کا بیٹا بھی وفات پا گیا ہے۔ اب اس کی بیٹی کہتی ہے کہ یہ زمین ہماری ہے اور پچھلے خریدار کا بیٹا کہتا ہے کہ یہ زمین میری ہے۔ پاکستان بننے پر ہندو بھی چلے گئے اور پچھلا خریدار بھی فوت ہو گیا۔ تو زمین ایک تیسرے آدمی نے اپنے قبضے میں کر لی اور آج تک اسی کے قبضے میں ہے۔ اب زمین کی پہلی فروختگی ادا کر دی جائے اور زمین پہلے مالک کو دی جائے یا پہلی فروختگی بحال کی جائے اور زمین پچھلے مالک کے بیٹے کو دی جائے اگر زمین بیٹی کو دی جائے تو پہلے مالک کے بیٹے کو بھی کچھ حق حساب ملے گا یا نہیں۔ بینوا توجروا

امام بخش بمعرفت مدرسہ عربیہ دارالعلوم

﴿ج﴾

یہ زمین شرعاً پچھلے خریدار کی یعنی ہندو نے جس مسلمان پر فروخت کی تھی اس کی شمار ہو گی اور اس کے وفات کے بعد پچھلے خریدار کے ورثا کو یہ زمین منتقل ہو گی جس شخص نے یہ زمین ہندو کے ہاتھ فروخت کی تھی اس کا یا اس کے ورثاء کا اس زمین میں شرعاً کوئی حق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۸ محرم ۱۳۹۲ھ

جب آٹھ کنال اراضی مسجد وعیدگاہ کے لیے وقف کر دی گئی تو کسی اور مقصد کے لیے استعمال جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک علاقہ میں اجتماع ہوا کہ چند آدمی کچھ تھوڑی زمین مسجد کے لیے وقف کر دیں کہ اس شہر میں مسجد اور عیدگاہ بن جائے تو چند افراد کے ایثار سے آٹھ کنال زمین میسر ہوئی اس قلعہ میں کچھ عرصہ عید نماز بھی ہوتی رہی بعد میں دوسری جگہ عیدگاہ بن گئی۔ ایک کنال یا کچھ کم وبیش احاطہ میں اب وہ رقبہ یعنی احاطہ آٹھ کنال خالی پڑا۔ کبھی آباد ہوتا ہے کبھی نہیں۔ اب عیدگاہ دوسری جگہ بن گئی سابقہ مقرر کردہ عیدگاہ کی رقم بھی دوسری جگہ خرچ کر دی اب شریعت کا کیا حکم ہے کہ یہ رقبہ اپنے مالکان کو واپس کر دیا جائے یا عید گاہ بنائی جائے یا فروخت کر کے موجودہ عیدگاہ پر اس کی رقم خرچ کی جائے۔

صوفی سلطان محمود کھرل معرفت حافظ محمد رمضان تحصیل لیہ

﴿ج﴾

بر تقدیر صحت واقعہ جب یہ آٹھ کنال اراضی مسجد اور عیدگاہ پر وقف ہوگئی ہے اور اس میں عید کی نمازیں ادا کی گئی ہیں تو اب زمین کو نہ فروخت کر سکتے ہیں اور نہ ہی مالکان کو واپس کی جائے گی۔ اس لیے اس پر مسجد اور عیدگاہ کا بنانا ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

افیون اور چرس کی تجارت کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ افیون چرس کی تجارت از روئے شریعت مقدس جائز ہے یا نہیں اگر برائے دوائی استعمال جائز قرار دیا جائے تو دوائی میں استعمال کی مقدار چند ماشے ہی ہوا کرتے ہیں اور بقیہ چرس وافیون کا غالبانہ استعمال برائے نشہ ہوتا ہے کیا اس قاعدہ کی رو سے **وکل ما ینوبہ الی المحظور فھو محظور** افیون وچرس کی تجارت حرام ہو سکتی ہے۔ افیون وچرس میں جواب کو کتب کے حوالہ سے مزین فرما کر مشکور فرمائیں۔ فقط والسلام عبد النصیر۔

﴿ج﴾

افیون کی جومقدار یا جوترکیب فتور اور خدر اور ضرر سمّیت سے خالی ہو اس طریقہ سے استعمال جائز ہے اور اس کی کاشت بھی جائز ہے۔ نیز تجارت بھی اس کی جائز ہے۔ پہلا مسئلہ امداد الفتاوی ۲۰۷ ج ۴ میں ہے اور دوسرا مسئلہ ج ۳ ص ۵۲۴ کتاب الزراعت میں ہے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمٰن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ذبح فوق العقدہ حلال ہے یا حرام، اگر مرغی یا پرند کا سر بلی نے الگ کر لیا یا بندوق سے اڑایا گیا اور پھر ذبح ہوا تو کیا حکم ہے، مسبوق کو خلیفہ بنانے کی صورت میں اگر سہو پیش آ گیا تو کیا حکم ہے، غروب آفتاب کے وقت اذان سن کر فوراً روزہ افطار کرنا چاہیے یا اذان ختم ہونے کے بعد

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) مذبوح فوق العقدہ کو بعض لوگ حرام کہتے ہیں اور بعض مکروہ فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ میں اکابرین دیوبند کی تحقیق کیا ہے۔

(۲) اگر مرغی کا سر بلی نے کاٹ لیا یا کسی پرندہ وغیرہ کا سر بندوق وغیرہ سے اڑ گیا باقی گردن تا سینہ موجود ہے۔ علامت حیات پا کر باقی گردن پر ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک شخص جماعت کو نماز پڑھا رہا تھا۔ درمیان میں وضو ٹوٹ گیا۔ پھر ایک مسبوق کو اپنی جگہ کھڑا کر کے خود وضو کے لیے چلا گیا۔ پھر مسبوق کو خلیفہ ہونے کے بعد سہو پڑا۔ اب مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز پڑھ کر سہو دیتا ہے۔ تو مقتدی چلے جاتے ہیں۔ اگر مقتدیوں کی نماز ختم کر کے سہو دیتا ہے تو یہ ترکیب کے خلاف ہے۔ اب مسبوق کے لیے کیا حکم ہے۔

(۴) جب سورج غروب ہوتا ہے تو پھر اذان ہوتی ہے۔ جیسا کہ معمول ہے۔ پھر بعض لوگ اذان سنتے ہی روزہ افطار کر لیتے ہیں۔ بعض اذان سن کر اور اذان کا جواب دے کر پھر افطار کرتے ہیں۔ افضلیت پر کون ہیں۔

بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) ذبح فوق العقدہ کی حالت میں بھی عروق ثلاثہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے ذبیحہ حلال ہے۔

(۲) اس بارہ میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے کہ عند الذبح کس قدر حیات کی موجودگی شرط ہے شامی اور عالمگیری کتاب الصید ج ۴ میں اس مسئلہ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صاحبین کے ہاں حیات مستقر یعنی فوق ما یکون فی المذبوح ضروری ہے اور امام صاحب کے مذہب میں حیات مستقرہ شرط نہیں۔ حیات قلیلہ بھی کافی ہے اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں چونکہ محل ذبح (یعنی ما بین الحلق واللبۃ موجود ہے اور جانور میں حیات بھی باقی ہے اگرچہ قلیلہ ہے لہٰذا امام صاحب کے قول پر یہ جانور بعد از ذبح حلال ہے وعلیہ الفتویٰ۔

(۳) ایسی صورت میں مسبوق جب مقتدیوں کی نماز پوری کرلے تو سلام نہ پھیرے بلکہ کسی ایسے شخص کو آگے بڑھائے جو شروع سے نماز میں شریک ہے۔ وہ شخص سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور مسبوق اس کے ساتھ سجدہ کرے۔ اس کے بعد مسبوق اپنی بقیہ نماز کو ادا کرے۔

(۴) کوئی جزئیہ نظر سے نہیں گزرا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

کیا ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں

﴿س﴾

(۱) کیا ہم عیسائیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں اگر نہیں تو کیوں وجہ بیان کریں۔ کیا عیسائیوں اور یہودیوں کے گھر کا کھانا اس لیے نہیں کھانا چاہیے کہ وہ مشینی ذریعے سے (یعنی جھٹکے سے) جانور ذبح کرتے ہیں۔ اگر مردار، خون اور سور کا گوشت کھا لیا جائے تو کس قدر گناہ ہوتا ہے اور کیا کیا برائیاں ہیں اور اگر کوئی مسلمان بازار سے ملنے والا گوشت (یعنی مشینی ذبح) حلال سمجھتے ہوئے کھالے اور اس کو بعد میں معلوم ہو کہ یہ حلال نہیں ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے۔ کیا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے۔

مولوی محمد مسعود صاحب ناظم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

اگر عیسائیوں کے گھروں میں حلال جانور کا گوشت (جائز طریق پر ذبح کیا گیا ہو) پکا ہے اور اس میں کوئی ناپاک چیز (مثلاً سور کی چربی) نہیں ملائی گئی ہے تو اس پکے ہوئے کھانے کا استعمال شرعاً درست ہوگا۔ کما فی الدر ص ۳۴۴ ج ۶ کتاب الحظر ویقبل قول کافر ولو مجوسیا قال اشتریت اللحم من کتابی فیحل. او قال اشتریته من المجوسی فیحرم. وحاصله ان خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات۔

اگر یہ معلوم ہوگیا ہے کہ وہ جانور جھٹکے سے ہلاک کیا گیا تھا اس کا گوشت لے کر پکایا گیا ہے تو پھر اس کھانے کا استعمال مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے۔ مردار، خون اور سور کا گوشت جان بوجھ کر کھانا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے توبہ اور استغفار کیا جائے اور مشینی ذبح سے بھی جانور شرعاً ذبح نہیں ہوتا۔ اس لیے اس گوشت کا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر پرانے زمانے سے ایک مکان کا پانی دوسرے مکان کی چھت پر سے گزرتا ہو تو منع نہیں کیا جاسکتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مکان ۱۳۹۳ وارڈ نمبرے ملتان شہر ملکیہ خوشی محمد ولد محمد عالی کا اس کا پانی مکان ۱۳۹۲ کی چھت سے گزرتا چلا آرہا ہے۔ یہ پرنالہ قبل از تقسیم ہند و پاک سے جاری ہے۔ اب مکان ۱۳۹۲ پر نالہ مذکورہ بالا کو بند کردیا ہے۔ جبکہ عدالت دیوانی ملتان میں برحلف قرآن پاک فیصلہ ۶۸/۷/۱۸ کو ہوچکا ہے کہ پرنالہ مذکورہ بالا کا پانی بدستور چھت پر سے گزرے گا۔ اس چیز کو مدنظر رکھیں کہ مسجد نبوی کے صحن میں ایک مکان کے پرنالہ کا پانی گرتا تھا جب اس پانی کو موجودہ وقت کے صحابہ وحضور پاک بند نہ کراسکے تو اب مکان مذکورہ بالا کا پانی کس رو سے بند ہوسکتا ہے۔ اس کے متعلق واضح طور پر دلائل سے سنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمایا جائے۔

نیاز احمد ولد خوشی محمد ملتان شہر

﴿ج﴾

مالک مکان نمبر ۱۳۹۲ کو شرعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مکان ۱۳۹۳ پرنالے کے پانی کو مکان ۱۳۹۲ کے چھت

ہرگز رنا بند کردے۔ کما فی الهندية ص ۴۰۸ ج ۵ ولو كان لكل دار مالک علی حدة فباع كل واحد داره من رجل آخر بحقوقها لم يكن لمشتری الدار الاول ان يمنع المشتری الثانی عن سيل الماء علی سطحه اه۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

اگر پستان میں دودھ نہ ہو تو محض چھاتی بچے کے منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿س﴾

ایک آدمی جس کا نام غلام صفدر ہے۔ اس کی دو بیویاں ہیں ایک کا نام اللہ وسائی ہے دوسری کا نام فاطمہ ہے اللہ وسائی کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر جاتی ہے اور عرصہ تین ماہ بعد فاطمہ کے بطن سے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ ایک دن جبکہ فاطمہ کی لڑکی زار وقطار رو رہی تھی تو اللہ وسائی نے اُسے اٹھا کر اپنا پستان اس کے منہ میں دے دیا حالانکہ اللہ وسائی کے پستان خشک ہو چکے تھے اور لڑکی نے دودھ نہیں پیا تو کیا فاطمہ کی لڑکی اللہ وسائی کے بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

فاطمہ کی لڑکی نے اگر واقعی اللہ وسائی کے پستان خشک ہونے کی وجہ سے اس کا دودھ نہیں پیا تو محض منہ میں پستان دینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دودھ کا پیٹ میں پہنچنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ تو لہٰذا صورت مسئولہ میں اللہ وسائی کا بھائی مذکورہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ بحر الرائق ص ۲۲۱ ج ۳ پر ہے۔ قوله هو مص الرضيع من ثدی المرءة فی وقت مخصوص ای وصول اللبن من ثدی المرأة الی جوف الصغير الخ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ

ایک شخص کی جگہ دوسرا شخص قسم نہیں اُٹھا سکتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص چوری کرتا ہے اور پانچ دس آدمی کہ روبرو اقرار کرتا ہے کہ تھوڑی چوری کی ہے اور بہت نہیں کی اور مالکوں نے تھانے کے سپرد کیا تھا مگر تھانیدار صاحب نے پندرہ دن

تھانہ پر رکھ کر واپس گھر بھیج دیا تھا اور جس وقت گھر پہنچا تو مالکوں نے کہا کہ آپ کی کوئی اور آدمی صفائی دے دے
اب شرع کی رو سے دیکھ کر مسئلہ عنایت فرمائیں کہ اس آدمی کی قسم پر صفائی ہوگی یا نہ۔
اللہ بخش طالب علم ساکن روحیلہ والا تحصیل میلسی ضلع ملتان

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں شرعاً ایسے آدمی کی صفائی کوئی دوسرا شخص نہیں دے سکتا وہ خود اپنی صفائی پر قسم آپ کھائے۔ کیونکہ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر۔ مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو مدعی علیہ سے قسم لی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

حکیم اللہ مدرسہ تعلیم القرآن میلسی

﴿ج﴾

کسی مجرم کی صفائی میں کسی دوسرے شخص کا حلف اٹھانا شرعاً درست نہیں۔ ولا تزر وازرة وزر اخریٰ الآیہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ محرم ۱۳۹۰ھ

ذبیحہ فوق العقدہ کا کیا حکم ہے، جو حاضر ناظر کا عقیدہ رکھے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہو کہ بڑھاپے کے بعد جوان ہوں تاج شاہی سر پر رکھوں گا تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

(۱) ذبیحہ فوق العقدہ کے بارے میں کراہیت تحریمی یا تنزیہی یا حلت مطلق کا قول فقہ حنفی کی رو سے بحوالہ جلیلہ بیان فرمادیں۔

(۲) صاحب عقیدہ حاضر ناظر وعلم الغیب لغیر اللہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ اگر پڑھ لی جائے تو اعادہ واجب ہے یا ادا تام ہو چکی ہے۔

(۳) اگر ایک شخص مدعی کہے کہ میں بڑھاپے کے بعد جوان ہوں گا اور پھر تاج شاہی سر پر رکھوں گا اور جدید نکاح کروں گا یہ پیشین گوئی قابل یقین ہے ایسا یقین کرنے والا کہ اس کا کلام کلام خدا ورسول کی طرح یقینی ہے اور درجہ ایمان میں سمجھے۔ مدعی اور اس کا مرید شرعاً کس درجہ میں ہیں۔ حالانکہ مدعی مجاہد بالشفق ہے۔ شرع کی پابندی ذرا بھر بھی نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) شامی ص ۲۹۵ ج ۶ اقول والتحریر للمقام ان یقال ان کان بالذبح فوق العقدة حصل قطع ثلاثة من العروق فالحق ما قال شراح الھدایة تبعا للرستغضی والا فالحق خلافه اذ لم یوجد شرط الحل باتفاق اھل المذھب ویظھر ذالک بالمشاھدة او شوال اھل الخبرة الخ علامہ شامی نے اس مسئلہ میں اختلاف فقہاء کونقل کر کے آخر میں مذکورہ بالا قول فیصل لکھا ہے:

محرمین وحلیین میں منشاء اختلاف یہ ہے کہ دراصل رگیں ذبح چار ہیں۔حلقوم،مری، ودجان شامی کی مذکورہ بالاعبارت میں ہے کہ ان میں سے تین قطع ہو جائیں تو جانور حلال ہے باتفاق اہل مذہب۔محرمین کا زعم یہ ہے کہ چونکہ ذبح ما فوق العقدہ سے اکثر نہیں قطع ہوتے اس لیے کہ حلقوم اور مری کی انتہا عقدہ پر ہے۔ذبح اگر عقدہ سے اوپر ہو جائے تو یہ دورہ باقی ہیں تو اکثر نہیں قطع ہوتی اور حلت کے لیے تین کا قطع ہونا شرط ہے۔لہٰذا وہ جانور حرام ہے اور محققین کی تحقیق یہ ہے کہ فوق العقدہ ذبح قطع ہو جاتی ہے۔لہٰذا حلال ہے تو یہ بات مشاہدہ اور اہل تجربہ سے متعلق ہے۔اس لیے شامی نے مذکورہ بالا فیصلہ لکھا ہے لیکن اب یہ بات ثبات سے محقق ہے کہ ذبح مافوق العقدہ مری وحلقوم قطع ہو جاتی ہیں۔لہٰذا جانور حلال ہوگا۔چنانچہ اس کے متعلق حضرت مولانا خلیل رحمہ اللہ کی تحقیق اور اہل تجربہ سے اور فتویٰ مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب دارالعلوم دیوبند اور ان حضرات کی تحقیق وفتویٰ کو دیکھ کر حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حلت کا فتویٰ دیا اور سابقہ فتویٰ سے جو کہ حرمت کا دیا تھا رجوع کیا امداد الفتاویٰ ص ۵۳۸-۵۳۹ ج ۳ اس کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔روایۃً ودرایۃً مرجح حلت ہے اور حلال بلا کراہیت ہے۔البتہ بہتر یہ ہے کہ ذبح ما فوق نہ کیا جائے۔بلکہ تحت العقدہ ہوتا کہ باتفاق فقہاء حلال ہو جائے۔

(۲) ایسے عقیدہ رکھنے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔اگر پڑھ لی جائے تو اعادہ لازم ہے۔

(۳) یہ دونوں پیر مرید ضال ومضل ہیں۔علاج ان کا کوڑے ہیں اور پاگل خانے میں بھیج دینا ہے۔تاکہ ان کا دماغ درست ہو جائے۔واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۸۲ھ

ریڈیو کی خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ریڈیو کی فروخت ومرمت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔
السائل بختاور ستور معرفت منشی عبدالعزیز ضلع کروالائی

﴿ج﴾

ریڈیو کی خرید وفروخت اور مرمت دونوں جائز ہیں۔ البتہ مرمت وغیرہ کی اثنا میں گانے سننے سے احتراز لازم ہے۔ اسی طرح نماز کے اوقات میں بھی اس کام سے احتراز ضروری ہے۔ اگرچہ اس میں قباحت ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ گانے سنتے ہیں۔ اقل قلیل لوگ ہوں گے جو درس قرآن یا تلاوت قرآن سنیں بس اس کا کفارہ یہ ہے کہ تبلیغ گانے بجانے کے خلاف جاری رکھے۔ فقط واللہ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

باغ کا نگراں جو پھل باغ سے کھاتا ہے حلال ہے یا حرام، جو مسجد ایسی بنی ہو کہ ابتدائی اور انتہائی صفوں میں کم اور درمیان میں زیادہ لوگ آتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

(۱) ہمارے ڈیپارٹمنٹ امیریکشن کا ایک مالٹوں کا باغ ہے۔ اس کا نگران وغیرہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اگر اس باغ سے ایک مالٹا توڑ کر کھا لیا جائے تو وہ حرام ہوا یا حلال ہوا۔ اگر حرام ہوا تو حلال کس کے لیے ہوگا۔ جبکہ اوپر سے بلکہ نیچے تک اب ملازم ہیں۔ قرآن اور حدیث کے حوالے سے جواب دیں۔

(۲) ایک مسجد ہے اس کی بناوٹ محراب نما ہے۔ پہلی صف میں ۱۲ آدمی ہوتے ہیں۔ دوسری میں ۱۴ آدمی اور تیسری میں ۲۰ آدمی ہوتے ہیں۔ اس طرح جماعت کرنے میں نماز میں کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں۔ نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اللہ قبول کرتا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) صورت مسئولہ میں مالٹوں کا یہ باغ اگر ملازموں کی ملکیت ہے تو بحیثیت مالک ہونے کے ہر ملازم معروف طریقہ سے اس باغ سے مالٹے توڑ سکتا ہے لیکن اگر باغ حکومت کی ملکیت ہے تو پھر حکومت کی اجازت سے باغ کے لیے طے شدہ اصول کے مطابق اس باغ سے مالٹے توڑنا جائز ہیں۔ حکومت کی اجازت کے بغیر مالٹے وغیرہ توڑنا جائز نہیں۔

(۲) جس مسجد کی بناوٹ محراب نما ہے اور پہلی صف میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے کم افراد ہوتے ہیں اور اس کے بعد ہر صف میں افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تو چونکہ یہ صورت حال مسجد کی بناوٹ اور جگہ کی تنگی کی وجہ

سے پیش آئی ہے اس لیے اس صورت میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ نماز باجماعت اس مسجد میں بلاشبہ جائز اور صحیح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ شوال ۱۳۹۲ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۰ شوال ۱۳۹۲ھ

اپنی کل جائیداد بیٹی کو خدمت کی شرط پر فروخت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ مسماۃ ہندہ نے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اپنے بیٹی مسماۃ زینب درصورت بیع بقسط مبلغ بارہ ہزار روپیہ کرا کر دی جائیداد ہذا کو بحوالہ مشتریہ کر دیا گیا۔ مگر بوقت بیع یہ شرط کی گئی تھی کہ مسماۃ زینب مسماۃ ہندہ کے خرچہ وخوراک کی کفیل ہوگی لیکن دس سال کی میعاد کے بعد مسماۃ زینب یعنی مشتریہ فوت ہوگئی۔ اب علماء کیا فرمائیں گے کہ بیع مسماۃ زینب صحیح ہے یا نہ۔

اور بعد از فوت زینب کے دوبارہ مسماۃ ہندہ زینب کے بچوں پر اپنے چھٹا حصہ بقیمت مبلغ پانچ ہزار روپیہ پھر بیع کر کے دیا گیا اس صورت میں بیع اول اور ثانی درست ہیں یا نہیں۔

دس سال کے بعد مسماۃ ہندہ نے دس پندرہ آدمیوں کے روبرو کہہ دیا کہ میری بیع جو زینب کے ساتھ ہوئی میں کوئی شرط وشرائط نہ تھے اور یہ اقرار بھی کیا کہ بیع ثانی جو فرزندان زینب کے ساتھ ہوئی تھا اُس میں بھی شرط و شرائط نہ تھی۔ اب کیا اس صورت میں بیع اول وثانی صحیح ہیں یا نہیں۔

السائل عبداللہ ولد قادر

﴿ج﴾

بیع فاسد میں رد کرنا واجب ہوتا ہے۔ بائع و مشتری دونوں کو فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ نیز متعاقدین کا مر جانا بھی مانع فسخ کا نہیں ہے۔ کما قال فی الدر المختار ص ۹۵ ج ۵ ولا یبطل حق الفسخ بموت احدهما فیخلفه الوارث وبه یفتی لیکن چونکہ اس بیع کے فساد پر پہلے تو کوئی ثبوت نہیں ہے بالخصوص جبکہ خود بائعہ اقرار کرتی ہے کہ فساد نہیں ہے اور شرط نہیں لگائی لیکن اگر ثبوت فساد ہو جائے تب بھی بوجہ زمانہ طویل کے گزر جانے کے دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔ قال الشامی فی کتاب الدعویٰ نقلاً عن المبسوط اذا ترک الدعوی ثلثاً وثلثین سنة ولم یکن مانع من الدعویٰ ثم ادعی لا تسمع دعواہ لان ترک الدعوی مع التمکن یدل علی عدم الحق ظاهرا۔ ص ۴۲۲ ج ۵

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی کی زمین کو مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا اور مالک کا اُسے مسجد کے لیے وقف کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک زمین کے مالک کے حصہ جات اس طرح سے ہیں کہ ایک حصہ نمبر ا کا ہے اور حصہ میں نمبر ۲، ۳ مالک ہیں نمبر ا اور ۲ نے زمین ساری کسی شخص کے پاس فروخت کر دی ہے حالانکہ نمبر ۲ نے ۳ اور ۴ کی بغیر رضامندی نمبر ا سے فروخت کی ہے اور نہ ہی کوئی رقم نمبر ۳ اور ۴ نے وصول ۲ سے کی ہے۔ اب ۳ اور ۴ کو معلوم ہوا کہ ۲ نے یہ زمین فروخت کی ہے لہٰذا ملتمس ہوں کہ کیا شرعاً یا قانوناً بیع درست ہے یا ۳ اور ۴ اس زمین کے مالک ہیں۔ جواب تحریر فرمایا جائے اور ساتھ ہی عرض ہے کہ ۱۳ گر مالک ہے تو ۱۳ پنا حصہ مسجد کے نام وقف کرنا چاہتا ہے کیا ہوسکتا ہے۔ نوازش ہوگی۔

عبدالشکور ولد صدرالدین قریشی ملتان چھاؤنی

﴿ج﴾

کسی کی زمین کو اس کی اجازت کے بغیر بیع کرنا موقوف ہے۔ اگر ان کو اطلاع مل جائے اور وہ اجازت نہ دیں تو وہ بیع کالعدم ہے اور ۳ اور ۴ باقاعدہ اپنے حصے کے مالک ہیں وقف علی المسجد صحیح ہے قال ابو بکر بن ابی سعید البلخیؒ ینبغی ان یصح هذا عند الكل لان البناء وان لم یكن مسجد ایصیر تبعاً للمسجد عند الاتصال (الی ان قال) قال الفقیه ابو جعفرؒ هذا القول اصح الی قاضی خان كتاب الوقف فی الفصل الاولی ۲۸۸ ج ۳ لیکن اپنے حصہ کو الگ کر کے وقف کرے تو بہتر ہوگا اور وقف بالاتفاق صحیح ہوگا اس لیے کہ امام محمد کے نزدیک وقف مشاع یعنی حصہ غیر منقسمہ کا وقف صحیح نہیں وبـــــه اخـذ مشائخنا وافتوا به قاضی خان فصل فی وقف المشاع ص ۳۰۲ ج ۳ اس لیے تقسیم کر کے اپنے حصہ کو وقف کر دیا جائے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انبیاء اور اولیاء کو گواہ بنانا گناہ ہے، مراقبہ میں علم محیط سے کیا مراد ہے کیا کسی مزار کا طواف کرنا جائز ہے

﴿س﴾

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ زید جب کسی سے بیعت لیتا ہے تو یہ کلمات پڑھتا ہے۔ اللهم انی اشهدک واشهد ملائکتک وانبیاءک واولیائک انی قبلته شیخاً فی الله

ومرشدا وداعياً اورزید خود یہ کلمات پڑھتا ہے۔اللھم انی اشھد واشھدک ملائکتک وانبیاء ک و اولیائک انی قبلتہ ولدا فی اللہ زید کے مندرجہ بالاکلمات کا شرع شریف میں کیا حکم ہے اور زید اور اس کے مرید کا کیا حکم ہے۔

(۲)انتباہ فی سلاسل الاولیاء ص ۷ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔واین فقیر نیز در حضور مبارک چشم بستہ متوجہ شدآ نگاہ ہماں نسبت خاصہ کہ مابقاعلم آں دادہ بودند عطا فرمودند۔فاحطت بھا علما الخ اس لفظ محیط کی تشریح فرمادیں۔کسی صاحب نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا کہ تو میں محیط ہوگیا از روئے علم کے الخ نیز اسی کتاب کے ص ۱۰۰ پر کشف قبور کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وبعدہ ہفت کرت طواف کند ودران تکبیر بخواند الخ کیا کسی زیارت کا طواف کرنا جائز ہے اور کیا شاہ صاحب مرحوم کی اس عبارت سے جواز ثابت ہے۔

سائل ڈاکٹر وحکیم محمد قاسم موضع ترخیل بنوں

﴿ج﴾

(۱)انبیاء اولیاء وملائک کو گواہ بنانا ناجائز ہے۔اس لیے کہ گواہ اور شاہد کے لیے اس واقعہ کا علم اور مشاہدہ ضروری ہوتا ہے۔گویا اس پیر اور اس کے مریدوں نے ملائکہ اور اولیاء وانبیاء کو گواہ بنا کر ان کو عالم غیب اور حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ کرلیا ہے۔اگر واقعی یہی عقیدہ ہے تو ان کو توبہ کرنا لازم ہے۔ایسا عقیدہ کفر ہے۔خطرہ ہے کہ ان کے اعمال وایمان حبط ہوجائیں۔اعاذ نا اللہ من مثل ھذہ العقائد اور اگر بوجہ لاعلمی اور مقصد اور مفہوم اور نتیجہ سے ناواقفیت کی بنا پر یہ الفاظ استعمال رہے ہیں تو کفر نہیں۔البتہ اس سے احتراز لازم ہے اور توبہ بھی کر لینا چاہیے۔

فاحطت بھا علماً میں لفظ بہا کو دیکھ کر کوئی اشکال نہیں ہوتا جس سے مراد یہ ہے کہ اس نسبت خاصہ کا جس کا علم پہلے اجمالی عطا ہوا تھا اب اس مراقبہ اور توجہ کے بعد اس نسبۃ خاصہ پر احاطہ علمی نصیب ہوا اور اس نسبت خاصہ کا تفصیلی علم مجھ کو عطا ہوا۔کسی خاص شیخ کا تفصیلی علم اور محیط علم کے حصول سے جمیع ما کان وما یکون کا احاطہ علمی کہاں لازم آتا ہے۔جس سے اشکال پیدا ہو۔

(۲)طواف کے متعلق نفس مسئلہ تو واضح ہے کہ ناجائز اور حرام ہے۔فی شرح المناسک لملا علی قاری ولا یطوف ای لا یدور حول البقعة الشریفه لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء ولا عدة بما یفعله العامة الجھلة ولو کانوفی صورة المشائخ الخ فی بحرالرائق ج ۲ ص ۱۶۴ باب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔(والتعریف لیس بشئ)اس کے تحت تحریر ہے۔لان الوقوف لما کان عبادة مخصوصة بمکان لم یجز فعله الا فی ذلک المکان کالطواف وغیره الاتریٰ انه لا یجوز الطواف حول سائر البیوت تشبیھاً بطواف حول

الکعبة الخ اب حضرت شاہ صاحب کے کلام کی توجیہہ کی ضرورت ہے وہ یہ کہ بعض اعمال صورۃ عبادت (غایۃ التعظیم) ہوتے ہیں۔ مثلاً سجود اور بعض میں صورتاً تعظیم نہیں ہوتی ہے۔ وہ بنیت عبادت تعظیم اور عبادت کی تعریف میں آتے ہیں۔ مثلاً قیام جو مشترک ہے۔ درمیان عادت وعبادت کے نماز میں بنیت تعظیم رب عبادت ہوتا ہے۔ اس لیے غیر اللہ کے لیے جائز نہیں اور نیت کے بغیر ایک دوسرے کے سامنے اور بنا پر عبادت عادت قیام چونکہ عبادت نہیں اس لیے جائز ہے اور قسم اول سجود جو صورۃً تعظیم ہے وہ مطلقاً غیر اللہ کے لیے جائز نہیں اور طواف قسم ثانی میں ہے۔ بہ نیت عبادت غیر اللہ کے لیے یعنی سوائے کعبۃ اللہ کے جائز نہیں کما ھوالمصرح اور اس نیت کے بغیر جائز ہے۔ اب حضرت شاہ صاحب نے کشف القبور یعنی قبر کے حالات معلوم کرنے کے لیے بصورت عمل طواف کو لکھا ہے اور عملیات میں طریقہ یہ ہے کہ وہ بہ نیت عبادت نہیں ہوتے اور نہ اس میں ثواب کی نیت ہوتی ہے۔ بلکہ اولیاء اللہ کو بعض اسماء الٰہی یا بعض آیات قرآنی یا بعض خاص افعال میں ایسے پوشیدہ اثرات بالتجربہ معلوم ہو جاتے ہیں کہ جب ان کو پڑھا جائے یا عمل کیا جائے تو آثار مرتب ہو جاتے ہیں۔ ان میں مقصود صرف ترتب آثار ہوتا ہے نہ کہ ثواب اور عبادت۔ اس لیے تو رقیہ یعنی دم کرنے کے لیے اگر قرآن پڑھا جائے اس پر اجرت جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ پڑھنا عبادت نہیں ہے۔ ورنہ عبادت پر اجرت کا عدم جواز تو متقدمین میں متفق علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت پر اجرت لینے کو منع فرمایا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے پر کیوں اجرت کو جائز اور حلال بتلایا ہے۔ اب معلوم ہوا کہ بطور عمل نہ بمقصد عبادت وتعظیم طواف جائز ہے اور بمقصد عبادت جائز نہیں اور شاہ صاحب نے بطور عمل برائے کشف احوال قبور لکھا ہے۔ اس لیے وہ جائز ہے۔ بہر حال اس سے مطلقاً جواز طواف قبور پر استدلال صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

نکاح شغار

﴿س﴾

ایک شخص نے اپنی لڑکی بھائی کے عوض دے کر شادی کرائی تھی۔ بعد ازاں اس کی لڑکی اور زوج کے درمیان کشیدگی واقع ہوگئی۔ تو اس نے اپنی لڑکی مطلقہ کرانے کے لیے بھائی کو وعدہ دیا اور قسم اٹھوائی کہ تو اپنی عورت کو طلاق دے جو اس کے عوض میں میری لڑکی بیاہی ہوئی ہے طلاق لے لیجائے۔ پھر قسم قرآن ہے کہ یہ لڑکی مطلقہ عوض دوں گا۔ اب وہ حالف سائل ہے کہ لڑکی مطلقہ بالغہ ہے۔ وہ اس کے عوض میں قبولیت نہیں کرنا چاہتی۔ کیا اُسے مجبور کیا جا سکتا ہے اور اگر اس کی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا جائے تو خلاف قسم لازم آ کر کفارہ واجب ہوگا یا نہیں کیا وہ قسم ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر کس طرح کیا جائے۔

سائل محمد عطاء اللہ



لڑکی کو کسی صورت میں بھی مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ ایسا فعل جائز ہے کہ کسی بالغہ عورت کو اس کی مرضی کے خلاف نکاح پر مجبور کیا جائے۔ البتہ اس کا باپ چونکہ جس چیز پر حلف کر چکا تھا اس میں کامیاب نہ ہوا تو لڑکی کے بغیر عوض کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے بعد اس کا باپ کفارہ ادا کر دے اگر طاقت ہے تو دس مساکین کو صبح وشام کھانا کھلائے یا دس مساکین کو کپڑوں کا جوڑا دے دے یا اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھ لے۔ روزے متصل ہوں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۹ محرم ۱۳۷۵ھ